مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ
اسلامی عقائد مقبول کے سچے معتقدات قابل حفظ مسلمانان
و مطالعہ اہل ایمان سمجھے بہ
حصہ اوّل
بہار شریعت
مصنفہ
جناب مولنا مولوی حکیم ابوالعلا محمد امجد علی صاحب اعظمی رضوی
سُنّی حنفی قادری برکاتی دامت فیوضہم
شیخ غلام علی اینڈ سنز تاجران ناشران کتب کشمیری بازار لاہور

# بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَنْزَلَ الْقُرْاٰن ، وھدنا بہ الی عقائد الایمان ، واظہر ھٰذا الدین القویم علی سائر الادیان ، والصلوٰۃ والسلام الاتمان فی کل حین واٰن ، علی سید ولد عدنان ، سید الانس والجان ، الذی جعلہ اللہ تعالیٰ مطلعاً علی الغیوب فعلم ما یکون وما کان ، وعلیٰ اٰلہٖ وصحبہٖ وابنہٖ وحزبہٖ ومن تبعھم باحسان ، واجعلنا منھم یارحمٰن یامنّان

فقیر بارگاہ قادری ابوالعلا امجد علی اعظمی رضوی عرض کرتا ہے کہ زمانہ کی حالت نے اس طرف متوجہ کیا کہ عوام بھائیوں کے لئے صحیح مسائل کا ایک سلسلہ عام فہم زبان میں لکھا جائے جس میں ضروری روزمرہ کے مسائل ہوں باوجود بے فرصتی اور بے مائیگی کے توکلاً علی اللہ اس کام کو شروع کیا ایک حصہ لکھنے پایا تھا کہ یہ خیال ہوا کہ اعمال کی درستی عقائد کی صحت پر متفرع ہے اور بہتیرے مسلمان ایسے ہیں کہ اصول مذہب سے آگاہ نہیں ایسوں کے لئے سچے عقائد ضروری کے سرمایہ کی بہت شدید حاجت ہے خصوصاً اس پُرآشوب زمانہ میں کہ گندم نما جو فروش بکثرت ہیں کہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے بلکہ عالم کہلاتے ہیں اور حقیقۃً اسلام سے ان کو کچھ علاقہ نہیں۔ عام ناواقف مسلمان اُن کے

دامِ تزویر میں آکر مذہب اور دین سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں لہٰذا اس حصہ یعنی کتاب الطہارۃ کو اس سلسلہ کا حصہ دوم کیا۔ اور ان بھائیوں کے لیئے اس پہلے حصہ میں اسلامی سچے عقائد بیان کیئے اُمید ہے کہ برادرانِ اسلام اس کتاب کے مطالعہ سے ایمان تازہ کریں اور اس فقیر کے لیئے عفو و عافیتِ دارین اور ایمان و مذہب اہلسنت پر خاتمہ کی دعا فرمائیں۔ اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلَى الْاِیْمَانِ وَتَوَفَّنَا عَلَى الْاِسْلَامِ وَارْزُقْنَا شَفَاعَۃَ خَیْرِ الْاَنَامِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَاَدْخِلْنَا بِجَاھِہٖ عِنْدَکَ دَارَ السَّلَامِ اٰمِیْن یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن ۝

# عقائد متعلقہ ذات و صفاتِ الٰہی جلّ جلالہٗ

عقیدہ۔ اللہ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں نہ ذات میں نہ صفات میں نہ افعال میں نہ احکام میں نہ اسماء میں۔ واجب الوجود ہے یعنی اس کا وجود ضروری ہے عدم محال قدیم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے ازلی کے بھی یہی معنی ہیں۔ یعنی ہمیشہ رہے گا اور اسی کو ابدی بھی کہتے ہیں وہی اس کا مستحق ہے کہ اس کی عبادت و پرستش کی جائے عقیدہ وہ بے پرواہ ہے کسی کا محتاج نہیں اور تمام جہان اس کا محتاج عقیدہ اس کی ذات کا ادراک عقلاً محال کہ جو چیز سمجھ میں آتی ہے عقل اُس کو محیط ہوتی ہے اور اس کو کوئی احاطہ نہیں کرسکتا البتہ اُس کے افعال کے ذریعہ سے اجمالاً اس کی صفات پھر ان صفات کے ذریعہ سے معرفتِ ذات حاصل ہوتی ہے عقیدہ اس کی صفتیں نہ عین ہیں نہ غیر یعنی صفات اسی ذات ہی کا نام ہو ایسا نہیں اور نہ اُس سے کسی طرح نحوِ وجود میں جدا ہوسکیں کہ نفس ذات کی مقتضیٰ ہیں اور عین ذات کو لازم عقیدہ جس طرح اس کی ذات قدیم ازلی ابدی ہے صفات بھی قدیم ازلی ابدی ہیں عقیدہ اُس کی صفات نہ مخلوق ہیں نہ زیرِ قدرت داخل۔ عقیدہ ذات و صفات کے سوا سب چیزیں حادث ہیں یعنی پہلے نہ تھیں پھر موجود ہوئیں عقیدہ صفاتِ الٰہی کو جو مخلوق کہے یا حادث

بتائے گمراہ بد دین ہے عقیدہ جو عالم میں سے کسی شے کو قدیم مانے یا اس کے حدوث میں شک کرے کافر ہے۔ عقیدہ نہ وہ کسی کا باپ ہے نہ بیٹا نہ اُس کے لیے بی بی۔ جو اسے باپ یا بیٹا بتائے یا اُس کے لئے بی بی ثابت کرے کافر ہے بلکہ جو ممکن بھی کہے گمراہ بد دین ہے عقیدہ وہ حیّ ہے یعنی خود زندہ ہے اور سب کی زندگی اُس کے ہاتھ میں ہے جسے جب چاہے زندہ کرے اور جب چاہے موت دے۔ عقیدہ وہ ہر ممکن پر قادر ہے کوئی ممکن اُس کی قدرت سے باہر نہیں عقیدہ جو چیز محال ہے اللہ عزوجل اس سے پاک ہے کہ اس کی قدرت اُسے شامل ہو کہ محال اُسے کہتے ہیں جو موجود نہ ہوسکے اور جب مقدور ہوگا تو موجود ہوسکے گا پھر محال نہ رہا۔ اُسے یوں سمجھو کہ دوسرا خدا محال ہے یعنی نہیں ہوسکتا تو یہ اگر زیرِ قدرت ہو تو موجود ہوسکے گا۔ تو محال نہ رہا اور اس کو محال نہ ماننا وحدانیت کا انکار ہے یونہی فنائے باری محال ہے اگر تحتِ قدرت ہو تو ممکن ہوگی اور جس کی فنا ممکن ہو وہ خدا نہیں تو ثابت ہوا کہ محال پر قدرت ماننا اللہ کی اُلوہیت سے ہی انکار کرنا ہے عقیدہ ہر مقدور کے لیے ضرور نہیں کہ موجود ہو جائے البتہ ممکن ہونا ضروری ہے اگرچہ کبھی موجود نہ ہو۔ عقیدہ وہ ہر کمال و خوبی کا جامع ہے اور ہر اس چیز سے جس میں عیب و نقصان ہے پاک ہے یعنی عیب و نقصان کا اس میں ہونا محال ہے بلکہ جس بات میں نہ کمال ہو نہ نقصان وہ بھی اس کے لئے محال مثلاً جھوٹ، دغا، خیانت، ظلم، جہل، بے حیائی وغیرہم عیوب اس پر قطعاً محال ہیں اور یہ کہنا کہ جھوٹ پر قدرت ہے بایں معنی کہ وہ خود جھوٹ بول سکتا ہے محال کو ممکن ٹھہرانا اور خدا کو عیبی بتانا بلکہ خدا سے انکار کرنا ہے اور یہ سمجھنا کہ محالات پر قادر نہ ہوگا تو قدرت ناقص ہوجائے گی باطل محض ہے کہ اس میں قدرت کا کیا نقصان، نقصان تو اس محال کا ہے کہ تعلق قدرت کی اس میں صلاحیت نہیں۔

عقیدہ حیات[۱] قدرت[۲] سننا[۳] دیکھنا[۴] کلام[۵] علم[۶] ارادہ[۷] اُس کے صفاتِ ذاتیہ ہیں مگر کان آنکھ

زبان سے اس کا سننا دیکھنا کلام کرنا نہیں کہ یہ سب اجسام ہیں اور اجسام سے وہ پاک
ہر پست سے پست آواز کو سنتا ہے ہر باریک سے باریک کو کہ خوردبین سے محسوس نہ ہو
وہ دیکھتا ہے بلکہ اس کا دیکھنا اور سننا انہی چیزوں پر منحصر نہیں ہر موجود کو دیکھتا ہے اور
ہر موجود کو سنتا ہے۔ **عقیدہ** مثل دیگر صفات کے کلام بھی قدیم ہے حادث و مخلوق نہیں
جو قرآن عظیم کو مخلوق مانے ہمارے امام اعظم و دیگر ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اسے کافر کہا بلکہ
صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس کی تکفیر ثابت ہے۔ **عقیدہ** اس کا کلام آواز سے پاک
ہے اور یہ قرآن عظیم جس کو ہم اپنی زبان سے تلاوت کرتے مصاحف میں لکھتے ہیں اسی کا کلام
قدیم بلا صوت ہے اور یہ ہمارا پڑھنا لکھنا اور یہ آواز حادث یعنی ہمارا پڑھنا حادث ہے اور
جو ہم نے پڑھا قدیم اور ہمارا لکھنا حادث اور جو لکھا قدیم ہمارا سننا حادث ہے اور جو ہم نے
سنا قدیم ہمارا حفظ کرنا حادث ہے اور جو ہم نے حفظ کیا قدیم یعنی متجلی قدیم ہے اور
تجلی حادث۔ **عقیدہ** اس کا علم ہر شے کو محیط یعنی جزئیات کلیات موجودات معدومات
ممکنات محالات سب کو ازل میں جانتا تھا۔ اور اب جانتا ہے اور ابد تک جانے گا اشیاء
بدلتی ہیں اور اس کا علم نہیں بدلتا دلوں کے خطروں اور وسوسوں پر اس کو خبر ہے اور اس کے
علم کی کوئی انتہا نہیں **عقیدہ** وہ غیب و شہادت سب کو جانتا ہے علم ذاتی اس کا خاصہ
ہے جو شخص علم ذاتی غیب خواہ شہادت کا غیر خدا کے لیے ثابت کرے کافر ہے علم ذاتی کے
یہ معنی کہ بے خدا کے دیے خود حاصل ہو **عقیدہ** وہی ہر شے کا خالق ہے ذوات ہوں
خواہ افعال سب اسی کے پیدا کیے ہوتے ہیں **عقیدہ** حقیقۃً روزی پہنچانے والا
وہی ہے ملائکہ وغیرہم وسائل و وسائط ہیں **عقیدہ** ہر بھلائی برائی اس نے اپنے علم ازلی
کے موافق مقدر فرما دی ہے جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا اپنے علم سے جانا اور وہی
لکھ لیا تو یہ نہیں کہ جیسا اس نے لکھ دیا ویسا ہم کو کرنا پڑتا ہے بلکہ جیسا ہم کرنے والے تھے
ویسا اس نے لکھ دیا زید کے ذمہ برائی لکھی اس لیے کہ زید برائی کرنے والا تھا اگر زید بھلائی

کرنے والا ہوتا وہ اس کے لیے بھلائی لکھتا تو اس کے علم یا اس کے لکھ دینے نے کسی کو مجبور نہیں کر دیا تقدیر کے انکار کرنے والوں کو نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس اُمّت کا مجوس بتایا عقیدہ ۷ قضا تین قسم ہے مبرم حقیقی کہ علم الٰہی میں کسی شے پر معلّق نہیں اور معلّق محض کہ صُحف ملٰئکہ میں کسی شے پر اس کا معلّق ہونا ظاہر فرما دیا گیا ہے اور معلّق شبیہ بہ مبرم کہ صُحف ملٰئکہ میں اس کی تعلیق مذکور نہیں اور علم الٰہی میں تعلیق ہے وہ جو مبرم حقیقی ہے اس کی تبدیل ناممکن ہے اکابر محبوبانِ خدا اگر اتفاقاً اس بارے میں کچھ عرض کرتے ہیں تو انہیں اس خیال سے واپس فرما دیا جاتا ہے ملٰئکہ قوم لوط پر عذاب لے کر آئے سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا الکریم وعلیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کہ رحمت محضہ تھے ان کا نام پاک ہی ابراہیم ہے یعنی اب رحیم مہربان باپ ان کافروں کے بارے میں اتنے ساعی ہوئے کہ اپنے رب سے جھگڑنے لگے ان کا رب فرماتا ہے یُجَادِلُنَا فِیْ قَوْمِ لُوْطٍ ہم سے جھگڑنے لگا قوم لوط کے بارے میں یہ قرآن عظیم نے ان بے دینوں کا رد فرمایا جو محبوبانِ خدا کو بارگاہ عزّت میں کوئی عزّت و وجاہت نہیں مانتے اور کہتے ہیں اس کے حضور کوئی دم نہیں مار سکتا حالانکہ ان کا رب عزّوجلّ ان کی وجاہت اپنی بارگاہ میں ظاہر فرمانے کو خود ان لفظوں سے ذکر فرماتا ہے کہ ہم سے جھگڑنے لگا قوم لوط کے بارے میں حدیث میں ہے شب معراج حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آواز سُنی کہ کوئی شخص اللہ عزّوجلّ کے ساتھ بہت تیزی اور بلند آواز سے گفتگو کر رہا ہے حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت فرمایا کہ یہ کون ہیں عرض کی موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ فرمایا کیا اپنے رب پر تیز ہو کر گفتگو کرتے ہیں عرض کی ان کا رب جانتا ہے کہ ان کے مزاج میں تیزی ہے جب آیہ کریمہ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی نازل ہوئی کہ بیشک عنقریب تمہیں تمہارا رب اتنا عطا فرمائے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے حضور سید

المحبوبین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اِذًا لَّا اَرْضٰی وَوَاحِدٌ مِّنْ اُمَّتِیْ فِی النَّارِ ایسا ہے تو میں راضی نہ ہوں گا اگر میرا ایک امتی بھی آگ میں ہو یہ تو شانیں بہت رفیع ہیں جن پر رفعت عزت وجاہت ختم ہے صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم مسلمان ماں باپ کا کچا بچہ جو حمل سے گر جاتا ہے اس کے لیے حدیث میں فرمایا کہ روز قیامت اللہ عزوجل سے اپنے ماں باپ کی بخشش کے لیے ایسا جھگڑے گا جیسا قرض خواہ کسی قرضدار سے یہاں تک کہ فرمایا جائیگا اَیُّھَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّہٗ اے کچے بچے اپنے رب سے جھگڑنے والے اپنے ماں باپ کا ہاتھ پکڑلے اور جنت میں چلا جا خیر یہ تو جملۂ معترضہ تھا مگر ایمان والوں کے لیے بہت نافع اور شیاطین الانس کی خباثت کا دافع تھا کہنا یہ ہے کہ قوم لوط پر عذاب قضائے مبرم حقیقی تھا خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس میں جھگڑے تو انھیں ارشاد ہوا یٰۤاِبْرٰهِیْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا اِنَّهُمْ اٰتِیْهِمْ عَذَابٌ غَیْرُ مَرْدُوْدٍ اے ابراہیم اس خیال میں نہ پڑو بیشک ان پر وہ عذاب آنے والا ہے جو پھرنے کا نہیں اور وہ جو ظاہر قضائے معلق ہے اس تک اکثر اولیا کی رسائی ہوتی ہے ان کی دعا سے ان کی ہمت سے ٹل جاتی ہے اور وہ جو متوسط حالت میں ہے جسے صحف ملئکہ کے اعتبار سے مبرم بھی کہہ سکتے ہیں اس تک خاص اکابر کی رسائی ہوتی ہے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی کو فرماتے ہیں میں قضائے مبرم کو رد کر دیتا ہوں اور اسی کی نسبت حدیث میں ارشاد ہوا اِنَّ الدُّعَآءَ یَرُدُّ الْقَضَآءَ بَعْدَ مَا اُبْرِمَ بے شک دعا قضائے مبرم کو ٹال دیتی ہے۔

**مسئلہ** قضا و قدر کے مسائل عام عقلوں میں نہیں آسکتے ان میں زیادہ غور و فکر کرنا سبب ہلاکت ہے صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس مسئلہ میں بحث کرنے سے منع فرمائے گئے ما و شما کس گنتی میں۔ اتنا سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو مثل پتھر اور دیگر جمادات کے بے حس و حرکت نہیں پیدا کیا بلکہ اس کو ایک نوع اختیار دیا ہے کہ ایک کام چاہے کرے چاہے نہ کرے اور اسکے ساتھ ہی عقل بھی دی ہے کہ بھلے برے نفع نقصان کو پہچان سکے اور ہر قسم کے سامان

اور اسباب مہیا کر دیے ہیں کہ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے اسی قسم کے سامان مہیا ہو جاتے ہیں اور اُسی بنا پر اُس پر مؤاخذہ ہے اپنے آپ کو بالکل مجبور یا بالکل مختار سمجھنا دونوں گمراہی ہیں **مسئلہ** بُرا کام کر کے تقدیر کی طرف نسبت کرنا اور مشیّتِ الٰہی کے حوالہ کرنا بہت بُری بات ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ جو اچھا کام کرے اُسے منجانب اللہ کہے اور جو بُرائی سرزد ہو اس کو شامتِ نفس تصوّر کرے **عقیدہ** اللہ تعالیٰ جہت و مکان و زمان و حرکت و سکون و شکل و صورت جمیع حوادث سے پاک ہے **عقیدہ** دنیا کی زندگی میں اللہ عزّوجلّ کا دیدار نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے لئے خاص ہے اور آخرت میں ہر سُنّی مسلمان کے لیے ممکن بلکہ واقع رہا قلبی دیدار یا خواب میں یہ دیگر انبیاء علیہم السّلام بلکہ اولیاء کے لیے بھی حاصل ہے ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں سَو بار زیارت ہوئی **عقیدہ** اس کا دیدار بلا کیف ہے یعنی دیکھیں گے اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ کیسے دیکھیں گے جس چیز کو دیکھتے ہیں اس سے کچھ فاصلہ مسافت کا ہوتا ہے نزدیک یا دُور وہ دیکھنے والے سے کسی جہت میں ہوتی ہے اُوپر یا نیچے دہنے یا بائیں آگے یا پیچھے اس کا دیکھنا ان سب باتوں سے پاک ہوگا پھر رہا یہ کہ کیونکر ہوگا یہی تو کہا جاتا ہے کہ کیونکر کو یہاں دخل نہیں انشاء اللہ تعالیٰ جب دیکھیں گے اُس وقت بتادیں گے اُس کی سب باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ جہاں تک عقل پہنچتی ہے وہ خدا نہیں اور جو خدا ہے اس تک عقل رسا نہیں اور وقتِ دیدار نگاہ اس کا احاطہ کرے یہ محال ہے۔ **عقیدہ** وہ جو چاہے اور جیسا چاہے کرے کسی کو اس پر قابو نہیں اور نہ کوئی اس کے ارادے سے اُسے باز رکھنے والا۔ اس کو نہ اُونگھ آئے نہ نیند، تمام جہان کا نگاہ رکھنے والا نہ تھکے نہ اُکتائے تمام عالم کا پالنے والا ماں باپ سے زیادہ مہربان، حلم والا۔ اُسی کی رحمت ٹوٹے ہوئے دلوں کا سہارا اسی کے لیے بڑائی اور عظمت ہے ماؤں کے پیٹ میں جیسی چاہے صورت بنانے والا گناہوں کا بخشنے والا توبہ قبول کرنے والا قہر و غضب فرمانے والا اُس کی پکڑ نہایت سخت ہے جس سے بے اُس کے

چھڑالے کوئی چھوٹ نہیں سکتا وہ چاہے تو چھوٹی چیز کو وسیع کردے اور وسیع کو سمیٹ
دے جس کو چاہے بلند کردے اور جس کو چاہے پست ذلیل کو عزت دے دے اور
عزت والے کو ذلیل کردے جس کو چاہے راہ راست پر لائے اور جس کو چاہے
سیدھی راہ سے الگ کردے جسے چاہے اپنا نزدیک بنالے اور جسے چاہے
مردود کردے جسے جو چاہے دے اور جو چاہے چھین لے وہ جو کچھ کرتا ہے یا کریگا
عدل و انصاف ہے ظلم سے پاک و صاف ہے نہایت بلند و بالا ہے وہ سب کو
محیط ہے اس کا کوئی احاطہ نہیں کرسکتا نفع و ضرر اُسی کے ہاتھ میں ہیں مظلوم کی فریاد
کو پہنچتا اور ظالم سے بدلا لیتا ہے اس کی مشیّت اور ارادہ کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔
مگر اچھے پر خوش ہوتا ہے اور بُرے سے ناراض۔ اس کی رحمت ہے کہ ایسے کام کا
حکم نہیں فرماتا جو طاقت سے باہر ہے اللہ عزّوجلّ پر ثواب یا عذاب یا بندے کے
ساتھ لطف یا اس کے ساتھ وہ کرنا جو اُس کے حق میں بہتر ہو اس پر کچھ واجب نہیں
مالک علی الاطلاق ہے جو چاہے کرے اور جو چاہے حکم دے ہاں اُس نے اپنے کرم سے
وعدہ فرمالیا ہے کہ مسلمانوں کو جنت میں داخل فرمائے گا اور بمقتضائے عدل کفار
کو جہنم میں اور اس کے وعدہ و وعید بدلتے نہیں اُس نے وعدہ فرمالیا ہے کہ کفر کے
سوا ہر چھوٹے بڑے گناہ کو جسے چاہے معاف فرمادے گا **عقیدہ** اُس کے ہر فعل میں
کثیر حکمتیں ہیں خواہ ہم کو معلوم ہوں یا نہ ہوں اور اُس کے فعل کے لیے غرض نہیں کہ
غرض اس فائدہ کو کہتے ہیں جو فاعل کی طرف رجوع کرے نہ اُس فعل کے لیے غایت کہ
غایت کا حاصل بھی وہی غرض ہے اور نہ اُس کے افعال علت و سبب کے محتاج،
اُس نے اپنی حکمت بالغہ کے مطابق عالم اسباب میں مسبّبات کو اسباب سے
ربط فرمادیا ہے آنکھ دیکھتی ہے کان سنتا ہے آگ جلاتی ہے پانی پیاس بجھاتا
ہے وہ چاہے تو آنکھ سنے، کان دیکھے پانی جلائے آگ پیاس بجھائے نہ چاہے تو لاکھ

آنکھیں ہوں دن کو پہاڑ نہ سوجھے کروڑ آگیں ہوں ایک تنکے پر داغ نہ آئے کس قہر کی آگ تھی جس میں ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو کافروں نے ڈالا۔ کوئی پاس نہ جا سکتا تھا۔ گوپھن میں رکھ کے پھینکا جب آگ کے مقابل پہنچے جبریل امین علیہ الصّلوٰۃ والتّسلیم حاضر ہوئے اور عرض کی ابراہیم کچھ حاجت ہے فرمایا ہے مگر نہ تم سے۔ عرض کی پھر اُسی سے کہیے جس سے حاجت ہے فرمایا عِلْمُہٗ بِحَالِیْ کِفَانِیْ عَنْ سُؤَالِیْ اظہارِ احتیاج خود آنجا چہ حاجت است ارشاد ہوا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ اے آگ ٹھنڈی اور سلامتی ہو جا ابراہیم پر اس ارشاد کو سُنکر روئے زمین پر جتنی آگیں تھیں سب ٹھنڈی ہو گئیں کہ شاید مجھی سے فرمایا جاتا ہو اور یہ تو ایسی ٹھنڈی ہوئی کہ علما فرماتے ہیں کہ اگر اُس کے ساتھ وَّسَلٰمًا کا لفظ نہ فرما دیا جاتا کہ ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی ہو جا تو اتنی ٹھنڈی ہو جاتی کہ اُس کی ٹھنڈک ایذا دیتی ۔

# عقائد متعلقہ نبوّت

مُسلمان کے لیے جس طرح ذات و صفات کا جاننا ضروری ہے کہ کسی ضروری کا انکار یا محال کا اثبات اُسے کافر کر دے اسی طرح یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ نبی کے لیے کیا جائز ہے اور کیا واجب اور کیا محال کہ واجب کا انکار اور محال کا اقرار موجبِ کُفر ہے۔ اور بہت ممکن ہے کہ آدمی نادانی سے خلاف عقیدہ رکھے یا خلاف بات زبان سے نکالے اور ہلاک ہو جائے **عقیدہ** نبی اُس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لیے وحی بھیجی ہو اور رسول بشر ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ملائکہ میں بھی رسول ہیں۔

**عقیدہ** انبیا سب بشر تھے اور مرد نہ کوئی جن نبی ہوا نہ عورت **عقیدہ** اللہ عزّ و جلّ پر نبی کا بھیجنا واجب نہیں اُس نے اپنے فضل و کرم سے لوگوں کی ہدایت کے لیے انبیا بھیجے۔ **عقیدہ** نبی ہونے کے لیے اُس پر وحی ہونا ضروری ہے خواہ فرشتے کی معرفت

ہو یا بلا واسطہ **عقیدہ** بہت سے نبیوں پر اللہ تعالیٰ نے صحیفے اور آسمانی کتابیں اُتاریں،
ان میں سے چار کتابیں بہت مشہور ہیں توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر، زبور حضرت
داؤد علیہ السلام پر، انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر، قرآن عظیم کہ سب سے افضل کتاب ہے سب سے
افضل رسول حضور پرنور احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔ کلام الٰہی میں بعض کا
بعض سے افضل ہونا اس کے یہ معنی ہیں کہ ہمارے لیے اس میں ثواب زائد ہے ورنہ اللہ
ایک اس کا کلام ایک اس میں افضل و مفضول کی گنجائش نہیں **عقیدہ** سب آسمانی
کتابیں اور صحیفے حق ہیں اور سب کلام اللہ ہیں اُن میں جو کچھ ارشاد ہوا سب پر ایمان
ضروری ہے مگر یہ بات البتہ ہوئی کہ اگلی کتابوں کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اُمت کے سپرد
کی تھی اُن سے اس کا حفظ نہ ہو سکا کلام الٰہی جیسا اُترا تھا اُن کے ہاتھوں میں ویسا ہی باقی نہ رہا
بلکہ اُن کے شریروں نے تو یہ کیا کہ ان میں تحریفیں کر دیں یعنی اپنی خواہش کے مطابق گھٹا بڑھا
دیا لہٰذا جب کوئی بات ان کتابوں کی ہمارے سامنے پیش ہو تو اگر وہ ہماری کتاب کے
مطابق ہے ہم اس کی تصدیق کریں گے اور اگر مخالف ہے تو یقین جانیں گے کہ یہ اُن کی
تحریفات سے ہے اور اگر موافقت مخالفت کچھ معلوم نہیں تو حکم ہے کہ ہم اس بات کی نہ
تصدیق کریں نہ تکذیب بلکہ یوں کہیں کہ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ
اللہ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں پر ہمارا ایمان ہے
**عقیدہ** چونکہ یہ دین ہمیشہ رہنے والا ہے لہٰذا قرآن عظیم کی حفاظت اللہ عزوجل نے
اپنے ذمہ رکھی فرماتا ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ؁ بے شک ہم نے
قرآن اُتارا اور بیشک ہم اس کے ضرور نگہبان ہیں لہٰذا اس میں کسی حرف یا نقطہ کی کمی
بیشی محال ہے اگرچہ تمام دنیا اُس کے بدلنے پر جمع ہو جائے تو جو یہ کہے کہ اس میں کے
کچھ پارے یا سورتیں یا آیتیں بلکہ ایک حرف بھی کسی نے کم کر دیا یا بڑھا دیا یا بدل دیا
قطعاً کافر ہے کہ اُس نے اُس آیت کا انکار کیا جو ہم نے ابھی لکھی۔ **عقیدہ** قرآن مجید

کتاب اللہ ہونے پر اپنے آپ دلیل ہے کہ خود اعلان کے ساتھ کہہ رہا ہے وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚۖ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝ اگر تم کو اس کتاب میں جو ہم نے اپنے سب سے خاص بندے (محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر اُتاری کوئی شک ہو تو اُس کی مثل کوئی چھوٹی سی سُورت کہہ لاؤ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمایتیوں کو بُلا لو اگر تم سچے ہو تو اگر ایسا نہ کر سکو اور ہم کہے دیتے ہیں ہرگز ایسا نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے لہٰذا کافروں نے اُس کے مقابلہ میں جی توڑ کوششیں کیں مگر اس کے مثل ایک سطر نہ بنا سکے نہ بنا سکیں گے۔ **مسئلہ** اگلی کتابیں انبیاء ہی کو زبانی یاد ہوتیں قرآن عظیم کا معجزہ ہے کہ مسلمانوں کا بچّہ بچّہ یاد کر لیتا ہے

**عقیدہ ۷** قرآن عظیم کی سات قراءتیں سب سے زیادہ مشہور اور متواتر ہیں اُن میں معاذ اللہ کہیں اختلاف معنی نہیں وہ سب حق ہیں اس میں اُمّت کے لیے آسانی یہ ہے کہ جس کے لیے جو قراءت آسان ہو وہ پڑھے اور حکم یہ ہے کہ جس ملک میں جو قراءت رائج ہے عوام کے سامنے وہی پڑھی جائے جیسے ہمارے مُلک میں قراءت عاصم بروایت حفص کہ لوگ ناواقفی سے انکار کریں گے اور وہ معاذ اللہ کلمۂ کفر ہوگا۔ **عقیدہ ۸** قرآن مجید نے اگلی کتابوں کے بہت سے احکام منسوخ کر دیے یونہیں قرآن مجید کی بعض آیتوں نے بعض آیات کو منسوخ کر دیا **عقیدہ ۹** نسخ کا مطلب یہ ہے کہ بعض احکام کسی خاص وقت تک کے لیے ہوتے ہیں مگر یہ ظاہر نہیں کیا جاتا کہ یہ حکم فلاں وقت تک کے لیے ہے جب میعاد پوری ہو جاتی ہے تو دُوسرا حکم نازل ہوتا ہے جس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلا حکم اُٹھا دیا گیا اور حقیقۃً دیکھا جائے تو اُس کے وقت کا ختم ہو جانا بتایا گیا۔ منسوخ کے معنی بعض لوگ باطل ہونا کہتے ہیں یہ بہت سخت بات ہے احکامِ الٰہیہ

سب حق ہیں وہاں باطل کی رسائی کہاں **عقیدہ** قرآن کی بعض باتیں محکم ہیں کہ ہماری سمجھ میں آتی ہیں اور بعض متشابہ کہ ان کا پورا مطلب اللہ اور اللہ کے حبیب کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ متشابہ کی تلاش اور اس کے معنی کی کنکاش وہی کرتا ہے جس کے دل میں کجی ہو **عقیدہ** وحی نبوت انبیا کے لیے خاص ہے جو اسے کسی غیر نبی کے لیے مانے کافر ہے نبی کو خواب میں جو چیز بتائی جائے وہ بھی وحی ہے اُس کے جھوٹے ہونے کا احتمال نہیں ولی کے دل میں بعض وقت سوتے یا جاگتے میں کوئی بات القا ہوتی ہے اس کو الہام کہتے ہیں اور وحی شیطانی کہ القا من جانب شیطان ہو یہ کاہن ساحر اور دیگر کفار و فساق کے لیے ہوتی ہے **عقیدہ** نبوت کسبی نہیں کہ آدمی عبادت و ریاضت کے ذریعہ سے حاصل کر سکے بلکہ محض عطائے الٰہی ہے کہ جسے چاہتا ہے اپنے فضل سے دیتا ہے ہاں دیتا اسی کو ہے جسے اس منصب عظیم کے قابل بناتا ہے جو قبل حصول نبوت تمام اخلاق رذیلہ سے پاک اور تمام اخلاق فاضلہ سے مزین ہو کر جملہ مدارج ولایت طے کر چکتا ہے اور اپنے نسب و جسم و قول و فعل و حرکات و سکنات میں ہر ایسی بات سے منزہ ہوتا ہے جو باعث نفرت ہو اُسے عقل کامل عطا کی جاتی ہے جو اوروں کی عقل سے بدرجہا زاید ہے کسی حکیم اور کسی فلسفی کی عقل اُس کے لاکھویں حصہ تک نہیں پہنچ سکتی اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسٰلَتَہٗ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ اور جو اسے کسبی مانے کہ آدمی اپنے کسب و ریاضت سے منصب نبوت تک پہنچ سکتا ہے کافر ہے **عقیدہ** جو شخص نبی سے نبوت کا زوال جائز جانے کافر ہے **عقیدہ** نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے اور یہ عصمت نبی اور ملک کا خاصہ ہے کہ نبی اور فرشتہ کے سوا کوئی معصوم نہیں اماموں کو انبیا کی طرح معصوم سمجھنا گمراہی و بددینی ہے عصمت انبیا کے یہ معنی ہیں کہ ان کے لیے حفظ الٰہی کا وعدہ ہولیا جس کے سبب

ان سے عمداً گناہ شرعاً محال ہے بخلاف ائمہ و اکابر اولیا کہ اللہ عزّ وجلّ انھیں محفوظ رکھتا ہے ان سے گناہ ہوتا نہیں مگر ہو تو شرعاً محال بھی نہیں عقیدہ انبیا علیہم السّلام شرک و کفر اور ہر ایسے امر سے جو خلق کے لیے باعث نفرت ہو جیسے کذب و خیانت و جہل وغیرہا صفات ذمیمہ سے نیز ایسے افعال سے جو وجاہت اور مروّت کے خلاف ہیں قبل نبوّت اور بعد نبوّت بالاجماع معصوم ہیں اور کبائر سے بھی مطلقاً معصوم ہیں اور حق یہ ہے کہ تعمداً صغائر سے بھی قبل نبوت اور بعد نبوت معصوم ہیں عقیدہ اللہ تعالی نے انبیاء علیہم السّلام پر بندوں کے لیے جتنے احکام نازل فرمائے انھوں نے وہ سب پہنچا دیے جو یہ کہے کہ کسی حکم کو کسی نبی نے چھپا رکھا تقیّہ یعنی خوف کی وجہ سے یا اور کسی وجہ سے نہ پہنچایا کافر ہے عقیدہ احکام تبلیغیہ میں انبیا سے سہو و نسیان محال ہے عقیدہ ان کے جسم کا برص و جذام وغیرہ ایسے امراض سے جن سے تنفر ہوتا ہے پاک ہونا ضروری ہے عقیدہ اللہ عزّ وجلّ نے انبیا علیہم السّلام کو اپنے غیوب پر اطلاع دی زمین و آسمان کا ہر ذرّہ ہر نبی کے پیش نظر ہے مگر یہ علم غیب کہ ان کو ہے اللہ کے دیے سے ہے لہذا ان کا علم عطائی ہوا اور علم عطائی اللہ عزّ وجلّ کے لیے محال ہے کہ اسکی کوئی صفت کوئی کمال کسی کا دیا ہوا نہیں ہو سکتا بلکہ ذاتی ہے جو لوگ انبیاء بلکہ سید الانبیاء صلی اللہ تعالی علیہ وعلیہم وسلم سے مطلق علم غیب کی نفی کرتے ہیں وہ قرآن عظیم کی اس آیت کے مصداق ہیں۔ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ یعنی قرآن عظیم کی بعض باتیں مانتے ہیں اور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہیں کہ آیت نفی دیکھتے ہیں اور ان آیتوں سے جن میں انبیا علیہم السّلام کو علوم غیب عطا کیا جانا بیان کیا گیا ہے انکار کرتے ہیں حالانکہ نفی و اثبات دونوں حق ہیں کہ نفی علم ذاتی کی ہے کہ یہ خاصۂ الوہیّت ہے اثبات عطائی کا ہے کہ یہ انبیا ہی کی شایانِ شان ہے اور منافی الوہیّت ہے اور یہ کہنا کہ ہر ذرّہ کا علم نبی کے لیے مانا جائے تو خالق و مخلوق کی مساوات لازم آئیگی باطل محض ہے کہ مساوات تو جب لازم آئے کہ اللہ عزّ وجلّ

کے لیے بھی اتنا ہی علم ثابت کیا جائے اور یہ نہ کہیگا مگر کافر ذرّاتِ عالم متناہی ہیں اور اس کا علم غیر متناہی ورنہ جہل لازم آئے گا اور یہ محال کہ خدا جہل سے پاک نیز ذاتی وعطائی کا فرق بیان کرنے پر بھی مساوات کا الزام دینا صراحۃً ایمان واسلام کے خلاف ہے کہ اس فرق کے ہوتے ہوئے مساوات ہو جایا کرے تو لازم کہ ممکن وواجب وجود میں معاذ اللہ مساوی ہو جائیں کہ ممکن بھی موجود ہے اور واجب بھی موجود اور وجود میں مساوی کہنا صریح کفر کھلا شرک ہے انبیا علیہم السلام غیب کی خبر دینے کے لیے آتے ہی ہیں کہ جنت ونار وحشر ونشر وعذاب وثواب غیب نہیں تو اور کیا ہیں ان کا منصب ہی یہ ہے کہ وہ باتیں ارشاد فرمائیں جن تک عقل وحواس کی رسائی نہیں اور اسی کا نام غیب ہے اولیا کو بھی علم غیب عطائی ہوتا ہے مگر بواسطہ انبیاء کے **عقیدہ** انبیائے کرام تمام مخلوق یہاں تک کہ رسل ملٰئکہ سے افضل ہیں ولی کتنا ہی بڑے مرتبہ والا ہو کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتائے کافر ہے **عقیدہ** نبی کی تعظیم فرض عین بلکہ اصل تمام فرائض ہے کسی نبی کی ادنیٰ توہین یا تکذیب کفر ہے **عقیدہ** حضرت آدم علیہ السلام سے ہمارے حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک اللہ تعالیٰ نے بہت سے نبی بھیجے بعض کا صریح ذکر قرآن مجید میں ہے اور بعض کا نہیں جن کے اسمائے طیبہ بالتصریح قرآن مجید میں ہیں وہ یہ ہیں حضرت آدم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام حضرت اسحٰق علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت ہارون علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام حضرت لوط علیہ السلام حضرت ہود علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت ایوب علیہ السلام حضرت الیاس علیہ السلام حضرت الیسع علیہ السلام حضرت یحییٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت یونس علیہ السلام حضرت ادریس علیہ السلام حضرت ذوالکفل علیہ السلام حضرت صالح علیہ السلام حضور

سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **عقیدہ** حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بے ماں باپ کے مٹی سے پیدا کیا اور اپنا خلیفہ کیا اور تمام اسماء مسمیات کا علم دیا۔ ملٰئکہ کو حکم دیا کہ ان کو سجدہ کریں سب نے سجدہ کیا شیطان (کہ از قسم جن تھا مگر بہت بڑا عابد زاہد تھا یہاں تک کہ گروہ ملٰئکہ میں اس کا شمار تھا) بانکار پیش آیا ہمیشہ کے لئے مردود ہوا **عقیدہ** حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے انسان کا وجود نہ تھا بلکہ سب انسان انھیں کی اولاد ہیں اسی وجہ سے انسان کو آدمی کہتے ہیں یعنی اولادِ آدم اور حضرت آدم علیہ السلام کو ابو البشر کہتے ہیں یعنی سب انسانوں کے باپ **عقیدہ** سب میں پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہوئے اور سب میں پہلے رسول جو کفار پر بھیجے گئے حضرت نوح علیہ السلام ہیں انہوں نے ساڑھے نو سو برس ہدایت فرمائی ان کے زمانہ کے کفار بہت سخت تھے ہر قسم کی تکلیفیں پہنچاتے استہزا کرتے اتنے عرصہ میں گنتی کے لوگ مسلمان ہوئے باقیوں کو جب ملاحظہ فرمایا کہ ہرگز اصلاح پذیر نہیں ہٹ دھرمی اور کفر سے باز نہ آئیں گے مجبور ہو کر اپنے رب کے حضور ان کے ہلاک کی دعا کی۔ طوفان آیا اور ساری زمین ڈوب گئی صرف وہ گنتی کے مسلمان اور ہر جانور کا ایک ایک جوڑا جو کشتی میں لے لیا گیا تھا بچ گئے۔ **عقیدہ** انبیا کی کوئی تعداد معین کرنا جائز نہیں کہ خبریں اس باب میں مختلف ہیں اور تعداد معین پر ایمان رکھنے میں نبی کو نبوت سے خارج ماننے یا غیر نبی کو نبی جاننے کا احتمال ہے اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔ لہٰذا یہ اعتقاد چاہیے کہ اللہ کے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے **عقیدہ** نبیوں کے مختلف درجے ہیں بعض کو بعض پر فضیلت ہے اور سب میں افضل ہمارے آقا و مولیٰ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں حضور کے بعد سب سے بڑا مرتبہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا ہے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کا ان حضرات کو مرسلین اولو العزم کہتے ہیں اور یہ پانچوں حضرات باقی تمام انبیا و مرسلین انس و ملک و جن و جمیع مخلوقاتِ الٰہی سے افضل ہیں جس طرح حضور تمام

رسولوں کے سردار اور سب سے افضل ہیں بلاتشبیہ حضور کے صدقہ میں حضور کی اُمت تمام اُمتوں سے افضل **عقیدہ** تمام انبیا اللہ عزوجل کے حضور عظیم وجاہت وعزت والے ہیں اُن کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک معاذ اللہ چوہڑے۔ چمار کی مثل کہنا کھُلی گستاخی اور کلمۂ کفر ہے۔

**عقیدہ** نبی کے دعوئ نبوت میں سچے ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ نبی اپنے صدق کا علانیہ دعویٰ فرما کر محالاتِ عادیہ کے ظاہر کرنے کا ذمہ لیتا اور منکرین کو اُس کے مثل کی طرف بلاتا ہے اللہ عزوجل اس کے دعوے کے مطابق امر محال عادی ظاہر فرما دیتا ہے اور منکرین سب عاجز رہتے ہیں اسی کو معجزہ کہتے ہیں جیسے حضرت صالح علیہ السلام کا ناقہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے عصا کا سانپ ہوجانا اور ید بیضا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مُردوں کو جلا دینا اور مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دینا اور ہمارے حضور کے معجزے تو بہت ہیں **عقیدہ** جو شخص نبی نہ ہو اور نبوت کا دعویٰ کرے وہ کوئی محال عادی اپنے دعوے کے مطابق ظاہر نہیں کر سکتا ورنہ سچے جھوٹے میں فرق نہ رہے گا۔ **فائدہ** نبی سے جو بات خلافِ عادت قبل نبوت ظاہر ہو اس کو ارہاص کہتے ہیں اور ولی سے جو ایسی بات صادر ہو اس کو کرامت کہتے ہیں اور عام مومنین سے جو صادر ہو اُسے معونت کہتے ہیں اور بیباک فجّار یا کفار سے جو اُن کے موافق ظاہر ہو اس کو استدراج کہتے ہیں اور ان کے خلاف ظاہر ہو تو اہانت ہے۔

**عقیدہ** انبیا علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں اُسی طرح بحیاتِ حقیقی زندہ ہیں جیسے دُنیا میں تھے کھاتے پیتے ہیں جہاں چاہیں آتے جاتے ہیں تصدیق وعدہ الٰہیہ کے لیے ایک آن کو اُن پر موت طاری ہوئی پھر بدستور زندہ ہوگئے ان کی حیات حیاتِ شہدا سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے فلہذا شہید کا ترکہ تقسیم ہوگا اُس کی بی بی بعد عدت نکاح کر سکتی ہے بخلاف انبیاء کے کہ وہاں یہ جائز نہیں یہاں تک جو عقائد بیان ہوئے اُن میں تمام انبیا علیہم السلام شریک ہیں اب بعض وہ امور جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں ہیں بیان کیے جاتے ہیں **عقیدہ** اور انبیاء کی بعثت خاص کسی ایک قوم کی طرف

ہوئی حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام مخلوق انسان وجن بلکہ ملائکہ حیوانات جمادات
سب کی طرف مبعوث ہوئے جس طرح انسان کے ذمہ حضور کی اطاعت فرض ہے یوہیں
ہر مخلوق پر حضور کی فرماں برداری ضروری **عقیدہ** حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ملائکہ وانس وجن وحور وغلمان وحیوانات وجمادات غرض تمام عالم کے لیے رحمت ہیں۔ اور
مسلمانوں پر تو نہایت ہی مہربان **عقیدہ** حضور خاتم النبیین ہیں یعنی اللہ عزوجل نے سلسلۂ نبوت
حضور پر ختم کر دیا کہ حضور کے زمانہ میں یا بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا۔ جو شخص حضور کے زمانہ میں
یا حضور کے بعد کسی کو نبوت ملنا مانے یا جائز جانے کافر ہے۔ **عقیدہ** حضور افضل
جمیع مخلوقِ الٰہی ہیں کہ اوروں کو فرداً فرداً جو کمالات عطا ہوئے حضور میں وہ سب جمع
کر دیے گئے اور ان کے علاوہ حضور کو وہ کمالات ملے جن میں کسی کا حصہ نہیں بلکہ اوروں
کو جو کچھ ملا حضور کے طفیل میں بلکہ حضور کے دستِ اقدس سے ملا بلکہ کمال اس لیے کمال
ہوا کہ حضور کی صفت ہے اور حضور اپنے رب کے کرم سے اپنے نفسِ ذات میں کامل واکمل
ہیں حضور کا کمال کسی وصف سے نہیں بلکہ اس وصف کا کمال ہے کہ کامل کی صفت بن کر خود کمال
وکامل ومکمل ہو گیا کہ جس میں پایا جائے اس کو کامل بنا دے **عقیدہ** محال ہے کہ کوئی حضور کا
مثل ہو جو کسی صفتِ خاصہ میں کسی کو حضور کا مثل بتائے گمراہ ہے یا کافر **عقیدہ** حضور
کو اللہ عزوجل نے مرتبۂ محبوبیتِ کبریٰ سے سرفراز فرمایا کہ تمام خلق جویائے رضائے مولیٰ ہے
اور اللہ عزوجل طالبِ رضائے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **عقیدہ** حضور کے خصائص
سے معراج ہے کہ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور وہاں سے ساتوں آسمان اور کرسی و عرش
تک بلکہ بالائے عرش رات کے ایک خفیف حصہ میں مع جسم تشریف لے گئے اور وہ قرب
خاص حاصل ہوا کہ کسی بشر و ملک کو کبھی نہ حاصل ہوا نہ ہو اور جمالِ الٰہی بچشم سر دیکھا اور
کلامِ الٰہی بلا واسطہ سنا اور تمام ملکوت السمٰوٰت والارض کو بالتفصیل ذرّہ ذرّہ ملاحظہ فرمایا۔
**عقیدہ** تمام مخلوق اوّلین وآخرین حضور کی نیاز مند ہے یہاں تک کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

**عقیدہ** قیامت کے دن مرتبہ شفاعت کبریٰ حضور کے خصائص سے ہے کہ جب تک حضور فتح بابِ شفاعت نہ فرمائیں گے کسی کو مجال شفاعت نہ ہوگی بلکہ حقیقۃً جتنے شفاعت کرنے والے ہیں حضور کے دربار میں شفاعت لائیں گے اور اللہ عزّوجلّ کے حضور مخلوقات میں صرف حضور شفیع ہیں اور یہ شفاعت کبریٰ مومن کافر مطیع عاصی سب کے لیے ہے کہ وہ انتظار حساب جو سخت جانگزا ہوگا جس کے لیے لوگ تمنّائیں کریں گے کہ کاش جہنم میں پھینک دیے جاتے اور اس انتظار سے نجات پاتے اس بلا سے چھٹکارا کفار کو بھی حضور کی بدولت ملے گا جس پر اوّلین و آخرین موافقین و مخالفین مؤمنین و کافرین سب حضور کی حمد کرینگے اسی کا نام مقام محمود ہے اور شفاعت کے اور اقسام بھی ہیں مثلاً بہتوں کو بلا حساب جنت میں داخل فرمائیں گے جن میں چار ارب نوّے کروڑ کی تعداد معلوم ہے اس سے بہت زائد اور ہیں جو اللہ و رسول کے علم میں ہیں بہتیرے وہ ہوں گے جن کا حساب ہوچکا ہے اور مستحق جہنم ہوچکے ان کو جہنم سے بچائیں گے اور بعضوں کی شفاعت فرماکر جہنم سے نکالیں گے۔ اور بعضوں کے درجات بلند فرمائیں گے اور بعضوں سے تخفیفِ عذاب فرمائینگے **عقیدہ** ہر قسم کی شفاعت حضور کے لیے ثابت ہے شفاعت بالوجاہۃ، شفاعت بالمحبۃ، شفاعت بالاذن ان میں سے کسی کا انکار وہی کریگا جو گمراہ ہے **عقیدہ** منصب شفاعت حضور کو دیا جاچکا حضور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ اور ان کا رب فرماتا ہے وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ مغفرت چاہو اپنے خاصوں کے گناہوں اور عام مؤمنین و مؤمنات کے گناہوں کی شفاعت اور کس کا نام ہے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا شَفَاعَةَ حَبِيْبِكَ الْكَرِيْمِ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ شفاعت کے بعض احوال نیز دیگر خصائص جو قیامت کے دن ظاہر ہوں گے احوال آخرت میں ان شاء اللہ تعالیٰ بیان ہوں گے **عقیدہ** حضور کی محبّت مدار ایمان بلکہ ایمان اسی محبت ہی کا نام ہے جب تک حضور کی محبت ماں باپ

اولاد اور تمام جہان سے زیادہ نہ ہو آدمی مسلمان نہیں ہو سکتا **عقیدہ** حضور کی اطاعت عین طاعت الٰہی ہے طاعت الٰہی بے طاعت حضور ناممکن ہے یہاں تک کہ آدمی اگر فرض نماز میں ہو اور حضور اُسے یاد فرمائیں فوراً جواب دے اور حاضر خدمت ہو اور یہ شخص کتنی ہی دیر تک حضور سے کلام کرے بدستور نماز میں ہے اس سے نماز میں کوئی خلل نہیں **عقیدہ** حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم یعنی اعتقاد عظمت جزو ایمان و رکن ایمان ہے اور فعل تعظیم بعد ایمان ہر فرض سے مقدم ہے اس کی اہمیت کا پتہ اس حدیث سے چلتا ہے کہ غزوۂ خیبر سے واپسی میں منزل صہبا پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھ کر مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کے زانو پر سر مبارک رکھ کر آرام فرمایا مولیٰ علی نے نماز عصر نہ پڑھی تھی آنکھ سے دیکھ رہے تھے کہ وقت جا رہا ہے مگر اس خیال سے کہ زانو سرکاؤں تو شاید خواب مبارک میں خلل آئے زانو نہ ہٹایا یہاں تک آفتاب غروب ہو گیا جب چشم اقدس کھلی مولیٰ علی نے اپنی نماز کا حال عرض کیا حضور نے حکم دیا ڈوبا ہوا آفتاب پلٹ آیا۔ مولیٰ علی نے نماز ادا کی پھر ڈوب گیا اس سے ثابت ہوا کہ افضل العبادات نماز اور وہ بھی صلاۃ وسطیٰ نماز عصر مولیٰ علی نے حضور کی نیند پر قربان کر دی کہ عبادتیں بھی ہمیں حضور ہی کے صدقہ میں ملیں دوسری حدیث اس کی تائید میں یہ ہے کہ غار ثور میں پہلے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گئے اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر اُس کے سوراخ بند کر دیے ایک سوراخ باقی رہ گیا اس میں پاؤں کا انگوٹھا رکھ دیا پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلایا تشریف لے گئے اور ان کے زانو پر سر اقدس رکھ کر آرام فرمایا اس غار میں ایک سانپ مشتاق زیارت رہتا تھا اس نے اپنا سر صدیق اکبر کے پاؤں پر ملا انھوں نے اس خیال سے کہ حضور کی نیند میں فرق نہ آئے پاؤں نہ ہٹایا آخر اُس نے پاؤں میں کاٹ لیا جب صدیق اکبر کے آنسو چہرۂ انور پر گرے چشم مبارک کھلی عرض حال کیا حضور نے لعاب دہن لگا دیا فوراً آرام ہو گیا ہر سال وہ زہر عود کرتا بارہ برس بعد اسی سے شہادت پائی۔

| ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں | اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے |
|---|---|

**عقیدہ** حضور کی تعظیم و توقیر جس طرح اس وقت تھی کہ حضور اس عالم میں ظاہری نگاہوں کے سامنے تشریف فرما تھے اب بھی اسی طرح فرض اعظم ہے جب حضور کا ذکر آئے تو بکمال خشوع و خضوع و انکسار باادب سُنے اور نام پاک سُنتے ہی درود شریف پڑھنا واجب ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہِ الْکِرَامِ وَصَحْبِہِ الْعِظَامِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اور حضور سے محبت کی علامت یہ ہے کہ بکثرت ذکر کرے اور درود شریف کی کثرت کرے اور نام پاک لکھے تو اُس کے بعد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لکھے بعض لوگ براہِ اختصار صلعم یا ؐ لکھتے ہیں یہ محض ناجائز و حرام ہے اور محبت کی یہ بھی علامت ہے کہ آل و اصحاب مہاجرین و انصار و جمیع متعلقین و متوسلین سے محبت رکھے اور حضور کے دشمنوں سے عداوت رکھے اگرچہ وہ اپنا باپ یا بیٹا یا بھائی یا کنبہ کے کیوں نہ ہوں اور جو ایسا نہ کرے وہ اس دعوےٰ میں جھوٹا ہے کیا تم کو نہیں معلوم کہ صحابہ کرام نے حضور کی محبت میں اپنے سب عزیزوں قریبوں باپ بھائیوں اور وطن کو چھوڑا اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ و رسول سے بھی محبت ہو اور اُن کے دشمنوں سے بھی اُلفت۔ ایک کو اختیار کر کہ ضدین جمع نہیں ہو سکتیں چاہے جنت کی راہ چل یا جہنم کو جا۔ نیز علامتِ محبت یہ ہے کہ شانِ اقدس میں جو الفاظ استعمال کیے جائیں ادب میں ڈوبے ہوئے ہوں کوئی ایسا لفظ جس میں کم تعظیمی کی بُو بھی ہو کبھی زبان پر نہ لائے اگر حضور کو پکارے تو نام پاک کے ساتھ ندا نہ کرے کہ یہ جائز نہیں بلکہ یوں کہے یَا نَبِیَّ اللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اگر مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہو تو روضہ شریف کے سامنے چار ہاتھ کے فاصلہ سے دست بستہ جیسے نماز میں کھڑا ہوتا ہے کھڑا ہو کر سر جھکائے ہوئے صلاۃ و سلام عرض کرے بہت قریب نہ جائے نہ اِدھر اُدھر دیکھے اور خبردار خبردار آواز کبھی بلند نہ کرنا کہ عمر بھر کا سارا کیا دھرا اکارت جائے اور محبت کی یہ نشانی بھی ہے کہ حضور کے اقوال و افعال و احوال لوگوں سے دریافت کرے

اور اُن کی پیروی کرے **عقیدہ** حضور کے کسی قول و فعل و عمل و حالت کو جو بہ نظر حقارت دیکھے کافر ہے۔ **عقیدہ** حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزّوجلّ کے نائب مطلق ہیں تمام جہان حضور کے تحت تصرف کر دیا گیا جو چاہیں کریں جسے جو چاہیں دیں جس سے جو چاہیں واپس لیں۔ تمام جہان میں ان کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں۔ تمام جہان ان کا محکوم ہے اور وہ اپنے رب کے سوا کسی کے محکوم نہیں۔ تمام آدمیوں کے مالک ہیں جو انھیں اپنا مالک نہ جانے حلاوت سنت سے محروم ہے تمام زمین ان کی ملک ہے تمام جنت ان کی جاگیر ہے۔ ملکوت السمٰوات والارض حضور کے زیر فرمان جنت و نار کی کنجیاں دست اقدس میں دے دی گئیں رزق و خیر اور ہر قسم کی عطائیں حضور ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں دنیا و آخرت حضور کی عطا کا ایک حصہ ہے احکام تشریعیہ حضور کے قبضہ میں کر دیے گئے کہ جس پر جو چاہیں حرام فرما دیں اور جس کے لیے جو چاہیں حلال کر دیں اور جو فرض چاہیں معاف فرما دیں **عقیدہ** سب سے پہلے مرتبۂ نبوت حضور کو ملا روز میثاق تمام انبیاء سے حضور پر ایمان لانے اور حضور کی نصرت کرنے کا عہد لیا گیا اور اسی شرط پر یہ منصب اعظم ان کو دیا گیا۔ حضور نبی الانبیا ہیں اور تمام انبیاء حضور کے اُمّتی سب نے اپنے اپنے عہد کریم میں حضور کی نیابت میں کام کیا اللہ عزّوجلّ نے حضور کو اپنی ذات کا مظہر بنایا اور حضور کے نور سے تمام عالم کو منور فرمایا بایں معنیٰ ہر جگہ حضور تشریف فرمائیں ؎

| | |
|---|---|
| کالشمس فی وسط السماء و نورھا | یغشی البلاد مشارقا و مغاربا |

مگر کور باطن کا کیا علاج ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

**مسئلۂ ضروریہ** انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام سے جو لغزشیں واقع ہوئیں ان کا ذکر تلاوت قرآن و روایت حدیث کے سوا حرام اور سخت حرام ہے اوروں کو ان

سرکاروں میں لب کشائی کی کیا مجال مولیٰ عزّوجلّ ان کا مالک ہے جس محل پر جس طرح چاہے تعبیر فرمائے وہ اُس کے پیارے بندے ہیں اپنے رب کے لیے جس قدر چاہیں تواضع فرمائیں دوسرا ان کلمات کو سند نہیں بنا سکتا اور خود ان کا اطلاق کرے گا تو مردودِ بارگاہ ہوگا پھر اُن کے یہ افعال جن کو زلّت و لغزش سے تعبیر کیا جائے ہزار ہا حکم و مصالح پر مبنی ہزار ہا فوائد و برکات کی مثمر ہوتی ہیں ایک لغزش ابینا آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو دیکھیے اگر وہ نہ ہوتی جنّت سے نہ اُترتے دُنیا آباد نہ ہوتی نہ کتابیں اُترتیں نہ رسول آتے نہ جہاد ہوتے لاکھوں کروڑوں مثوبات کے دروازے بند رہتے ان سب کا فتح باب ایک لغزش آدم کا نتیجہ مبارکہ و ثمرۂ طیبہ ہے بالجملہ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی لغزش من و تو کس شمار میں ہیں صدیقین کی حسنات سے افضل و اعلیٰ ہے -

حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّاٰتُ الْمُقَرَّبِیْنَ ۞ ۲۲۰۸

# ملٰئکہ کا بیان

فرشتے اجسام نوری ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں کبھی وہ انسان کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی دوسری شکل میں **عقیدہ** وہ وہی کرتے ہیں جو حکم الٰہی ہے خدا کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے نہ قصداً نہ سہواً نہ خطاءً وہ اللہ کے معصوم بندے ہیں ہر قسم کے صغائر و کبائر سے پاک ہیں **عقیدہ** اُن کو مختلف خدمتیں سپرد ہیں بعض کے ذمہ حضرات انبیائے کرام کی خدمت میں وحی لانا۔ کسی کے متعلق پانی برسانا کسی کے متعلق ہوا چلانا کسی کے متعلق روزی پہنچانا کسی کے ذمہ ماں کے پیٹ میں بچہ کی صورت بنانا کسی کے متعلق بدنِ انسان کے اندر تصرف کرنا کسی کے متعلق انسان کی دشمنوں سے حفاظت کرنا کسی کے متعلق ذاکرین کا مجمع تلاش کرکے اس میں حاضر ہونا کسی کے متعلق انسان کے نامۂ اعمال لکھنا بہتوں کا دربار رسالت

میں حاضر ہونا کسی کے متعلق سرکار میں مسلمانوں کی صلاۃ وسلام پہنچانا بعضوں کے متعلق مُردوں سے سوال کرنا کسی کے ذمہ قبض رُوح کرنا بعضوں کے ذمہ عذاب کرنا کسی کے متعلق صور پھونکنا اور ان کے علاوہ اور بہت سے کام ہیں جو ملئکہ انجام دیتے ہیں **عقیدہ** فرشتے نہ مرد ہیں نہ عورت **عقیدہ** ان کو قدیم ماننا یا خالق جاننا کفر ہے **عقیدہ** ان کی تعداد وہی جانے جس نے ان کو پیدا کیا اور اس کے بتائے سے اس کا رسُول۔ چار فرشتے بہت مشہور ہیں جبریل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام اور یہ سب ملئکہ پر فضیلت رکھتے ہیں **عقیدہ** کسی فرشتہ کے ساتھ ادنیٰ گستاخی کفر ہے جاہل لوگ اپنے کسی دشمن یا مبغوض کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ ملک الموت یا عزرائیل آگیا یہ قریب بکلمۂ کفر ہے **عقیدہ** فرشتوں کے وجود کا انکار یا یہ کہنا کہ فرشتہ نیکی کی قوت کو کہتے ہیں اور اس کے سوا کچھ نہیں یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔

## جن کا بیان

یہ آگ سے پیدا کیے گئے ہیں ان میں بھی بعض کو یہ طاقت دی گئی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں ان کی عمریں بہت طویل ہوتی ہیں ان کے شریروں کو شیطان کہتے ہیں یہ سب انسان کی طرح ذی عقل اور ارواح و اجسام والے ہیں ان میں توالد و تناسل ہوتا ہے۔ کھاتے پیتے جیتے مرتے ہیں **عقیدہ** ان میں مسلمان بھی ہیں کافر بھی مگر ان کے کفار انسان کی بہ نسبت بہت زیادہ ہیں اور ان میں کے مسلمان نیک بھی ہیں اور فاسق بھی سُنّی بھی ہیں بدمذہب بھی اور ان میں فاسقوں کی تعداد بہ نسبت انسان کے زائد ہے **عقیدہ** ان کے وجود کا انکار یا بدی کی قوت کا نام جن یا شیطان رکھنا کفر ہے۔

## عالم برزخ کا بیان

دُنیا اور آخرت کے درمیان ایک اور عالم ہے جس کو برزخ کہتے ہیں مرنے کے بعد اور قیامت سے پہلے تمام انس و جن کو حسب مراتب اس میں رہنا ہوتا ہے اور یہ عالم اس

دُنیا سے بہت بڑا ہے دُنیا کے ساتھ برزخ کو وہی نسبت ہے جو ماں کے پیٹ کے ساتھ
دُنیا کو برزخ میں کسی کو آرام ہے اور کسی کو تکلیف **عقیدہ** ہر شخص کی جتنی زندگی مقرر ہے
اس میں نہ زیادتی ہو سکتی ہے نہ کمی جب زندگی کا وقت پورا ہو جاتا ہے اس وقت حضرت
عزرائیل علیہ السّلام قبض رُوح کے لیئے آتے ہیں اور اس شخص کے دہنے بائیں جہاں تک
نگاہ کام کرتی ہے فرشتے دکھائی دیتے ہیں مسلمان کے آس پاس رحمت کے فرشتے
ہوتے ہیں اور کافر کے دہنے بائیں عذاب کے اس وقت ہر شخص پر اسلام کی حقانیت
آفتاب سے زیادہ روشن ہو جاتی ہے مگر اس وقت کا ایمان معتبر نہیں اس لیے کہ حکم
ایمان بالغیب کا ہے اور اب غیب نہ رہا بلکہ یہ چیزیں مشاہد ہو گئیں **عقیدہ** مرنے کے
بعد بھی رُوح کا تعلّق بدن انسان کے ساتھ باقی رہتا ہے اگرچہ رُوح بدن سے جُدا
ہو گئی مگر بدن پر گزرے گی رُوح ضرور اس سے آگاہ و متاثر ہو گی جس طرح حیات دنیا
میں ہوتی ہے بلکہ اس سے زائد دنیا میں ٹھنڈا پانی سرد ہوا نرم فرش لذیذ کھانا سب
باتیں جسم پر وارد ہوتی ہیں مگر راحت و لذت رُوح کو پہنچتی ہے اور ان کے عکس بھی جسم
ہی پر وارد ہوتے ہیں اور کلفت و اذیت رُوح پاتی ہے اور رُوح کے لیے خاص اپنی
راحت و الم کے الگ اسباب ہیں جن سے سرور یا غم پیدا ہوتا ہے بعینہ یہی سب حالتیں
برزخ میں ہیں **عقیدہ** مرنے کے بعد مُسلمان کی رُوح حسب مرتبہ مختلف مقاموں میں
رہتی ہے بعض کی قبر پر بعض کی چاہ زمزم شریف میں بعض کی آسمان و زمین کے درمیان بعض
کی پہلے دُوسرے ساتویں آسمان تک اور بعض کی آسمانوں سے بھی بلند اور بعض کی رُوحیں
زیر عرش قندیلوں میں اور بعض کی اعلیٰ علیین میں مگر کہیں ہوں اپنے جسم سے ان کو تعلّق بدستور
رہتا ہے جو کوئی قبر پر آئے اُسے دیکھتے پہچانتے اُس کی بات سنتے ہیں بلکہ رُوح کا
دیکھنا قرب قبر ہی سے مخصوص نہیں اسکی مثال حدیث میں یہ فرمائی ہے کہ ایک طائر پہلے قفس میں
بند تھا اور اب آزاد کر دیا گیا ائمہ کرام فرماتے ہیں اِنَّ النُّفُوْسَ الْقُدْسِیَّۃَ اِذَا تَجَرَّدَتْ عَنِ

اَلْعَلَائِقِ الْبَدَنِیَّۃِ اتَّصَلَتْ بِالْمَلَاءِ الْاَعْلٰی وَتَرٰی وَتَسْمَعُ الْکُلَّ کَالْمُشَاھِدِ بے شک پاک جانیں جب بدن کے علاقوں سے جدا ہوتی ہیں عالم بالا سے مل جاتی ہیں اور سب کچھ ایسا دیکھتی سنتی ہیں جیسے یہاں حاضر ہیں حدیث میں فرمایا اِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ یُخَلّٰی سَرْبُہٗ یَسْرَحُ حَیْثُ شَاءَ جب مسلمان مرتا ہے اُس کی راہ کھول دی جاتی ہے جہاں چاہے جائے شاہ عبدالعزیز صاحب لکھتے ہیں روح را قرب و بعدِ مکانی یکسان است کافروں کی خبیث رُوحیں بعض کی ان کے مرگھٹ یا قبر پر رہتی ہیں بعض کی چاہ برہوت میں کہ یمن میں ایک نالا ہے بعض کی پہلی دوسری ساتویں زمین تک بعض کی اُس کے بھی نیچے سجین میں اور وہ بھی کہیں ہو جو اس کی قبر یا مرگھٹ پر گزرے اُسے دیکھتے پہچانتے بات سنتے ہیں مگر کہیں جانے آنے کا اختیار نہیں کہ قید ہیں **عقیدہ** یہ خیال کہ وہ روح کسی دوسرے بدن میں چلی جاتی ہے خواہ وہ آدمی کا بدن ہو یا کسی اور جانور کا جس کو تناسخ اور آواگون کہتے ہیں محض باطل اور اس کا ماننا کفر ہے **عقیدہ** موت کے معنی رُوح کا جسم سے جدا ہو جانا ہیں نہ یہ کہ رُوح مر جاتی ہو جو رُوح کو فنا مانے بدمذہب ہے **عقیدہ** مردہ کلام بھی کرتا ہے اور اُس کے کلام کو عوام جن اور انسان کے سوا اور تمام حیوانات وغیرہ سنتے بھی ہیں **عقیدہ** جب مردہ کو قبر میں دفن کرتے ہیں اس وقت اس کو قبر دباتی ہے اگر وہ مسلمان ہے تو اس کا دبانا ایسا ہوتا ہے جیسے ماں پیار میں اپنے بچے کو زور سے چپٹا لیتی ہے اور اگر کافر ہے تو اس کو اس زور سے دباتی ہے کہ اِدھر کی پسلیاں اُدھر اور اُدھر کی اِدھر ہو جاتی ہیں **عقیدہ** جب دفن کرنے والے دفن کر کے وہاں سے چلتے ہیں وہ اُن کے جوتوں کی آواز سنتا ہے اس وقت اُس کے پاس دو فرشتے اپنے دانتوں سے زمین چیرتے ہوئے آتے ہیں ان کی شکلیں نہایت ڈراؤنی اور ہیبت ناک ہوتی ہیں ان کے بدن کا رنگ سیاہ اور آنکھیں سیاہ اور نیلی اور دیگ کے برابر اور شعلہ زن ہیں اور اُن کے مہیب بال سر سے پاؤں تک اور اُن کے دانت کئی ہاتھ کے جن سے زمین چیرتے ہوئے آئیں گے اُن میں ایک کو

منکر دوسرے کو نکیر کہتے ہیں مُردے کو جھنجھوڑتے اور جھڑک کر اٹھاتے اور نہایت سختی کے ساتھ کرخت آواز میں سوال کرتے ہیں پہلا سوال مَنْ رَّبُّكَ تیرا رب کون ہے دوسرا سوال مَا دِیْنُكَ تیرا دین کیا ہے تیسرا سوال مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ ان کے بارے میں تو کیا کہتا تھا مُردہ مسلمان ہے تو پہلے سوال کا جواب دے گا رَبِّیَ اللّٰهُ میرا رب اللہ ہے اور دوسرے کا جواب دیگا دِیْنِیَ الْاِسْلَامُ میرا دین اسلام ہے تیسرے سوال کا جواب دیگا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں وہ کہیں گے تجھے کس نے بتایا کہیگا میں نے اللہ کی کتاب پڑھی اس پر ایمان لایا اور تصدیق کی بعض روایتوں میں آیا ہے کہ سوال کا جواب پا کر کہیں گے کہ ہمیں تو معلوم تھا تو یہی کہیگا اس وقت آسمان سے ایک منادی ندا کرے گا کہ میرے بندہ نے سچ کہا اس کے لیے جنت کا بچھونا بچھاؤ اور جنت کا لباس پہناؤ اور اس کے لیے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو جنت کی نسیم اور خوشبو اسکے پاس آتی رہیگی اور جہاں تک نگاہ پھیلے گی وہاں تک اسکی قبر کشادہ کر دی جائے گی اور اس سے کہا جائیگا کہ تو سو جیسے دولہا سوتا ہے یہ خواص کے لیے عموماً ہے اور عوام میں ان کے لیے جن کو وہ چاہے ورنہ وسعت قبر حسب مراتب مختلف ہے بعض کے لیے ستر ستر ہاتھ لمبی چوڑی بعض کے لیے جتنی وہ چاہے زیادہ حتیٰ کہ جہاں تک نگاہ پہنچے اور عصاۃ میں بعض پر عذاب بھی ہوگا ان کی معصیت کے لائق پھر اسکے پیران عظام یا مذہب کے امام یا اور اولیائے کرام کی شفاعت یا محض رحمت سے جب وہ چاہیگا نجات پائینگے اور بعض نے کہا کہ مومن عاصی پر عذاب قبر شب جمعہ آنے تک ہے اسکے آتے ہی اٹھا لیا جائیگا واللہ تعالیٰ اعلم ہاں یہ حدیث سے ثابت ہے کہ جو مسلمان شب جمعہ یا روز جمعہ یا رمضان مبارک کے کسی دن رات میں مریگا سوال نکیرین و عذاب قبر سے محفوظ رہیگا اور یہ جو ارشاد ہوا کہ اس کے لیے جنت کی کھڑکی کھول دیں گے یہ یوں ہوگا کہ پہلے اسکے بائیں ہاتھ کی طرف سے جہنم کی کھڑکی کھولیں گے

جس کی لپٹ اور تپش اس پر گرم ہوا اور سخت بدبو آئے گی اور معاً بند کر دیں گے اس کے بعد دہنی طرف سے جنت کی کھڑکی کھولیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ اگر تو ان سوالوں کے صحیح جواب نہ دیتا تو تیرے واسطے وہ تھی اور اب یہ ہے تاکہ وہ اپنے رب کی نعمت کی قدر جانے کہ کیسی بلائے عظیم سے بچا کر کیسی نعمتِ عظمیٰ عطا فرمائی اور منافق کے لیے اس کا عکس ہوگا۔ پہلے جنت کی کھڑکی کھولیں گے کہ اس کی خوشبو ٹھنڈک راحت نعمت کی جھلک دیکھے گا اور معاً بند کر دیں گے اور دوزخ کی کھڑکی کھول دیں گے تاکہ اُس پر اُس بلائے عظیم کے ساتھ حسرتِ عظیم بھی ہو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ ماں کر یا ان کی شان رفیع میں ادنیٰ گستاخی کر کے کیسی نعمت کھوئی اور کیسی آفت پائی اور اگر مُردہ منافق ہے تو سب سوالوں کے جواب میں یہ کہے گا کہ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِیْ افسوس مجھے تو کچھ معلوم نہیں۔ کُنْتُ اَسْمَعُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ شَیْئًا فَقُوْلُ میں لوگوں کو کہتے سنتا تھا خود بھی کہتا تھا اُس وقت ایک پکارنے والا آسمان سے پکارے گا کہ یہ جھوٹا ہے اس کے لیے آگ کا بچھونا بچھاؤ اور آگ کا لباس پہناؤ اور جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دو اُس کی گرمی اور لپٹ اس کو پہنچے گی اور اس پر عذاب دینے کے لیے دو فرشتے مقرر ہوں گے جو اندھے اور بہرے ہوں گے ان کے ساتھ لوہے کا گرز ہوگا کہ پہاڑ پر اگر مارا جائے تو خاک ہو جائے اس ہتھوڑے سے اس کو مارتے رہیں گے نیز سانپ اور بچھو اسے عذاب پہنچاتے رہیں گے نیز اعمال اپنے مناسب شکل پر متشکل ہو کر کتا یا بھیڑیا یا اور شکل کے بن کر اس کو ایذا پہنچائیں گے اور نیکوں کے اعمال حسنہ مقبول و محبوب صورت پر متشکل ہو کر اُنس دینگے **عقیدہ** عذاب قبر حق ہے اور یونہیں تنعیم قبر حق ہے اور دونوں جسم و روح دونوں پر ہیں جیسا کہ اُوپر گزرا جسم اگرچہ گل جائے جل جائے خاک ہو جائے مگر اس کے اجزائے اصلیہ قیامت تک باقی رہیں گے وہ موردِ عذاب و ثواب ہوں گے اور انھیں پر روزِ قیامت دوبارہ ترکیب جسم فرمائی جائیگی وہ کچھ ایسے باریک اجزا ہیں ریڑھ کی ہڈی میں جسکو عجبُ الذنب کہتے ہیں کہ نہ کسی خوردبین

سے نظر آسکتے ہیں نہ آگ اُنھیں جلاسکتی ہے نہ زمین اُنھیں گلاسکتی ہو وہی تخم جسم ہیں ولہٰذا روزِ قیامت
رُوحوں کا اعادہ اسی جسم میں ہوگا نہ جسمِ دیگر میں بالائی زائد اجزا کا گھٹنا بڑھنا جسم کو نہیں بدلتا
جیسا بچہ کتنا چھوٹا پیدا ہوتا ہے پھر کتنا بڑا ہو جاتا ہے قوی ہیکل جوان بیماری میں گھُل کر
کتنا حقیر رہ جاتا ہے پھر نیا گوشت پوست آکر مثل سابق ہو جاتا ہے ان تبدیلیوں سے کوئی
نہیں کہہ سکتا کہ شخص بدل گیا یوہیں روزِ قیامت کا عود ہے وہی گوشت اور ہڈیاں کہ خاک
یا راکھ ہو گئے ہوں اُن کے ذرّے کہیں بھی منتشر ہو گئے ہوں رب عزّ وجلّ اُنھیں جمع فرما کر
اس پہلی ہیأت پر لاکر اُنھیں پہلے اجزائے اصلیہ پر کہ محفوظ ہیں ترکیب دیگا اور ہر روح کو
اسی جسم سابق میں بھیجے گا اس کا نام حشر ہے عذاب و تنعیم قبر کا انکار وہی کریگا جو گمراہ ہے
**عقیدہ** مُردہ اگر قبر میں دفن نہ کیا جائے تو جہاں پڑا رہ گیا یا پھینک دیا گیا غرض
کہیں ہو اُس سے وہیں سوالات ہوں گے اور وہیں ثواب یا عذاب اُسے پہنچیگا یہاں تک
کہ اُسے شیر کھا گیا تو شیر کے پیٹ میں سوال و ثواب و عذاب جو کچھ ہو پہنچے گا **مسئلہ** انبیاء
علیہم السلام اور اولیائے کرام و علمائے دین و شہداء و حافظانِ قرآن کہ قرآن مجید پر
عمل کرتے ہوں اور وہ جو منصب محبت پر فائز ہیں اور وہ جسم جس نے کبھی اللہ عزّ وجلّ کی
معصیت نہ کی اور وہ کہ اپنے اوقات درود شریف میں مستغرق رکھتے ہیں ان کے بدن
کو مٹی نہیں کھا سکتی جو شخص انبیائے کرام علیہم السّلام کی شان میں یہ خبیث کلمہ کہے
کہ مر کے مٹی میں مل گئے" گمراہ بددین خبیث مرتکب توہین ہے ۔

## معاد و حشر کا بیان

بے شک زمین و آسمان اور جن و انس و ملک سب ایک دن فنا ہونے والے ہیں صرف
ایک اللہ تعالیٰ کے لیے ہمیشگی و بقا ہے دُنیا کے فنا ہونے سے پہلے چند نشانیاں ظاہر ہونگی
(۱) تین خسف ہوں گے یعنی آدمی زمین میں دھنس جائیں گے ایک مشرق میں دُوسرا مغرب
میں تیسرا جزیرۂ عرب میں (۲) علم اُٹھ جائے گا یعنی علماء اُٹھا لیے جائیں گے یہ مطلب نہیں

کہ علما تو باقی رہیں اور ان کے دلوں سے علم محو کر دیا جائے (۳) جہل کی کثرت ہوگی (۴) زنا کی زیادتی ہوگی اور اس بے حیائی کے ساتھ زنا ہوگا جیسے گدھے جفتی کرتے ہیں بڑے چھوٹے کسی کا لحاظ پاس نہ ہوگا۔ (۵) مرد کم ہوں گے اور عورتیں زیادہ یہاں تک کہ ایک مرد کی سرپرستی میں پچاس عورتیں ہوں گی (۶) علاوہ اس بڑے دجّال کے اور تیس دجّال ہوں گے کہ وہ سب دعوٰی نبوت کریں گے حالانکہ نبوت ختم ہو چکی۔ جن میں بعض گزر چکے جیسے مسیلمہ کذاب۔ طلیحہ بن خویلد۔ اسود عنسی۔ سجاح عورت کہ بعد کو اسلام لے آئی۔ غلام احمد قادیانی وغیرہم اور جو باقی ہیں ضرور ہوں گے (۷) مال کی کثرت ہوگی نہر فرات اپنے خزانے کھول دے گی کہ وہ سونے کے پہاڑ ہوں گے (۸) ملک عرب میں کھیتی اور باغ اور نہریں جاری ہو جائیں گی (۹) دین پر قائم رہنا اتنا دشوار ہوگا جیسے مٹھی میں انگارا لینا یہاں تک کہ آدمی قبرستان میں جا کر تمنا کریگا کہ کاش میں اس قبر میں ہوتا۔ (۱۰) وقت میں برکت نہ ہوگی یہاں تک کہ سال مثل مہینے کے اور مہینہ مثل ہفتہ کے اور ہفتہ مثل دن کے اور دن ایسا ہو جائے گا جیسے کسی چیز کو آگ لگی اور جلد بھڑک کر ختم ہو گئی۔ یعنی بہت جلد جلد وقت گزرے گا (۱۱) زکوٰۃ دینا لوگوں پر گراں ہوگا کہ اس کو تاوان سمجھیں گے (۱۲) علم دین پڑھیں گے مگر دین کے لیے نہیں (۱۳) مرد اپنی عورت کا مطیع ہوگا (۱۴) ماں باپ کی نافرمانی کرے گا (۱۵) اپنے احباب سے میل جول رکھیگا اور باپ سے جدائی (۱۶) مسجد میں لوگ چلائیں گے (۱۷) گانے باجے کی کثرت ہوگی (۱۸) اگلوں پر لوگ لعنت کرینگے۔ ان کو برا کہیں گے (۱۹) درندے جانور آدمی سے کلام کریں گے کوڑے کی پھنچی جوتے کا تسمہ کلام کرے گا اُس کے بازار جانے کے بعد جو کچھ گھر میں ہوا بتائے گا بلکہ خود انسان کی ران اُسے خبر دے گی۔ (۲۰) ذلیل لوگ جن کو تن کا کپڑا پاؤں کی جوتیاں نصیب نہ تھیں بڑے بڑے محلوں میں فخر کریں گے (۲۱) دجّال کا ظاہر ہونا کہ چالیس دن میں حرمین طیبین کے سوا تمام روئے زمین کا گشت کرے گا چالیس دن میں پہلا دن سال بھر کے برابر ہوگا اور

دوسرا دن مہینے بھر کے برابر اور تیسرا دن ہفتہ کے برابر اور باقی دن چوبیس چوبیس گھنٹے کے ہوں گے اور وہ بہت تیزی کے ساتھ سیر کرے گا جیسے بادل جس کو ہوا اُڑاتی ہو اُس کا فتنہ بہت شدید ہوگا ایک باغ اور ایک آگ اس کے ہمراہ ہوں گی جن کا نام جنّت و دوزخ رکھے گا جہاں جائے گا یہ بھی جائیں گی مگر وہ جو دیکھنے میں جنّت معلوم ہوگی وہ حقیقۃً آگ ہوگی اور جو جہنم دکھائی دے گا وہ آرام کی جگہ ہوگی اور وہ خدائی کا دعویٰ کریگا جو اس پر ایمان لائیگا اُسے اپنی جنّت میں ڈالے گا اور جو انکار کرے گا اُسے جہنم میں داخل کریگا مُردے جلائے گا زمین کو حکم دے گا وہ سبزے اُگلے گی آسمان سے پانی برسائے گا اور ان لوگوں کے جانور لمبے چوڑے خوب تیار اور دودھ والے ہو جائیں گے اور ویرانے میں جائے گا تو وہاں کے دفینے شہد کی مکھیوں کی طرح دَل کے دَل اُس کے ہمراہ ہو جائیں گے اسی قسم کے بہت سے شعبدے دکھائے گا اور حقیقت میں یہ سب جادُو کے کرشمے ہوں گے۔ اور شیاطین کے تماشے جن کو واقعیت سے کچھ تعلق نہیں اسی لئے اُس کے وہاں سے جاتے ہی لوگوں کے پاس کچھ نہ رہے گا۔ حرمین شریفین میں جب جانا چاہیگا ملٰئکہ اس کا مُنہ پھیر دیں گے البتہ مدینہ طیبہ میں تین زلزلے آئیں گے کہ وہاں جو لوگ بظاہر مسلمان بنے ہوں گے اور دل میں کافر ہونگے اور وہ جو علم الٰہی میں دجّال پر ایمان لاکر کافر ہونے والے ہیں اُن زلزلوں کے خوف سے شہر سے باہر بھاگیں گے اور اُس کے فتنہ میں مبتلا ہوں گے دجّال کے ساتھ یہود کی فوجیں ہوں گی اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا ک ف ر یعنی کافر جس کو ہر مسلمان پڑھے گا اور کافر کو نظر نہ آئے گا۔ جب وہ ساری دنیا میں پھر پھرا کر ملک شام کو جائے گا اس وقت حضرت مسیح علیہ السّلام آسمان سے جامع مسجد دمشق کے شرقی منارہ پر نزول فرمائیں گے صبح کا وقت ہوگا نماز فجر کے لیے اقامت ہو چکی ہوگی حضرت امام مہدی کو کہ اس جماعت میں موجود ہوں گے امامت کا حکم دینگے حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھائیں گے وہ لعین دجّال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سانس کی خوشبو سے پگھلنا شروع ہوگا

جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے اور ان کی سانس کی خوشبو حدِ بصر تک پہنچے گی وہ بھاگے گا یہ تعاقب فرمائیں گے اور اس کی پیٹھ میں نیزہ ماریں گے اُس سے وہ جہنم واصل ہوگا۔ (۲۰) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول فرمانا اُس کی مختصر کیفیت اوپر معلوم ہو چکی آپ کے زمانہ میں مال کی کثرت ہوگی یہاں تک کہ اگر کوئی شخص دوسرے کو مال دے گا تو وہ قبول نہ کرے گا۔ نیز اس زمانہ میں عداوت و بغض و حسد آپس میں بالکل نہ ہوگا اور عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام صلیب توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے تمام اہلِ کتاب جو قتل سے بچیں گے سب ان پر ایمان لائیں گے تمام جہان میں دین ایک دین اسلام ہوگا اور مذہب ایک مذہب اہلِ سنت۔ بچے سانپ سے کھیلیں گے اور شیر اور بکری ایک ساتھ چریں گے چالیس برس تک اقامت فرمائیں گے نکاح کریں گے اولاد بھی ہوگی بعد وفات روضۂ انور میں دفن ہونگے (۲۱) حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ظاہر ہونا اس کا اجمالی واقعہ یہ ہے کہ دنیا میں جب سب جگہ کفر کا تسلط ہوگا اس وقت تمام ابدال بلکہ تمام اولیاء سب جگہ سے سمٹ کر حرمین شریفین کو ہجرت کر جائینگے صرف وہیں اسلام رہیگا اور ساری زمین کفرستان ہو جائے گی۔ رمضان شریف کا مہینہ ہوگا ابدال طوافِ کعبہ میں مصروف ہونگے اور حضرت امام مہدی بھی وہاں ہوں گے اولیا انہیں پہچانیں گے ان سے درخواست بیعت کرینگے وہ انکار کریں گے دفعۃً غیب سے ایک آواز آئے گی هٰذَا خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْهُ یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اس کی بات سنو اور اس کا حکم مانو تمام لوگ ان کے دستِ مبارک پر بیعت کریں گے وہاں سے سب کو اپنے ہمراہ لے کر ملکِ شام کو تشریف لے جائیں گے بعد قتلِ دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حکمِ الٰہی ہوگا کہ مسلمانوں کو کوہِ طور پر لے جاؤ اس لیے کہ کچھ ایسے لوگ ظاہر کیے جائیں گے جن سے لڑنے کی کسی کو طاقت نہیں (۲۲) یاجوج و ماجوج کا خروج۔ مسلمانوں کے کوہِ طور پر جانے کے بعد یاجوج و ماجوج ظاہر ہوں گے۔ یہ اس قدر کثیر ہونگے کہ ان کی پہلی جماعت بحیرۂ طبریہ پر (جس کا طول دس میل ہوگا)

جب گزرے گی اس کا پانی پی کر اس طرح سکھا دے گی کہ دوسری جماعت بعد والی جب آئیگی تو کہے گی کہ یہاں پانی نہ تھا پھر دُنیا میں فساد و قتل و غارت سے جب فرصت پائینگے تو کہیں گے کہ زمین والوں کو تو قتل کر لیا آؤ اب آسمان والوں کو قتل کریں یہ کہہ کر اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے خدا کی قدرت کہ اُن کے تیر اوپر سے خون آلودہ گریںگے۔

یہ اپنی انہی حرکتوں میں مشغول ہوں گے اور وہاں پہاڑ پر حضرت عیسٰی علیہ السّلام مع اپنے ساتھیوں کے محصور ہونگے یہاں تک کہ ان کے نزدیک گائے کے سر کی وہ وقعت ہوگی جو آج تمہارے نزدیک سو اشرفیوں کی نہیں اس وقت حضرت عیسٰی علیہ السّلام مع اپنے ہمراہیوں کے دُعا فرمائیں گے اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں ایک قسم کے کیڑے پیدا کر دیگا۔ کہ ایک دم میں وہ سب کے سب مر جائیں گے۔ ان کے مرنے کے بعد حضرت عیسٰی علیہ السلام پہاڑ سے اُتریں گے دیکھیں گے کہ تمام زمین ان کی لاشوں اور بدبو سے بھری پڑی ہے۔ ایک بالشت زمین بھی خالی نہیں۔ اُس وقت حضرت عیسٰی علیہ السّلام مع اپنے ہمراہیوں کے پھر دُعا کریں گے اللہ تعالیٰ ایک قسم کے پرند بھیجے گا کہ وہ انکی لاشوں کو جہاں اللہ چاہیگا پھینک آئیں گے اور ان کے تیر و کمان و ترکش کو مسلمان سات برس تک جلائیں گے پھر اُس کے بعد بارش ہوگی کہ زمین کو ہموار کر چھوڑے گی اور زمین کو حُکم ہوگا کہ اپنے پھلوں کو اُگا اور اپنی برکتیں اُگل دے اور آسمان کو حُکم ہوگا کہ اپنی برکتیں اُنڈیل دے تو یہ حالت ہوگی کہ ایک انار کو ایک جماعت کھائے گی اور اس کے چھلکے کے سایہ میں دس آدمی بیٹھیں گے اور دُودھ میں یہ برکت ہوگی کہ ایک اُونٹنی کا دُودھ جماعت کو کافی ہوگا۔ اور ایک گائے کا دُودھ قبیلہ بھر کو اور ایک بکری کا خاندان بھر کو کفایت کرے گا

(۲۵) دھُواں ظاہر ہوگا جس سے زمین سے آسمان تک اندھیرا ہو جائے گا۔

(۲۶) دابۃُ الارض کا نکلنا۔ یہ ایک جانور ہے اُس کے ہاتھ میں عصائے مُوسٰی اور انگشتری سلیمان علیہما السّلام ہوگی۔ عصا سے ہر مسلمان کی پیشانی پر ایک نشان نورانی بنائے گا

اور انگشتری سے ہر کافر کی پیشانی پر ایک سخت سیاہ دھبا اس وقت تمام مسلم و کافر علانیہ ظاہر ہوں گے یہ علامت کبھی نہ بدلے گی جو کافر ہے ہرگز ایمان نہ لائے گا اور جو مسلمان ہے ہمیشہ ایمان پر قائم رہیگا (۲۷) آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا اس نشانی کے ظاہر ہوتے ہی توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ اس وقت کا اسلام معتبر نہیں (۲۸) وفات سیدنا عیسٰی علیہ الصلاۃ والسلام کے ایک زمانہ کے بعد جب قیام قیامت کو صرف چالیس برس رہ جائیں گے ایک خوشبودار ٹھنڈی ہوا چلے گی جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے سے گزرے گی جس کا اثر یہ ہوگا کہ مسلمان کی رُوح قبض ہو جائے گی اور کافر ہی کافر رہ جائیں گے اور انھیں پر قیامت قائم ہوگی۔ یہ چند نشانیاں بیان کی گئیں ان میں بعض واقع ہو چکیں اور کچھ باقی ہیں جب نشانیاں پوری ہو لیں گی اور مسلمانوں کی بغلوں کے نیچے سے وہ خوشبودار ہوا گزرلے گی جس سے تمام مسلمانوں کی وفات ہو جائے گی اُس کے بعد چالیس برس کا زمانہ ایسا گزرے گا کہ اس میں کسی کے اولاد نہ ہوگی یعنی چالیس برس سے کم عمر کا کوئی نہ رہیگا اور دنیا میں کافر ہی کافر ہوں گے اللہ کہنے والا کوئی نہ ہوگا کوئی اپنی دیوار لیستا ہوگا۔ کوئی کھانا کھاتا ہوگا غرض لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہونگے کہ دفعۃً حضرت اسرافیل علیہ السلام کو صور پھونکنے کا حکم ہوگا شروع شروع میں اس کی آواز بہت باریک ہوگی اور رفتہ رفتہ بہت بلند ہو جائے گی لوگ کان لگا کر اس کی آواز سُنیں گے اور بیہوش ہو کر گر پڑینگے اور مر جائیں گے۔ آسمان زمین پہاڑ یہاں تک کہ صور اور اسرافیل اور تمام ملٰئکہ فنا ہو جائیں گے اس وقت سوا اُس واحد حقیقی کے کوئی نہ ہوگا وہ فرمائے گا لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ آج کس کی بادشاہت ہے کہاں ہیں جبارین کہاں ہیں متکبرین مگر ہے کون جو جواب دے پھر خود ہی فرمائے گا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ۔ صرف اللہ واحد قہار کی سلطنت ہے پھر جب اللہ تعالٰی چاہے گا اسرافیل کو زندہ فرمائے گا اور صُور کو پیدا کر کے دوبارہ پھونکنے کا حکم دے گا۔ صُور پھونکتے ہی تمام اولین و آخرین ملٰئکہ انس و جن و حیوانات موجود

ہو جائیں گے۔ سب سے پہلے حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبرِ مبارک سے یوں برآمد ہوں گے کہ دہنے ہاتھ میں صدیق اکبر کا ہاتھ بائیں ہاتھ میں فاروق اعظم کا ہاتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہما پھر مکۂ معظمہ و مدینہ طیبہ کے مقابر میں جتنے مسلمان دفن ہیں سب کو اپنے ہمراہ لے کر میدانِ حشر میں تشریف لے جائیں گے۔ **عقیدہ** قیامت بیشک قائم ہوگی اس کا انکار کرنے والا کافر ہے

**عقیدہ** حشر صرف روح کا نہیں بلکہ روح وجسم دونوں کا ہے جو کہے صرف روحیں اٹھیں گی جسم زندہ نہ ہوں گے وہ بھی کافر ہے۔ **عقیدہ** دنیا میں جو روح جس جسم کے ساتھ متعلق تھی اُس روح کا حشر اُسی جسم میں ہوگا یہ نہیں کہ کوئی نیا جسم پیدا کر کے اُس کے ساتھ روح متعلق کر دی جائے۔ **عقیدہ** جسم کے اجزا اگرچہ مرنے کے بعد متفرق ہو گئے اور مختلف جانوروں کی غذا ہو گئے ہوں مگر اللہ تعالیٰ ان سب اجزا کو جمع فرما کر قیامت کے دن اٹھائیگا قیامت کے دن لوگ اپنی اپنی قبروں سے ننگے بدن ننگے پاؤں ناختنہ شدہ اُٹھیں گے کوئی پیدل کوئی سوار اور ان میں بعض تنہا سوار ہوں گے اور کسی سواری پر دو کسی پر تین کسی پر چار کسی پر دس ہوں گے کافر منہ کے بل چلتا ہوا میدانِ حشر کو جائیگا کسی کو ملائکہ گھسیٹ کر لے جائیں گے کسی کو آگ جمع کرے گی یہ میدانِ حشر ملک شام کی زمین پر قائم ہوگا۔ زمین ایسی ہموار ہوگی کہ اس کنارہ پر رائی کا دانہ گر جائے تو دوسرے کنارے سے دکھائی دے۔ اس دن زمین تانبے کی ہوگی آفتاب ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا راوی حدیث نے فرمایا "معلوم نہیں میل سے مراد سُرمہ کی سلائی ہے یا میل مسافت" اگر میل مسافت بھی ہو تو کیا بہت فاصلہ ہے کہ اب چار ہزار برس کی راہ کے فاصلہ پر ہے اور اس طرف آفتاب کی پیٹھ ہے پھر بھی جب سر کے مقابل آجاتا ہے گھر سے باہر نکلنا دشوار ہو جاتا ہے اس وقت کہ ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا اور اس کا منہ اس طرف کو ہوگا تپش اور گرمی کا کیا پوچھنا۔ اور اب مٹی کی زمین ہے مگر گرمیوں کی دھوپ میں زمین پر پاؤں نہیں رکھا جاتا اُس وقت جب تانبے کی ہوگی اور آفتاب کا اتنا قرب ہوگا اس کی تپش کون بیان کر سکے اللہ پناہ میں رکھے۔

بھیجے کھولتے ہوں گے اور اس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ ستر گز زمین میں جذب ہو جائے گا پھر
جو پسینہ زمین نہ پی سکے گی وہ اُوپر چڑھے گا کسی کے ٹخنوں تک ہوگا کسی کے گھٹنوں تک کسی کے
کمر کمر کسی کے سینہ کسی کے گلے تک اور کافر کے تو منہ تک چڑھ کر مثل لگام کے جکڑ جائے گا
جس میں وہ ڈبکیاں کھائے گا اس گرمی کی حالت میں پیاس کی جو کیفیت ہوگی محتاج بیان نہیں
زبانیں سوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی بعضوں کی زبانیں منہ سے باہر نکل آئیں گی دل اُبل کر گلے کو
آجائیں گے ہر مبتلا بقدرِ گناہ تکلیف میں مبتلا کیا جائے گا جس نے چاندی سونے کی زکاۃ
نہ دی ہوگی اس مال کو خوب گرم کر کے اس کی کروٹ اور پیشانی اور پیٹھ پر داغ کریں گے
جس نے جانوروں کی زکاۃ نہ دی ہوگی اس کے جانور قیامت کے دن خوب تیار ہو کر آئیں گے
اور اس شخص کو وہاں لٹائیں گے اور وہ جانور اپنے سینگوں سے مارتے اور پاؤں سے
روندتے اس پر گزریں گے جب سب اسی طرح گزر جائیں گے پھر اُدھر سے واپس آکر یوہیں
اس پر گزریں گے اسی طرح کرتے رہیں یہاں تک کہ لوگوں کا حساب ختم ہو وعلیٰ ہذا القیاس۔
پھر باوجود ان مصیبتوں کے کوئی کسی کا پرسانِ حال نہ ہوگا بھائی سے بھائی بھاگے گا، ماں
باپ اولاد سے پیچھا چھڑائیں گے۔ بی بی بچے الگ جان چرائیں گے ہر ایک اپنی اپنی مصیبت
میں گرفتار کون کس کا مددگار ہوگا حضرت آدم علیہ السلام کو حکم ہوگا اے آدم دوزخیوں کی جماعت
الگ کر عرض کریں گے کتنے میں سے کتنے ارشاد ہوگا ہر ہزار سے نوسو ننانوے یہ وہ وقت
ہوگا کہ بچے مارے غم کے بوڑھے ہو جائیں گے حمل والی کا حمل ساقط ہو جائے گا۔ لوگ ایسے
دکھائی دیں گے کہ نشہ میں ہیں۔ حالانکہ نشہ میں نہ ہوں گے ولیکن اللہ کا عذاب بہت
سخت ہے غرض کس کس مصیبت کا بیان کیا جائے۔ ایک ہو دو ہوں سو ہوں ہزار ہوں
تو کوئی بیان بھی کرے ہزارہا مصائب اور وہ بھی ایسے شدید کہ الاماں الاماں اور یہ سب
تکلیفیں دو چار گھنٹے دو چار دن دو چار ماہ کی نہیں بلکہ قیامت کا دن کہ پچاس ہزار برس کا
ایک دن ہوگا قریب آدھے کے گزر چکا ہے اور ابھی تک اہلِ محشر اسی حالت میں ہیں اب

آپس میں مشورہ کریں گے کہ کوئی اپنا سفارشی ڈھونڈنا چاہیئے کہ ہم کو ان مصیبتوں سے رہائی دلائے ابھی تک تو یہی نہیں پتہ چلتا ہے کہ آخر کدھر کو جانا ہے یہ بات مشورے سے قرار پائیگی کہ حضرت آدم علیہ السّلام ہم سب کے باپ ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور جنّت میں رہنے کو جگہ دی اور مرتبہ نبوّت سے سرفراز فرمایا ان کی خدمت میں حاضر ہونا چاہئیے وہ ہم کو اس مصیبت سے نجات دلائیں گے غرض اُفتاں و خیزاں کس کس مشکل سے اُن کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے آدم آپ ابوالبشر ہیں اللہ عزّوجلّ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور اپنی چُنی ہُوئی رُوح اس میں ڈالی اور ملٰئکہ سے آپ کو سجدہ کرایا اور جنت میں آپ کو رکھا تمام چیزوں کے نام آپ کو سکھائے آپ کو صفی کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حالت میں ہیں آپ ہماری شفاعت کیجئے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اس سے نجات دے۔ فرمائیں گے میرا یہ مرتبہ نہیں مجھے آج اپنی جان کی فکر ہے۔ آج رب عزّوجلّ نے ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ پہلے کبھی ایسا غضب فرمایا نہ آئندہ فرمائے تم کسی اور کے پاس جاؤ لوگ عرض کریں گے آخر کس کے پاس ہم جائیں فرمائینگے نوح کے پاس جاؤ کہ وہ پہلے رسول ہیں کہ زمین پر ہدایت کے لیے بھیجے گئے لوگ اُسی حالت میں حضرت نوح علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور ان کے فضائل بیان کر کے عرض کریں گے کہ آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجیے کہ وہ ہمارا فیصلہ کر دے یہاں سے بھی وُہی جواب ملے گا کہ میں اس لائق نہیں مجھے اپنی پڑی ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ عرض کریں گے کہ آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں فرمائیں گے تم ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے مرتبۂ خُلّت سے سرفراز فرمایا ہے لوگ یہاں حاضر ہوں گے وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اس کے قابل نہیں مجھے اپنا اندیشہ ہے مختصر یہ کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ الصّلٰوۃ والسّلام کی خدمت میں بھیجیں گے وہاں سے بھی وہی جواب ملے گا پھر موسیٰ علیہ السّلام حضرت عیسیٰ علیہ الصّلٰوۃ والسّلام کے پاس بھیجیں گے وہ بھی یہی فرمائیں گے کہ میرے کرنے کا

یہ کام نہیں آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ کبھی فرمایا نہ فرمائے مجھے اپنی جان کا ڈر ہے تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ لوگ عرض کریں گے آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں فرمائیں گے تم اُن کے حضور حاضر ہو جن کے ہاتھ پر فتح رکھی گئی جو آج بے خوف ہیں اور وہ تمام اولادِ آدم کے سردار ہیں تم محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو وہ خاتم النبیین ہیں وہ آج تمھاری شفاعت فرمائیں گے اُنھیں کے حضور حاضر ہو وہ یہاں تشریف فرما ہیں اب لوگ پھرتے پھراتے ٹھوکریں کھاتے روتے چلّاتے دہائی دیتے حاضر دربار بیکس پناہ ہو کر عرض کریں گے اے محمد اے اللہ کے نبی حضور کے ہاتھ پر اللہ عزّ وجلّ نے فتح باب رکھا ہے آج حضور مطمئن ہیں ان کے علاوہ اور بہت سے فضائل بیان کر کے عرض کریں گے۔ حضور ملاحظہ تو فرمائیں ہم کس مصیبت میں ہیں اور کس حال کو پہنچے حضور بارگاہِ خداوندی میں ہماری شفاعت فرمائیں اور ہم کو اس آفت سے نجات دلوائیں جواب میں ارشاد فرمائیں گے اَنَا لَهَا میں اس کام کے لیے ہوں اَنَا صَاحِبُکُمْ میں ہی وہ ہوں جسے تم تمام جگہ ڈھونڈھ آئے یہ فرما کر بارگاہِ عزت میں حاضر ہوں گے اور سجدہ کریں گے ارشاد ہوگا یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ اے محمد اپنا سر اُٹھاؤ اور کہو تمھاری بات سُنی جائے گی اور مانگو جو کچھ مانگو گے ملیگا اور شفاعت کرو تمھاری شفاعت مقبول ہے دوسری روایت میں ہے وَقُلْ تُطَعْ فرماؤ تمھاری اطاعت کی جائے پھر تو شفاعت کا سلسلہ شروع ہو جائے گا یہاں تک کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ سے کم سے کم بھی ایمان ہوگا اس کے لیے بھی شفاعت فرما کر اُسے جہنم سے نکالیں گے یہاں تک کہ جو سچے دل سے مسلمان ہوا اگرچہ اسکے پاس کوئی نیک عمل نہیں ہے اُسے بھی دوزخ سے نکالیں گے اب تمام انبیا اپنی اُمت کی شفاعت فرمائیں گے اولیائے کرام شہدا علما حفاظ حجاج بلکہ ہر وہ شخص جس کو کوئی منصب دینی عنایت ہوا اپنے اپنے متعلقین کی شفاعت کرے گا نابالغ بچے جو مر گئے ہیں اپنے ماں باپ کی شفاعت کریں گے یہاں تک کہ علما کے پاس کچھ لوگ آکر عرض کرینگے

ہم نے آپ کے وضو کے لیے فلاں وقت میں پانی بھر دیا تھا کوئی کہے گا کہ میں نے آپ کو استنجے کے لیے ڈھیلا دیا تھا علماء ان تک کی شفاعت کریں گے۔ **عقیدہ** حساب حق ہے اعمال کا حساب ہونے والا ہے۔ **عقیدہ** حساب کا منکر کافر ہے کسی سے تو اس طرح حساب لیا جائے گا کہ خفیۃً اس سے پوچھا جائے گا۔ تو نے یہ کیا اور یہ کیا عرض کریگا ہاں اے رب یہاں تک کہ تمام گناہوں کا اقرار لے لیگا۔ اب یہ اپنے دل میں سمجھے گا کہ اب گئے۔ فرمائے گا کہ ہم نے دُنیا میں تیرے عیب چھپائے اور اب بخشتے ہیں اور کسی سے سختی کے ساتھ ایک ایک بات کی باز پُرس ہوگی جس سے یوں سوال ہُوا وہ ہلاک ہوا کسی سے فرمائے گا اے فلاں کیا میں نے تجھے عزت نہ دی تجھے سردار نہ بنایا اور تیرے لیے گھوڑے اور اونٹ وغیرہ کو مسخر نہ کیا ان کے علاوہ نعمتیں یاد دلائے گا۔ عرض کرے گا ہاں تو نے سب کچھ دیا تھا۔ پھر فرمائے گا تو کیا تیرا خیال تھا کہ مجھ سے ملنا ہے عرض کرے گا کہ نہیں فرمائیگا تو جیسے تو نے ہمیں یاد نہ کیا ہم بھی تجھے عذاب میں چھوڑتے ہیں۔ بعض کافر ایسے بھی ہونگے کہ جب نعمتیں یاد دلا کر فرمائے گا کہ تُو نے کیا کیا عرض کرے گا تجھ پر اور تیری کتاب اور تیرے رسولوں پر ایمان لایا نماز پڑھی روزے رکھے صدقہ دیا اور ان کے علاوہ جہاں تک ہو سکے گا نیک کاموں کا ذکر کر جائے گا ارشاد ہوگا تو اچھا تُو ٹھہر جا تجھ پر گواہ پیش کیے جائیں گے یہ اپنے جی میں سوچے گا مجھ پر کون گواہی دے گا اُس وقت اُس کے مُنہ پر مُہر کر دی جائے گی۔ اور اعضا کو حکم ہوگا بول چلو اُس وقت اس کی ران اور ہاتھ پاؤں گوشت پوست ہڈیاں سب گواہی دیں گے کہ یہ تو ایسا تھا ایسا تھا وہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت سے ستّر ہزار بے حساب جنّت میں داخل ہوں گے اور ان کے طفیل میں ہر ایک کے ساتھ ستّر ہزار اور رب عزّوجلّ ان کے ساتھ تین جماعتیں اور دے گا معلوم نہیں ہر جماعت میں کتنے ہوں گے اس کا شمار وہی جانے تہجد پڑھنے والے بلا حساب جنت میں جائیں گے اس اُمت میں وہ شخص بھی ہوگا جس کے ننانوے[99] دفتر

گناہوں کے ہوں گے اور ہر دفتر اتنا ہوگا جہاں تک نگاہ پہنچے وہ سب کھولے جائیں گے رب عزّوجل فرمائے گا ان میں سے کسی امر کا تجھے انکار تو نہیں ہے میرے فرشتوں کراماً کاتبین نے تجھ پر ظلم تو نہیں کیا عرض کرے گا نہیں اے رب پھر فرمائے گا تیرے پاس کوئی عذر ہے عرض کرے گا نہیں اے رب فرمائے گا تیری ایک نیکی ہمارے حضور میں ہے اور تجھ پر آج ظلم نہ ہوگا اس وقت ایک پرچہ جس میں اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ہوگا نکالا جائے گا اور حکم ہوگا جا تُلوا عرض کرے گا اے رب یہ پرچہ ان دفتروں کے سامنے کیا ہے فرمائے گا تجھ پر ظلم نہ ہوگا پھر ایک پلّے پر یہ سب دفتر رکھے جائیں گے اور ایک میں وہ، وہ پرچہ اُن دفتروں سے بھاری ہو جائے گا بالجملہ اُس کی رحمت کی کوئی انتہا نہیں جس پر رحم فرمائے تھوڑی چیز بھی بہت کثیر ہے **عقیدہ** قیامت کے دن ہر شخص کو اس کا نامۂ اعمال دیا جائے گا نیکوں کے دہنے ہاتھ میں اور بدوں کے بائیں ہاتھ میں۔ کافر کا سینہ توڑ کر اُس کا بایاں ہاتھ اُس کے پس پشت نکال کر پیٹھ کے پیچھے دیا جائے گا **عقیدہ** حوضِ کوثر کہ نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرحمت ہوا حق ہے اس حوض کی مسافت ایک مہینہ کی راہ ہے اس کے کناروں پر موتی کے قبّے ہیں چاروں گوشے برابر یعنی زاویہ قائمہ ہیں۔ اس کی مٹی نہایت خوشبودار مشک کی ہے اُس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ پاکیزہ اور اُس پر برتن ستاروں سے بھی گنتی میں زیادہ۔ جو اُس کا پانی پیے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا اس میں جنّت سے دو پرنالے ہر وقت گرتے ہیں ایک سونے کا دُوسرا چاندی کا **عقیدہ** میزان حق ہے اُس پر لوگوں کے اعمال نیک و بد تولے جائیں گے نیکی کا پلّہ بھاری ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اُوپر اُٹھے دنیا کا سا معاملہ نہیں کہ جو بھاری ہوتا ہے نیچے کو جھکتا ہے۔ حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ عزّوجل مقامِ محمود عطا فرمائے گا کہ تمام اوّلین و آخرین حضور کی حمد و ستائش کریں گے **عقیدہ** حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک جھنڈا مرحمت

ہوگا جس کو لواء الحمد کہتے ہیں تمام مومنین حضرت آدم علیہ السلام سے آخر تک سب اسی کے نیچے ہوں گے عقیدہ صراط حق ہے یہ ایک پُل ہے کہ پشتِ جہنم پر نصب کیا جائیگا۔ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا جنت میں جانے کا یہی راستہ ہے سب سے پہلے نبی صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم گزر فرمائیں گے پھر اور انبیا و مرسلین پھر یہ اُمت پھر اور اُمتیں گزریں گی اور حسبِ اختلاف اعمال پُلِ صراط پر لوگ مختلف طرح سے گزریں گے بعض تو ایسے تیزی کے ساتھ گزریں گے جیسے بجلی کا کوندا کہ ابھی چمکا اور ابھی غائب ہوگیا اور بعض تیز ہوا کی طرح کوئی ایسے جیسے پرند اُڑتا ہے اور بعض جیسے گھوڑا دوڑتا ہے اور بعض جیسے آدمی دوڑتا ہے یہاں تک کہ بعض شخص سُرین پر گھسٹتے ہوئے اور کوئی چیونٹی کی چال جائے گا اور پُلِ صراط کے دونوں جانب بڑے بڑے آنکڑے (اللہ ہی جانے کہ وہ کتنے بڑے ہوں گے) لٹکتے ہوں گے جس شخص کے بارے میں حکم ہوگا اُسے پکڑ لیں گے۔ مگر بعض تو زخمی ہوکر نجات پاجائیں گے اور بعض کو جہنم میں گرادیں گے اور یہ ہلاک ہوا۔ یہ تمام اہلِ محشر تو پُل پر سے گزرنے میں مشغول مگر وہ بے گناہ گناہگاروں کا شفیع پُل کے کنارے کھڑا بہ کمال گریہ و زاری اپنی امتِ عاصی کی نجات کی فکر میں اپنے رب سے دعا کر رہا ہے رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ الٰہی ان گناہگاروں کو بچالے بچالے اور ایک اسی جگہ کیا حضور اُس دن تمام مواطن میں دورہ فرماتے رہیں گے کبھی میزان پر تشریف لے جائیں گے وہاں جس کے حسنات میں کمی دیکھیں گے اس کی شفاعت فرما کر نجات دلوائیں گے اور فوراً ہی دیکھو تو حوضِ کوثر پر جلوہ فرما ہیں پیاسوں کو سیراب فرما رہے ہیں اور وہاں سے پُل پر رونق افروز ہوئے اور گرتوں کو بچایا غرض ہر جگہ انھیں کی دہائی ہر شخص انھیں کو پکارتا انھیں سے فریاد کرتا ہے اور اُن کے سوا کس کو پکارے کہ ہر ایک تو اپنی فکر میں ہے دوسروں کو کیا پوچھے صرف ایک یہی ہیں جنھیں اپنی کچھ فکر نہیں۔ اور تمام عالم کا بار اُن کے ذمے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ نَجِّنَا مِنْ اَهْوَالِ الْمَحْشَرِ بِجَاهِ هٰذَا النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ اٰمِيْنَ ۔ یہ قیامت کا دن کہ حقیقۃً قیامت کا دن ہے جو پچاس ہزار برس کا دن ہوگا جس کے مصائب بے شمار ہوں گے مولیٰ عزوجل کے جو خاص بندے ہیں ان کے لئے اتنا ہلکا کر دیا جائے گا کہ معلوم ہوگا اس میں اتنا وقت صرف ہوا جتنا ایک وقت کی نماز فرض میں صرف ہوتا ہے بلکہ اس سے بھی کم یہاں تک کہ بعضوں کے لئے تو پلک جھپکنے میں سارا دن طے ہو جائے گا ۔ وَمَا اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ قیامت کا معاملہ نہیں مگر جیسے پلک جھپکنا بلکہ اس سے بھی کم سب سے اعظم و اعلیٰ جو مسلمانوں کو اس روز نعمت ملے گی وہ اللہ عزوجل کا دیدار ہے کہ اس نعمت کے برابر کوئی نعمت نہیں جسے ایک بار دیدار میسر ہوگا ہمیشہ ہمیشہ اس کے ذوق میں مستغرق رہے گا کبھی نہ بھولے گا اور سب سے پہلے دیدار الٰہی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہوگا۔ یہاں تک حشر کے [illegible] احوال مختصراً بیان کئے گئے۔ ان تمام مرحلوں کے بعد اسے ہمیشگی کے گھر [illegible] کسی کو آرام کا گھر ملے گا جس کی آسائش کی کوئی انتہا نہیں۔ اس کو جنت کہتے ہیں یا تکلیف کے گھر میں جانا پڑے جس کی تکلیف کی کوئی حد نہیں اسے جہنم کہتے ہیں **عقیدہ** جنت و دوزخ حق ہیں۔ ان کا انکار کرنے والا کافر ہے **عقیدہ** جنت و دوزخ کو بنے ہوئے ہزارہا سال ہوئے اور وہ اب موجود ہیں یہ نہیں کہ اس وقت تک مخلوق نہ ہوئیں قیامت کے دن بنائی جائیں گی **عقیدہ** قیامت و بعث و حشر و حساب و ثواب و عذاب و جنت و دوزخ سب کے وہی معنی ہیں جو مسلمانوں میں مشہور ہیں جو شخص ان چیزوں کو تو حق کہے مگر ان کے نئے معنی گڑھے (مثلاً ثواب کے معنی اپنے حسنات کو دیکھ کر خوش ہونا اور عذاب اپنے برے اعمال کو دیکھ کر غمگین ہونا یا حشر فقط روحوں کا ہونا) وہ حقیقتاً ان چیزوں کا منکر ہے اور ایسا شخص کافر ہے اب جنت و دوزخ کی مختصر کیفیت

بیان کی جاتی ہے ؂

# جنّت کا بیان

جنّت ایک مکان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لیے بنایا ہے اس میں وہ نعمتیں مہیا کی ہیں جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سُنا نہ کسی[1] آدمی کے دل پر اُنکا خطرہ گزرا جو کوئی مثال اس کی تعریف میں دی جائے سمجھانے کے لیے ہے ورنہ دنیا کی اعلیٰ[2] سے اعلیٰ شے کو جنّت کی کسی چیز کے ساتھ کچھ مناسبت نہیں وہاں کی کوئی عورت اگر زمین کی طرف جھانکے تو زمین سے آسمان تک روشن ہو جائے اور خوشبو سے بھر جائے اور چاند سورج کی روشنی جاتی رہے اور اس کا دوپٹا دنیا ومافیہا سے بہتر اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اگر حور اپنی ہتھیلی زمین و آسمان کے درمیان نکالے تو اس کے حُسن کی وجہ سے خلائق فتنہ میں پڑ جائیں اور اگر اپنا دوپٹہ ظاہر کرے تو اُس کی خوب صُورتی کے آگے آفتاب ایسا ہو جائے جیسے آفتاب کے سامنے چراغ اور اگر جنت کی کوئی ناخن بھر چیز دنیا میں ظاہر ہو تو تمام آسمان و زمین اُس سے آراستہ ہو جائیں اور اگر جنتی کا کنگن ظاہر ہو تو آفتاب کی روشنی مٹا دے جیسے آفتاب ستاروں کی روشنی مٹا دیتا ہے۔ جنت کی اتنی جگہ جس میں کوڑا رکھ سکیں دُنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔ جنت کتنی وسیع ہے اس کو اللہ و رسول ہی جانیں۔ اجمالی بیان

---

[1] یعنی بے دیکھے ورنہ دیکھ کر تو آپ ہی جانیں گے تو جنہوں نے حالت حیات دنیوی ہی میں مشاہدہ فرمایا وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں یعنی سرے سے یہ حکم انہیں شامل ہی نہیں علی الخصوص صاحب معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲ منہ

[2] کعبہ معظمہ جنت سے اعلیٰ ہے اور تُربت اطہر حضور انور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم تو کعبہ بلکہ عرش سے بھی افضل ہے

[3] یہ دُنیا کی چیزیں نہیں ۱۲ منہ

یہ ہے کہ اس میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں میں وہ مسافت ہے جو آسمان و زمین کے درمیان ہے رہا یہ کہ خود اس درجہ کی کیا مسافت ہے اس کے متعلق کوئی روایت خیال میں نہیں البتہ ایک حدیث ترمذی کی یہ ہے کہ اگر تمام عالم ایک درجہ میں جمع ہو تو سب کے لیے وسیع ہے جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سو برس تک تیز گھوڑے پر سوار چلتا رہے اور ختم نہ ہو۔ جنت کے دروازے اتنے وسیع ہونگے کہ ایک بازو سے دوسرے تک تیز گھوڑے کی ستر برس کی راہ ہوگی پھر بھی جانے والوں کی وہ کثرت ہوگی کہ مونڈھے سے مونڈھا چھلتا ہوگا بلکہ بھیڑ کی وجہ سے دروازہ چرچرانے لگے گا اس میں قسم قسم کے جواہر کے محل ہیں ایسے صاف و شفاف کہ اندر کا حصہ باہر سے اور باہر کا اندر سے دکھائی دے جنت کی دیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں اور مشک کے گارے سے بنی ہیں ایک اینٹ سونے کی ایک چاندی کی زمین زعفران کی کنکریوں کی جگہ موتی اور یاقوت۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جنت عدن کی ایک اینٹ سفید موتی کی ہے۔ ایک یاقوت سرخ کی ایک زبرجد سبز کی اور مشک کا گارا ہے اور گھاس کی جگہ زعفران ہے موتی کی کنکریاں عنبر کی مٹی جنت میں ایک ایک موتی کا خیمہ ہوگا جس کی بلندی ساٹھ میل جنت میں چار دریا ہیں ایک پانی کا دوسرا دودھ کا تیسرا شہد کا چوتھا شراب کا پھر ان سے نہریں نکل کر ہر ایک کے مکان میں جاری ہیں وہاں کی نہریں زمین کھود کر نہیں بہتیں بلکہ زمین کے اوپر اوپر رواں ہیں۔ نہروں کا ایک کنارہ موتی کا دوسرا یاقوت کا اور نہروں کی زمین خالص مشک کی وہاں کی شراب دنیا کی سی نہیں جس میں بدبو اور کڑواہٹ اور نشہ ہوتا ہے اور پینے والے بے عقل ہو جاتے ہیں آپے سے باہر ہو کر بیہودہ بکتے ہیں وہ پاک شراب ان سب باتوں سے پاک و منزہ ہے جنتیوں کو جنت میں ہر قسم کے لذیذ سے لذیذ کھانے ملیں گے جو چاہیں گے فوراً اُن کے سامنے موجود ہوگا اگر کسی پرند کو دیکھ کر اس کے گوشت کھانے کو جی ہو تو

اُسی وقت بھنا ہوا اُن کے پاس آجائے گا۔ اگر پانی وغیرہ کی خواہش ہو تو کوزے خود ہاتھ میں آجائیں گے اُن میں ٹھیک اندازے کے موافق پانی دودھ شراب شہد ہوگا کہ ان کی خواہش سے ایک قطرہ کم نہ زیادہ بعد پینے کے خود بخود جہاں سے آئے تھے چلے جائیں گے وہاں نجاست گندگی پاخانہ پیشاب تھوک رینٹھ کان کا میل بدن کا میل اصلا نہ ہوں گے ایک خوشبودار فرحت بخش ڈکار آئے گی خوشبودار فرحت بخش پسینہ نکلے گا سب کھانا ہضم ہو جائے گا اور ڈکار اور پسینے سے مشک کی خوشبو نکلے گی۔ ہر شخص کو سَو آدمیوں کے کھانے پینے جماع کی طاقت دی جائے گی ہر وقت زبان سے تسبیح و تکبیر بقصد اور بلاقصد مثل سانس کے جاری ہوگی کم سے کم ہر شخص کے سرہانے دس ہزار خادم کھڑے ہوں گے خادموں میں ہر ایک کے ایک ہاتھ میں چاندی کا پیالہ ہوگا اور دوسرے ہاتھ میں سونے کا اور ہر پیالے میں نئے نئے رنگ کی نعمت ہوگی جتنا کھاتا جائے گا لذت میں کمی نہ ہوگی بلکہ زیادتی ہوگی ہر نوالے میں سَتّر مزے ہوں گے ہر مزہ دوسرے سے ممتاز وہ معاً محسوس ہوں گے ایک کا احساس دوسرے سے مانع نہ ہوگا جنتیوں کے نہ لباس پرانے پڑیں گے نہ ان کی جوانی فنا ہوگی پہلا گروہ جو جنت میں جائے گا ان کے چہرے ایسے روشن ہوں گے جیسے چودھویں رات کا چاند۔ اور دوسرا گروہ جیسے کوئی نہایت روشن ستارہ جنتی سب ایک دل ہوں گے اُن کے آپس میں کوئی اختلاف و بغض نہ ہوگا۔ ان میں ہر ایک کو حور عین میں کم سے کم دو بی بیاں ایسی ملیں گی کہ ستّر ستّر جوڑے پہنے ہوں گی پھر بھی ان لباسوں اور گوشت کے باہر سے اُن کی پنڈلیوں کا مغز دکھائی دے گا جیسے سفید شیشہ میں شراب سرخ دکھائی دیتی ہے اور یہ اس وجہ سے کہ اللہ عزّ وجلّ نے انہیں یاقوت سے تشبیہ دی اور یاقوت میں سوراخ کرکے اگر ڈورا ڈالا جائے تو ضرور باہر سے دکھائی دے گا۔ آدمی اپنے چہرے کو اس کے رخسار میں آئینہ سے بھی زیادہ صاف دیکھے گا اور اس پر ادنیٰ درجہ کا جو موتی ہوگا وہ ایسا

ہوگا کہ مشرق سے مغرب تک روشن کر دے اور ایک روایت میں ہے کہ مرد اپنا ہاتھ اس کے شانوں کے درمیان رکھے گا تو سینہ کی طرف سے کپڑے اور جلد اور گوشت کے باہر سے دکھائی دے گا اگر جنت کا کپڑا دنیا میں پہنا جائے تو جو دیکھے بیہوش ہو جائے اور لوگوں کی نگاہیں اس کا تحمل نہ کر سکیں مرد جب اُس کے پاس جائے گا اُسے ہر بار کوآری پائے گا۔ مگر اس کی وجہ سے مرد و عورت کسی کو کوئی تکلیف نہ ہوگی اگر کوئی حور سمندر میں تھوک دے تو اس کے تھوک کی شیرینی کی وجہ سے سمندر شیریں ہو جائے اور ایک روایت ہے کہ اگر جنت کی عورت سات سمندروں میں تھوکے تو وہ شہد سے زیادہ شیریں ہو جائیں جب کوئی بندہ جنت میں جائے گا تو اُس کے سرہانے اور پائنتی میں دو حوریں نہایت اچھی آواز سے گائیں گی مگر ان کا گانا یہ شیطانی مزامیر نہیں بلکہ اللہ عزّ وجلّ کی حمد و پاکی ہوگا وہ ایسی خوش گلو ہوں گی کہ مخلوق نے ویسی آواز کبھی نہ سُنی ہوگی اور یہ بھی گائیں گی کہ ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں کبھی نہ مریں گے ہم چین والیاں ہیں کبھی تکلیف میں نہ پڑیں گے ہم راضی ہیں ناراض نہ ہوں گے مبارکباد اس کے لیے جو ہمارا اور ہم اس کے ہوں سر کے بال اور پلکوں اور بھوؤں کے سوا جنتی کے بدن پر کہیں بال نہ ہوں گے سب بے ریش ہوں گے۔ سرگیں آنکھیں تیس برس کی عمر کے معلوم ہوں گے کبھی اس سے زیادہ معلوم نہ ہوں گے۔ ادنیٰ جنتی کے لیے اسی ہزار خادم اور بہتّر بیبیاں ہوں گی اور اُن کو ایسے تاج ملیں گے کہ اس میں کا ادنیٰ موتی مشرق و مغرب کے درمیان روشن کر دے اور اگر مسلمان اولاد کی خواہش کرے تو اس کا حمل اور وضع اور پوری عمر (یعنی تیس سال کی) خواہش کرتے ہی ایک ساعت میں ہو جائے گی جنت میں نیند نہیں کہ نیند ایک قسم کی موت ہے اور جنت میں موت نہیں جنتی جب جنت میں جائیں گے ہر ایک اپنے اعمال کی مقدار سے مرتبہ پائے گا اور اس کے فضل کی حد نہیں پھر انہیں دنیا کی ایک ہفتہ کی مقدار کے بعد اجازت دی جائیگی کہ اپنے پروردگار عزّ وجلّ کی زیارت کریں اور عرشِ الٰہی ظاہر ہوگا اور رب عزّ وجلّ

جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں تجلّی فرمائے گا اور ان جنتیوں کیلئے منبر بچھائے جائینگے نور کے منبر، موتی کے منبر، یاقوت کے منبر، زبرجد کے منبر، سونے کے منبر، چاندی کے منبر اور ان میں کا ادنیٰ مشک دکافور کے ٹیلے پر بیٹھے گا اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں اپنے گمان میں کرسی والوں کو کچھ اپنے سے بڑھ کر نہ سمجھیں گے اور خدا کا دیدار ایسا صاف ہوگا جیسے آفتاب اور چودھویں رات کے چاند کو ہر ایک اپنی اپنی جگہ سے دیکھتا ہے کہ ایک کا دیکھنا دوسرے کے لیے مانع نہیں اور اللہ عزّوجلّ ہر ایک پر تجلّی فرمائے گا ان میں سے کسی کو فرمائے گا اے فلاں بن فلاں تجھے یاد ہے جس دن تو نے ایسا ایسا کیا تھا دُنیا کے معاصی یاد دلائے گا بندہ عرض کریگا تو اے رب کیا تُو نے مجھے بخش نہ دیا فرمائے گا ہاں میری مغفرت کی وسعت ہی کی وجہ سے تو اس مرتبہ کو پہنچا وہ سب اسی حالت میں ہوں گے کہ ابر چھائے گا اور ان پر خوشبو برسائے گا کہ اس کی سی خوشبو ان لوگوں نے کبھی نہ پائی تھی اور اللہ عزّوجلّ فرمائے گا کہ جاؤ اس کی طرف جو میں نے تمہارے لیے عزت تیار کر رکھی ہے جو چاہو لو پھر لوگ ایک بازار میں جائیں گے جسے ملائکہ گھیرے ہوئے ہیں اس میں وہ چیزیں ہوں گی کہ ان کی مثل نہ آنکھوں نے دیکھی نہ کانوں نے سُنی نہ قلوب پر ان کا خطرہ گزرا اس میں سے جو چاہیں گے ان کے ساتھ کر دی جائیگی اور خرید و فروخت نہ ہوگی اور جنتی اس بازار میں باہم ملیں گے چھوٹے مرتبہ والا بڑے مرتبہ والے کو دیکھے گا اس کا لباس پسند کریگا ہنوز گفتگو ختم بھی نہ ہوگی کہ خیال کرے گا میرا لباس اُس سے اچھا ہے اور یہ اس وجہ سے کہ جنت میں کسی کے لیے غم نہیں پھر وہاں سے اپنے اپنے مکانوں کو واپس آئینگے ان کی بی بیاں استقبال کریں گی اور مبارکباد دے کر کہیں گی کہ آپ واپس ہوئے اور آپ کا جمال اس سے بہت زائد ہے کہ ہمارے پاس سے آپ گئے تھے جواب دینگے کہ پروردگار جبّار کے حضور بیٹھنا ہمیں نصیب ہوا تو ہمیں ایسا ہی ہو جانا سزاوار تھا جنتی باہم ملنا چاہیں گے تو ایک کا تخت دوسرے کے پاس چلا جائے گا اور ایک روایت میں ہے کہ ان کے پاس نہایت

اعلیٰ درجہ کی سواریاں اور گھوڑے لائے جائیں گے اور ان پر سوار ہو کر جہاں چاہیں گے جائیں گے سب سے کم درجہ کا جو جنتی ہے اُس کے باغات اور بی بیاں اور نعیم و خدام اور تخت ہزار برس کی مسافت تک ہوں گے اور ان میں اللہ عزّ و جلّ کے نزدیک سب میں معزز وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے وجہ کریم کے دیدار سے ہر صبح و شام مشرف ہوگا۔ جب جنتی جنت میں جائینگے اللہ عزّ و جلّ اُن سے فرمائیگا کچھ اور چاہتے ہو جو تم کو دوں عرض کرینگے تُو نے ہمارے مونھ روشن کیے جنت میں داخل کیا جہنم سے نجات دی اس وقت پردہ کہ مخلوق پر تھا اُٹھ جائیگا تو دیدارِ الٰہی سے بڑھ کر انہیں کوئی چیز نہ ملی ہوگی اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا زِیَارَۃَ وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ بِجَاہِ حَبِیْبِکَ الرَّءُوْفِ الرَّحِیْمِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ اٰمِیْن ۔

# دوزخ کا بیان

یہ ایک مکان ہے کہ اس قہار و جبار کے جلال و قہر کا مظہر ہے جس طرح اس کی رحمت و نعمت کی انتہا نہیں کہ انسانی خیالات و تصورات جہاں تک پہنچیں وہ ایک شمہ ہے اسکی بے شمار نعمتوں سے اسی طرح اُسکے غضب و قہر کی کوئی حد نہیں کہ ہر وہ تکلیف و اذیت کہ ادراک کی جائے ایک ادنیٰ حصہ ہے اُس کے بے انتہا عذاب کا قرآن مجید و احادیث میں جو اسکی سختیاں مذکور ہیں ان میں سے کچھ اجمالاً بیان کرتا ہوں کہ مسلمان دیکھیں اور اُس سے پناہ مانگیں اور ان اعمال سے بچیں جن کی جزا جہنم ہے حدیث میں ہے کہ جو بندہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے جہنم کہتا ہے اے رب یہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے تو اس کو پناہ دے قرآن مجید میں بکثرت ارشاد ہوا کہ جہنم سے بچو دوزخ سے ڈرو ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم کو سکھانے کیلئے کثرت کے ساتھ اس سے پناہ مانگتے جہنم کے شرارے (پھول) اونچے اونچے محلوں کی برابر اڑیں گے گویا زرد اونٹوں کی قطار کہ پیہم آتے رہیں گے آدمی اور پتھر اس کا ایندھن ہے یہ دنیا کی آگ جو ہے اس آگ کے ستر جزوں میں سے ایک جز ہے جس کو سب سے کم درجہ کا عذاب ہوگا اُسے آگ کی جوتیاں

پہنا دی جائیں گی جس سے اس کا دماغ ایسا کھولے گا جیسے تانبے کی پتیلی کھولتی ہے۔ وہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ عذاب اس پر ہو رہا ہے حالانکہ اُس پر سب سے ہلکا ہے۔ سب سے ہلکے درجے کا جس پر عذاب ہوگا اُس سے اللہ عزّوجلّ پوچھے گا کہ اگر ساری زمین تیری ہو جائے تو کیا اس عذاب سے بچنے کے لیے تو سب فدیہ میں دے دیگا؟ عرض کریگا۔ ہاں فرمائے گا کہ جب تو پشت آدم میں تھا تو ہم نے اس سے بہت آسان چیز کا حکم دیا تھا کہ کفر نہ کرنا مگر تو نے نہ مانا۔ جہنم کی آگ ہزار برس تک دھنکائی گئی یہاں تک کہ سرخ ہو گئی پھر ہزار برس اور یہاں تک کہ سفید ہو گئی پھر ہزار برس اور یہاں تک کہ سیاہ ہو گئی تو اب وہ نری سیاہ ہے جس میں روشنی کا نام نہیں جبریل علیہ السّلام نے نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے قسم کھا کر عرض کی کہ اگر جہنم سے سوئی کے ناکے کی برابر کھول دیا جائے تو تمام زمین والے سب کے سب اس کی گرمی سے مر جائیں اور قسم کھا کر کہا کہ اگر جہنم کا کوئی داروغہ اہلِ دنیا پر ظاہر ہو تو زمین کے رہنے والے کل کے کل اس کی ہیبت سے مر جائیں اور بقسم بیان کیا کہ اگر جہنمیوں کی زنجیر کی ایک کڑی دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دی جائے تو کانپنے لگیں اور انہیں قرار نہ ہو یہاں تک کہ نیچے کی زمین تک دھنس جائیں یہ دنیا کی آگ (جس کی گرمی اور تیزی سے کون واقف نہیں کہ بعض موسم میں تو اس کے قریب جانا شاق ہوتا ہے پھر بھی یہ آگ) خدا سے دعا کرتی ہے کہ اسے جہنم میں پھر نہ لے جائے مگر تعجب ہے انسان سے کہ جہنم میں جانے کا کام کرتا ہے کہ اس آگ سے نہیں ڈرتا جس سے آگ بھی ڈرتی اور پناہ مانگتی ہے دوزخ کی گہرائی کو خدا ہی جانے کہ کتنی گہری ہے حدیث میں ہے کہ اگر پتھر کی چٹان جہنم کے کنارے سے اس میں پھینکی جائے تو ستّر برس میں بھی تہ تک نہ پہنچیگی۔ اور اگر انسان کے سر برابر سیسہ کا گولا آسمان سے زمین کو پھینکا جائے تو رات آنے سے پہلے زمین تک پہنچ جائے گا حالانکہ یہ پانسو برس کی راہ ہے پھر اُس میں مختلف طبقات و وادی اور کوئیں ہیں بعض وادی ایسی ہیں کہ جہنم بھی ہر روز ستّر مرتبہ یا زیادہ ان سے پناہ مانگتا ہے یہ خود اس مکان کی حالت ہے اگر اس میں اور کچھ عذاب نہ ہوتا تو بھی کیا کم تھا

مگر کفار کی سرزنش کے لیے اور طرح طرح کے عذاب مہیا کیے لوہے کے ایسے بھاری گرزوں
سے فرشتے ماریں گے کہ اگر کوئی گرز زمین پر رکھ دیا جائے تو تمام جن و انس جمع ہو کر اسکو اٹھا نہیں سکتے
بختی[ف] اونٹ کی گردن برابر بچھو اور اللہ جانے کس قدر بڑے سانپ کہ اگر ایک مرتبہ کاٹ لیں تو اسکی
سوزش درد بے چینی ہزار برس تک رہے تیل کی جلی ہوئی تلچھٹ کی مثل سخت کھولتا پانی پینے کو
دیا جائے گا کہ منہ کے قریب ہوتے ہی اس کی تیزی سے چہرے کی کھال گر جائیگی سر پر گرم پانی بہایا
جائیگا جہنمیوں کے بدن سے جو پیپ بہے گی وہ پلائی جائیگی خاردار تھوہڑ کھانے کو دیا جائیگا وہ
ایسا ہوگا کہ اگر اس کا ایک قطرہ دنیا میں آئے تو اسکی سوزش و بدبو تمام اہل دنیا کی معیشت برباد
کردے اور وہ گلے میں جا کر پھندا ڈالیگا۔ اسکے اتارنے کیلیے پانی مانگیں گے ان کو وہ کھولتا پانی
دیا جائیگا کہ منہ کے قریب آتے ہی منہ کی ساری کھال گل کر اس میں گر پڑے گی اور پیٹ
میں جاتے ہی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیگا اور وہ شوربے کی طرح بہہ کر قدموں کی طرف نکلیں گی
پیاس اس بلا کی ہوگی کہ اس پانی پر ایسے گرینگے جیسے تونس کے مارے ہوئے اونٹ پھر کفار جان سے
عاجز آکر باہم مشورہ کر کے مالک علیہ الصلاۃ والسلام داروغہ جہنم کو پکاریں گے کہ اے مالک علیہ الصلاۃ والسلام
تیرا رب ہمارا قصہ تمام کر دے مالک علیہ الصلاۃ والسلام ہزار برس تک جواب نہ دینگے ہزار برس کے
بعد فرمائیں گے مجھ سے کیا کہتے ہو اس سے کہو جس کی نافرمانی کی ہے ہزار برس تک رب العزت کو
اس کی رحمت کے ناموں سے پکاریں گے وہ ہزار برس تک جواب نہ دیگا اس کے بعد فرمائے گا
تو یہ فرمائے گا "دور ہو جاؤ جہنم میں پڑے رہو مجھ سے بات نہ کرو" اس وقت کفار ہر قسم کی
خیر سے ناامید ہو جائیں گے اور گدھے کی آواز کی طرح چلا کر روئیں گے ابتداءً آنسو نکلیں گے
جب آنسو ختم ہو جائیں گے تو خون روئیں گے روتے روتے گالوں میں خندقوں کی مثل
گڑھے پڑ جائیں گے رونے کا خون اور پیپ اس قدر ہوگا کہ اگر اس میں کشتیاں ڈالی جائیں تو
چلنے لگیں جہنمیوں کی شکلیں ایسی کریہہ ہوں گی کہ اگر دنیا میں کوئی جہنمی اسی صورت پر لایا جائے

ف ایک قسم کے اونٹ ہیں جو سب اونٹوں سے بڑے ہوتے ہیں۔

تو تمام لوگ اس کی بدصورتی اور بدبُو کی وجہ سے مرجائیں اور جسم ان کا ایسا بڑا کر دیا جائے گا کہ ایک شانہ سے دوسرے تک تیز سوار کے لئے تین دن کی راہ ہے ایک ایک داڑھ اُحد کے پہاڑ برابر ہوگی کھال کی موٹائی بیالیس ذراع کی ہوگی زبان ایک کوس دو کوس تک منہ سے باہر گھسٹتی ہوگی کہ لوگ اس کو روندیں گے بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی جیسے مکہ سے مدینہ تک اور وہ جہنم میں منہ سکوڑے ہوں گے کہ اوپر کا ہونٹ سمٹ کر بیچ سر کو پہنچ جائیگا اور نیچے کا لٹک کر ناف کو آلگے گا۔ ان مضامین سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کفار کی شکل جہنم میں انسانی شکل نہ ہوگی کہ یہ شکل احسن تقویم ہے اور یہ اللہ عزّوجلّ کو محبوب ہے کہ اس کے محبوب کی شکل سے مشابہ ہے بلکہ جہنمیوں کا وہ حلیہ ہے جو اُوپر مذکور ہُوا۔ پھر آخر میں کفار کے لیے یہ ہوگا کہ اس کے قد برابر آگ کے صندوق میں بند کریں گے۔ پھر اس میں آگ بھڑکائیں گے اور آگ کا قفل لگایا جائے گا پھر یہ صندوق آگ کے دوسرے صندوق میں رکھا جائے گا اور ان دونوں کے درمیان آگ جلائی جائے گی اور اس میں آگ کا قفل لگایا جائے گا پھر اسی طرح اس کو ایک صندوق میں رکھ کر اور آگ کا قفل لگا کر آگ میں ڈال دیا جائے گا تو اب ہر کافر یہ سمجھے گا کہ اس کے سوا اب کوئی آگ میں نہ رہا اور یہ عذاب بالائے عذاب ہے اور اب ہمیشہ اُس کے لیے عذاب ہے جب سب جنتی جنت میں داخل ہولیں گے اور جہنم میں صرف وہی رہ جائیں گے جن کو ہمیشہ کے لیے اس میں رہنا ہے اس وقت جنت و دوزخ کے درمیان موت کو مینڈھے کی طرح لاکر کھڑا کرینگے پھر منادی جنت والوں کو پکارے گا وہ ڈرتے ہوئے جھانکیں گے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہاں سے نکلنے کا حکم ہو پھر جہنمیوں کو پکارے گا وہ خوش ہوتے ہوئے جھانکیں گے کہ شاید اس مصیبت سے رہائی ہو جائے پھر ان سب سے پوچھے گا کہ اسے پہچانتے ہو سب کہیں گے ہاں یہ موت ہے وہ ذبح کر دی جائے گی اور کہیگا اے اہل جنت ہمیشگی ہے اب مرنا نہیں اور اے اہل نار ہمیشگی ہے اب موت نہیں اس وقت ان کے لیے خوشی پر

خوشی ہے اور ان کیسے غم بالائے غم نَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

# ایمان و کفر کا بیان

ایمان اُسے کہتے ہیں کہ سچے دل سے اُن سب باتوں کی تصدیق کرے جو ضروریات دین ہیں اور کسی ایک ضرورت دینی کے انکار کو کفر کہتے ہیں اگرچہ باقی تمام ضروریات کی تصدیق کرتا ہو ضروریات دین وہ مسائل دین ہیں جن کو ہر خاص و عام جانتے ہوں جیسے اللہ عزّوجلّ کی وحدانیت انبیا کی نبوت جنت و نار حشر و نشر وغیرہا مثلاً یہ اعتقاد کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں حضور کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا عوام سے مراد وہ مسلمان ہیں جو طبقۂ علما میں نہ شمار کیے جاتے ہوں مگر علما کی صحبت سے شرفیاب ہوں اور مسائل علمیہ سے ذوق رکھتے ہوں نہ وہ کہ کوردہ اور جنگل اور پہاڑوں کے رہنے والے ہوں جو کلمہ بھی صحیح نہیں پڑھ سکتے کہ ایسے لوگوں کا ضروریات دین سے ناواقف ہونا اُس ضروری کو غیر ضروری نہ کرے گا البتہ ان کے مسلمان ہونے کیلئے یہ بات ضروری ہے کہ ضروریات دین کے منکر نہ ہوں اور یہ اعتقاد رکھتے ہوں کہ اسلام میں جو کچھ ہے حق ہے ان سب پر اجمالاً ایمان لائے ہوں **عقیدہ** اصل ایمان صرف تصدیق کا نام ہے اعمال بدن تو اصلاً جزو ایمان نہیں رہا اقرار اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر تصدیق کے بعد اس کو اظہار کا موقع نہ ملا تو عند اللہ مومن ہے اور اگر موقع ملا اور اس سے مطالبہ کیا گیا اور اقرار نہ کیا تو کافر ہے اور اگر مطالبہ نہ کیا گیا تو احکام دنیا میں کافر سمجھا جائے گا نہ اس کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں گے مگر عند اللہ مومن ہے اگر کوئی امر خلاف اسلام ظاہر نہ کیا ہو **عقیدہ** مسلمان ہونے کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ زبان سے کسی ایسی چیز کا انکار نہ کرے جو ضروریات دین سے ہے اگرچہ باقی باتوں کا اقرار کرتا ہو اگرچہ وہ یہ کہے کہ صرف زبان سے انکار ہے دل میں انکار نہیں کہ بلا اکراہ شرعی مسلمان کلمۂ کفر صادر نہیں کر سکتا وہی شخص ایسی بات منہ پر لائے گا جس کے دل میں اتنی ہی وقعت ہے کہ جب چاہا انکار کر دیا اور ایمان تو ایسی تصدیق ہے جس کے

خلاف کی اصلاً گنجائش نہیں **مسئلہ** اگر معاذ اللہ کلمۂ کفر جاری کرنے پر کوئی شخص مجبور کیا گیا یعنی اُسے مار ڈالنے یا اس کا عضو کاٹ ڈالنے کی صحیح دھمکی دی گئی کہ یہ دھمکانے والے کو اس بات کے کرنے پر قادر سمجھے تو ایسی حالت میں اسکو رخصت دی گئی ہے مگر شرط یہ ہے دل میں وہی اطمینانِ ایمانی ہو جو پیشتر تھا مگر افضل جب بھی یہی ہے کہ قتل ہو جائے اور کلمۂ کفر نہ کہے **مسئلہ** عمل جوارح داخل ایمان نہیں البتہ بعض اعمال جو قطعاً منافی ایمان ہوں اُن کے مرتکب کو کافر کہا جائے گا جیسے بت یا چاند سورج کو سجدہ کرنا اور قتل نبی یا نبی کی توہین یا مصحف شریف یا کعبۂ معظمہ کی توہین اور کسی سنت کو ہلکا بتانا یہ باتیں یقیناً کفر ہیں یُوہیں بعض اعمال کفر کی علامت ہیں جیسے زنار باندھنا سر پر چوٹیاں رکھنا قشقہ لگانا ایسے افعال کے مرتکب کو فقہائے کرام کافر کہتے ہیں تو جب ان اعمال سے کفر لازم آتا ہے تو ان کے مرتکب کو از سرِ نو اسلام لانے اور اس کے بعد اپنی عورت سے تجدید نکاح کا حکم دیا جائیگا **عقیدہ** جس چیز کی حلّت نص قطعی سے ثابت ہو اسکو حرام کہنا اور جس کی حُرمت یقینی ہو اسے حلال بتانا کفر ہے جبکہ یہ حکم ضروریاتِ دین سے ہو یا منکر اس حکم قطعی سے آگاہ ہو **مسئلہ** اصول عقائد میں تقلید جائز نہیں بلکہ جو بات ہو یقین قطعی کے ساتھ ہو خواہ وہ یقین کسی طرح بھی حاصل ہو اس کے اصول میں بالخصوص علمِ استدلالی کی حاجت نہیں ہاں بعض فروع عقائد میں تقلید ہو سکتی ہے اسی بنا پر خود اہل سنت میں دو گروہ ہیں ماتریدیہ کہ امام علم الہدیٰ حضرت ابو منصور ماتریدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متبع ہوئے اور اشاعرہ کہ حضرت امام شیخ ابو الحسن اشعری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تابع ہیں یہ دونوں جماعتیں اہل سنت ہی کی ہیں اور دونوں حق پر ہیں آپس میں صرف بعض فروع کا اختلاف ہے ان کا اختلاف حنفی شافعی کا سا ہے کہ دونوں اہل حق ہیں کوئی کسی کی تضلیل و تفسیق نہیں کر سکتا **مسئلہ** ایمان قابل زیادتی و نقصان نہیں اس لیے کہ کمی بیشی اس میں ہوتی ہے جو مقدار یعنی لمبائی چوڑائی موٹائی یا گنتی رکھتا ہو اور ایمان تصدیق ہے اور تصدیق کیف یعنی ایک حالتِ اذعانیہ بعض آیات میں ایمان کا زیادہ ہونا جو فرمایا ہے اس سے

مرادِ مومن بہ و مصدّق بہ ہے یعنی جس پر ایمان لایا گیا اور جس کی تصدیق کی گئی کہ زمانۂ نزولِ قرآن میں اس کی کوئی حد معین نہ تھی بلکہ احکام نازل ہوتے رہتے اور جو حکم نازل ہوتا اُس پر ایمان لازم ہوتا نہ کہ خود نفسِ ایمان بڑھ گھٹ جاتا ہو، البتہ ایمان قابلِ شدّت و ضعف ہے کہ یہ کیف کے عوارض سے ہیں۔ حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تنہا ایمان اس اُمت کے تمام افراد کے مجموع ایمانوں پر غالب ہے۔ **عقیدہ** ایمان و کفر میں واسطہ نہیں یعنی آدمی یا مسلمان ہوگا یا کافر، تیسری صورت کوئی نہیں کہ نہ مسلمان[1] ہو نہ کافر۔ **مسئلہ** نفاق کہ زبان سے دعویٰ اسلام کرنا اور دل میں اسلام سے انکار، یہ بھی خالص کفر ہے بلکہ ایسے لوگوں کے لیے جہنم کا سب سے نیچے کا طبقہ ہے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں کچھ لوگ اس صفت کے اس نام کے ساتھ مشہور ہوئے کہ ان کے کفرِ باطنی پر قرآن ناطق ہوا اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے وسیع علم سے ایک ایک کو پہچانا اور فرمایا کہ یہ منافق ہے۔ اب اس زمانہ میں کسی خاص شخص کی نسبت قطع کے ساتھ منافق نہیں کہا جا سکتا کہ ہمارے سامنے جو دعویٰ اسلام کرے ہم اس کو مسلمان ہی سمجھیں گے جب تک اس سے وہ قول یا فعل جو منافیٔ ایمان ہے نہ صادر ہو، البتہ نفاق کی ایک شاخ اس زمانہ میں پائی جاتی ہے کہ بہت سے بد مذہب اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور دیکھا جاتا ہے تو دعویٰ اسلام کے ساتھ ضروریاتِ دین کا انکار بھی ہے۔ **عقیدہ** شرک کے معنی غیرِ خدا کو واجب الوجود یا مستحقِ عبادت جاننا یعنی الوہیت میں دوسرے کو شریک کرنا اور یہ کفر کی سب سے بدتر قسم ہے اس کے سوا کوئی بات اگرچہ کیسی ہی شدید کفر ہو حقیقۃً شرک نہیں ولہٰذا شرعِ مطہر نے اہلِ کتاب کفار کے احکام مشرکین کے احکام سے جدا فرمائے کتابی کا ذبیحہ حلال، مشرک کا مردار، کتابیہ سے نکاح ہو سکتا ہے، مشرکہ سے نہیں ہو سکتا، امام شافعی کے نزدیک کتابی سے جزیہ لیا جائے گا مشرک سے نہ لیا جائے گا اور کبھی شرک بول کر مطلق کفر مراد لیا جاتا ہے، یہ جو قرآنِ عظیم میں فرمایا کہ شرک نہ بخشا جائے گا وہ اسی معنی پر ہے یعنی اصلاً کسی

---

[1] ہاں یہ ممکن ہے کہ ہم بوجہِ شبہ کے کسی کو نہ مسلمان کہیں نہ کافر جیسے یزید پلید و اسمٰعیل دہلوی

کفر کی مغفرت نہ ہوگی باقی سب گناہ اللہ عزّوجلّ کی مشیّت پر ہیں جسے چاہے بخش دے۔
**عقیدہ ۷:** مرتکبِ کبیرہ مسلمان ہے اور جنت میں جائے گا خواہ اللہ عزّوجلّ اپنے محض فضل سے اس کی مغفرت فرمادے یا حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شفاعت کے بعد یا اپنے کیے کی کچھ سزا پاکر اس کے بعد کبھی جنت سے نہ نکلے گا۔ **مسئلہ:** جو کسی کافر کے لیے اُس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دُعا کرے یا کسی مردہ مرتد کو مرحوم یا مغفور یا کسی مُردہ ہندو کو بیکنٹھ باشی کہے وہ کافر ہے۔ **عقیدہ ۸:** مسلمان کو مسلمان کافر کو کافر جاننا ضروریاتِ دین سے ہے اگرچہ کسی خاص شخص کی نسبت یہ یقین نہیں کیا جاسکتا کہ اس کا خاتمہ ایمان یا معاذ اللہ کفر پر ہوا تاوقتیکہ اس کے خاتمہ کا حال دلیلِ شرعی سے ثابت نہ ہو مگر اس سے یہ نہ ہوگا کہ جس شخص نے قطعاً کفر کیا ہو اس کے کفر میں شک کیا جائے کہ قطعی کافر کے کفر میں شک بھی آدمی کو کافر بنا دیتا ہے خاتمہ پر بنائے قیامت اور ظاہر پر مدارِ حکمِ شرع ہے اس کو یوں سمجھو کہ کوئی کافر مثلاً یہودی یا نصرانی یا بُت پرست مرگیا تو یقین کے ساتھ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ کفر پر مرا مگر ہم کو اللہ و رسول کا حکم یہی ہے کہ اُسے کافر ہی جانیں اُس کی زندگی میں اور موت کے بعد تمام وہی معاملات اُس کے ساتھ کریں جو کافروں کے لیے ہیں۔ مثلاً میل جول، شادی بیاہ، نمازِ جنازہ، کفن دفن جب اُس نے کفر کیا تو فرض ہے کہ ہم اُسے کافر ہی جانیں اور خاتمہ کا حال علمِ الٰہی پر چھوڑیں جس طرح جو ظاہراً مسلمان ہو اور اس سے کوئی قول و فعل خلافِ ایمان نہ ہو فرض ہے کہ ہم اُسے مسلمان ہی مانیں اگرچہ ہمیں اس کے خاتمہ کا بھی حال معلوم نہیں اس زمانہ میں بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ میاں جتنی دیر اُسے کافر کہو گے اُتنی دیر اللہ اللہ کرو یہ ثواب کی بات ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ہم کب کہتے ہیں کہ کافر کافر کا وظیفہ کرلو مقصود یہ ہے کہ اُسے کافر جانو اور پوچھا جائے تو قطعاً کافر کہو نہ یہ کہ اپنی صلحِ کُل سے اس کے کفر پر پردہ ڈالو **تنبیہ ضروری:** حدیث میں ہے سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ ثَلٰثًا وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدَۃً یہ اُمّت تہتّر فرقے ہو جائیگی ایک

فرقہ جہنمی ہوگا باقی سب جہنمی صحابہ نے عرض کی مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وہ ناجی فرقہ کون ہے یارسول اللہ فرمایا مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ وہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں یعنی سُنّت کے پیرو دُوسری روایت میں ہے فرمایا هُمُ الْجَمَاعَةُ وہ جماعت ہے یعنی مسلمانوں کا بڑا گروہ جسے سوادِ اعظم فرمایا اور فرمایا جو اس سے الگ ہوا جہنم میں الگ ہوا اسی وجہ سے اس ناجی فرقہ کا نام اہلِ سُنّت و جماعت ہوا ان گمراہ فرقوں میں بہت سے پیدا ہوکر ختم ہوگئے، بعض ہندوستان میں نہیں ان فرقوں کے ذکر کی ہمیں کیا حاجت کہ نہ وہ ہیں نہ اُن کا فتنہ پھر اُن کے تذکرہ سے کیا مطلب جو آج ہندوستان میں ہیں مختصراً اُن کے عقائد کا ذکر کیا جاتا ہے کہ ہمارے عوام بھائی اُن کے فریب میں نہ آئیں کہ حدیث میں ارشاد فرمایا اِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ اپنے کو ان سے دُور رکھو اور انھیں اپنے سے دُور کرو کہیں وہ تمھیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمھیں فتنہ میں نہ ڈال دیں (۱) **قادیانی** کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیرو ہیں اس شخص نے اپنی نبوّت کا دعویٰ کیا اور انبیائے کرام علیہم السّلام کی شان میں نہایت بیباکی کے ساتھ گستاخیاں کیں خصوصاً حضرت عیسٰی روح اللہ و کلمۃ اللہ علیہ الصلاۃ والسّلام اور ان کی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ صدیقہ مریم کی شانِ جلیل میں تو وہ بیہودہ کلمات استعمال کیے جن کے ذکر سے مسلمانوں کے دل ہل جاتے ہیں مگر ضرورتِ زمانہ مجبور کر رہی ہے کہ لوگوں کے سامنے اُن میں کے چند بطورِ نمونہ ذکر کیے جائیں خود مدعیِ نبوّت بننا کافر ہونے اور ابداً لآباد جہنم میں رہنے کے لیے کافی تھا کہ قرآن مجید کا انکار اور حضور خاتم النبیین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہ ماننا ہے مگر اُس نے اتنی ہی بات پر اکتفا نہ کیا بلکہ انبیا علیہم الصلاۃ والسّلام کی تکذیب و توہین کا وبال بھی اپنے سر لیا اور یہ صدہا کفر کا مجموعہ ہے کہ ہر نبی کی تکذیب مستقلاً کفر ہے، اگرچہ باقی انبیا و دیگر ضروریات کا قائل بنتا ہو بلکہ کسی ایک نبی کی تکذیب سب کی تکذیب ہے چنانچہ آیہ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ نِ الْمُرْسَلِيْنَ وغیرہا اس کی شاہد ہیں اور اس نے تو صدہا کی تکذیب کی اور اپنے کو نبی سے بہتر بتایا ایسے

شخص اور اُس کے متبعین کے کافر ہونے میں مسلمان کو ہرگز شک نہیں ہوسکتا بلکہ ایسے کی تکفیر میں اس کے اقوال پر مطلع ہوکر جو شک کرے خود کافر ہے اس کے اقوال سنیئے۔

ازالہ اوہام صفحہ ۵۳۳ "خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام اُمتی بھی رکھا اور نبی بھی"۔ انجام آتھم صفحہ ۵۲۔ "اے احمد تیرا نام پورا ہوجائے گا قبل اس کے جو میرا نام پورا ہو" صفحہ ۵۵ میں ہے "تجھے خوشخبری ہو اے احمد تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے"۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں جو آیتیں تھیں انھیں اپنے اوپر جما لیا۔ انجام صفحہ ۷۸ میں کہتا ہے "وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ تجھ کو تمام جہان کی رحمت کے واسطے روانہ کیا" نیز آیہ کریمہ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ سے اپنی ذات مراد لیتا ہے دافع البلا صفحہ ۶ میں ہے "مجھ کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ اَوْلَادِیْ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْكَ" یعنی اے غلام احمد تو میری اولاد کی جگہ ہے تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔ ازالہ اوہام صفحہ ۶۸۸ میں ہے "حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے الہام و وحی غلط نکلی تھیں" صفحہ ۸ میں ہے "حضرت موسیٰ کی پیشگوئیاں بھی اس صورت پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں جس صورت پر حضرت موسیٰ نے اپنے دل میں امید باندھی تھی۔ غایت مافی الباب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیشگوئیاں زیادہ غلط نکلیں" ازالہ اوہام صفحہ ۷۵۰ میں ہے "سورہ بقر میں جو ایک قتل کا ذکر ہے کہ گائے کی بوٹیاں نعش پر مارنے سے وہ مقتول زندہ ہوگیا تھا اور اپنے قاتل کا پتا دے دیا تھا یہ محض موسیٰ علیہ السلام کی دھمکی تھی۔ اور علم مسمریزم تھا" اسی کے صفحہ ۷۵۳ میں لکھتا ہے "حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چار پرندے کے معجزے کا ذکر جو قرآن شریف میں ہے وہ بھی ان کا مسمریزم کا عمل تھا" صفحہ ۶۲۹ میں ہے "ایک بادشاہ کے وقت میں چار سَو نبی نے اُس کے فتح کے بارے میں پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے اور بادشاہ کو شکست ہوئی بلکہ وہ اسی میدان میں مر گیا"۔ اسی کے صفحہ ۲۶، ۲۸ میں لکھتا ہے "قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں اور قرآن عظیم سخت زبانی کے طریق کو استعمال

کر رہا ہے" اور اپنی براہین احمدیہ کی نسبت ازالۃ الاوہام صفحہ ۵۳۳ میں لکھتا ہے "براہین احمدیہ خدا کا کلام
ہے" اربعین نمبر ۲ صفحہ ۱۳ پر لکھا "کامل مہدی نہ موسیٰ تھا نہ عیسیٰ" ان اولوالعزم مرسلین کا ہادی
ہونا درکنار پورے راہ یافتہ بھی نہ مانا اب خاص حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسّلام کی شان میں
جو گستاخیاں کیں ان میں سے چند یہ ہیں معیار صفحہ ۱۳ "اے عیسائی مشنریو! اب ربنا المسیح
مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے" صفحہ ۱۳، ۱۴ میں ہے
"خدا نے اس اُمّت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اُس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر
ہے اور اُس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا تا یہ اشارہ ہو کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خدا
ہے جو احمد کے ادنیٰ غلام سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتا یعنی وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت
کے مرتبہ میں احمد کے غلام سے بھی کمتر ہے" کشتی صفحہ ۱۳ میں ہے "مثیل موسیٰ موسیٰ سے
بڑھ کر اور مثیل ابن مریم ابن مریم سے بڑھ کر" نیز صفحہ ۱۶ میں ہے "خدا نے مجھے خبر دی ہے
کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے" دافع البلا صفحہ ۲۰ "اب خدا بتلاتا ہے کہ
دیکھو میں اس کا ثانی پیدا کروں گا جو اس سے بھی بہتر ہے جو غلام احمد ہے یعنی احمد کا غلام ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں اور اگر تجربہ کی رُو سے خدا کی تائید مسیح ابن مریم سے
بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں" دافع البلا صفحہ ۱۵ "خدا تو بہ پابندی اپنے وعدوں
کے ہر چیز پر قادر ہے لیکن ایسے شخص کو دوبارہ کسی طرح دنیا میں نہیں لا سکتا جس کے
پہلے فتنہ نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا ہے" انجام آتھم صفحہ ۴۱ میں لکھتا ہے "مریم کا بیٹا کشلیا
کے بیٹے سے کچھ زیادت نہیں رکھتا" کشتی صفحہ ۵۶ میں ہے "مجھے قسم ہے اس ذات کی جس
کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کلام جو میں کر سکتا
ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا" اعجاز احمدی

صفحہ ۱۳۱ "یہود تو حضرت عیسٰی کے معاملہ میں اور ان کی پیشگوئیوں کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی جواب میں حیران ہیں بغیر اس کے کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور عیسٰی نبی ہے کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ ابطالِ نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں" اس کلام میں یہودیوں کے اعتراض صحیح ہونا بتایا اور قرآن عظیم پر بھی ساتھ لگے یہ اعتراض جما دیا کہ قرآن ایسی بات کی تعلیم دے رہا ہے جس کے بطلان پر دلیلیں قائم ہیں صفحہ ۴ میں ہے "عیسائی تو ان کی خدائی کو روتے ہیں مگر یہاں نبوت بھی ان کی ثابت نہیں" اسی کتاب کے صفحہ ۲۴ پر لکھا "کبھی آپ کو شیطانی الہام بھی ہوتے تھے" مسلمانو تمہیں معلوم ہے کہ شیطانی الہام کس کو ہوتا ہے قرآن فرماتا ہے تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ بڑے بہتان والے سخت گنہگار پر شیطان اُترتے ہیں اسی صفحہ میں لکھا "ان کی اکثر پیشگوئیاں غلطی سے پُر ہیں" صفحہ ۱۳ میں ہے "افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان کی پیشگوئیوں پر یہود کے سخت اعتراض ہیں جو ہم کسی طرح ان کو دفع نہیں کر سکتے" صفحہ ۱۴ "ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں" اس سے ان کی نبوت کا انکار ہے چنانچہ اپنی کتاب کشتیِ نوح صفحہ ۵ میں لکھتا ہے "ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشگوئیاں ٹل جائیں" اور دافع الوساوس صفحہ ۳ وضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲۷ پر اس کو سب رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی اور ذلت کہا ہے۔ دافع البلا ٹائٹل پیج صفحہ ۳ پر لکھتا ہے "ہم مسیح کو بے شک ایک راست باز آدمی جانتے ہیں کہ اپنے زمانہ کے اکثر لوگوں سے البتہ اچھا تھا واللہ تعالیٰ اعلم مگر وہ حقیقی منجی نہ تھا حقیقی منجی وہ ہے جو حجاز میں پیدا ہوا تھا اور اب بھی آیا مگر بروز کے طور پر خاکسار غلام احمد از قادیان" آگے چل کر راست بازی کا بھی فیصلہ کر دیا کہتا ہے "یہ ہمارا بیان نیک ظنی کے طور پر ہے ورنہ ممکن ہے کہ عیسٰی کے وقت میں بعض راست باز اپنی راست بازی میں عیسٰی سے بھی اعلیٰ ہوں" اسی کے صفحہ ۴ میں لکھا "مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دُوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحیٰی کو اس پر فضیلت ہے

کیونکہ وہ (یحییٰ) شراب نہ پیتا تھا اور کبھی نہ سُنا کہ کسی فاحشہ عورت نے اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اُس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا نہ رکھا کیونکہ ایسے قصّے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے" ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۷ میں لکھا "آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اُسکے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے سمجھنے والے یہ سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے" نیز اس رسالہ میں اس مقدس و برگزیدہ رسول پر اور نہایت سخت سخت حملے کیئے مثلاً شریر۔ مکّار۔ بدعقل۔ فحش گو۔ بدزبان۔ جھوٹا۔ چور۔ خلل دماغ والا۔ بدقسمت۔ نرا فریبی۔ پیرو شیطان۔ حد یہ کہ صفحہ ۷ پر لکھا "آپ کا خاندان بھی نہایت پاک و مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا"۔ ہر شخص جانتا ہے کہ دادی باپ کی ماں کو کہتے ہیں تو اُس نے حضرت عیسٰی علیہ السّلام کے لئے باپ کا ہونا بیان کیا جو قرآن کے خلاف ہے اور دُوسری جگہ یعنی کشتی نوح صفحہ ۱۶ میں تصریح کردی "یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی یوسف اور مریم کی اولاد تھے"۔ حضرت مسیح علیہ الصّلٰوۃ والسّلام کے معجزات سے ایک دم صاف انکار کر بیٹھا۔ انجام آتھم صفحہ ۶ پر لکھتا ہے "حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا" صفحہ ۷ پر لکھا "اس زمانہ میں ایک تالاب سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے آپ سے کوئی معجزہ ہوا بھی تو وہ آپ کا نہیں اس تالاب کا ہے آپ کے ہاتھ میں سوا مکر و فریب کے کچھ نہ تھا۔ ازالۂ اوہام کے صفحہ ۴ میں ہے "ماسوائے اس کے اگر مسیح کے اصلی کاموں کو ان حواشی سے الگ کر کے دیکھا جائے جو محض افترا یا غلط فہمی سے گھڑے ہیں تو کوئی اعجوبہ نظر نہیں آتا بلکہ

مسیح کے معجزات پر جس قدر اعتراض ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ ہی اور نبی کے خوارق پر ایسے شبہات ہوں کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق نہیں دور کرتا" کہیں ان کے معجزہ کو کل کا کھلونا بتاتا ہے کہیں مسمریزم بتا کر کہتا ہے "اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابلِ نفرت نہ سمجھتا تو ان اعجوبہ نمائیوں میں ابن مریم سے کم نہ رہتا" اور مسمریزم کا خاصہ یہ بتایا کہ "جو اپنے تئیں اس مشغولی میں ڈالے وہ روحانی تاثیروں میں جو روحانی بیماریوں کو دور کرتی ہیں بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ گو مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت و توحید اور دینی استقامتوں کے دلوں میں قائم کرنے ہیں ان کا نمبر ایسا کم رہا کہ قریب قریب ناکام رہے" غرض اس دجّال قادیانی کے مزخرفات کہاں تک گنائے جائیں اس کے لیے دفتر چاہیئے مسلمان ان چند خرافات سے اس کے حالات بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ اس نبی اولوالعزم کے فضائل جو قرآن میں مذکور ہیں ان پر یہ کیسے گندے حملے کر رہا ہے تعجب ہے ان سادہ لوحوں پر کہ ایسے دجّال کے متبع ہو رہے ہیں یا کم از کم مسلمان جانتے ہیں اور سب سے زیادہ تعجب ان پڑھے لکھے کٹ بگڑوں سے کہ جان بوجھ کر اس کے ساتھ جہنم کے گڑھوں میں گر رہے ہیں کیا ایسے شخص کے کافر مرتد بے دین ہونے میں کسی مسلمان کو شک ہو سکتا ہے حاش للہ مَنْ شَكَّ فِيْ عَذَابِهٖ وَكُفْرِهٖ فَقَدْ كَفَرَ جو ان خباثتوں پر مطلع ہو کر اس کے عذاب و کفر میں شک کرے خود کافر ہے (۲) **رافضی** ان کے مذہب کی کچھ تفصیل اگر کوئی دیکھنا چاہے تو تحفۂ اثنا عشریہ دیکھے چند مختصر باتیں یہاں گزارش کرتا ہوں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں یہ فرقہ نہایت گستاخ ہے یہاں تک کہ ان پر سب و شتم ان کا عام شیوہ ہے بلکہ باستثنائے چند سب کو معاذ اللہ کافر و منافق قرار دیتا ہے حضرات خلفائے ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خلافت راشدہ کو خلافتِ غاصبہ کہتا ہے اور مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو ان حضرات کی خلافتیں تسلیم کیں اور ان کے مدائح و فضائل بیان کیے اس کو تقیہ و بزدلی پر محمول کرتا ہے کیا معاذ اللہ منافقین و کافرین کے ہاتھ پر بیعت

کرنا اور عمر بھر ان کی مدح و ستائش سے رطب اللسان رہنا شیر خدا کی شان ہو سکتی ہے
سب سے بڑھ کر یہ کہ قرآن مجید ان کو ایسے جلیل و مقدس خطابات سے یاد فرماتا ہے وہ
تو وہ ان کے اتباع کرنے والوں کی نسبت فرماتا ہے کہ اللہ ان سے راضی وہ اللہ سے راضی
کیا کافر یا منافقوں کے لئے اللہ عزّوجلّ کے ایسے ارشادات ہو سکتے ہیں پھر نہایت شرم
کی بات ہے کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم تو اپنی صاحبزادی فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے نکاح میں دیں اور یہ فرقہ کہے تقیۃً ایسا کیا۔ کیا جان بوجھ کر کوئی مسلمان اپنی بیٹی کافر کو دے
سکتا ہے نہ کہ وہ مقدس حضرات جنھوں نے اسلام کے لئے اپنی جانیں وقف کر دیں، اور
حق گوئی اور اتباع حق میں لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَائِمٍ کے سچے مصداق تھے پھر خود حضور
سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم کی دو شاہزادیاں یکے بعد دیگرے حضرت عثمان
ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں اور صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی
صاحبزادیاں شرف زوجیت سے مشرف ہوئیں کیا حضور کے ایسے تعلّقات جن سے ہوں انکی
نسبت وہ ملعون الفاظ کوئی ادنیٰ عقل والا ایک لمحہ کے لیے جائز رکھ سکتا ہے ہرگز نہیں ہرگز نہیں
اس فرقہ کا ایک عقیدہ یہ ہے کہ اللہ عزّوجلّ پر اصلح واجب ہے یعنی جو کام بندے کے حق
میں نافع ہو اللہ عزّوجلّ پر واجب ہے کہ وہی کرے اسے کرنا پڑے گا۔ ایک عقیدہ یہ ہے
کہ ائمہ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں اور یہ بالاجماع کفر ہے کہ
غیر نبی کو نبی سے افضل کہنا ہے ایک عقیدہ یہ ہے کہ قرآن مجید محفوظ نہیں بلکہ اس میں
سے کچھ پارے یا سورتیں یا آیتیں یا الفاظ امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا دیگر
صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے نکال دیے مگر تعجب ہے کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے
بھی اُسے ناقص ہی چھوڑا۔ اور یہ عقیدہ بھی بالاجماع کفر ہے کہ قرآن مجید کا انکار ہے ایک
عقیدہ یہ ہے کہ اللہ عزّوجلّ کوئی حکم دیتا ہے پھر یہ معلوم کر کے کہ مصلحت اس کے غیر
میں ہے پچھتاتا ہے اور یہ بھی یقینی کفر ہے کہ خدا کو جاہل بتانا ہے۔ ایک عقیدہ یہ ہے

کہ نیکیوں کا خالق اللہ ہے اور برائیوں کے خالق یہ خود ہیں مجوس نے دو ہی خالق مانے تھے۔ یزدان خالق خیر، اہرمن خالق شر، ان کے خالقوں کی گنتی ہی نہ رہی اربوں سنکھوں خالق ہیں۔

(۱۴) **وہابی** یہ ایک نیا فرقہ ہے جو ۱۲۰۹ھ میں پیدا ہوا اس مذہب کا بانی محمد بن عبدالوہاب نجدی تھا جس نے تمام عرب خصوصاً حرمین شریفین میں بہت شدید فتنے پھیلائے علما کو قتل کیا صحابہ کرام و ائمہ و علما و شہدا کی قبریں کھود ڈالیں روضۂ انور کا نام معاذ اللہ صنم اکبر رکھا تھا یعنی بڑا بت اور طرح طرح کے ظلم کئے جیسا کہ صحیح حدیث حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ نجد سے فتنے اٹھیں گے اور شیطان کا گروہ نکلے گا وہ گروہ بارہ سو برس بعد یہ ظاہر ہوا۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اسے خارجی بتایا اس عبدالوہاب کے بیٹے نے ایک کتاب لکھی جس کا نام کتاب التوحید رکھا اس کا ترجمہ ہندوستان میں اسمٰعیل دہلوی نے کیا جس کا نام تقویۃ الایمان رکھا اور ہندوستان میں اسی نے وہابیت پھیلائی ان وہابیہ کا ایک بہت بڑا عقیدہ یہ ہے کہ جو ان کے مذہب پر نہ ہو وہ کافر مشرک ہے یہی وجہ ہے کہ بات بات پر محض بلا وجہ مسلمانوں پر حکم شرک و کفر لگایا کرتے اور تمام دنیا کو مشرک بتاتے ہیں۔ چنانچہ تقویۃ الایمان صفحہ ۴۵ میں وہ حدیث لکھ کر کہ آخر زمانہ میں اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اٹھا لے گی اس کے بعد صاف لکھ دیا سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا یعنی وہ ہوا چل گئی اور کوئی مسلمان روئے زمین پر نہ رہا مگر یہ نہ سمجھا کہ اس صورت میں خود بھی تو کافر ہو گیا اس مذہب کا رکن اعظم اللہ کی توہین اور محبوبانِ خدا کی تذلیل ہے۔ ہر امر میں وہی پہلو اختیار کریں گے جس سے منقصت نکلتی ہو۔ اس مذہب کے سرگروہوں کے بعض اقوال نقل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے عوام بھائی ان کی قلبی خباثتوں پر مطلع ہوں اور ان کے دامِ تزویر سے بچیں اور ان کے جبہ و دستار پر نہ جائیں۔ برادرانِ اسلام بغور سنیں اور میزانِ ایمان میں تولیں کہ ایمان سے زیادہ عزیز مسلمان کے نزدیک کوئی چیز نہیں اور ایمان اللہ و رسول کی محبت و تعظیم ہی کا نام ہے۔

ایمان کے ساتھ جس میں جتنے فضائل پائے جائیں وہ اسی قدر زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اور ایمان نہیں تو مسلمانوں کے نزدیک وہ کچھ وقعت نہیں رکھتا اگرچہ کتنا ہی بڑا عالم و زاہد و تارک الدنیا وغیرہ بنتا ہو مقصود یہ ہے کہ ان کے مولوی اور عالم فاضل ہونے کی وجہ سے انہیں تم اپنا پیشوا نہ سمجھو جب کہ وہ اللہ و رسول کے دشمن ہیں کیا یہود و نصاریٰ بلکہ ہندوؤں میں بھی ان کے مذہب کے عالم یا تارک الدنیا نہیں ہوتے کیا تم ان کو اپنا پیشوا تسلیم کر سکتے ہو ہرگز نہیں اسی طرح یہ لا مذہب و بد مذہب تمہارے کسی طرح مقتدا نہیں ہو سکتے ایضاح الحق صفحہ ۳۵ و صفحہ ۳۶ مطبع فاروقی میں ہے تنزیہ او تعالیٰ از زمان و مکان و جہت و اثبات رویت بلا جہت و محاذات ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ است اگر صاحب آں اعتقادات مذکورہ را از جنس عقائد دینیہ مے شمارد۔ اس میں صاف تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ کو زمان و مکان و جہت سے پاک جاننا اور اس کا دیدار بلا کیف ماننا بدعت و گمراہی ہے حالانکہ یہ تمام اہل سنت کا عقیدہ ہے تو اس قائل نے تمام پیشوایانِ اہل سنت کو گمراہ و بدعتی بتایا بحر الرائق و در مختار و عالمگیری میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے جو مکان ثابت کرے کافر ہے۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۶۰ میں یہ حدیث اَرَأَیْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِیْ اَکُنْتَ تَسْجُدُ لَہٗ نقل کر کے ترجمہ کیا کہ بھلا خیال تو کر جو تو گزرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اس کو اس کے بعد (ف) لکھ کر یہ فائدہ جڑ دیا یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں حالانکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیا علیہم السلام کے اجسام کھانا زمین پر حرام کر دیا ہے فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ تو اللہ کے نبی زندہ ہیں روزی دیے جاتے ہیں اسی تقویۃ الایمان صفحہ ۱۹ میں ہے ہمارا جب خالق اللہ ہے اور اس نے ہم کو پیدا کیا تو ہم کو بھی چاہئے کہ اپنے ہر کاموں پر اسی کو پکاریں اور کسی سے ہم کو کیا کام جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھتا ہے

دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا اور کسی چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر۔ انبیائے کرام و اولیائے عظام کی شان میں ایسے ملعون الفاظ استعمال کرنا کیا مسلمان کی شان ہو سکتی ہے

صراطِ مستقیم صفحہ ۹۵ بمقتضائے ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ از وسوسۂ زنا خیال مجامعت زوجۂ خود بہتر است و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالتمآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ و خر خود ست۔ مسلمانو! یہ ہیں امام الوہابیہ کے کلماتِ خبیثات اور کس کی شان میں حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہے وہ ضرور یہ کہے گا کہ اس قول میں گستاخی ضرور ہے

تقویۃ الایمان صفحہ ۱۰۔ روزی کی کشائش اور تنگی کرنی اور تندرست و بیمار کر دینا اقبال و ادبار دینا حاجتیں بر لانی بلائیں ٹالنی مشکل میں دستگیری کرنی یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیا اولیا بھوت پری کی یہ شان نہیں جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اُس سے مرادیں مانگے اور مصیبت کے وقت اس کو پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے۔ پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے قرآن مجید میں ہے أَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ان کو اللہ و رسول نے غنی کر دیا اپنے فضل سے قرآن تو کہتا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دولتمند کر دیا اور یہ کہتا ہے جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے مشرک ہے تو اس کے طور پر قرآن مجید شرک کی تعلیم دیتا ہے قرآن عظیم میں ارشاد ہے وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ اے عیسیٰ تو میرے حکم سے مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو اچھا کر دیتا ہے دوسری جگہ ہے اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں میں اچھا کرتا ہوں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور مُردوں کو جلا دیتا ہوں اللہ کے حکم سے اب قرآن کا تو یہ حکم ہے اور وہابیہ یہ کہتے ہیں کہ تندرست کرنا اللہ ہی کی شان ہے جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے

شرک ہے تو جو یہ مانیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا تصرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے
ثابت کیا تو اس پر کیا حکم لگاتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے اگر ان کو قدرت
بخشی ہے جب بھی شرک ہے تو معلوم نہیں کہ ان کے یہاں اسلام کس چیز کا نام ہے۔
تقویۃ الایمان صفحہ ۱۰ - گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا درخت نہ کاٹنا
یہ کام اللہ نے اپنی عبادت کے لیے بتائے ہیں پھر جو کوئی کسی پیغمبر یا بھوت کے
مکانوں کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے اس پر شرک ثابت ہے خواہ یوں سمجھے
کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہے یا یوں کہ ان کی اس تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے
ہر طرح شرک ہے۔ متعدد صحیح حدیثوں میں ارشاد فرمایا کہ ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور
میں نے مدینے کو حرم کیا اس کے ببول کے درخت نہ کاٹے جائیں اور اس کا شکار نہ کیا جائے
مسلمانو! ایمان سے دیکھنا کہ اس شرک فروش کا شرک کہاں تک پہنچتا ہے تم نے دیکھا
اس گستاخ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کیا حکم جڑا۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۷ - پیغمبر خدا کے
وقت میں کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اسی کا مخلوق اور اس کا
بندہ سمجھتے تھے اور ان کو اس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے مگر یہی پکارنا
اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل و سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر و شرک
تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ
شرک میں برابر ہے یعنی جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت مانے کہ حضور عزوجل کے دربار
میں ہماری سفارش فرمائیں گے تو معاذ اللہ اس کے نزدیک وہ ابوجہل کے برابر مشرک ہے
مسئلۂ شفاعت کا صرف انکار ہی نہیں بلکہ اس کو شرک ثابت کیا اور تمام مسلمانوں صحابہ و
تابعین و ائمہ دین و اولیا و صالحین سب کو مشرک و ابوجہل بنا دیا۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۵۴ - کوئی
شخص کسی سے کہے کہ فلانے درخت میں کتنے پتے ہیں یا آسمان میں کتنے تارے ہیں تو اس کے جواب
میں یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر

سُبحان اللہ خدائی اسی کا نام رہ گیا کہ کسی پیڑ کے پتوں کی تعداد جان لی جائے ۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۷ ۔ اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی اس میں انبیائے کرام کے معجزات اور اولیائے عظام کی کرامت کا صاف انکار ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا قسم فرشتوں کی جو کاموں کی تدبیر کرتے ہیں تو یہ قرآن کریم کو صاف رد کر رہا ہے ۔ صفحہ ۲۲ ۔ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں تعجب ہے کہ وہابی صاحب تو اپنے گھر کی تمام چیزوں کا اختیار رکھیں اور مالک ہر دوسرا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی چیز کے مختار نہیں اس گروہ کا ایک مشہور عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے بلکہ ان کے ایک سرغنہ نے تو اپنے ایک فتویٰ میں لکھ دیا کہ وقوع کذب کے معنی درست ہوگئے جو یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول چکا ایسے کو تضلیل و تفسیق سے مامون کرنا چاہیئے سبحٰن اللہ خدا کو جھوٹا مانا پھر بھی اسلام و سنیت و صلاح کسی بات میں فرق نہ آیا معلوم نہیں ان لوگوں نے کس چیز کو خدا ٹھہرا لیا ہے ایک عقیدہ ان کا یہ ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیاء نہیں مانتے اور یہ صریح کفر ہے چنانچہ تحذیر الناس صفحہ ۲ میں ہے عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہئے اور اس مقام کو مقام مدح نہ قرار دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے " پہلے تو اس قائل نے خاتم النبیین کے معنی تمام انبیاء سے زمانًا متاخر ہونے کو خیال عوام کہا اور یہ کہا کہ اہل فہم پر روشن ہے کہ اس میں بالذات کچھ فضیلت نہیں حالانکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاتم النبیین کے یہی معنی

---

[1] ہم کہتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲

کثرت احادیث میں ارشاد فرمائے تو معاذ اللہ اس قائل نے حضور کو عوام میں داخل کیا اور
اہل فہم سے خارج کیا۔ پھر اس نے ختم زمانی کو مطلقاً[ف] فضیلت سے خارج کیا حالانکہ اسی
تاخر زمانی کو حضور نے مقام مدح میں ذکر فرمایا پھر صفحہ ۴ پر لکھا آپ موصوف بوصف نبوت
بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض صفحہ ۱۶ بلکہ بالفرض آپ
کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے صفحہ ۳۳۔ بلکہ
اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا
چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے
لطف یہ کہ اس قائل نے ان تمام خرافات کا ایجاد بندہ ہونا خود تسلیم کر لیا صفحہ ۳۴ پر ہے
اگر بوجہ کم التفاتی بڑوں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو ان کی شان میں کیا نقصان آگیا اور
اگر کسی طفل نادان نے کوئی ٹھکانے کی بات کہدی تو کیا اتنی بات سے وہ عظیم الشان ہوگیا ؂

گاہ باشد کہ کودک ناداں بغلط بر ہدف زند تیرے

ہاں بعد وضوح حق اگر فقط اس وجہ سے کہ یہ بات میں نے کہی اور وہ اگلے کہہ گئے تھے
میری نہ مانیں اور وہ پرانی بات گائے جائیں تو قطع نظر اس کے کہ قانون محبت نبوی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات بہت بعید ہے ویسے بھی اپنی عقل و فہم کی خوبی پر گواہی دینی ہے"
یہیں سے ظاہر ہوگیا جو معنی اس نے تراشے ہیں سلف میں کہیں اس کا پتا نہیں اور
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ سے آج تک جو سب سمجھے ہوئے تھے اس کو
خیال عوام بتا کر رد کر دیا۔ کہ اس میں کچھ فضیلت نہیں اس قائل پر علمائے حرمین طیبین
نے جو فتوے دیا وہ حسام الحرمین کے مطالعہ سے ظاہر اور اس نے خود بھی اسی کتاب کے
صفحہ ۴۶ میں اپنا اسلام برائے نام تسلیم کیا ؏ مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری
ان نام کے مسلمانوں سے اللہ بچائے اسی کتاب کے صفحہ ۵ پر ہے کہ انبیا اپنی امت سے ممتاز

[ف] پہلے تو بالذات کا پردہ رکھا تھا پھر کھل کھیلا کہ اسے مقام مدح میں ذکر کرنا کسی طرح صحیح نہیں خاتمیت جو کہ وہ اصلاً کوئی فضیلت نہیں ۱۲ منہ غفرلہ

ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر اُمتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں اور سُنئے ان قائل صاحب نے حضور کی نبوت کو قدیم اور دیگر انبیا کی نبوت کو حادث بتایا صفحہ ۷ میں ہے کیونکہ فرق قدم نبوّت اور حدوث نبوت باوجود اتحاد نوعی خوب جب ہی چسپاں ہو سکتا ہے کیا ذات و صفات کے سوا مسلمانوں کے نزدیک کوئی اور چیز بھی قدیم ہے نبوّت صفت ہے اور صفت کا وجود بے موصوف محال۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوّت قدیم غیر حادث ہوئی تو ضرور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی حادث نہ ہوئے بلکہ ازلی ٹھہرے اور جو اللہ و صفات الٰہیہ کے سوا کسی کو قدیم مانے باجماع مسلمین کافر ہے اس گروہ کا یہ عام شیوہ کہ جس امر میں محبوبانِ خدا کی فضیلت ظاہر ہو طرح طرح کی جھوٹی تاویلات سے اُسے باطل کرنا چاہینگے اور وہ امر ثابت کریں گے جس میں تنقیص ہو مثلاً براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ میں لکھ دیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیوار پیچھے کا بھی علم نہیں اور اس کو شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف غلط منسوب کر دیا بلکہ اُسی صفحہ پر وسعت علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بابت یہاں تک لکھ دیا کہ الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے کہ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے شرک نہیں تو کونسا حصہ ایمان کا ہے۔ جس وسعت علم کو شیطان کے لیے ثابت کرتا اور اس پر نص ہونا بیان کرتا ہے اُسی کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے شرک بتاتا ہے تو شیطان کو خدا کا شریک مانا اور اُسے آیت و حدیث سے ثابت جانا۔ بیشک شیطان کے بندے شیطان کو مستقل خدا نہیں تو خدا کا شریک کہنے سے بھی گئے گزرے ہر مسلمان اپنے ایمان کی آنکھوں سے دیکھے کہ اس قائل نے ابلیس لعین کے علم کو نبی صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم سے زائد بنا یا یا نہیں ضرور زائد بنا یا اور شیطان کو خدا کا شریک مانا یا نہیں ضرور مانا اور پھر اس شرک کو نص سے ثابت کیا یہ تینوں امر صریح کفر اور قائل یقینی کافر ہے کون مسلمان اس کے کافر ہونے میں شک کرے گا حفظ الایمان صفحہ ۷ میں حضور کے علم کی نسبت یہ تقریر کی آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے " مسلمانو! غور کرو کہ اس شخص نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں کیسی صریح گستاخی کی کہ حضور جیسا علم زید و عمر و ہر بچے اور پاگل بلکہ تمام جانوروں اور چوپایوں کے لیے حاصل ہونا کہا۔ کیا ایمانی قلب ایسے شخص کے کافر ہونے میں شک کر سکتے ہیں ہرگز نہیں اس قوم کا یہ عام طریقہ ہے کہ جس چیز کو اللہ و رسول نے منع نہیں کیا بلکہ قرآن و حدیث سے اس کا جواز ثابت اس کو ممنوع کہنا تو درکنار اس پر شرک و بدعت کا حکم لگا دیتے ہیں مثلاً مجلس میلاد شریف اور قیام و ایصال ثواب و زیارت قبور و حاضری بارگاہ بیکس پناہ سرکار مدینہ طیبہ و عرس بزرگان دین و فاتحہ سوم و چہلم و استمداد بارواح انبیاء و اولیا اور مصیبت کے وقت انبیا و اولیا کو پکارنا وغیرہا بلکہ میلاد شریف کی نسبت تو براہین قاطعہ صفحہ ۱۴۸ میں یہ ناپاک لفظ لکھے پس یہ ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثل ہنود کے کہ سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں یا مثل روافض کے کہ نقل شہادت اہلبیت ہر سال بناتے ہیں معاذ اللہ سانگ آپ کی ولادت کا ٹھہرا اور خود حرکت قبیحہ قابل لوم و حرام و فسق ہے بلکہ یہ لوگ اس قوم سے بڑھ کر ہوئے۔ وہ تو تاریخ معین پر کرتے ہیں ان کے یہاں کوئی قید ہی نہیں۔ جب چاہیں یہ خرافات فرضی بناتے ہیں۔

(۳) **غیر مقلدین** یہ بھی وہابیت ہی کی ایک شاخ ہے وہ چند باتیں جو حال میں وہابیہ نے اللہ عزوجل اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں بکی ہیں غیر مقلدین سے ثابت نہیں

باقی تمام عقائد میں دونوں شریک ہیں اور ان حال کے اشد دیوبندی کفروں میں بھی وہ یوں شریک ہیں کہ ان پیران قائلوں کو کافر نہیں جانتے اور ان کی نسبت حکم ہے کہ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے ایک نمبر ان کا زائد یہ ہے کہ چاروں مذہبوں سے جدا تمام مسلمانوں سے الگ انھوں نے ایک راہ نکالی کہ تقلید کو حرام و بدعت کہتے اور ائمہ دین کو سب و شتم سے یاد کرتے ہیں مگر حقیقۃً تقلید سے خالی نہیں ائمہ دین کی تقلید تو نہیں کرتے مگر شیطان لعین کے ضرور مقلد ہیں یہ لوگ قیاس کے منکر ہیں اور قیاس کا مطلقاً انکار کفر۔ تقلید کے منکر ہیں اور تقلید کا مطلقاً انکار کفر **مسئلہ** مطلق تقلید فرض ہے اور تقلید شخصی واجب۔ (**ضروری تنبیہ**) وہابیوں کے یہاں بدعت کا بہت خرچ ہے جس چیز کو دیکھئے بدعت ہے لہٰذا بدعت کسے کہتے ہیں لسے بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے بدعت مذمومہ قبیحہ وہ ہے جو کسی سنت کے مخالف ومزاحم ہو اور یہ مکروہ یا حرام ہے اور مطلق بدعت تو مستحب بلکہ سنت بلکہ واجب تک ہوتی ہے حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تراویح کی نسبت فرماتے ہیں نِعْمَتِ الْبِدْعَۃُ ھٰذِہٖ یہ اچھی بدعت ہے۔ حالانکہ تراویح سنت مؤکدہ ہے جس امر کی اصل شرع شریف سے ثابت ہو وہ ہرگز بدعت قبیحہ نہیں ہو سکتا ورنہ خود وہابیہ کے مدارس اور ان کے وعظ کے جلسے اس ہیأت خاصہ کے ساتھ ضرور بدعت ہوں گے پھر انہیں کیوں نہیں موقوف کرتے مگر ان کے یہاں تو یہ ٹھہری ہے کہ محبوبان خدا کی عظمت کے جتنے امور ہیں سب بدعت اور جس میں ان کا مطلب ہو وہ حلال و سنت۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ؁

# امامت کا بیان

امامت دو قسم ہے صغریٰ۔ کبریٰ۔ امامت صغریٰ امامت نماز ہے اس کا بیان انشاء اللہ تعالیٰ کتاب الصلاۃ میں آئے گا۔ امامت کبریٰ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیابت مطلقہ

کہ حضور کی نیابت سے مسلمانوں کے تمام امور دینی و دنیوی میں حسب شرع تصرف عام کا اختیار رکھے اور غیر معصیت میں اس کی اطاعت تمام جہان کے مسلمانوں پر فرض ہو اس امام کے لیے مسلمان۔ آزاد۔ عاقل۔ بالغ۔ قادر۔ قرشی ہونا شرط ہے۔ ہاشمی۔ علوی۔ معصوم ہونا اس کی شرط نہیں ان کا شرط کرنا روافض کا مذہب ہے جس سے ان کا یہ مقصد ہے کہ برحق امرائے مؤمنین خلفائے ثلٰثہ ابوبکر صدیق و عمر فاروق و عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہم کو خلافت سے جُدا کریں حالانکہ انکی خلافتوں پر تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کا اجماع ہے مولی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم و حضرات حسنین رضی اللہ تعالٰی عنہما نے اُن کی خلافتیں تسلیم کیں اور علویت کی شرط نے تو مولی علی کو بھی خلیفہ ہونے سے خارج کر دیا مولی علی علوی کیسے ہو سکتے ہیں رہی عصمت یہ انبیاء و ملئکہ کا خاصہ ہے جس کو ہم پہلے بیان کر آئے امام کا معصوم ہونا روافض کا مذہب ہے **مسئلہ** محض مستحقِ امامت ہونا امام ہونے کے لیے کافی نہیں بلکہ ضروری ہے کہ اہل حل و عقد نے اسے امام مقرر کیا ہو یا امام سابق نے **مسئلہ** امام کی اطاعت مطلقاً ہر مسلمان پر فرض ہے جبکہ اس کا حکم شریعت کے خلاف نہ ہو خلافِ شریعت میں کسی کی اطاعت نہیں **مسئلہ** امام ایسا شخص مقرر کیا جائے جو شجاع اور عالم ہو یا علما کی مدد سے کام کرے **مسئلہ** عورت اور نابالغ کی امامت جائز نہیں اگر نابالغ کو امام سابق نے امام مقرر کر دیا ہو تو اس کے بلوغ تک کے لیے لوگ ایک والی مقرر کریں کہ وہ احکام جاری کرے اور یہ نابالغ صرف رسمی امام ہوگا اور حقیقۃً اس وقت تک وہ والی امام ہے **عقیدہ** نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد خلیفہ برحق و امام مطلق حضرت سیدنا ابوبکر صدیق پھر حضرت عمر فاروق پھر حضرت عثمان غنی پھر حضرت مولی علی پھر چھ مہینے کے لیے حضرتِ امام حسن مجتبٰے رضی اللہ تعالٰی عنہم ہوئے ان حضرات کو خلفائے راشدین اور ان کی خلافت کو خلافتِ راشدہ کہتے ہیں کہ اُنھوں نے حضور کی سچی نیابت کا پورا حق ادا فرمایا **عقیدہ** بعد انبیا و مرسلین تمام مخلوقاتِ الٰہی انس و جن و ملک سے افضل صدیق اکبر ہیں پھر عمر فاروقِ اعظم پھر عثمان غنی پھر مولی علی رضی اللہ تعالٰی عنہم جو شخص مولی علی کرم اللہ تعالٰی

وجہہ الکریم کو صدیق یا فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے افضل بتائے گمراہ بدمذہب ہے
**عقیدہ** افضل کے یہ معنی ہیں کہ اللہ عزّ وجلّ کے یہاں زیادہ عزت و منزلت والا ہو۔
اسی کو کثرتِ ثواب سے بھی تعبیر کرتے ہیں نہ کہ کثرتِ اجر کہ بارہا مفضول کے لیے ہوتی
ہے حدیث میں ہمراہیانِ سیدنا امام مہدی کی نسبت آیا کہ ان میں ایک کے لیے پچاس
کا اجر ہے صحابہ نے عرض کی اُن میں کے پچاس کا یا ہم میں کے۔ فرمایا بلکہ تم میں کے۔ تو
اجر ان کا زائد ہوا مگر افضلیت میں وہ صحابہ کے ہمسر بھی نہیں ہوسکتے زیادت درکنار۔ کہاں
امام مہدی کی رفاقت اور کہاں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحابیت۔ اس
کی نظیر بلا تشبیہ یوں سمجھیے کہ سلطان نے کسی مہم پر وزیر اور بعض دیگر افسروں کو بھیجا۔
اس کی فتح پر ہر افسر کو لاکھ لاکھ روپے انعام دیے اور وزیر کو خالی پروانۂ خوشنودیِ مزاج
دیا تو انعام انھیں کو زیادہ ملا مگر کہاں وہ اور کہاں وزیرِ اعظم کا اعزاز **عقیدہ** ان کی خلافت
بر ترتیبِ فضیلت ہے یعنی جو عند اللہ افضل و اعلیٰ و اکرم تھا وہی پہلے خلافت پاتا گیا
نہ کہ افضلیت بر ترتیبِ خلافت یعنی افضل یہ کہ ملک داری و ملک گیری میں زیادہ سلیقہ جیسا
آجکل سُنّی بننے والے تفضیلیے کہتے ہیں یوں ہوتا تو فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے
افضل ہوتے کہ ان کی خلافت کو فرمایا لَمْ اَرَ عَبْقَرِیًّا یَّفْرِیْ فَرِیَّہٗ حَتّٰی ضَرَبَ النَّاسُ
بِعَطَنٍ۔ اور صدیق اکبر کی خلافت کو فرمایا فِیْ نَزْعِہٖ ضَعْفٌ وَّاللّٰہُ یَغْفِرُلَہٗ **عقیدہ** خلفائے
اربعہ راشدین کے بعد بقیہ عشرہ مبشّرہ و حضرات حسنین و اصحابِ بدر و اصحابِ بیعۃ الرضوان
کے لیے افضلیت ہے اور یہ سب قطعی جنتی ہیں **عقیدہ** تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ
عنہم اہلِ خیر و صلاح ہیں اور عادل ان کا جب ذکر کیا جائے تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض
ہے **عقیدہ** کسی صحابی کے ساتھ سوءِ عقیدت بدمذہبی و گمراہی و استحقاقِ جہنم ہے کہ
وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بغض ہے ایسا شخص رافضی ہے اگرچہ چاروں
خلفاء کو مانے اور اپنے آپ کو سُنّی کہے مثلاً حضرت امیر معاویہ اور ان کے والد ماجد حضرت

ابوسفیان اور والدہ ماجدہ حضرت ہندہ اسی طرح حضرت سیدنا عمرو بن عاص وحضرت مغیرہ بن شعبہ وحضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہم حتّٰی کہ حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے قبل اسلام حضرت سید نا سید الشہدا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا اور بعد اسلام اخبث الناس خبیث مسیلمہ کذاب ملعون کو واصل جہنم کیا وہ خود فرمایا کرتے تھے کہ میں نے خیرالناس و شرالناس کو قتل کیا اُن میں سے کسی کی شان میں گستاخی تبرا ہے اور اس کا قائل رافضی اگرچہ حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی توہین کے مثل نہیں ہوسکتی کہ اُن کی توہین بلکہ ان کی خلافت سے انکار ہی فقہائے کرام کے نزدیک کفر ہے **عقیدہ** کوئی ولی کتنے ہی بڑے مرتبہ کا ہو کسی صحابی کے رتبہ کو نہیں پہنچتا **مسئلہ** صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے باہم جو واقعات ہوئے ان میں پڑنا حرام حرام سخت حرام ہے مسلمانوں کو تو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ سب حضرات آقائے دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جان نثار اور سچے غلام ہیں **عقیدہ** تمام صحابہ کرام اعلیٰ و ادنیٰ (اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں) سب جنتی ہیں وہ جہنم کی بھنک نہ سنیں گے اور ہمیشہ اپنی من مانتی مرادوں میں رہیں گے محشر کی وہ بڑی گھبراہٹ انھیں غمگین نہ کرے گی فرشتے ان کا استقبال کریں گے کہ یہ ہے وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا یہ سب مضمون قرآن عظیم کا ارشاد ہے **عقیدہ** صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم انبیا نہ تھے فرشتہ نہ تھے کہ معصوم ہوں ان میں بعض کے لیے لغزشیں ہوئیں مگر ان کی کسی بات پر گرفت اللہ و رسول کے خلاف ہے اللہ عزّوجلّ نے سورۂ حدید میں جہاں صحابہ کی دو قسمیں فرمائیں مومنین قبل فتح مکّہ اور بعد فتح مکّہ اور ان کو ان پر تفضیل دی اور فرمادیا کُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰی سب سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرمالیا ساتھ ہی ارشاد فرمادیا وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝ اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرو گے تو جب اُس نے اُن کے تمام اعمال جان کر حکم فرما دیا کہ ان سب سے ہم جنت بے عذاب و کرامت و ثواب کا وعدہ فرما چکے تو دوسرے کو کیا حق رہا کہ ان کی کسی بات پر طعن کرے کیا طعن کرنے

والا اللہ سے جدا اپنی مستقل حکومت قائم کرنا چاہتا ہے عقیدہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجتہد تھے ان کا مجتہد ہونا حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث صحیح بخاری میں بیان فرمایا ہے مجتہد سے صواب و خطا دونوں صادر ہوتے ہیں خطا دو قسم ہے خطائے عنادی یہ مجتہد کی شان نہیں اور خطائے اجتہادی یہ مجتہد سے ہوتی ہے اور اس میں اس پر عند اللہ اصلا مواخذہ نہیں مگر احکام دنیا میں وہ دو قسم ہے خطاء مقرر کہ اس کے صاحب پر انکار نہ ہوگا یہ وہ خطائے اجتہادی ہے جس سے دین میں کوئی فتنہ نہ پیدا ہوتا ہو جیسے ہمارے نزدیک مقتدی کا امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنا دوسری خطائے منکر یہ وہ خطائے اجتہادی ہے جس کے صاحب پر انکار کیا جائیگا کہ اس کی خطا باعث فتنہ ہے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضرت سیدنا امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے خلاف اسی قسم کی خطا کا تھا اور فیصلہ وہ جو خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مولیٰ علی کی ڈگری اور امیر معاویہ کی مغفرت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ۔ مسئلہ یہ جو بعض جاہل کہا کرتے ہیں کہ جب حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ساتھ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لیا جائے تو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ کہا جائے محض باطل و بے اصل ہے علمائے کرام نے صحابہ کے اسمائے طیبہ کے ساتھ مطلقاً رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے کا حکم دیا ہے یہ استثنا نئی شریعت گڑھنا ہے عقیدہ منہاج نبوت پر خلافت حقہ راشدہ تیس سال رہی کہ سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چھ مہینے پر ختم ہو گئی پھر امیر المومنین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت راشدہ ہوئی اور آخر زمانہ میں حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہونگے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اول ملوک اسلام ہیں اسی کی طرف تورات مقدس میں اشارہ ہے کہ مَوْلِدُہٗ بِمَکَّۃَ وَمُھَاجَرُہٗ طَیْبَۃَ وَمُلْکُہٗ بِالشَّامِ وہ نبی آخر الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ میں پیدا ہوگا اور مدینہ کو ہجرت فرمائے گا اور اس کی سلطنت شام میں ہوگی تو امیر معاویہ کی بادشاہی اگرچہ سلطنت ہے مگر کس کی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سلطنت ہے ۔ سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک فوج

جرّار جاں نثار کے ساتھ عین میدان میں بالقصد و باختیار ہتھیار رکھ دیے اور خلافت امیر معاویہ کے سپرد کردی اور ان کے ہاتھ پر بیعت فرمالی اور اس صلح کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پسند فرمایا اور اس کی بشارت دی کہ امام حسن کی نسبت فرمایا اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ لَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یُّصْلِحَ بِہٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ میرا یہ بیٹا سید ہے میں امید فرماتا ہوں کہ اللہ عزّوجلّ اس کے باعث دو بڑے گروہ اسلام میں صلح کرادے تو امیر معاویہ پر معاذ اللہ فسق وغیرہ کا طعن کرنے والا حقیقۃً حضرت امام حسن مجتبیٰ بلکہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلکہ حضرت عزّوجلّ وعلا پر طعن کرتا ہے **عقیدہ** ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قطعی جنتی اور یقیناً آخرت میں بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبوبہ عروس ہیں جو انھیں ایذا دیتا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دیتا ہے اور حضرت طلحہ و حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تو عشرہ مبشرہ سے ہیں ان صاحبوں سے بھی بمقابلہ امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم خطائے اجتہادی واقع ہوئی مگر ان سب نے بالآخر رجوع فرمائی۔ عرف شرع میں بغاوت مطلقاً بمقابلہ امام برحق کو کہتے ہیں عناداً ہو خواہ اجتہاداً ان حضرات پر بوجہ رجوع اس کا اطلاق نہیں ہو سکتا گروہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حسب اصطلاح شرع اطلاق فئہ باغیہ آیا ہے مگر اب کہ باغی بمعنی مفسد و معاند و سرکش ہو گیا اور دشنام سمجھا جاتا ہے اب کسی صحابی پر اس کا اطلاق جائز نہیں۔ **عقیدہ** ام المؤمنین حضرت صدیقہ بنت الصدیق محبوبۂ محبوب رب العالمین جلّ وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہما وسلم پر معاذ اللہ تہمت ملعونہ افک سے اپنی ناپاک زبان آلودہ کرنے والا قطعاً یقیناً کافر مرتد ہے اور اس کے سوا اور طعن کرنے والا رافضی تبرائی بددین جہنمی **عقیدہ** حضرت حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقیناً اعلیٰ درجہ شہدائے کرام سے ہیں ان میں کسی کی شہادت کا منکر گمراہ بددین خاسر ہے **عقیدہ** یزید پلید فاسق فاجر مرتکب کبائر تھا معاذ اللہ اس سے اور ۔۔ ریحانۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

کیا نسبت آج کل جو بعض گمراہ کہتے ہیں کہ ہمیں ان کے معاملہ میں کیا دخل ہے ہمارے وہ بھی شہزادے وہ بھی شہزادے ایسا بکنے والا مردود خارجی ناصبی مستحق جہنم ہے ہاں یزید کو کافر کہنے اور اس پر لعنت کرنے میں علمائے اہل سنت کے تین قول ہیں اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک سکوت یعنی ہم اسے فاسق فاجر کہنے کے سوا نہ کافر کہیں نہ مسلمان **عقیدہ** اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مقتدایان اہل سنت ہیں جو ان سے محبت نہ رکھے مردود ملعون خارجی ہے **عقیدہ** ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ و ام المومنین عائشہ صدیقہ و حضرت سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن قطعی جنتی ہیں اور انہیں اور بقیہ بنات مکرمات و ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو تمام صحابیات پر فضیلت ہے **عقیدہ** انکی طہارت کی گواہی قرآن عظیم نے دی۔

# ولایت کا بیان

ولایت ایک قرب خاص ہے کہ مولیٰ عزوجل اپنے برگزیدہ بندوں کو محض اپنے فضل و کرم سے عطا فرماتا ہے **مسئلہ** ولایت وہبی شے ہے نہ یہ کہ اعمال شاقہ سے آدمی خود حاصل کرلے البتہ غالباً اعمال حسنہ اس عطیہ الٰہی کے لیے ذریعہ ہوتے ہیں اور بعضوں کو ابتداءً مل جاتی ہے **مسئلہ** ولایت بے علم کو نہیں ملتی خواہ علم بطور ظاہر حاصل کیا ہو یا اس مرتبہ پر پہنچنے سے پیشتر اللہ عزوجل نے اس پر علوم منکشف کر دیے ہوں **عقیدہ** تمام اولیائے اولین و آخرین سے اولیائے محمدیین یعنی اس امت کے اولیا افضل ہیں اور تمام محمدیین میں سب سے زیادہ معرفت و قرب الٰہی میں خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں اور ان میں ترتیب وہی ترتیب افضلیت ہے سب سے زیادہ معرفت و قرب صدیق اکبر کو ہے پھر فاروق اعظم پھر ذوالنورین پھر مولیٰ مرتضیٰ کو رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہاں مرتبہ تکمیل پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانب کمالات نبوت حضرات شیخین کو قائم فرمایا اور جانب کمالات ولایت حضرت مولیٰ مشکل کشا کو تو جملہ اولیائے مابعد نے مولیٰ علی ہی کے گھر

سے نعمت پائی۔ اور انھیں کے دست نگر تھے اور ہیں اور رہیں گے **عقیدہ** طریقت منافی شریعت نہیں وہ شریعت ہی کا باطنی حصّہ ہے بعض جاہل متصوف جو یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ طریقت اور ہے شریعت اور محض گمراہی ہے اور اس زعم باطل کے باعث اپنے آپ کو شریعت سے آزاد سمجھنا صریح کفر و الحاد **مسئلہ** احکام شرعیہ کی پابندی سے کوئی ولی کیسا ہی عظیم ہو سبکدوش نہیں ہو سکتا بعض جہّال جو یہ بک دیتے ہیں کہ شریعت راستہ ہے راستہ کی حاجت ان کو ہے جو مقصود تک نہ پہنچے ہوں ہم تو پہنچ گئے سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں فرمایا صَدَقُوْا لَقَدْ وَصَلُوْا وَلٰکِنْ اِلٰی اَیْنَ اِلَی النَّارِ۔ وہ سچ کہتے ہیں بیشک پہنچے مگر کہاں۔ جہنم کو۔ البتہ اگر مجذوبیت سے عقل تکلیفی زائل ہو گئی ہو جیسے غشی والا تو اس سے قلم شریعت اٹھ جائے گا مگر یہ بھی سمجھ لو جو اس قسم کا ہو گا اس کی ایسی باتیں کبھی نہ ہوں گی شریعت کا مقابلہ کبھی نہ کرے گا **مسئلہ** اولیائے کرام کو اللہ عزوجل نے بہت بڑی طاقت دی ہے ان میں جو اصحاب خدمت ہیں ان کو تصرف کا اختیار دیا جاتا ہے سیاہ سفید کے مختار بنا دیے جاتے ہیں یہ حضرات نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے نائب ہیں ان کو اختیارات و تصرفات حضور کی نیابت میں ملتے ہیں علوم غیبیہ ان پر منکشف ہوتے ہیں ان میں بہت کو ماکان و ما یکون اور تمام لوح محفوظ پر اطلاع دیتے ہیں مگر یہ سب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطہ و عطا سے بے وساطت رسول کوئی غیر نبی کسی غیب پر مطلع نہیں ہو سکتا **عقیدہ** کرامت اولیا حق ہے اس کا منکر گمراہ ہے **مسئلہ** مُردہ زندہ کرنا مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو شفا دینا مشرق سے مغرب تک ساری زمین ایک قدم میں طے کر جانا غرض تمام خوارق عادات اولیا سے ممکن ہیں سوا اس معجزہ کے جس کی بابت دوسروں کے لیے ممانعت ثابت ہو چکی ہے جیسے قرآن مجید کے مثل کوئی سورت لے آنا یا دنیا میں بیداری میں اللہ عزوجل کے دیدار یا کلام حقیقی سے مشرف ہونا اس کا جو اپنے یا کسی ولی کے لیے دعوے کرے کافر ہے۔

**مسئلہ** ان سے استمداد و استعانت محبوب ہے یہ مدد مانگنے والے کی مدد فرماتے ہیں چاہے وہ کسی جائز لفظ کے ساتھ ہو رہا ان کو فاعل مستقل جاننا یہ وہابیہ کا فریب ہے مسلمان کبھی ایسا خیال نہیں کرتا مسلمان کے فعل کو خواہ مخواہ قبیح صورت پر ڈھالنا وہابیت کا خاصہ ہے **مسئلہ** انکے مزارات پر حاضری مسلمان کیلئے سعادت و باعث برکت ہے **مسئلہ** انکو دور و نزدیک سے پکارنا سلف صالح کا طریقہ ہے **مسئلہ** اولیائے کرام اپنی قبروں میں حیاتِ ابدی کے ساتھ زندہ ہیں ان کے علم و ادراک و سمع و بصر پہلے کی بہ نسبت بہت زیادہ قوی ہیں **مسئلہ** انھیں ایصال ثواب نہایت موجب برکات و امر مستحب ہے اسے عرفاً براہ ادب نذر و نیاز کہتے ہیں یہ نذر شرعی نہیں جیسے بادشاہ کو نذر دینا ان میں خصوصاً گیارھویں شریف کی فاتحہ نہایت عظیم برکت کی چیز ہے **مسئلہ** عرس اولیائے کرام یعنی قرآن خوانی و فاتحہ خوانی و نعت خوانی و وعظ و ایصال ثواب اچھی چیز ہے رہے منہیات شرعیہ وہ تو ہر حالت میں مذموم ہیں اور مزارات طیبہ کے پاس اور زیادہ مذموم **تنبیہ** چونکہ عموماً مسلمانوں کو بحمدہ تعالیٰ اولیائے کرام سے نیاز مندی اور مشائخ کے ساتھ انھیں ایک خاص عقیدت ہوتی ہے ان کے سلسلے میں منسلک ہونے کو اپنے لیے فلاحِ دارین تصور کرتے ہیں اس وجہ سے زمانۂ حال کے وہابیہ نے لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے یہ جال پھیلا رکھا ہے کہ پیری مریدی بھی شروع کر دی حالانکہ اولیا کے یہ منکر ہیں لہٰذا جب مرید ہونا ہو تو اچھی طرح تفتیش کرلیں ورنہ اگر بد مذہب ہوا تو ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست  پس بہر دستے نباید داد دست

پیری کے لیے چار شرطیں ہیں قبل از بیعت ان کا لحاظ فرض ہے اوّل سُنّی صحیح العقیدہ ہو دوم اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل کتابوں سے نکال سکے سوم فاسق معلن نہ ہو چہارم اس کا سلسلہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل ہو نسال اللّٰہ العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا والاٰخرۃ والاستقامۃ علی الشریعۃ الطاھرۃ وما توفیقی الا باللّٰہ علیہ توکلت والیہ انیب وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی حبیبہ واٰلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ ابد الاٰبدین والحمد للّٰہ رب العالمین ۰

فقیر امجد علی اعظمی عفی عنہٗ

# فہرست مضامین بہار شریعت حصۂ اوّل

مَنۡ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیۡرًا یُّفَقِّهۡهُ فِی الدِّیۡنِ
الحمد للہ کتاب مستطاب گلدستہ رحمت جامع ہر خیر و
برکت حاوی مسائل جزئیہ فقہیہ دربیان طہارت
حصہ دوم (۲)
بہار شریعت
مصنفہ
جناب مولٰینا مولوی حکیم ابو العلا محمد امجد علی صاحب اعظمی رضوی
سنی حنفی قادری برکاتی دام فیوضہم
شیخ غلام علی اینڈ سنز ناشران و تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

# فہرست مضامین کتاب ہذا

# بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الواحد الاحد الصمد۔ المتفرد فی ذاتہ وصفاتہ فلا مثل لہ ولا ضد لہ ولم یکن لہ کفوا احد۔ والصلوۃ والسلام الاتمان الاکملان۔ علیٰ رسولہ وحبیبہ سید الانس والجان۔ الذی انزل علیہ القراٰن۔ ھدی للناس وبینات من الھدی والفرقان۔ وعلیٰ اٰلہ وصحبہ ما تعاقب الملوان۔ وعلیٰ من تبعھم باحسان الی یوم الدین۔ لاسیما الائمۃ المجتھدین۔ خصوصاً علیٰ افضلھم واعلمھم الامام الاعظم۔ والھمام الافخم۔ الذی سبق فی مضمار الاجتھاد کل فارس۔ وصدق علیہ لوکان العلم عند الثریا لنالہ رجل من ابناء فارس۔ سیدنا ابی حنیفۃ النعمان بن ثابت۔ ثبتنا اللہ بہ بالقول الثابت۔ فی الحیوۃ الدنیا وفی الاٰخرۃ۔ واعطانا الحسنیٰ وزیادۃ فاخرۃ۔ وعلینا لھم وبھم یا ارحم الراحمین۔ والحمد للہ رب العٰلمین ۰

ایک وہ زمانہ تھا کہ ہر مسلمان اتنا علم رکھتا جو اس کی ضروریات کو کافی ہو بفضلہ تعالےٰ

علما بکثرت موجود تھے جو نہ معلوم ہوتا ان سے بآسانی دریافت کر لیتے حتیٰ کہ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حکم فرما دیا تھا کہ ہمارے بازار میں وہی خرید و فروخت کریں جو دین میں فقیہ ہوں رواہ الترمذی عن العلاء بن عبد الرحمٰن بن یعقوب عن ابیہ عن جدہ پھر جس قدر عہدِ نبوت سے بعد ہوتا گیا اُسی قدر علم کی کمی ہوتی رہی اب وہ زمانہ آگیا کہ عوام تو عوام بہت سے وہ جو علما کہلاتے ہیں روزمرہ کے ضروری جزئیات حتیٰ کہ فرائض و واجبات سے ناواقف اور جتنا جانتے ہیں اُس پر بھی عمل سے منحرف کہ ان کو دیکھ کر عوام کو سیکھنے اور عمل کرنے کا موقع ملتا اسی قلتِ علم و بے پروائی کا نتیجہ ہے کہ بہت سے ایسے مسائل کا جن سے واقف نہیں انکار کر بیٹھتے ہیں حالانکہ نہ خود علم رکھتے ہیں کہ جان سکیں نہ سیکھنے کا شوق کہ جاننے والوں سے دریافت کریں نہ علما کی خدمت میں حاضر رہتے کہ ان کی صحبت باعثِ برکت بھی ہے اور مسائل جاننے کا ذریعہ بھی اور اُردو میں کوئی ایسی کتاب کہ سلیس عام فہم قابلِ اعتماد ہو اب تک شائع نہ ہوئی بعض میں بہت تھوڑے مسائل کہ روزمرّہ کی ضروری باتیں بھی ان میں کافی طور پر نہیں اور بعض میں اغلاط کی کثرت لاجرم ایک ایسی کتاب کی بے حد ضرورت ہے کہ کم پڑھے اس سے فائدہ اُٹھائیں۔ لہٰذا فقیر بہ نظرِ خیر خواہیِ مسلمانان بمقتضائے الدین النصح لکلّ مسلم اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کرکے اس امرِ اہم و اعظم کی طرف متوجہ ہوا۔ حالانکہ میں خوب جانتا ہوں کہ نہ میرا یہ منصب نہ میں اس کام کے لائق نہ اتنی فرصت کہ پورا وقت صرف کرکے اس کام کو انجام دوں وحسبنا اللہ و نعم الوکیل ولاحول ولا قوۃ الّا باللہ العلی العظیم (۱) اس کتاب میں حتی الوسع یہ کوشش ہوگی کہ عبارت بہت آسان ہو کہ سمجھنے میں دِقت نہ ہو اور کم علم اور عورتیں اور بچے بھی اس سے فائدہ حاصل کرسکیں۔ پھر بھی علم بہت مشکل چیز ہے یہ ممکن نہیں کہ علمی دشواریاں بالکل جاتی رہیں ضرور بہت مواقع ایسے بھی رہیں گے کہ اہلِ علم سے سمجھنے کی حاجت ہوگی کم از کم اتنا نفع ضرور ہوگا کہ اس کا بیان انھیں متنبہ کرے گا اور نہ سمجھنا سمجھ والوں کی طرف

رجوع کی توجہ دلائے گا (۲) اس کتاب میں مسائل کی دلیلیں نہ لکھی جائیں گی کہ اوّل تو دلیلوں کا سمجھنا ہر شخص کا کام نہیں دوسرے دلیلوں کی وجہ سے اکثر ایسی الجھن پڑ جاتی ہے کہ نفسِ مسئلہ سمجھنا دشوار ہو جاتا ہے لہذا ہر مسئلے میں خالص منقح حکم بیان کر دیا جائے گا اور اگر کسی صاحب کو دلائل کا شوق ہو تو **فتاویٰ رضویہ شریف** کا مطالعہ کریں کہ اس میں ہر مسئلہ کی ایسی تحقیق کی گئی ہے جس کی نظیر آج دنیا میں موجود نہیں اور اس میں ہزارہا ایسے مسائل ملیں گے جن سے علماء کے کان بھی آشنا نہیں (۳) اس کتاب میں حتی الوسع اختلافات کا بیان نہ ہو گا کہ عوام کے سامنے جب دو مختلف باتیں پیش ہوں تو ذہن متحیر ہو گا کہ عمل کس پر کریں اور بہت سے خواہش کے بندے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جس میں اپنا فائدہ دیکھتے ہیں اُسے اختیار کر لیتے ہیں یہ سمجھ کر نہیں کہ یہی حق ہے بلکہ یہ خیال کر کے کہ اس میں اپنا مطلب حاصل ہوتا ہے پھر جب کبھی دوسرے میں اپنا فائدہ دیکھا تو اسے اختیار کر لیا اور یہ ناجائز ہے کہ اتباعِ شریعت نہیں بلکہ اتباعِ نفس ہے لہذا ہر مسئلہ میں مفتٰی بہ صحیح اصح راجح قول بیان کیا جائے گا کہ بلا دِقت ہر شخص عمل کر سکے اللہ تعالیٰ توفیق دے اور مسلمانوں کو اس سے فائدہ پہنچائے اور اس بے بضاعت کی کوشش قبول فرمائے وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت و الیہ انیب و صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ المختار و اٰلہ الاطہار و صحبہ المہاجرین والانصار و خلفائہ الاختان منہم والاصہار۔ والحمد للہ العزیز الغفار۔ وہا انا اشرع فی المقصود بتوفیق الملک المعبود اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون جن اور آدمی میں نے اسی لیے پیدا کیے کہ وہ میری عبادت کریں۔ ہر تھوڑی سی عقل والا بھی جانتا ہے کہ جو چیز جس کام کے لئے بنائی جائے اگر اس کام میں نہ آئے تو بیکار ہے تو جو انسان اپنے خالق و مالک کو نہ پہچانے اسکی بندگی و عبادت نہ کرے وہ نام کا آدمی ہے حقیقۃً آدمی نہیں بلکہ ایک بیکار چیز ہے تو معلوم ہوا کہ عبادت ہی سے آدمی آدمی ہے اور اسی سے فلاح

دنیوی و نجات اخروی ہے لہذا ہر انسان کے لیے عبادت کے اقسام و ارکان و شرائط و احکام کا جاننا ضروری ہے کہ بے علم عمل ناممکن اسی وجہ سے علم سیکھنا فرض ہے عبادت کی اصل ایمان ہے بغیر ایمان عبادت بیکار کہ جڑ ہی نہ رہی تو نتائج کہاں سے مترتب ہوں۔ درخت اسی وقت پھول پھل لاتا ہے کہ اس کی جڑ قائم ہو جڑ جدا ہونے کے بعد آگ کی خوراک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کافر لاکھ عبادت کرے اسکا سارا کیا دھرا برباد اور وہ جہنم کا ایندھن۔ قال اللہ تعالیٰ وَقَدِمْنَا اِلٰی مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰہُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا۔ کافروں نے جو کچھ کیا ہم اس کے ساتھ یوں پیش آئے کہ اُسے بکھرے ہوئے ذرّے کی طرح کر دیا جب آدمی مسلمان ہو لیا تو اس کے ذمہ دو قسم کی عبادتیں فرض ہوئیں ایک وہ کہ جوارح سے متعلّق ہے دوسری جس کا تعلق قلب سے ہے قسم دوم کے احکام و اصناف علم سلوک میں بیان ہوتے ہیں اور قسم اول سے فقہ بحث کرتا ہے اور یہیں اس کتاب میں بالفعل قسم اول ہی کو بیان کرنا چاہتا ہوں پھر جس کو جوارح یعنی ظاہر بدن سے تعلق ہے دو قسم ہے یا وہ معاملہ کہ بندے اور خاص اس کے رب کے درمیان ہے بندوں کے باہمی کسی کام کا بناؤ بگاڑ نہیں عام ازیں کہ ہر شخص اس کی ادا میں مستقل ہو جیسے نماز پنجگانہ و روزہ کہ ہر ایک بلا شرکت غیرے انھیں ادا کر سکتا ہے خواہ دوسروں کی شرکت کی ضرورت ہو جیسے نماز جماعت و جمعہ و عیدین میں کہ بے جماعت ناممکن ہیں مگر اس سے سب کا مقصود محض عبادت معبود ہے نہ کہ آپس کے کسی کام کا بنانا۔ دوسری قسم وہ کہ بندوں کے باہمی تعلقات ہی کی اصلاح اس میں مدِ نظر ہے جیسے نکاح یا خرید و فروخت وغیرہا۔ پہلی قسم کو عبادات دوسری کو معاملات کہتے ہیں پہلی قسم میں اگرچہ کوئی دنیوی نفع بظاہر مترتب نہ ہوا اور معاملات میں ضرور دنیوی فائدے ظاہر موجود ہیں۔ بلکہ یہی پہلو غالب ہے۔ مگر عبادت دونوں ہیں کہ معاملات بھی اگر خدا و رسول کے حکم کے موافق کئے جائیں تو استحقاق ثواب ہے ورنہ گناہ اور سبب عذاب۔ قسم اول یعنی عبادات چار ہیں۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ ان سب میں اہم و اعظم نماز ہے اور یہ عبادت اللہ عز و جل کو بہت محبوب ہے لہذا ہم کو چاہیے کہ سب سے پہلے اسی کو بیان کریں مگر نماز

پڑھنے سے پہلے نمازی کا طاہر اور پاک ہو لینا ضرور ہے کہ طہارت نماز کی کنجی ہے لہذا پہلے طہارت کے مسائل بیان کیے جائیں اس کے بعد نماز کے مسائل بیان ہوں گے ۔

# کتاب الطہارۃ

نماز کے لیے طہارت ایسی ضروری چیز ہے کہ بے اس کے نماز ہوتی ہی نہیں بلکہ جان بوجھ کر بے طہارت نماز ادا کرنے کو علما کفر لکھتے ہیں اور کیوں نہ ہو کہ اس بے وضو یا بے غسل نماز پڑھنے والے نے عبادت کی بے ادبی اور توہین کی۔ نبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت اس حدیث کو امام احمد نے جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کیا ایک روز نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم صبح کی نماز میں سورہ روم پڑھتے تھے اور متشابہ لگا بعد نماز ارشاد فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا جو ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اچھی طرح طہارت نہیں کرتے انھیں کی وجہ سے امام کو قراءت میں شبہہ پڑتا ہے اس حدیث کو نسائی نے شبیب بن ابی روح سے انھوں نے ایک صحابی سے روایت کیا جب بغیر کامل طہارت نماز پڑھنے کا یہ وبال ہے تو بے طہارت نماز پڑھنے کی نحوست کا کیا پوچھنا ایک حدیث میں فرمایا طہارت نصف ایمان ہے۔ اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے طہارت کی دو قسمیں ہیں صغریٰ کبریٰ۔ طہارت صغریٰ وضو ہے اور کبریٰ غسل جن چیزوں سے صرف وضو لازم ہوتا ہے ان کو حدث اصغر کہتے ہیں اور جن سے غسل فرض ہو انکو حدث اکبر ان سب کا اور ان کے متعلقات کا تفصیلاً ذکر کیا جائیگا **تنبیہ** چند ضروری اصطلاحات قابل ذکر ہیں کہ ان سے ہر جگہ کام پڑتا ہے۔ **فرض اعتقادی** جو دلیل قطعی سے ثابت ہو (یعنی ایسی دلیل سے جس میں کوئی شبہ نہ ہو) اس کا انکار کرنیوالا ائمۂ حنفیہ کے نزدیک مطلقاً کافر ہے اور اگر اس کی فرضیت دین اسلام کا عام خاص پر روشن واضح مسئلہ ہو جب تو اس کے منکر کے کفر پر اجماع قطعی ہے ایسا کہ جو اس منکر کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے اور بہر حال جو کسی فرض اعتقادی کو

بلا عذر صحیح شرعی قصداً ایک بار بھی چھوڑے فاسق و مرتکب کبیرہ و مستحق عذاب نار ہے جیسے نماز رکوع۔ سجود۔ **فرض عملی** وہ جس کا ثبوت تو ایسا قطعی نہ ہو مگر نظر مجتہد میں بحکم دلائل شرعیہ جزم ہے کہ بے اس کے کیے آدمی بری الذمہ نہ ہوگا یہاں تک کہ اگر وہ کسی عبادت کے اندر فرض ہے تو وہ عبادت بے اس کے باطل و کالعدم ہو گی اس کا بے وجہ انکار فسق و گمراہی ہے ہاں اگر کوئی شخص کہ دلائل شرعیہ میں نظر کا اہل ہے دلیل شرعی سے اس کا انکار کرے تو کر سکتا ہے جیسے آئمۂ مجتہدین کے اختلافات کہ ایک امام کسی چیز کو فرض کہتے ہیں اور دوسرے نہیں مثلاً حنفیہ کے نزدیک چوتھائی سر کا مسح وضو میں فرض ہے اور شافعیہ کے نزدیک ایک بال کا اور مالکیہ کے نزدیک پورے سر کا حنفیہ کے نزدیک وضو میں بسم اللہ کہنا اور نیت سنت ہے اور حنبلیہ و شافعیہ کے نزدیک فرض اور اسکے سوا اور بہت سی مثالیں ہیں اس فرض عملی میں ہر شخص اسکی پیروی کرے جس کا مقلد ہے اپنے امام کے خلاف بلا ضرورت شرعی دوسرے کی پیروی جائز نہیں **واجب اعتقادی** وہ کہ دلیل ظنی سے اسکی ضرورت ثابت ہو۔ فرض عملی و واجب عملی اسی کی دو قسمیں ہیں اور وہ انھیں دو میں منحصر **واجب عملی** وہ واجب اعتقادی کہ بے اسکے کیے بھی بری الذمہ ہونیکا احتمال ہو مگر غالب ظن اس کی ضرورت پر ہے اور اگر کسی عبادت میں اس کا بجا لانا درکار ہو تو عبادت بے اس کے ناقص رہے مگر ادا ہو جائے مجتہد دلیل شرعی سے واجب کا انکار کر سکتا ہے اور کسی واجب کا ایک بار بھی قصداً چھوڑنا گناہ صغیرہ ہے اور چند بار ترک کرنا کبیرہ۔
**سنّت مؤکدہ** وہ جس کو حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو البتہ بیان جواز کے واسطے کبھی ترک بھی فرمایا ہو یا وہ کہ اس کے کرنے کی تاکید فرمائی مگر جانب ترک بالکل مسدود نہ فرمائی ہو اس کا ترک اساءت اور کرنا ثواب اور نادراً ترک پر عتاب اور اس کی عادت پر استحقاق عذاب **سنّت غیر مؤکدہ** وہ کہ نظر شرع میں ایسی مطلوب ہو کہ اس کے ترک کو ناپسند رکھے مگر نہ اس حد تک کہ اس پر وعید عذاب فرمائے عام ازیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اس پر مداومت فرمائی یا نہیں اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا اگرچہ عادۃً ہو موجب عتاب نہیں **مستحب** وہ کہ نظر شرع میں پسند ہو مگر ترک پر کچھ ناپسندی نہ ہو خواہ خود حضور اقدس

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے کیا یا اُس کی ترغیب دی یا علمائے کرام نے پسند فرمایا اگرچہ احادیث میں اس کا ذکر نہ آیا۔ اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنے پر مطلقاً کچھ نہیں **مباح** وہ جس کا کرنا اور نہ کرنا یکساں ہو **حرام قطعی** یہ فرض کا مقابل ہے اس کا ایک بار بھی قصداً کرنا گناہ کبیرہ وفسق ہے اور بچنا فرض و ثواب **مکروہ تحریمی** یہ واجب کا مقابل ہے اس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گنا ہگار ہوتا ہے اگرچہ اس کا کرنا گناہ حرام سے کم ہے اور چند بار اس کا ارتکاب کبیرہ ہے **اساءت** جس کا کرنا بُرا ہوا ور نادراً کرنے والا مستحق عتاب اور التزام فعل پر استحقاق عذاب یہ سنّت مؤکدہ کے مقابل ہے۔ **مکروہ تنزیہی** جس کا کرنا شرع کو پسند نہیں مگر نہ اس حد تک کہ اس پر وعید عذاب فرمائے یہ سنّت غیر مؤکدہ کے مقابل ہے **خلاف اولیٰ** وہ کہ نہ کرنا بہتر تھا کیا تو کچھ مضائقہ وعتاب نہیں یہ مستحب کا مقابل ہے ان کے بیان میں عبارتیں مختلف ملیں گی مگر یہی عطر تحقیق ہے۔ وللہ الحمد حمداً کثیراً مبارکاً فیہ مبارکاً علیہ کما یحب ربنا ویرضٰی ۔

# وضو کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:۔ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ ؕ یعنی اے ایمان والو جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو (اور وضو نہ ہو) تو اپنے مُنہ اور کہنیوں تک ہاتھوں کو دھوؤ اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھوؤ۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ فضائل وضو میں چند احادیث ذکر کی جائیں پھر اس کے متعلق احکام فقہی کا بیان ہو **حدیث ۱**۔ امام بخاری و امام مسلم ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں قیامت کے دن میری امت اس حالت میں بُلائی جائے گی کہ مُنہ اور ہاتھ پاؤں آثار وضو سے چمکتے ہوں گے توجس سے ہو سکے چمک زیادہ کرے۔ **حدیث ۲**۔ صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

مروی ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام سے ارشاد کیا میں تمھیں ایسی چیز نہ بتادوں جس کے سبب اللہ تعالےٰ خطائیں محو فرمادے اور درجات بلند کرے عرض کی ہاں یا رسول اللہ فرمایا جس وقت وضو ناگوار ہوتا ہے اُس وقت وضوئے کامل کرنا اور مسجدوں کی طرف قدموں کی کثرت اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار اس کا ثواب ایسا ہے جیسا کفار کی سرحد پر حمایت بلادِ اسلام کے لیے گھوڑا باندھنے کا۔ **حدیث ۳** - امام مالک و نسائی عبد اللہ صنابحی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسلمان بندہ جب وضو کرتا ہے تو کلی کرنے سے منہ کے گناہ گر جاتے ہیں اور اور جب ناک میں پانی ڈال کر صاف کیا تو ناک کے گناہ نکل گئے اور جب مُنہ دھویا تو اسکے چہرہ کے گناہ نکلے یہاں تک کہ پلکوں کے نکلے اور جب ہاتھ دھوئے تو ہاتھوں کے گناہ نکلے یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں سے نکلے اور جب سر کا مسح کیا تو سر کے گناہ نکلے یہاں تک کہ کانوں سے نکلے اور جب پاؤں دھوئے تو پاؤں کی خطائیں نکلیں یہاں تک کہ ناخنوں سے پھر اس کا مسجد کو جانا اور نماز مزید براں **حدیث ۴** - بزاز نے باسناد حسن روایت کی کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنے غلام حمران سے وضو کے لیے پانی مانگا اور سردی کی رات میں باہر جانا چاہتے تھے حمران کہتے ہیں میں پانی لایا اُنھوں نے مُنہ ہاتھ دھوئے تو میں نے کہا اللہ آپکو کفایت کرے رات تو بہت ٹھنڈی ہے اس پر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ جو بندہ وضوئے کامل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخشدیتا ہے **حدیث ۵** - طبرانی نے اوسط میں حضرت امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو سخت سردی میں کامل وضو کرے اس کے لیے دونا ثواب ہے **حدیث ۶** - امام احمد بن حنبل نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایک ایک بار وضو کرے تو یہ ضروری بات ہے اور جو دو دو بار وضو کرے اُس کو دونا ثواب اور جو تین تین بار دھوئے تو یہ میرا اور اگلے نبیوں کا

کا وضو ہے **حدیث ۷** - صحیح مسلم میں عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو مسلمان وضو کرے اور اچھا وضو کرے پھر کھڑا ہو اور باطن و ظاہر سے متوجہ ہوکر دو رکعت نماز پڑھے اس کے لیے جنت واجب ہوتی ہے **حدیث ۸** - مسلم میں حضرت امیر المومنین فاروق اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو کوئی وضو کرے اور کامل وضو کرے پھر پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہو **حدیث ۹** - ترمذی نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو پر وضو کرے اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی **حدیث ۱۰** - ابن خزیمہ اپنی صحیح میں راوی کہ عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ایک دن صبح کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو بلایا اور فرمایا اے بلال کس عمل کے سبب جنت میں تو مجھ سے آگے آگے جا رہا تھا میں رات جنت میں گیا تو تیرے پاؤں کی آہٹ اپنے آگے پائی بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ میں جب اذان کہتا اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھ لیتا اور میرا جب کبھی وضو ٹوٹتا وضو کر لیا کرتا۔ حضور نے فرمایا اسی سبب سے - **حدیث ۱۱** - ترمذی و ابن ماجہ سعید بن زید رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بسم اللہ نہ پڑھی اس کا وضو نہیں یعنی وضوئے کامل نہیں اسکے معنے وہ ہیں جو دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا **حدیث ۱۲** - دار قطنی اور بیہقی اپنی سنن میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ جس نے بسم اللہ کہکر وضو کیا سر سے پاؤں تک اس کا سارا بدن پاک ہو گیا اور جس نے بغیر بسم اللہ وضو کیا اس کا اتنا ہی بدن پاک ہوگا جتنے پر پانی گذرا **حدیث ۱۳** - امام بخاری و مسلم ابو ہریرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب کوئی خواب سے بیدار ہو تو وضو کرے اور تین بار ناک صاف کرے کہ شیطان اس کے نتھنے پر رات گزارتا ہے **حدیث ۱۴**۔ طبرانی باسناد حسن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری اُمت پر شاق ہوگا تو میں ان کو ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا امر فرما دیتا (یعنی فرض کر دیتا اور بعض روایتوں میں لفظ فرض بھی آیا ہے) **حدیث ۱۵**۔ اسی طبرانی کی ایک روایت میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی نماز کے لیے تشریف نہ لے جاتے تاوقتیکہ مسواک نہ فرما لیتے **حدیث ۱۶**۔ صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ حضور باہر سے جب گھر میں تشریف لاتے تو سب سے پہلا کام مسواک کرنا ہوتا۔ **حدیث ۱۷**۔ امام احمد ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک کا التزام رکھو کہ وہ سبب ہے مونھ کی صفائی اور رب تبارک تعالیٰ کی رضا کا **حدیث ۱۸**۔ ابونعیم جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دو رکعتیں جو مسواک کرکے پڑھی جائیں افضل ہیں بے مسواک کی ستر رکعتوں سے **حدیث ۱۹**۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جو نماز مسواک کرکے پڑھی جائے وہ اس نماز سے کہ بے مسواک کیے پڑھی گئی ستر حصے افضل ہے **حدیث ۲۰**۔ مشکوٰۃ میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ دس چیزیں فطرت سے ہیں (یعنی انکا حکم ہر شریعت میں تھا) مونچھیں کترانا داڑھی بڑھانا۔ مسواک کرنا۔ ناک میں پانی ڈالنا ناخن تراشنا۔ انگلیوں کی چنٹیں دھونا۔ بغل کے بال دور کرنا۔ موئے زیر ناف مونڈنا۔ استنجا کرنا۔ کلی کرنا۔ **حدیث ۲۱**۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب مسواک کر لیتا ہے پھر نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو فرشتہ اسکے پیچھے کھڑا ہوکر قراءت سنتا ہے پھر اس سے قریب ہوتا ہے یہاں تک کہ اپنا مُنہ اس کے مُنہ پر رکھ دیتا ہے مشائخ کرام فرماتے ہیں کہ جو شخص مسواک کا عادی ہو مرتے وقت اسے کلمہ پڑھنا نصیب ہوگا اور جو

افیون کھانا ہو مرتے وقت اسے کلمہ نصیب نہ ہو گا۔ **احکام فقہی** وہ آیۂ کریمہ جو اوپر لکھی گئی اس سے یہ ثابت کہ وضو میں چار فرض ہیں۔ منہ دھونا کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا سر کا مسح کرنا۔ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کا دھونا **فائدہ** کسی عضو کے دھونے کے یہ معنی ہیں کہ اس عضو کے ہر حصہ پر کم سے کم دو بوند پانی بہ جائے۔ بھیگ جانے یا تیل کی طرح پانی چپڑ لینے یا ایک آدھ بوند بہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے نہ اس سے وضو یا غسل ادا ہو۔ اس امر کا لحاظ بہت ضروری ہے لوگ اسکی طرف توجہ نہیں کرتے اور نمازیں اکارت جاتی ہیں۔ بدن میں بعض جگہیں ایسی ہیں کہ جب تک ان کا خاص خیال نہ کیا جائے ان پر پانی نہ بہے گا۔ جس کی تشریح ہر عضو میں بیان کی جائیگی۔ کسی جگہ موضع حدث پر تری پہنچنے کو مسح کہتے ہیں۔ **منہ دھونا** شروع پیشانی سے (یعنی جہاں سے بال جمنے کی انتہا ہو) ٹھوڑی تک طول میں اور عرض میں ایک کان سے دوسرے کان تک منہ ہے اس حد کے اندر جلد کے ہر حصہ پر ایک مرتبہ پانی بہانا فرض ہے **مسئلہ** جس کے سر کے اگلے حصہ کے بال گر گئے یا جمتے نہیں اس پر وہیں تک موںھ دھونا فرض ہے جہاں تک عادۃً بال ہوتے ہیں اور اگر عادۃً جہانتک بال ہوتے ہیں اس سے نیچے تک کسی کے بال جمے تو ان زائد بالوں کا جڑ تک دھونا فرض ہے **مسئلہ** مونچھوں یا بھوؤں یا بچی کے بال گھنے ہوں کہ کھال بالکل نہ دکھائی دے تو جلد کا دھونا فرض نہیں بالوں کا دھونا فرض ہے اور اگر ان جگہوں کے بال گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا بھی فرض ہے **مسئلہ** اگر مونچھیں بڑھ کر لبوں کو چھپا لیں تو اگرچہ گھنی ہوں مونچھیں ہٹا کر لب کا دھونا فرض ہے۔ **مسئلہ** داڑھی کے بال اگر گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا فرض ہے اور اگر گھنے ہوں تو گلے کی طرف دبانے سے جس قدر چہرے کے گرد میں آئیں ان کا دھونا فرض ہے اور جڑوں کا دھونا فرض نہیں اور جو حلقے سے نیچے ہوں ان کا دھونا ضرور نہیں اور اگر کچھ حصہ میں گھنے ہوں اور کچھ چھدرے تو جہاں گھنے ہوں وہاں بال اور جہاں چھدرے ہوں اس جگہ جلد کا دھونا فرض ہے **مسئلہ** لبوں کا وہ حصہ جو

عادۃً لب بند کرنے کے بعد ظاہر رہتا ہے اس کا دھونا فرض ہے تو اگر کوئی خوب زور سے لب بند کرلے کہ اس میں کچھ حصہ چھپ گیا کہ اس پر پانی نہ پہنچا نہ کلی کی کہ دھل جاتا تو وضو نہ ہوا ہاں وہ حصہ جو عادۃً موہنھ بند کرنے میں ظاہر نہیں ہوتا اس کا دھونا فرض نہیں۔ **مسئلہ** رخسار اور کان کے بیچ میں جو جگہ ہے جسے کنپٹی کہتے ہیں اس کا دھونا فرض ہے ہاں اس حصہ میں جتنی جگہ داڑھی کے گھنے بال ہوں وہاں بالوں کا اور جہاں بال نہ ہوں یا گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا فرض ہے **مسئلہ** نتھ کا سوراخ اگر بند نہ ہو تو اس میں پانی بہانا فرض ہے۔ اگر تنگ ہو تو پانی ڈالنے میں نتھ کو حرکت دے ورنہ ضروری نہیں۔ **مسئلہ** آنکھوں کے ڈھیلے اور پپوٹوں کی اندرونی سطح کا دھونا کچھ درکار نہیں بلکہ نہ چاہیے کہ مضر ہے **مسئلہ** موہنھ دھوتے وقت آنکھیں زور سے میچ لیں کہ پلک کے متصل ایک خفیف سی تحریر بند ہوگئی اور اس پر پانی نہ بہا اور وہ عادۃً بند کرنے سے ظاہر رہتی ہو تو وضو ہو جائیگا مگر ایسا کرنا نہیں چاہیے اور اگر کچھ زیادہ دھلنے سے رہ گیا تو وضو نہ ہوگا **مسئلہ** آنکھ کے کوئے پر پانی بہانا فرض ہے۔ مگر سرمہ کا جرم کوئے یا پلک میں رہ گیا اور وضو کر لیا اور اطلاع نہ ہوئی اور نماز پڑھ لی تو حرج نہیں نماز ہوگئی وضو بھی ہوگیا اور اگر معلوم ہے تو اُسے چھڑا کر پانی بہانا ضرور ہے **مسئلہ** پلک کا ہر بال پورا دھونا فرض ہے اگر اس میں کیچڑ وغیرہ کوئی سخت چیز جم گئی ہو تو چھڑانا فرض ہے **ہاتھ دھونا** اس حکم میں کہنیاں بھی داخل ہیں **مسئلہ** اگر کہنیوں سے ناخن تک کوئی جگہ ذرہ بھر بھی دھلنے سے رہ جائے گی وضو نہ ہوگا **مسئلہ** ہر قسم کے جائز ناجائز گہنے چھلے انگوٹھیاں پہنچیاں کنگن کانچ لاکھ وغیرہ کی چوڑیاں ریشم کے لچھے وغیرہ اگر اتنے تنگ ہوں کہ نیچے پانی نہ بہے تو اُتار کر دھونا فرض ہے اور اگر صرف ہلا کر دھونے سے پانی بہ جاتا ہو تو حرکت دینا ضروری ہے اور اگر ڈھیلے ہوں کہ بے ہلائے بھی نیچے پانی بہ جائیگا تو کچھ ضروری نہیں۔ **مسئلہ** ہاتھوں کی آٹھوں گھائیاں اُنگلیوں کی کروٹیں ناخنوں کے

اندر جو جگہ خالی ہے کلائی کا بال جڑ سے نوک تک ان سب پر پانی بہ جانا ضروری ہے اگر کچھ بھی رہ گیا یا بالوں کی جڑوں پر پانی بہ گیا کسی ایک بال کی نوک پر نہ بہا وضو نہ ہوا مگر ناخنوں کے اندر کا میل معاف ہے **مسئلہ** بجائے پانچ کے چھ انگلیاں ہیں تو سب کا دھونا فرض ہے اور اگر ایک مونڈھے پر دو ہاتھ نکلے تو جو پورا ہے اس کا دھونا فرض ہے اور اس دوسرے کا دھونا فرض نہیں مستحب ہے۔ مگر اس کا وہ حصہ کہ اس ہاتھ کے موضع فرض سے متصل ہے اتنے کا دھونا فرض ہے۔ **سر کا مسح** چوتھائی سر کا مسح فرض ہے **مسئلہ** مسح کرنے کے لئے ہاتھ تر ہونا چاہیے خواہ ہاتھ میں تری اعضا کے دھونے کے بعد رہ گئی ہو یا نئے پانی سے ہاتھ تر کر لیا ہو **مسئلہ** کسی عضو کے مسح کے بعد جو ہاتھ میں تری باقی رہ جائے گی وہ دوسرے عضو کے مسح کے لیئے کافی نہ ہوگی **مسئلہ** سر پر بال نہ ہوں تو جلد کی چوتھائی اور جو بال ہوں تو خاص سر کے بالوں کی چوتھائی کا مسح فرض ہے اور سر کا مسح اسی کو کہتے ہیں **مسئلہ** عمامے ٹوپی دوپٹے پر مسح کافی نہیں۔ ہاں اگر ٹوپی دوپٹہ اتنا باریک ہو کہ تری پھوٹ کر چوتھائی سر کو تر کر دے تو مسح ہو جائے گا **مسئلہ** سر سے جو بال لٹک رہے ہوں اُن پر مسح کرنے سے مسح نہ ہوگا **چوتھا فرض پاؤں کو گٹوں سمیت ایک دفعہ دھونا** **مسئلہ** چھلے اور پاؤں کے گہنوں کا وہی حکم ہے جو اوپر بیان کیا گیا ہے۔ **مسئلہ** بعض لوگ کسی بیماری کی وجہ سے پاؤں کے انگوٹھوں میں اس قدر کھینچکر دھاگا باندھ دیتے ہیں کہ پانی کا بہنا درکنار تاگے کے نیچے تر بھی نہیں ہوتا ان کو اس سے بچنا لازم ہے کہ اس صورت میں وضو نہیں ہوتا۔ **مسئلہ** گھائیاں اور انگلیوں کی کروٹیں تلوے ایڑیاں کونچیں سب کا دھونا فرض ہے **مسئلہ** جن اعضا کا دھونا فرض ہے ان پر پانی بہ جانا شرط ہے یہ ضرور نہیں کہ قصداً پانی بہائے اگر بلا قصد و اختیار بھی ان پر پانی بہ جائے (مثلاً مینہ برسا اور اعضائے وضو کے ہر حصہ سے دو دو قطرے مینہ کے بہ گئے وہ اعضا دُھل گئے اور سر کا چوتھائی حصہ نم ہو گیا یا کسی تالاب میں گر پڑا اور اعضائے وضو پر پانی گذر گیا وضو ہو گیا **مسئلہ** جس چیز کی آدمی کو

عموماً خصوصاً ضرورت پڑتی رہتی ہے اور اس کی نگہداشت و احتیاط میں حرج ہو ناخنوں کے اندر یا اوپر یا اور کسی دھونے کی جگہ پر اس کے لگے رہ جانے سے اگرچہ جرم دار ہو اگرچہ اسکے نیچے پانی نہ پہنچے اگرچہ سخت چیز ہو وضو ہو جائیگا جیسے پکانے گوندھنے والوں کے لیے آٹا رنگریز کے لیے رنگ کا جرم عورتوں کے لیے مہندی کا جرم لکھنے والوں کے لیے روشنائی کا جرم مزدور کے لیے گارا مٹی۔ عام لوگوں کے لیے کوئے یا پلک میں سرمہ کا جرم اسی طرح بدن کا میل مٹی۔ غبار۔ مکھی۔ مچھر کی بیٹ وغیرہا **مسئلہ** کسی جگہ چھالا تھا اور وہ سوکھ گیا اگر اسکی کھال جدا نہ ہوئی تو کھال جدا کرکے پانی بہانا ضروری نہیں بلکہ اسی چھالے کی کھال پر پانی بہا لینا کافی ہے۔ پھر اس کو جدا کر دیا تو اب بھی اس پر پانی بہانا ضروری نہیں **مسئلہ** مچھلی کا سنّا اعضائے وضو پر چپکا رہ گیا وضو نہ ہوگا۔ کہ پانی اُس کے نیچے نہ بہے گا۔

**وضو کی سنتیں۔ مسئلہ** وضو پر ثواب پالینے کے لیے حکم الٰہی بجالانے کی نیت سے وضو کرنا ضرور ہے ورنہ وضو ہو جائیگا ثواب نہ پائے گا **مسئلہ** بسم اللہ سے شروع کرے اور اگر وضو سے پہلے استنجا کرے تو قبل استنجے کے بھی بسم اللہ کہے مگر پاخانہ میں جانے یا بدن کھولنے سے پہلے کہے کہ نجاست کی جگہ اور بعد ستر کھولنے کے زبان سے ذکر الٰہی منع ہے **مسئلہ** اور شروع یوں کرے کہ پہلے ہاتھوں کو گٹوں تک تین تین بار دھوئے **مسئلہ** اگر پانی بڑے برتن میں ہو اور کوئی چھوٹا برتن بھی نہیں کہ اس میں پانی اونڈیل کر ہاتھ دھوئے تو اسے چاہیے کہ بائیں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر صرف وہ انگلیاں پانی میں ڈالے ہتھیلی کا کوئی حصّہ پانی میں نہ پڑے اور پانی نکال کر دہنا ہاتھ گٹے تک تین بار دھوئے پھر داہنے ہاتھ کو جہاں تک دھویا ہے بلا تکلف پانی میں ڈال سکتا ہے اور اس سے پانی نکال کر بایاں ہاتھ دھوئے **مسئلہ** یہ اس صورت میں ہے کہ ہاتھ میں کوئی نجاست نہ لگی ہو ورنہ کسی طرح ہاتھ ڈالنا جائز نہیں ہاتھ ڈالے گا تو پانی ناپاک ہو جائے گا۔ **مسئلہ** اگر چھوٹے برتن میں پانی ہے یا پانی تو بڑے برتن میں ہے مگر وہاں کوئی چھوٹا برتن

بھی موجود ہے اور اس نے بے دھویا ہاتھ پانی میں ڈال دیا بلکہ انگلی کا پورا یا ناخن ڈالا تو وہ سارا پانی وضو کے قابل نہ رہا مائے مستعمل ہو گیا[1] **مسئلہ** یہ اس وقت ہے کہ جتنا ہاتھ پانی میں پہنچا اس کا کوئی حصہ بے دُھلا ہو ورنہ اگر پہلے ہاتھ دھو چکا اور اس کے بعد حدث نہ ہوا تو جس قدر حصہ دھلا ہوا ہو اتنا پانی میں ڈالنے سے مستعمل نہ ہوگا۔ اگرچہ کہنی تک ہو بلکہ غیر جنب نے اگر کہنی تک ہاتھ دھو لیا تو اس کے بعد بغل تک ڈال سکتا ہے کہ اب اس کے ہاتھ پر کوئی حدث باقی نہیں ہاں جنب کہنی سے اوپر اتنا ہی حصہ ڈال سکتا ہے جتنا دھو چکا ہے کہ اس کے سارے بدن پر حدث ہے **مسئلہ** جب سو کر اُٹھے تو پہلے ہاتھ دھوئے استنجے کے قبل بھی اور بعد بھی **مسئلہ** کم سے کم تین تین مرتبہ داہنے بائیں اوپر نیچے کے دانتوں میں مسواک کرے اور ہر مرتبہ مسواک کو دھوئے اور مسواک نہ بہت نرم ہو نہ سخت اور پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو میوے یا خوشبودار پھول کے درخت کی نہ ہو چھنگلیا کے برابر موٹی اور زیادہ سے زیادہ ایک بالشت لمبی اور اتنی چھوٹی بھی نہ ہو کہ مسواک کرنا دشوار ہو جو مسواک ایک بالشت سے زیادہ ہو اس پر شیطان بیٹھتا ہے۔ مسواک جب قابل استعمال نہ رہے تو اسے دفن کر دیں یا کسی جگہ احتیاط سے رکھ دیں کہ کسی ناپاک جگہ نہ گرے کہ ایک تو وہ آلۂ ادائے سنت ہے اسکی تعظیم چاہیے دوسرے آب دہن مسلم ناپاک جگہ ڈالنے سے خود محفوظ رکھنا چاہیے اسی لیے پاخانہ میں تھوکنے کو علما نے نامناسب لکھا ہے **مسئلہ** مسواک داہنے ہاتھ سے کرے اور اسطرح ہاتھ میں لے کہ چھنگلیا مسواک کے نیچے اور بیچ کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا سرے پر نیچے ہو اور مٹھی نہ باندھے **مسئلہ** دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کرے لمبائی میں نہیں۔ چت لیٹ کر مسواک نہ کرے **مسئلہ** پہلے داہنی جانب کے

[1] یہ مسئلہ معرکۃ الآرا ہے اور صحیح یہی ہے جو یہاں مذکور ہوا جیسا کہ ہدایہ و فتح القدیر و تبیین و فتاویٰ قاضی خان و کافی و خلاصہ و غنیہ و حلیہ و کتاب الحسن عن ابی حنیفہ و کتب امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ و دیگر کتب فقہ میں مصرح ہے اور اسکی کامل تحقیق منظور ہو تو رسالہ مبارکہ النمیقۃ الانقی فی الفرق بین الملاقی والملقی کا مطالعہ کیا جائے ۱۲ منہ

اوپر کے دانت مانجھے پھر بائیں جانب کے اوپر کے دانت پھر داہنی جانب کے نیچے کے پھر بائیں جانب کے نیچے کے **مسئلہ** جب مسواک کرنا ہو تو اسے دھولے یوہیں فارغ ہونے کے بعد دھو ڈالے اور زمین پر پڑی نہ چھوڑ دے بلکہ کھڑی رکھے اور ریشہ کی جانب اوپر ہو **مسئلہ** اگر مسواک نہ ہو تو انگلی یا سنگین کپڑے سے دانت مانجھ لے یوہیں اگر دانت نہ ہوں تو انگلی یا کپڑا مسوڑھوں پر پھیر لے **مسئلہ** مسواک نماز کے لیے سنت نہیں بلکہ وضو کیلیے تو جو ایک وضو سے چند نمازیں پڑھے اس سے ہر نماز کے لیے مسواک کا مطالبہ نہیں جب تک تغیر رائحہ نہ ہوا ہو ورنہ اس کے دفع کے لیے مستقل سنت ہے البتہ اگر وضو میں مسواک نہ کی تھی تو اب نماز کے وقت کرلے **مسئلہ** پھر تین چلّو پانی سے تین کلیاں کرے کہ ہر بار مونھ کے ہر پرزے پر پانی بہ جائے اور روزہ دار نہ ہو تو غرغرہ کرے **مسئلہ** پھر تین چلّو سے تین بار ناک میں پانی چڑھائے کہ جہاں تک نرم گوشت ہوتا ہے ہر بار اس پر پانی بہ جائے اور روزہ دار نہ ہو تو ناک کی جڑ تک پانی پہنچائے اور یہ دونوں کام داہنے ہاتھ سے کرے پھر بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے **مسئلہ** مونھ دھوتے وقت داڑھی کا خلال کرے بشرطیکہ احرام نہ باندھے ہو یوں کہ انگلیوں کو گردن کی طرف سے داخل کرے اور سامنے نکالے **مسئلہ** ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرے پاؤں کی انگلیوں کا خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے کرے اس طرح داہنے پاؤں میں چھنگلیا سے شروع کرے اور انگوٹھے پر ختم کرے اور بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیا پر ختم کرے اور اگر بے خلال کیے پانی انگلیوں کے اندر سے نہ بہتا ہو تو خلال فرض ہے یعنی پانی پہنچانا اگرچہ بے خلال ہو مثلاً گھاٹیاں کھول کر اوپر سے پانی ڈال دیا یا پاؤں حوض میں ڈال دیا **مسئلہ** جو اعضا دھونے کے ہیں ان کو تین تین بار دھوئے ہر مرتبہ اس طرح دھوئے کہ کوئی حصّہ رہ نہ جائے ورنہ سنت ادا نہ ہوگی۔ **مسئلہ** اگر یوں کیا کہ پہلی مرتبہ کچھ دھل گیا اور دوسری بار کچھ اور تیسری دفعہ کچھ کہ تینوں بار میں پورا عضو دُھل گیا تو یہ ایک ہی بار دھونا ہوگا اور وضو ہو جائے گا مگر خلاف سنت آس میں چلّوؤں

کی گنتی نہیں بلکہ پورا عضو دھونے کی گنتی ہے کہ وہ تین مرتبہ ہو اگرچہ کتنے ہی چلوؤں سے۔
**مسئلہ** پورے[١٢] سر کا ایک بار مسح کرنا اور کانوں[١٣] کا مسح کرنا اور ترتیب[١٤] کہ پہلے مونھ پھر ہاتھ دھوئیں پھر سر کا مسح کریں پھر پاؤں دھوئیں اگر خلاف ترتیب وضو کیا یا کوئی اور سنت چھوڑ گیا تو وضو ہو جائیگا مگر ایک آدھ دفعہ ایسا کرنا بُرا ہے اور ترک سنت مؤکدہ کی عادت ڈالی تو گنہگار ہے اور[١٥] داڑھی کے جو بال مونھ کے دائرے سے نیچے ہیں ان کا مسح سنت ہے اور دھونا مستحب ہے اور[١٦] اعضا کو اس طرح دھونا کہ پہلے والا عضو سوکھنے نہ پائے۔
**وضو کے مستحبات** بہت سے مستحبات ضمناً اوپر ذکر ہو چکے بعض باقی رہ گئے وہ لکھے جاتے ہیں **مسئلہ** داہنی جانب سے ابتدا کریں مگر[٢] دونوں رخسارے کہ ان دونوں کو ساتھ ہی ساتھ دھوئیں گے ایسے ہی دونوں کانوں[٣] کا مسح ساتھ ہی ساتھ ہوگا۔ ہاں اگر کسی کے ایک ہی ہاتھ ہو تو مونھ دھونے[٤] اور مسح[٥] کرنے میں بھی دہنے کو مقدم کرے ۔
انگلیوں[٦] کی پشت سے گردن[٧] کا مسح کرنا وضو کرتے وقت کعبہ[٨] رو اونچی[٩] جگہ بیٹھنا[١٠] وضو کا پانی پاک جگہ گرانا اور پانی بہاتے وقت اعضا پر ہاتھ پھیرنا[١١] خاص کر جاڑے میں پہلے[١٢] تیل کی طرح پانی چپڑ لینا خصوصاً جاڑے میں اپنے[١٤] ہاتھ سے پانی بھرنا دوسرے[١٥] وقت کے لیئے پانی بھر کر رکھ چھوڑنا[١٦] وضو کرنے میں بغیر ضرورت دوسرے سے مدد نہ لینا انگوٹھی[١٧] کو حرکت دینا جب کہ ڈھیلی ہو کہ اس کے نیچے پانی بہ جانا معلوم ہو فرض ہوگا صاحب[١٨] عذر نہ ہو تو وقت سے پہلے وضو کر لینا اطمینان[١٩] سے وضو کرنا عوام میں جو مشہور ہے کہ "وضو جوان کا سا نماز بوڑھوں کی سی یعنی وضو جلد کریں" ایسی جلدی نہ چاہیئے جس سے کوئی سنت یا مستحب ترک ہو کپڑوں[٢٠] کو ٹپکتے قطروں سے محفوظ رکھنا کانوں[٢١] کا مسح کرتے وقت بھیگی چھنگلیا کانوں کے سوراخ میں داخل کرنا۔ جو وضو کامل طور پر کرتا ہو کہ کوئی جگہ باقی نہ رہ جاتی ہو اسے کوؤں ٹخنوں ایڑیوں تلووں کونچوں گھائیوں کہنیوں کا بالتخصیص خیال رکھنا مستحب ہے اور بے خیالی کرنے والوں کو تو فرض ہے کہ

اکثر دیکھا گیا ہے کہ یہ مواضع خشک رہ جاتے ہیں یہ نتیجہ ان کی بے خیالی کا ہے ایسی بے خیالی حرام ہے اور خیال رکھنا فرض وضو[23] کا برتن مٹی کا ہوتا نبے وغیرہ کا ہو تو بھی حرج نہیں مگر قلعی[24] کیا ہوا۔ اگر وضو کا برتن لوٹے کی قسم سے ہو تو بائیں[25] جانب رکھے اور طشت کی قسم سے ہو تو داہنی[26] جانب آفتابہ میں دستہ لگا ہو تو دستہ[27] کو تین بار دھو لیں اور ہاتھ اس کے دستہ[28] پر رکھیں اس کے مُنہ پر نہ رکھیں داہنے[29] ہاتھ سے کلی کرنا ناک میں پانی ڈالنا بائیں[30] ہاتھ سے ناک صاف کرنا بائیں[31] ہاتھ کی چھنگلیا ناک میں ڈالنا پاؤں[32] کو بائیں ہاتھ سے دھونا مونھ[33] دھوتے میں ماتھے کے سرے پر ایسا پھیلا کر پانی ڈالنا کہ اوپر کا بھی کچھ حصہ دھل جائے **تنبیہ** بہت سے لوگ یوں کرتے ہیں کہ ناک یا آنکھ یا بھوؤں پر چلّو ڈال کر سارے مونھ پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ مونھ دُھل گیا حالانکہ پانی کا اوپر چڑھنا کوئی معنی نہیں رکھتا اس طرح دھونے میں مونھ نہیں دُھلتا اور وضو نہیں ہوتا۔ دونوں[34] ہاتھ سے مونھ دھونا ہاتھ[35] پاؤں دھوتے میں انگلیوں سے شروع کرنا چہرے[36] اور ہاتھ[37] پاؤں کی روشنی وسیع کرنا یعنی جتنی جگہ پر پانی بہانا فرض ہے اس کے اطراف میں کچھ بڑھانا مثلاً نصف بازو و نصف پنڈلی تک دھونا مسح[38] سر میں مستحب طریقہ یہ ہے کہ انگوٹھے اور کلمے کی انگلی کے سوا ایک ہاتھ کی باقی انگلیوں کا سرا دوسرے ہاتھ کی تینوں انگلیوں کے سرے سے ملائے اور پیشانی کے بال یا کھال پر رکھ کر گدی تک اس طرح لے جائے کہ ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں وہاں سے ہتھیلیوں سے مسح کرتا واپس لائے اور کلمہ[39] کی انگلی کے پیٹ سے کان کے اندرونی حصہ کا مسح کرنے اور انگوٹھے[40] کے پیٹ سے کان کی بیرونی سطح کا اور انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح ہر عضو[41] دھو کر اس پر ہاتھ پھیر دینا چاہیے کہ بوندیں بدن یا کپڑے پر نہ ٹپکیں خصوصاً جب مسجد میں جانا ہو کہ قطروں کا مسجد میں ٹپکنا مکروہ تحریمی ہے بہت[42] بھاری برتن سے وضو نہ کرے خصوصاً کمزور کہ پانی بے احتیاطی سے گرے گا۔ زبان[43] سے کہہ لینا کہ وضو کرتا ہوں ہر عضو[44] کے دھوتے یا مسح کرتے وقت نیت

وضو حاضر رہنا اور بسم اللہ[۴۵] کہنا اور درود[۴۶] اور اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ[۴۷] (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور کلّی[۴۸] کے وقت اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ[۱] اور ناک[۴۹] میں پانی ڈالتے وقت اَللّٰهُمَّ اَرِحْنِيْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرِحْنِيْ رَائِحَةَ النَّارِ[۳] اور مونھ[۵۰] دھوتے وقت اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ[۴] اور داہنا[۵۱] ہاتھ دھوتے وقت اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِيَمِيْنِيْ وَحَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا[۵] اور بایاں[۵۲] ہاتھ دھوتے وقت اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِشِمَالِيْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِيْ[۶] اور سر[۵۳] کا مسح کرتے وقت اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِيْ تَحْتَ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ[۷] اور کانوں[۵۴] کا مسح کرتے وقت اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ[۸] اور گردن[۵۵] کا مسح کرتے وقت اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ[۹] اور داہنا[۵۶] پاؤں دھوتے وقت اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِيْ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ[۱۰] اور بایاں[۵۷] پاؤں دھوتے وقت اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْيِيْ مَشْكُوْرًا وَّتِجَارَتِيْ لَنْ تَبُوْرَ[۱۱] پڑھے یا سب جگہ درود شریف ہی پڑھے اور یہی افضل ہے۔ اور[۵۸] وضو سے فارغ ہوتے ہی یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ[۱۲] اور[۵۹] بچا ہوا پانی کھڑے

---

[۱] میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسکے بندے اور رسول ہیں ۱۲ [۲] اے اللہ تو میری مدد کر کہ قرآن کی تلاوت اور تیرا ذکر و شکر کروں اور تیری اچھی عبادت کروں ۱۲

[۳] اے اللہ تو مجھ کو جنت کی خوشبو سونگھا اور جہنم کی بو سے بچا ۱۲ [۴] اے اللہ تو میرے چہرے کو اوجالا کر جسدن کہ کچھ منھ سپید ہونگے اور کچھ سیاہ ۱۲ [۵] اے اللہ میرا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دے اور مجھ سے آسان حساب کرنا ۱۲ [۶] اے اللہ میرا نامۂ اعمال نہ بائیں ہاتھ میں دے اور نہ پیٹھ کے پیچھے سے ۱۲ [۷] اے اللہ تو مجھے اپنے عرش کے سایہ میں رکھ جسدن تیرے عرش کے سایہ کے سوا کہیں سایہ نہ ہوگا ۱۲

[۸] اے اللہ مجھے ان میں کر دے جو بات سنتے ہیں اور اچھی بات پر عمل کرتے ہیں ۱۲ [۹] اے اللہ میری گردن آگ سے آزاد کر دے ۱۲

[۱۰] اے اللہ میرا قدم پلصراط پر ثابت رکھ جسدن کہ اس پر قدم لغزش کرینگے ۱۲ [۱۱] اے اللہ میرے گناہ کو بخش دے اور میری کوشش بار آور کر اور میری تجارت ہلاک نہ ہو ۱۲ [۱۲] الٰہی تو مجھے توبہ کرنیوالوں اور پاک لوگوں میں کر دے ۱۲

ہو کر تھوڑا پی لے کہ شفائے امراض ہے اور آسمان کی طرف مونھ کر کے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اور کلمہ شہادت اور سورہ اِنَّآ اَنْزَلْنَا پڑھے۔ اعضائے وضو بغیر ضرورت نہ پونچھے اور پونچھے تو بے ضرورت خشک نہ کر لے قدرے نمی باقی رہنے دے کہ روز قیامت پلہ حسنات میں رکھی جائیگی اور ہاتھ نہ جھٹکے کہ شیطان کا پنکھا ہے۔ بعد وضو میانی پر پانی چھڑک لے اور مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز نفل پڑھے اس کو تحیۃ الوضو کہتے ہیں **وضو میں مکروہات** عورت کے غسل یا وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا۔ وضو کے لئے نجس جگہ بیٹھنا۔ نجس جگہ وضو کا پانی گرانا۔ مسجد کے اندر وضو کرنا۔ اعضائے وضو سے لوٹے وغیرہ میں قطرہ ٹپکانا۔ پانی میں رینٹھ یا کھنکار ڈالنا۔ قبلہ کی طرف تھوک یا کھنکار ڈالنا یا کلی کرنا۔ بے ضرورت دنیا کی بات کرنا۔ زیادہ پانی خرچ کرنا، اتنا کم خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو۔ مونھ پر پانی مارنا یا مونھ پر پانی ڈالتے وقت پھونکنا۔ ایک ہاتھ سے مونھ دھونا کہ رفاض وہنود کا شعار ہے، گلے کا مسح کرنا، بائیں ہاتھ سے کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا، داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا، اپنے لیے کوئی لوٹا وغیرہ خاص کر لینا، تین جدید پانیوں سے تین بار سر کا مسح کرنا، جس کپڑے سے استنجے کا پانی خشک کیا ہو اس سے اعضائے وضو پونچھنا، دھوپ کے گرم پانی سے وضو کرنا، ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کرنا اور اگر کچھ سوکھا رہ جائے تو وضو ہی نہ ہوگا۔ ہر سنت کا ترک مکروہ ہے، یونہی ہر مکروہ کا ترک سنت۔ **وضو کے متفرق مسائل** **مسئلہ**۔ اگر وضو نہ ہو تو نماز اور سجدۂ تلاوت اور نماز جنازہ اور قرآن عظیم چھونے کے لئے وضو کرنا فرض ہے **مسئلہ** طواف کے لیے وضو واجب ہے۔ **مسئلہ** غسل جنابت سے پہلے اور جنب کو کھانے، پینے، سونے اور اذان و اقامت اور

---

۱؎ تو پاک ہے اے اللہ اور میں تیری حمد کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں ۱۲ ۲؎ جو پانی دھوپ سے گرم ہو گیا اس سے وضو کرنا مطلقاً مکروہ نہیں بلکہ اس میں چند قیود ہیں جنکا ذکر پانی کے باب میں آئیگا۔ اور اس سے وضو کی کراہت تنزیہی ہے تحریمی نہیں ۱۲ منہ حفظہ ربہ

خطبۂ جمعہ و عیدین اور روضۂ مبارکہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی زیارت [۱] اور وقوف عرفہ اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کے لئے وضو کرلینا سنت ہے **مسئلہ** سونے کے لیے اور سونے [۲] کے بعد اور میت کے نہلانے [۳] یا اُٹھانے کے بعد اور جماع [۵] سے پہلے اور جب [۶] غصہ آجائے اس وقت اور [۷] زبانی قرآنِ عظیم پڑھنے کے لیے اور [۸] حدیث اور علم دین پڑھنے پڑھانے اور [۹] علاوہ جمعہ و عیدین باقی خطبوں کے لئے اور [۱۰] کتب دینیہ چھونے کے لیے اور [۱۱] بعد ستر غلیظ چھونے اور [۱۲] جھوٹ بولنے گالی [۱۳] دینے فحش [۱۴] لفظ نکالنے کافر [۱۵] سے بدن چھو جانے صلیب [۱۶] یا بُت چھونے کوڑھی [۱۷] یا سپید داغ والے سے مس کرنے بغل [۱۸] کھجانے سے جبکہ اس میں بدبو ہو غیبت [۱۹] کرنے قہقہہ [۲۰] لگانے لغو [۲۱] اشعار پڑھنے اور اونٹ [۲۲] کا گوشت کھانے ،کسی [۲۳] عورت کے بدن سے اپنا بدن بے حائل مس ہو جانے سے اور باوضو [۲۴] شخص کے نماز پڑھنے کے لئے ان سب صورتوں میں وضو مستحب ہے **مسئلہ** جب وضو جاتا رہے وضو کرلینا مستحب ہے **مسئلہ** نابالغ پر وضو فرض نہیں مگر ان سے وضو کرانا چاہیئے تاکہ عادت ہو اور وضو کرنا آجائے اور مسائل وضو سے آگاہ ہو جائیں **مسئلہ** لوٹے کی ٹونٹی نہ ایسی تنگ ہو کہ پانی بدقت گرے نہ اتنی فراخ کہ حاجت سے زیادہ گرے بلکہ متوسط ہو **مسئلہ** چلّو میں پانی لیتے وقت خیال رکھیں کہ پانی نہ گرے کہ اسراف ہوگا۔ ایسا ہی جس کام کے لیے چلّو میں پانی لیں اس کا اندازہ رکھیں ضرورت سے زیادہ نہ لیں مثلاً ناک میں پانی ڈالنے کے لیے آدھا چلّو کافی ہے تو پورا چلّو نہ لے کہ اسراف ہوگا **مسئلہ** ہاتھ پاؤں سینہ پر بال ہوں تو ہڑتال وغیرہ سے صاف کرڈالے یا ترشوالے نہیں تو پانی زیادہ خرچ ہوگا **فائدہ** وُلہان ایک شیطان کا نام ہے جو وضو میں وسوسہ ڈالتا ہے اس کے وسوسہ سے بچنے کی بہترین تدابیر یہ ہیں۔ رجوع [۱] الی اللہ و اعوذ [۲] باللہ و لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ [۳] و سورۂ [۴] ناس اور [۵] اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ اور [۶] ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ اور [۷] سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْخَلَّاقِ اِنْ یَّشَاْ یُذْھِبْکُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ پڑھنا کہ وسوسہ جڑ سے کٹ جائیگا

اور وسوسہ کا بالکل خیال نہ کرنا بلکہ اس کے خلاف کرنا بھی دافع وسوسہ ہے۔

# وضو توڑنے والی چیزوں کا بیان

**مسئلہ** پاخانہ، پیشاب، ودی، مذی، منی، کیڑا، پتھری مرد یا عورت کے آگے یا پیچھے سے نکلیں وضو جاتا رہے گا **مسئلہ** اگر مرد کا ختنہ نہیں ہوا ہے اور سوراخ سے ان چیزوں میں سے کوئی چیز نکلی مگر ابھی ختنہ کی کھال کے اندر ہی ہے جب بھی وضو ٹوٹ گیا **مسئلہ** یونہی عورت کے سوراخ سے نکلی مگر ہنوز اوپر والی کھال کے اندر ہی ہے جب بھی وضو جاتا رہا۔ **مسئلہ** عورت کے آگے سے جو خالص رطوبت بے آمیزش خون نکلتی ہے ناقض وضو نہیں اگر کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک ہے **مسئلہ** مرد یا عورت کے پیچھے سے ہوا خارج ہوئی وضو جاتا رہا **مسئلہ** مرد یا عورت کے آگے سے ہوا نکلی یا پیٹ میں ایسا زخم ہو گیا کہ جھلی تک پہنچا اس سے ہوا نکلی تو وضو نہیں جائیگا **مسئلہ** عورت کے دونوں مقام پردہ پھٹ کر ایک ہو گئے اسے جب ریح آئے احتیاط یہ ہے کہ وضو کر لے اگرچہ یہ احتمال ہو کہ آگے سے نکلی ہو گی **مسئلہ** اگر مرد نے پیشاب کے سوراخ میں کوئی چیز ڈالی پھر وہ اس میں سے لوٹ آئی تو وضو نہیں جائے گا **مسئلہ** حقنہ لیا اور دوا باہر آگئی یا کوئی چیز پاخانہ کے مقام میں ڈالی اور باہر نکل آئی وضو ٹوٹ گیا **مسئلہ** مرد نے سوراخ ذکر میں روئی رکھی اور وہ اوپر سے خشک ہے مگر جب نکالی تو تر نکلی تو نکالتے ہی وضو ٹوٹ گیا۔ یونہی عورت نے کپڑا رکھا اور فرج خارج میں اس کپڑے پر کوئی اثر نہیں مگر جب نکالا تو خون یا کسی اور نجاست سے تر نکلا اب وضو جاتا رہا **مسئلہ** خون یا پیپ یا زرد پانی کہیں سے نکل کر بہا اور اس بہنے میں ایسی جگہ پہنچنے کی صلاحیت تھی جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تو وضو جاتا رہا اگر صرف چمکا یا ابھرا اور بہا نہیں جیسے سوئی کی نوک یا چاقو کا کنارہ لگ جاتا ہے اور خون ابھر یا چمک جاتا ہے یا خلال کیا یا مسواک کی یا انگلی سے دانت مانجھے یا دانت

سے کوئی چیز کاٹی اس پر خون کا اثر پایا یا ناک میں انگلی ڈالی اس پر خون کی سرخی آگئی مگر وہ بہنے کے قابل نہ تھا تو وضو نہیں ٹوٹا **مسئلہ** اور اگر بہا مگر ایسی جگہ بہ کر نہیں آیا جس کا دھونا فرض ہو تو وضو نہیں ٹوٹا مثلاً آنکھ میں دانہ تھا اور ٹوٹ کر آنکھ کے اندر ہی پھیل گیا باہر نہیں نکلا یا کان کے اندر دانہ ٹوٹا اور اس کا پانی سوراخ سے باہر نہ نکلا تو ان صورتوں میں وضو باقی ہے **مسئلہ** زخم پر گڑھا پڑ گیا اور اس میں سے کوئی رطوبت چمکی مگر بہی نہیں تو وضو نہیں ٹوٹا **مسئلہ** زخم سے خون وغیرہ نکلتا رہا اور یہ بار بار پونچھتا رہا کہ بہنے کی نوبت نہ آئی تو غور کرے کہ اگر نہ پونچھتا تو بہ جاتا یا نہیں اگر بہ جاتا تو وضو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں یونہی اگر مٹی یا راکھ ڈال ڈال کر سکھاتا رہا اس کا بھی وہی حکم ہے **مسئلہ** پھوڑا یا پھنسی نچوڑنے سے خون بہا اگرچہ ایسا ہو کہ نہ نچوڑتا تو نہ بہتا جب بھی وضو جاتا رہا **مسئلہ** آنکھ، کان، ناف، پستان وغیرہا میں دانہ یا ناسور یا کوئی بیماری ہو ان وجوہ سے جو آنسو یا پانی بہے وضو توڑ دیگا **مسئلہ** زخم یا ناک یا کان یا منہ سے کیڑا یا زخم سے کوئی گوشت کا ٹکڑا (جس پر خون یا پیپ کوئی نجس رطوبت قابل سیلان نہ تھی) کٹ کر گرا وضو نہیں ٹوٹے گا **مسئلہ** کان میں تیل ڈالا تھا اور ایک دن بعد کان یا ناک سے نکلا وضو نہ جائیگا یونہی اگر مونھ سے نکلا جب بھی ناقض نہیں ہاں اگر یہ معلوم ہو کہ دماغ سے اتر کر معدہ میں گیا اور معدہ سے آیا ہے تو وضو ٹوٹ گیا **مسئلہ** چھالا نوچ ڈالا اگر اس میں کا پانی بہ گیا وضو جاتا رہا ورنہ نہیں **مسئلہ** مونھ سے خون نکلا اگر تھوک پر غالب ہے وضو توڑ دے گا ورنہ نہیں **فائدہ** غلبہ کی شناخت یوں ہے کہ تھوک کا رنگ اگر سرخ ہو جائے تو خون غالب سمجھا جائے اور اگر زرد ہو تو مغلوب **مسئلہ** جونک یا بڑی کلّی نے خون چوسا اور اتنا پی لیا کہ اگر خود نکلتا تو بہ جاتا وضو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں **مسئلہ** اگر چھوٹی کلّی یا جوں یا کھٹمل، مچھر، مکھی، پسّو نے خون چوسا تو وضو نہیں جائیگا **مسئلہ** ناک صاف کی اس میں سے جما ہوا خون نکلا وضو نہیں ٹوٹا **مسئلہ** ناروسے رطوبت بہے وضو جاتا رہے گا اور ڈورا نکلا تو وضو باقی ہے **مسئلہ**

اندھے کی آنکھ سے جو رطوبت بوجہ مرض نکلتی ہے ناقض وضو ہے **مسئلہ** منہ بھر[۱۱] قے کھانے یا پانی یا صفرا کی وضو توڑ دیتی ہے فائدہ منہ بھر کے یہ معنی ہیں کہ اسے بے تکلف نہ روک سکتا ہو **مسئلہ** بلغم کی قے وضو نہیں توڑتی جتنی بھی ہو **مسئلہ** بہتے خون کی قے وضو توڑ دیتی ہے جب تھوک سے مغلوب نہ ہوا ور اگر جما ہوا خون ہے تو وضو نہیں جائیگا جب تک منہ بھر نہ ہو **مسئلہ** پانی پیا اور معدے میں اُتر گیا اب وہی پانی صاف شفاف قے میں آیا اگر منہ بھر ہے وضو ٹوٹ گیا اور وہ پانی نجس ہے اور اگر سینہ تک پہنچا تھا کہ اچھو لگا اور نکل آیا تو نہ وہ ناپاک ہے نہ اس سے وضو جائے **مسئلہ** اگر تھوڑی تھوڑی چند بار قے آئی کہ اس کا مجموعہ منہ بھر ہے تو اگر ایک ہی متلی سے ہے تو وضو توڑ دے گی اور اگر متلی جاتی رہی اور اسکا کوئی اثر نہ رہا پھر نئے سرے سے متلی شروع ہوئی اور قے آئی اور دونوں مرتبہ کی علیحدہ علیحدہ منہ بھر نہیں مگر دونوں جمع کی جائیں تو منہ بھر ہو جائے تو یہ ناقض وضو نہیں۔ پھر اگر ایک ہی مجلس میں ہے تو وضو کر لینا بہتر ہے **مسئلہ** قے میں صرف کیڑے یا سانپ نکلے وضو نہ جائیگا اور اگر اس کے ساتھ کچھ رطوبت بھی ہے تو دیکھیں گے منہ بھر ہے یا نہیں منہ بھر ہے تو ناقض ہے ورنہ نہیں **مسئلہ** سو[۱۳] جانے سے وضو جاتا رہتا ہے بشرطیکہ دونوں سرین خوب نہ جمے ہوں اور نہ ایسی ہیأت پر سویا ہو جو غافل ہو کر نیند آنے کو مانع ہو مثلاً اکڑوں بیٹھ کر سویا یا چت یا پٹ یا کروٹ پر لیٹ کر یا ایک کہنی پر تکیہ لگا کر یا بیٹھ کر سویا مگر ایک کروٹ کو جھکا ہوا کہ ایک یا دونوں سرین اُٹھے ہوئے ہیں یا ننگی پیٹھ پر سوار ہے اور جانور ڈھال میں اُتر رہا ہے یا دو زانو بیٹھا اور پیٹ رانوں پر رکھا کہ دونوں سرین جمے نہ رہے یا چار زانو ہے اور سر رانوں پر یا پنڈلیوں پر ہے یا جس طرح عورتیں سجدہ کرتی ہیں اسی ہیأت پر سو گیا ان سب صورتوں میں وضو جاتا رہا اور اگر نماز میں ان صورتوں پر قصداً سویا تو وضو بھی گیا نماز بھی گئی۔ وضو کر کے سرے سے نیت باندھے۔ اور اگر بلاقصد سویا تو وضو جاتا رہا نماز نہیں گئی۔ وضو کر کے جس رکن میں سویا تھا وہاں سے ادا کرے

اور از سر نو پڑھنا بہتر ہے **مسئلہ** دونوں سُرین زمین یا کرسی یا بنچ پر ہیں اور دونوں
پاؤں ایک طرف پھیلے ہوئے یا دونوں سُرین پر بیٹھا ہے اور گھٹنے کھڑے ہیں اور
ہاتھ پنڈلیوں پر محیط ہوں خواہ زمین پر ہوں دو زانو سیدھا بیٹھا ہو یا چار زانو پالتی مارے
یا زین پر سوار ہو یا ننگی پیٹھ پر سوار ہے مگر جانور چڑھائی پر چڑھ رہا ہے یا راستہ ہموار ہے
یا کھڑے کھڑے سو گیا یا رکوع کی صورت پر یا مردوں کے سجدہ مسنونہ کی شکل پر تو ان سب
صورتوں میں وضو نہیں جائے گا اور نماز میں اگر یہ صورتیں پیش آئیں تو نہ وضو جائے نہ نماز
ہاں اگر پورا رکن سوتے ہی میں ادا کیا تو اس کا اعادہ ضروری ہے اور اگر جاگتے میں شروع
کیا پھر سو گیا تو اگر جاگتے میں بقدر کفایت ادا کر چکا ہے تو وہی کافی ہے ورنہ پورا کرلے۔
**مسئلہ** اگر اس شکل پر سویا جس میں وضو نہیں جاتا اور نیند کے اندر وہ ہیأت پیدا ہوگئی
جس سے وضو جاتا رہتا ہے تو اگر فوراً بلا وقفہ جاگ اٹھا وضو نہ گیا ورنہ جاتا رہا **مسئلہ**
گرم تنور کے کنارے پاؤں لٹکائے بیٹھ کر سو گیا تو وضو کرلینا مناسب ہے **مسئلہ** بیمار لیٹ کر نماز
پڑھتا تھا نیند آگئی وضو جاتا رہا **مسئلہ** اونگھنے یا بیٹھے بیٹھے جھونکے لینے سے وضو نہیں جاتا ۔
**مسئلہ** جھوم کر گر پڑا اور فوراً آنکھ کھل گئی وضو نہ گیا **مسئلہ** نماز وغیرہ کے انتظار میں بعض مرتبہ
نیند کا غلبہ ہوتا ہے اور یہ دفع کرنا چاہتا ہے تو بعض وقت ایسا غافل ہو جاتا ہے کہ اس وقت
جو باتیں ہوئیں ان کی اسے بالکل خبر نہیں بلکہ دو تین آواز میں آنکھ کھلی اور اپنے خیال
میں یہ سمجھتا ہے کہ سویا نہ تھا اس کے اس خیال کا اعتبار نہیں اگر معتبر شخص کہے کہ تو غافل
تھا پکارا جواب نہ دیا یا باتیں پوچھی جائیں اور وہ بتا نہ سکے تو اس پر وضو لازم ہے **فائدہ**
انبیا علیہم السلام کا سونا ناقض وضو نہیں ان کی آنکھیں سوتی ہیں دل جاگتے ہیں علاوہ نیند
کے اور ناقض سے انبیا علیہم السلام کا وضو جاتا ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے صحیح یہ ہے
کہ جاتا رہتا ہے بوجہ ان کی عظمت شان کے نہ بسبب نجاست کے کہ ان کے فضلات شریفہ
طیب و طاہر ہیں جن کا کھانا پینا ہمیں حلال اور باعث برکت **مسئلہ** بیہوشی اور جنون اور غشی

اور اتنا[18] نشہ کہ چلنے میں پاؤں لڑکھڑائیں ناقض وضو ہیں **مسئلہ** بالغ[18] کا قہقہہ یعنی اتنی آواز سے ہنسی کہ آس پاس والے سنیں اگر جاگتے میں رکوع سجدہ والی نماز میں ہو وضو ٹوٹ جائیگا اور نماز فاسد ہو جائیگی **مسئلہ** اگر نماز کے اندر سوتے میں یا نماز جنازہ یا سجدۂ تلاوت میں قہقہہ لگایا تو وضو نہیں جائے گا وہ نماز یا سجدہ فاسد ہے **مسئلہ** اور اگر اتنی آواز سے ہنسا کہ خود اُس نے سُنا پاس والوں نے نہ سُنا تو وضو نہیں جائیگا نماز جاتی رہے گی۔
**مسئلہ** اگر مسکرایا کہ دانت نکلے اور آواز بالکل نہیں نکلی تو اس سے نہ نماز جائے نہ وضو۔
**مسئلہ** مباشرت[19] فاحشہ یعنی مرد اپنے آلہ کو تندی کی حالت میں عورت کی شرمگاہ یا کسی مرد کی شرمگاہ سے ملائے یا عورت عورت باہم ملائیں بشرطیکہ کوئی شے حائل نہ ہو ناقض وضو ہے **مسئلہ** اگر مرد نے اپنے آلہ سے عورت کی شرمگاہ کو مس کیا اور انتشار آلہ نہ تھا عورت کا وضو اسوقت میں بھی جاتا رہیگا اگرچہ مرد کا وضو نہ جائیگا **مسئلہ** بڑا[20] استنجا ڈھیلے سے کرکے وضو کیا اب یاد آیا کہ پانی سے نہ کیا تھا اگر پانی سے استنجا مسنون طریق پر یعنی پاؤں پھیلا کر سانس کا زور نیچے کو دیکر کریگا وضو جاتا رہیگا اور ویسے کرے گا تو نہ جائیگا مگر وضو کر لینا مناسب ہے
**مسئلہ** پھڑیا بالکل اچھی ہوگئی اس کا مُردہ پوست باقی ہے جس میں اوپر مونھ اور اندر خلا ہے اگر اس میں پانی بھر گیا پھر دبا کر نکالا تو نہ وضو جائے نہ وہ پانی ناپاک ہاں اگر اس کے اندر کچھ تری خون وغیرہ کی باقی ہے تو وضو بھی جاتا رہے گا اور وہ پانی بھی نجس ہے **مسئلہ** عوام میں جو مشہور ہے کہ گھٹنا یا ستر کھلنے یا اپنا پرایا ستر دیکھنے سے وضو جاتا رہتا ہے محض بے اصل بات ہے ہاں وضو کے آداب سے ہے کہ ناف سے زانو کے نیچے تک سب ستر چھپا ہو بلکہ استنجا کے بعد فوراً ہی چھپا لینا چاہیئے کہ بغیر ضرورت ستر کھلا رہنا منع ہے اور دوسروں کے سامنے ستر کھولنا حرام ہے ؛

# متفرق مسائل

جو رطوبت بدن انسان سے نکلے اور وضو نہ توڑے وہ نجس نہیں مثلاً خون کہ بہ کر نہ نکلے یا تھوڑی

قے کہ منہ بھر نہ ہو پاک ہے **مسئلہ** خارش یا پھڑیوں میں جبکہ بہنے والی رطوبت نہ ہو بلکہ صرف چپک ہو کپڑا اس سے بار بار چھو کر اگرچہ کتنا ہی سن جائے پاک ہے **مسئلہ** سوتے میں رال جو مونھ سے گرے اگرچہ پیٹ سے آئے اگرچہ بدبودار ہو پاک ہے **مسئلہ** مُردے کے مونھ سے جو پانی بہے نجس ہے **مسئلہ** آنکھ دُکھنے میں جو آنسو بہتا ہے نجس و ناقض وضو ہے اس سے احتیاطؔ ضروری ہے **مسئلہ** شیرخوار بچے نے دودھ ڈال دیا اگر وہ مونھ بھر ہے نجس ہے درہم سے زیادہ جگہ میں جس چیز کو لگ جائے ناپاک کر دیگا لیکن اگر یہ دودھ معدہ سے نہیں آیا بلکہ سینہ تک پہنچ کر پلٹ آیا تو پاک ہے **مسئلہ** درمیان وضو میں اگر ریح خارج ہو یا کوئی ایسی بات ہو جس سے وضو جاتا ہے تو نئے سرے سے پھر وضو کرے وہ پہلے دھلے ہوئے بے دھلے ہو گئے **مسئلہ** چلّو میں پانی لینے کے بعد حدث ہوا وہ پانی بیکار ہو گیا کسی عضو کے دھونے میں نہیں کام آسکتا **مسئلہ** مونھ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک سُرخ ہو گیا اگر لوٹے یا کٹورے کو مونھ سے لگا کر کلی کو پانی لیا تو لوٹا کٹورا اور کل پانی نجس ہو جائے گا چلّو سے پانی لے کر کلی کرے اور پھر ہاتھ دھو کر کلی کے لیے پانی لے **مسئلہ** اگر درمیان وضو میں کسی عضو کے دھونے میں شک واقع ہوا اور یہ زندگی کا پہلا واقعہ ہے تو اس کو دھو لے اور اگر اکثر شک پڑا کرتا ہے تو اس کی طرف التفات نہ کرے یونہی اگر بعد وضو کے شک ہو تو اس کا کچھ خیال نہ کرے **مسئلہ** جو باوضو تھا اب اسے شک ہے کہ وضو ہے یا ٹوٹ گیا تو وضو کرنے کی اِسے ضرورت نہیں ہاں کر لینا بہتر ہے جبکہ یہ شبہ بطور وسوسہ نہ ہوا کرتا ہو اور اگر وسوسہ ہے تو اسے ہرگز نہ مانے اس صورت میں احتیاط سمجھ کر وضو کرنا احتیاط نہیں بلکہ شیطان لعین کی اطاعت ہے **مسئلہ** اور اگر بے وضو تھا اب اِسے شک ہے کہ میں نے وضو کیا یا نہیں تو وہ بلا وضو ہے اسکو وضو کرنا ضروری ہے **مسئلہ** یہ معلوم ہے کہ وضو کے لیے بیٹھا تھا

---

لہ اس سے بہت لوگ غافل ہیں اکثر دیکھا گیا کہ کرتے وغیرہ میں ایسی حالت میں آنکھ پونچھ لیا کرتے ہیں اور اپنے خیال میں اسے اور آنسو کے مثل سمجھتے ہیں۔ یہ اُن کی غلطی ہے اور ایسا کیا تو کپڑا ناپاک ہو گیا ۱۲ منہ

**مسئلہ** یہ یاد ہے کہ پاخانہ یا پیشاب کے لئے بیٹھا تھا مگر یہ یاد نہیں کہ پھر ابھی یا نہیں تو اس پر وضو فرض ہے اور یہ یاد نہیں کہ وضو کیا یا نہیں تو اسے وضو کرنا ضرور نہیں۔ **مسئلہ** یہ یاد ہے کہ کوئی عضو دھونے سے رہ گیا مگر معلوم نہیں کہ کون عضو تھا تو بایاں پاؤں دھو لے۔ **مسئلہ** میانی میں تری دیکھی مگر یہ معلوم نہیں کہ پانی ہے یا پیشاب تو اگر عمر کا یہ پہلا واقعہ ہے تو وضو کر لے اور اس جگہ کو دھو لے اور اگر بارہا ایسے شُبہے پڑتے ہیں تو اس کی طرف توجہ نہ کرے شیطانی وسوسہ ہے۔

# غُسل کا بیان

اللہ عزّ وجلّ فرماتا ہے وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا اگر تم جنب ہو تو خوب پاک ہو جاؤ یعنی غسل کرو۔ اور فرماتا ہے حَتّٰى يَطْهُرْنَ یہاں تک کہ وہ حیض والی عورتیں اچھی طرح پاک ہو جائیں اور فرماتا ہے یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَ لَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ حالت جنابت میں جبتک غسل نہ کر لو مگر سفر کی حالت میں کہ وہاں پانی نہ ملے تو بجائے غسل تیمم ہے۔ **حدیث ۱**۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جنابت کا غسل فرماتے تو ابتدا یوں کرتے کہ پہلے ہاتھ دھوتے پھر نماز کا سا وضو کرتے پھر انگلیاں پانی میں ڈالکر ان سے بالوں کی جڑیں تر فرماتے پھر سر پر تین لپ پانی ڈالتے پھر تمام جلد پر پانی بہاتے **حدیث ۲**۔ انھیں کتابوں میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نہانے کے لیے میں نے پانی رکھا اور کپڑے سے پردہ کیا حضور نے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ان کو دھویا پھر پانی ڈال کر ہاتھوں کو دھویا پھر داہنے ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈالا پھر استنجا فرمایا پھر ہاتھ زمین پر مار کر ملا اور دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی

ڈالا اور مونھ اور ہاتھ دھوئے پھر سر پر پانی ڈالا اور تمام بدن پر بہایا پھر اس جگہ سے الگ ہو کر پائے مبارک دھوئے اس کے بعد میں نے (بدن پونچھنے کے لیے) ایک کپڑا دیا تو حضور نے نہ لیا اور ہاتھوں کو جھاڑتے ہوئے تشریف لے گئے **حدیث ۳**۔ بخاری و مسلم میں بروایت اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مروی کہ انصار کی ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حیض کے بعد نہانے کا سوال کیا اس کو کیفیّتِ غسل کی تعلیم فرمائی پھر فرمایا کہ مشک آلودہ ایک ٹکڑا لے کر اس سے طہارت کر۔ عرض کی کیسے اس سے طہارت کروں فرمایا اس سے طہارت کر۔ عرض کی کیسے طہارت کروں فرمایا سبحٰن اللہ اس سے طہارت کر۔ اُم المومنین فرماتی ہیں میں نے اسے اپنی طرف کھینچ کر کہا اس سے خون کے اثر کو صاف کر **حدیث ۴** امام مسلم نے اُم المومنین اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی فرماتی ہیں میں نے یہ عرض کی یا رسول اللہ میں اپنے سر کی چوٹی مضبوط گوندھتی ہوں تو کیا غسل جنابت کے لیے اسے کھول ڈالوں فرمایا نہیں تجھ کو صرف یہی کفایت کرتا ہے کہ سر پر تین لپ پانی ڈالے پھر اپنے اوپر پانی بہا لے پاک ہو جائیگی یعنی جبکہ بالوں کی جڑیں تر ہو جائیں اور اگر اتنی سخت گندھی ہو کہ جڑوں تک پانی نہ پہنچے تو کھولنا فرض ہے۔ **حدیث ۵**۔ ابوداؤد ترمذی و ابن ماجہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ہر بال کے نیچے جنابت ہے تو بال دھوؤ اور جلد کو صاف کرو **حدیث ۶**۔ نیز ابوداؤد نے حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم فرماتے ہیں جو شخص غسل جنابت میں ایک بال کی جگہ بے دھوئے چھوڑ دیگا اس کے ساتھ آگ سے ایسا ایسا کیا جائیگا (یعنی عذاب دیا جائیگا) حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں اسی وجہ سے میں نے اپنے سر کے ساتھ دشمنی کر لی تین بار یہی فرمایا (یعنی سر کے بال منڈوا ڈالے کہ بالوں کی وجہ سے کوئی جگہ سوکھی نہ رہ جائے) **حدیث ۷**۔ اصحاب سنن اربعہ نے اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غسل

کے بعد وضو نہیں فرماتے **حدیث ۸**۔ ابو داؤد نے حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو میدان میں نہاتے ملاحظہ فرمایا پھر منبر پر تشریف لیجا کہ حمد الٰہی و ثنا کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ حیا فرمانے والا اور پردہ پوش ہے حیا اور پردہ کرنے والے کو دوست رکھتا ہے جب تم میں کوئی نہائے تو اسے پردہ کرنا لازم ہے **حدیث ۹** متعدد کتابوں میں بکثرت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان لایا حمام میں بغیر تہبند کے نہ جائے اور جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لایا اپنی بی بی کو حمام میں نہ بھیجے **حدیث ۱۰**۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حمام میں جانے کا سوال کیا فرمایا عورتوں کے لیے حمام میں خیر نہیں عرض کی تہبند باندھ کر جاتی ہیں فرمایا اگرچہ تہبند اور کرتے اور اوڑھنی کے ساتھ جائیں **حدیث ۱۱**۔ صحیح بخاری و مسلم میں روایت ہے کہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے حیا نہیں فرماتا تو کیا جب عورت کو احتلام ہو تو اس پر نہانا ہے فرمایا ہاں جب کہ پانی (منی) دیکھے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مُنہ ڈھانک لیا اور عرض کی یا رسول اللہ کیا عورت کو احتلام ہوتا ہے فرمایا ہاں ایسا نہ ہو تو کس وجہ سے بچہ ماں کے مشابہ ہوتا ہے **فائدہ** امہات المومنین کو عزوجل نے حاضری خدمت سے پیشتر بھی احتلام سے محفوظ رکھا تھا اسلئے کہ احتلام میں شیطان کی مداخلت ہے اور شیطانی مداخلتوں سے ازواج مطہرات پاک ہیں اسی لیے ان کو حضرت ام سلیم کے اس سوال کا تعجب ہوا **حدیث ۱۲**۔ ابوداؤد ترمذی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ مرد تری پائے اور احتلام یاد نہ ہو فرمایا غسل کرے اور اس شخص کے بارے میں سوال ہوا کہ خواب کا یقین ہے اور تری (اثر) نہیں پاتا فرمایا اس پر غسل نہیں۔ ام سلیم نے عرض کی عورت اس کو دیکھے تو اس پر غسل ہے فرمایا ہاں عورتیں مردوں کی مثل ہیں **حدیث ۱۳**۔

ترمذی میں انھیں سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب مرد کے ختنہ کی جگہ (حشفہ) عورت کے مقام میں غائب ہو جائے غسل واجب ہو جائے گا۔
**حدیث ۱۴** ۔ صحیح بخاری و مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ان کو رات میں نہانے کی ضرورت ہو جاتی ہے فرمایا وضو کر لو اور عضو تناسل کو دھو لو پھر سو رہو **حدیث ۱۵** صحیحین میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی فرماتی ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جنب ہوتے اور کھاتے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو نماز کا سا وضو فرماتے **حدیث ۱۶**۔ مسلم میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب تم میں کوئی اپنی بی بی کے پاس جا کر دوبارہ جانا چاہے تو وضو کر لے **حدیث ۱۷**۔ ترمذی ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیض والی اور جنب قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں **حدیث ۱۸**۔ ابوداؤد نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان گھروں کا رُخ مسجد سے پھیر دو کہ میں مسجد کو حائض اور جنب کیلئے حلال نہیں کرتا **حدیث ۱۹**۔ ابوداؤد نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ملائکہ اس گھر میں نہیں جاتے جس گھر میں تصویر اور کتا اور جنب ہو **حدیث ۲۰**۔ ابوداؤد عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے تین شخصوں سے قریب نہیں ہوتے کافر کا مردہ اور خلوق[1] میں لتھڑا ہوا اور جنب مگر یہ کہ وضو کر لے **حدیث ۲۱**۔ امام مالک نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو خط عمرو ابن حزم کو لکھا تھا اس میں یہ تھا کہ قرآن نہ چھوئے مگر پاک شخص **حدیث ۲۲**۔ امام بخاری و امام مسلم نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

[1] ایک قسم کی خوشبو زعفران سے بنائی جاتی ہے جو مردوں پر حرام ہے ۱۲ منہ

علیہ وسلم نے فرمایا جو جمعہ کو آئے اسے چاہیے کہ نہالے۔

# غسل کے مسائل

غسل کے فرض ہونیکے اسباب بعد میں لکھے جائیں گے پہلے غسل کی حقیقت بیان کی جاتی ہے غسل کے تین جز ہیں اگر ان میں ایک میں بھی کمی ہوئی غسل نہ ہوگا چاہیے یوں کہو کہ غسل میں تین فرض ہیں (۱) **کلی** کہ مونھ کے ہر پرزے گوشت ہونٹ سے حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہ جائے اکثر لوگ یہ جانتے ہیں کہ تھوڑا سا پانی مونھ میں لیکر اُگل دینے کو کلّی کہتے ہیں اگرچہ زبان کی جڑ اور حلق کے کنارے تک نہ پہنچے یوں غسل نہ ہوگا نہ اس طرح نہانے کے بعد نماز جائز بلکہ فرض ہے کہ داڑھوں کے پیچھے گالوں کی تہ میں دانتوں کی جڑ اور کھڑکیوں میں زبان کی ہر کروٹ میں حلق کے کنارے تک پانی بہے **مسئلہ** دانتوں کی جڑوں یا کھڑکیوں میں کوئی ایسی چیز جو پانی بہنے سے روکے جمی ہو تو اُس کا چھڑانا ضروری ہے اور اگر چھڑانے میں ضرر اور حرج نہ ہو جیسے چھالیا کے دانے گوشت کے ریشے اگر چھڑانے میں ضرر اور حرج ہو جیسے بہت پان کھانے سے دانتوں کی جڑوں میں چونا جم جاتا ہے یا عورتوں کے دانتوں میں مسی کی ریخیں کہ ان کے چھیلنے میں دانتوں یا مسوڑوں کی مضرت کا اندیشہ ہے تو معاف ہے **مسئلہ** یونہی ہلتا ہوا دانت تار سے یا اکھڑا ہوا دانت کسی مصالحے وغیرہ سے جمایا گیا اور پانی تار یا مسالے کے نیچے نہ پہنچے تو معاف ہے یا کھانے یا پان کے ریزے دانت میں رہ گئے کہ اس کی نگہداشت میں حرج ہے ہاں بعد معلوم ہونے کے اس کو جدا کرنا اور دھونا ضروری ہے جبکہ پانی پہنچنے سے مانع ہوں (۲) **ناک** میں پانی ڈالنا یعنی دونوں نتھنوں کا جہاں تک نرم جگہ ہے دھلنا کہ پانی کو سونگھ کر اوپر چڑھائے بال برابر جگہ بھی دھلنے سے رہ نہ جائے ورنہ غسل نہ ہوگا۔ ناک کے اندر رینٹھ سوکھ گئی ہے تو اس کا چھڑانا فرض ہے نیز ناک کے بالوں کا دھونا بھی فرض ہے **مسئلہ** بلاق کا سوراخ اگر بند نہ ہو تو اس میں پانی پہنچانا ضروری ہے پھر اگر تنگ ہے تو حرکت دینا ضروری ہے

ورنہ نہیں (۳) تمام ظاہر بدن یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے تلوؤں تک جسم کے ہر پُرزے ہر رونگٹے پر پانی بہ جانا اکثر عوام بلکہ پڑھے لکھے یہ کرتے ہیں کہ سر پر پانی ڈال کر بدن پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور سمجھے کہ غسل ہو گیا حالانکہ بعض اعضا ایسے ہیں کہ جب تک ان کی خاص طور پر احتیاط نہ کی جائے نہیں دُھلیں گے اور غسل نہ ہو گا۔ لہذا بالتفصیل بیان کیا جاتا ہے۔ اعضائے وضو میں جو مواضع احتیاط ہیں ہر عضو کے بیان میں انکا ذکر کر دیا گیا انکا یہاں بھی لحاظ ضروری ہے اور ان کے علاوہ خاص غسل کی ضروریات یہ ہیں۔ [۱] سر کے بال گندھے نہ ہوں تو ہر بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہنا اور گندھے ہوں تو مرد پر فرض ہے کہ ان کو کھولکر جڑ سے نوک تک پانی بہائے اور عورت پر صرف جڑ تر کر لینا ضروری ہے کھولنا ضروری نہیں۔ ہاں اگر چوٹی اتنی سخت گُندھی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہونگی تو کھولنا ضروری ہے [۲] کانوں میں بالی وغیرہ زیوروں کے سوراخ کا بھی وہی حکم ہے جو ناک میں نتھ کے سوراخ کا حکم وضو کے بیان میں ہوا۔ [۳] بھوؤں اور مونچھوں اور داڑھی کے بال کا جڑ سے نوک تک اور انکے نیچے کی کھال کا دُھلنا [۴] کان کا ہر پرزہ اور اسکے سُوراخ کا مونھ [۵] کانوں کے پیچھے کے بال ہٹا کر پانی بہائے [۶] ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ بے مونھ اُٹھائے نہ دُھلے گا۔ [۷] بغلیں بے ہاتھ اُٹھائے نہ دھلیں گی [۸] بازو کا ہر پہلو [۹] پیٹھ کا ہر ذرہ [۱۰] پیٹ کی بلٹیں اٹھا کر دھوئیں [۱۱] ناف کو اُنگلی ڈالکر دھوئیں جبکہ پانی بہنے میں شک ہو [۱۲] جسم کا ہر رونگٹا جڑ سے نوک تک [۱۳] ران اور پیڑو کا جوڑ [۱۴] ران اور پنڈلی کا جوڑ جب بیٹھ کر نہائیں [۱۵] دونوں سرین کے ملنے کی جگہ خصوصاً جب کھڑے ہو کر نہائیں [۱۶] رانوں کی گولائی [۱۷] پنڈلیوں کی کروٹیں [۱۸] ذکر و انثیین کے ملنے کی سطحیں بے جدا کیے نہ دھلیں گی۔ [۱۹] انثیین کی سطح زیریں جوڑ تک [۲۰] انثیین کے نیچے کی جگہ جڑ تک [۲۱] جس کا ختنہ نہ ہوا ہو اگر کھال چڑھ سکتی ہو تو چڑھا کر دھوئے اور کھال کے اندر پانی چڑھائے عورتوں پر خاص یہ احتیاطیں ضروری ہیں۔ [۲۲] ڈھلکی ہوئی پستان کو اٹھا کر دھونا [۲۳] پستان و شکم کے جوڑ کی تحریر [۲۴] فرج خارج کا ہر گوشہ ہر ٹکڑا نیچے اوپر خیال سے دھویا جائے ہاں فرج داخل میں اُنگلی ڈال کر دھونا واجب نہیں مستحب ہے یونہی اگر حیض و نفاس سے فارغ ہو کر غسل کرتی ہے تو ایک پُرانے کپڑے سے فرج داخل کے اندر سے خون کا اثر صاف

کر لینا مستحب ہے، ماتھے پر افشاں چنی ہو تو چھڑانا ضروری ہے **مسئلہ** بال میں گرہ پڑ جائے تو گرہ کھول کر اس پر پانی بہانا ضروری نہیں **مسئلہ** کسی زخم پر پٹی وغیرہ بندھی ہو کہ اس کے کھولنے میں ضرر یا حرج ہو یا کسی جگہ مرض یا درد کے سبب پانی بہنا ضرر کریگا تو اس پورے عضو کو مسح کریں اور نہ ہو سکے تو پٹی پر مسح کافی ہے اور پٹی موضع حاجت سے زیادہ نہ رکھی جائے ورنہ مسح کافی نہ ہوگا اور اگر پٹی موضع حاجت ہی پر بندھی ہے مثلاً بازو پر ایک طرف زخم ہے اور پٹی باندھنے کے لیے بازو کی اتنی ساری گولائی پر ہونا اس کا ضرور ہے تو اس کے نیچے بدن کا وہ حصہ بھی آجائے گا جسے پانی ضرر نہیں کرتا تو اگر کھولنا ممکن ہو کھول کر اس حصہ کا دھونا فرض ہے اور اگر ناممکن ہو اگرچہ یونہی کھول کر پھر ویسی نہ باندھ سکے گا اور اس میں ضرر کا اندیشہ ہے تو ساری پٹی پر مسح کر لے کافی ہے بدن کا وہ اچھا حصہ بھی دھونے سے معاف ہو جائیگا **مسئلہ** زکام یا آشوب چشم وغیرہ ہو اور یہ گمان صحیح ہو کہ سر سے نہانے میں مرض میں زیادتی یا اور امراض پیدا ہو جائیں گے تو کُلّی کرے ناک میں پانی ڈالے اور اگر گردن سے نہالے اور سر کے ہر ذرّہ پر بھیگا ہاتھ پھیر لے غسل ہو جائیگا بعد صحت سر دھو ڈالے باقی غسل کے اعادہ کی حاجت نہیں **مسئلہ** پکانے والے کے ناخن میں آٹا لکھنے والے کے ناخن وغیرہ پر سیاہی کا جرم عام لوگوں کے لئے مکھی مچھّر کی بیٹ اگر لگی ہو تو غسل ہو جائیگا ہاں بعد معلوم ہونے کے جدا کرنا اور اس جگہ کو دھونا ضروری ہے پہلے جو نماز پڑھی ہو گئی۔

## غسل کی سنتیں[1]

غسل کی نیت[2] کر کے پہلے دونوں[3] ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھوئے پھر استنجے[4] کی جگہ دھوئے خواہ نجاست ہو یا نہ ہو پھر بدن[5] پر جہاں کہیں نجاست ہو اس کو دور کرے پھر[6] نماز کا سا وضو

[1] لفظ پھر کے بعد جس سنت کا بیان ہوا اس میں وہ شے فی نفسہ بھی سنت ہے اور اس کا ترتیب کے ساتھ ہونا بھی تو اگر کسی نے خلاف ترتیب کیا مثلاً پہلے بائیں مونڈھے پر پانی بہایا پھر داہنے پر تو سنت ترتیب وادا نہ ہوئی ۱۲

کرے مگر پاؤں نہ دھوئے ہاں اگر چوکی یا تختے یا پتھر پر نہائے تو پاؤں بھی دھولے پھر[۱۰] بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑلے خصوصاً جاڑے میں پھر[۱۱] تین مرتبہ دہنے مونڈھے پر پانی بہائے پھر[۱۲] بائیں مونڈھے پر تین بار پھر[۹] سر پر اور تمام بدن پر تین بار پھر[۱۳] جائے غسل سے الگ ہو جائے اگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھولے اور[۱۱] نہانے میں قبلہ رُخ نہ ہو اور[۱۲] تمام بدن پر ہاتھ پھیرے اور[۱۳] ملے اور ایسی[۱۴] جگہ نہائے کہ کوئی نہ دیکھے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو ناف سے گھٹنے تک کے اعضا کا ستر تو ضروری ہے اگر اتنا بھی ممکن نہ ہو تو تیمم کرے مگر یہ احتمال بہت بعید ہے اور کسی[۱۵] قسم کا کلام نہ کرے نہ کوئی دعا پڑھے بعد[۱۶] نہانے کے رومال سے بدن پونچھ ڈالے تو حرج نہیں

**مسئلہ** اگر غسلخانہ کی چھت نہ ہو یا ننگے بدن نہائے بشرطیکہ موضع احتیاط ہو تو کوئی حرج نہیں ہاں عورتوں کو بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے اور[۱۷] عورتوں کو بیٹھ کر نہانا بہتر ہے بعد[۱۸] نہانے کے فوراً کپڑے پہن لے اور وضو کے سنن و مستحبات غسل کے لیے سنن و مستحبات ہیں مگر ستر کھلا ہو تو قبلہ کو مونھ کرنا نہ چاہیے اور تہبند باندھے ہو تو حرج نہیں **مسئلہ** اگر بہتے پانی مثلاً دریا یا نہر میں نہایا تو تھوڑی دیر اس میں رکنے سے تین بار دھونے اور ترتیب اور وضو یہ سب سنتیں ادا ہو گئیں اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اعضا کو تین بار حرکت دے اور تالاب وغیرہ ٹھہرے پانی میں نہایا تو اعضا کو تین بار حرکت دینے یا جگہ بدلنے سے تثلیث یعنی تین بار دھونے کی سنت ادا ہو جائے گی۔ مینھ میں کھڑا ہو گیا تو یہ بہتے پانی میں کھڑے ہونے کے حکم میں ہے۔ بہتے پانی میں وضو کیا تو وہی تھوڑی دیر اس میں وضو کو رہنے دینا اور ٹھہرے پانی میں حرکت دینا تین بار دھونے کے قائم مقام ہے **مسئلہ** سب کے لیے غسل یا وضو میں پانی کی ایک مقدار معین نہیں جس طرح عوام میں مشہور ہے محض باطل ہے ایک لمبا چوڑا دوسرا دُبلا پتلا ایک کے تمام اعضا پر بال دوسرے کا بدن صاف ایک گھنی داڑھی والا اور دوسرا بے ریش ایک کے سر پر بڑے بڑے بال دوسرے کا سر منڈا وعلیٰ ہذا القیاس سب کے لیے ایک مقدار کیسے ممکن ہے

**مسئلہ** عورت کو حمام میں جانا مکروہ ہے اور مرد جا سکتا ہے مگر ستر کا لحاظ ضروری ہے۔

لوگوں کے سامنے ستر کھول کر نہانا حرام ہے **مسئلہ** بغیر ضرورت صبح تڑکے حمام کو نہ جائے کہ ایک مخفی امر لوگوں پر ظاہر کرنا ہے۔ (درمختار۔ عب)

# غسل کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے

(۱) منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر عضو سے نکلنا سبب فرضیت ہے۔ **مسئلہ** اگر شہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جدا نہ ہوئی بلکہ بوجھ اُٹھانے یا بلندی سے گرنے کے سبب نکلی تو غسل واجب نہیں ہاں وضو جاتا رہیگا **مسئلہ** اگر اپنے ظرف سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی مگر اس شخص نے اپنے آلہ کو زور سے پکڑ لیا کہ باہر نہ ہو سکی پھر جب شہوت جاتی رہی چھوڑ دیا اب منی باہر ہوئی تو اگرچہ باہر نکلنا شہوت سے نہ ہوا مگر چونکہ اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی لہذا غسل واجب ہوا اسی پر عمل ہے **مسئلہ** اگر منی کچھ نکلی اور قبل پیشاب کرنے یا سونے یا چالیس قدم چلنے کے نہا لیا اور نماز پڑھ لی اب بقیہ منی خارج ہوئی تو غسل کرے کہ یہ اسی منی کا حصہ ہے جو اپنے محل سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی تھی اور پہلے جو نماز پڑھی تھی ہو گئی اس کے اعادہ کی حاجت نہیں اور اگر چالیس قدم چلنے یا پیشاب کرنے یا سونے کے بعد غسل کیا پھر منی بلا شہوت نکلی تو غسل ضروری نہیں اور یہ پہلی کا بقیہ نہیں کہی جائیگی **مسئلہ** اگر منی پتلی پڑ گئی کہ پیشاب کے وقت یا ویسے ہی کچھ قطرے بلاشہوت نکل آئیں تو غسل واجب نہیں البتہ وضو ٹوٹ جائیگا۔ (۲) احتلام یعنی سوتے سے اُٹھا اور بدن یا کپڑے پر تری پائی اور اس تری کے منی یا مذی ہونے کا یقین یا احتمال ہو تو غسل واجب ہے اگرچہ خواب یاد نہ ہو اور اگر یقین ہے کہ یہ نہ منی ہے نہ مذی بلکہ پسینہ یا پیشاب یا ودی یا کچھ اور ہے تو اگرچہ احتلام یاد ہو اور لذت انزال خیال میں ہو غسل واجب نہیں اور اگر منی نہ ہونے پر یقین کرتا ہے اور مذی کا شک ہے تو اگر خواب میں احتلام ہونا یاد نہیں تو غسل نہیں ورنہ ہے **مسئلہ** اگر احتلام یاد ہے مگر اس کا کوئی اثر کپڑے وغیرہ پر

نہیں غسل واجب نہیں **مسئلہ** اگر سونے سے پہلے شہوت تھی آلہ قائم تھا اب جاگا اور اس کا اثر پایا اور مذی ہونا غالب گمان ہے اور احتلام یاد نہیں تو غسل واجب نہیں جب تک اُسکے منی ہونے کا ظن غالب نہ ہو اور اگر سونے سے پہلے شہوت ہی نہ تھی مگر سونے سے قبل دب چکی تھی اور جو خارج ہوا تھا صاف کر چکا تھا تو منی کے ظن غالب کی ضرورت نہیں بلکہ محض احتمال منی سے غسل واجب ہو جائیگا یہ مسئلہ کثیر الوقوع ہے اور لوگ اس سے غافل ہیں۔ اس کا خیال ضرور چاہیے **مسئلہ** بیماری وغیرہ سے غش آیا یا نشہ میں بیہوش ہوا ہوش آنے کے بعد کپڑے یا بدن پر مذی ملی تو وضو واجب ہوگا غسل نہیں اور سونے کے بعد ایسا دیکھے تو غسل واجب مگر اسی شرط پر کہ سونے سے پہلے شہوت نہ تھی **مسئلہ** کسی کو خواب ہوا اور منی باہر نہ نکلی تھی کہ آنکھ کھُل گئی اور آلہ کو پکڑ لیا کہ منی باہر نہ ہو پھر جب تندی جاتی رہی چھوڑ دیا اب نکلی تو غسل واجب ہو گیا **مسئلہ** نماز میں شہوت تھی اور منی اُترتی ہوئی معلوم ہوئی مگر ابھی باہر نہ نکلی تھی کہ نماز پوری کر لی اب خارج ہوئی غسل واجب ہوگا مگر نماز ہوگئی **مسئلہ** کھڑے یا بیٹھے یا چلتے ہوئے سو گیا آنکھ کھلی تو مذی پائی غسل واجب ہے **مسئلہ** رات کو احتلام ہوا جاگا تو کوئی اثر نہ پایا وضو کر کے نماز پڑھ لی اب اس کے بعد منی نکلی غسل اب واجب ہوا اور وہ نماز ہوگئی۔ **مسئلہ** عورت کو خواب ہوا تو جب تک منی فرج داخل سے نہ نکلے غسل واجب نہیں **مسئلہ** مرد عورت ایک چارپائی پر سوئے بعد بیداری بستر پر منی پائی گئی اور ان میں ہر ایک احتلام کا منکر ہے احتیاط یہ ہے کہ بہر حال دونوں غسل کریں اور یہی صحیح ہے **مسئلہ** لڑکے کا بلوغ احتلام کے ساتھ ہُوا اس پر غسل واجب ہے (۳) حشفہ یعنی سرِ ذکر کا عورت کے آگے یا پیچھے یا مرد کے پیچھے داخل ہونا دونوں پر غسل واجب کرتا ہے شہوت کے ساتھ ہو یا بغیر شہوت انزال ہو یا نہ ہو بشرطیکہ دونوں مکلف ہوں اور اگر ایک بالغ ہے تو اس بالغ پر فرض ہے اور نابالغ پر اگرچہ غسل فرض نہیں مگر غسل کا حکم دیا جائیگا مثلاً مرد بالغ ہے

اور لڑکی نابالغ تو مرد پر فرض ہے اور لڑکی نابالغہ کو بھی نہانے کا حکم ہے اور لڑکا نابالغ ہے اور عورت بالغہ تو عورت پر فرض ہے اور لڑکے کو بھی حکم دیا جائیگا **مسئلہ** اگر حشفہ کاٹ ڈالا ہو تو باقی عضو تناسل میں کا اگر حشفہ کی قدر داخل ہو گیا جب بھی وہی حکم ہے جو حشفہ داخل ہونیکا ہے **مسئلہ** اگر چوپایہ یا مردہ یا ایسی چھوٹی لڑکی سے جس کی مثل سے صحبت نہ کی جا سکتی ہو وطی کی تو جب تک انزال نہ ہو غسل واجب نہیں **مسئلہ** عورت کی ران میں جماع کیا اور انزال کے بعد منی فرج میں گئی یا کنواری سے جماع کیا اور انزال بھی ہو گیا مگر بکارت زائل نہ ہوئی تو عورت پر غسل واجب نہیں ہاں اگر عورت کے حمل رہ جائے تو اب غسل واجب ہونیکا حکم دیا جائیگا اور وقت مجامعت سے جبتک غسل نہیں کیا ہے تمام نمازوں کا اعادہ کرے **مسئلہ** عورت نے اپنی فرج میں اُنگلی یا جانور یا مُردے کا ذکر یا کوئی چیز ربڑ یا مٹی وغیرہ کی مثل ذکر کے بنا کر داخل کی تو جب تک انزال نہ ہو غسل واجب نہیں اگر جن آدمی کی شکل بن کر آیا اور عورت سے جماع کیا تو حشفہ کے غائب ہونے ہی سے غسل واجب ہو گیا آدمی کی شکل پر نہ ہو تو جبتک عورت کو انزال نہ ہو غسل واجب نہیں یونہی اگر مرد نے پری سے جماع کیا اور وہ اس وقت انسانی شکل میں نہیں بغیر انزال وجوب غسل نہ ہوگا اور شکل انسانی میں ہے تو صرف غیبت حشفہ سے واجب ہو جائیگا **مسئلہ** غسل جماع کے بعد عورت کے بدن سے مرد کی بقیہ منی نکلی تو اس سے غسل واجب نہ ہوگا البتہ وضو جاتا رہیگا **فائدہ** ان تینوں وجوہ سے جس پر نہانا فرض ہو اس کو جنب اور ان اسباب کو جنابت کہتے ہیں (۴) حیض سے فارغ ہونا (۵) نفاس کا ختم ہونا **مسئلہ** بچہ پیدا ہوا اور خون بالکل نہ آیا تو صحیح یہ ہے کہ غسل واجب ہے حیض و نفاس کی کافی تفصیل انشاء اللہ الجلیل حیض کے بیان میں آئے گی **مسئلہ** کافر مرد یا عورت جنب ہے یا حیض و نفاس والی کافرہ عورت اب مسلمان ہوئی اگرچہ اسلام سے پہلے حیض و نفاس سے فراغت ہو چکی صحیح یہ ہے کہ ان پر غسل واجب ہے ہاں اگر اسلام لانے سے پہلے غسل کر چکے ہوں یا کسی طرح تمام بدن پر پانی بہ گیا ہو تو صرف ناک میں نرم بانسے تک پانی چڑھانا کافی

ہوگا کہ یہی وہ چیز ہے جو کُفّار سے ادا نہیں ہوتی۔ پانی کے بڑے بڑے گھونٹ پینے سے کُلّی کا فرض ادا ہو جاتا ہے اور اگر یہ بھی باقی رہ گیا تو اسے بھی بجالائیں غرض جتنے اعضاء کا دھلنا غسل میں فرض ہے جماع وغیرہ اسباب کے بعد اگر وہ سب بحالتِ کفر ہی دھل چکے تھے تو بعد اسلام اعادہ غسل ضرور نہیں ورنہ جتنا حصّہ باقی ہو اتنے کا دھولینا فرض ہے اور مستحب تو یہ ہے کہ بعد پورا غسل کرے **مسئلہ** مسلمان میّت کو نہلانا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے اگر ایک نے نہلادیا سب کے سر سے اُتر گیا اور اگر کسی نے نہیں نہلایا سب گنہگار ہونگے **مسئلہ** پانی میں مسلمان کا مُردہ ملا اس کا بھی نہلانا فرض ہے پھر اگر نکالنے والے نے غسل کے ارادے سے نکالتے وقت اس کو غوطہ دیدیا غسل ہوگیا ورنہ اب نہلائیں **مسئلہ** جمعہ[1] عید[2] بقرعید[3] عرفہ[4] کے دن اور احرام[5] باندھتے وقت نہانا سنت ہے اور وقوف[1] عرفات و وقوف[2] مزدلفہ و حاضری[3] حرم و حاضری[4] سرکار اعظم و طواف[5] و دخول[6] منیٰ اور جمروں[7] پر کنکریاں مارنے کے لیے تینوں دن اور شبِ[8] برات اور شبِ[9] قدر اور عرفہ[10] کی رات اور مجلس[11] میلاد شریف اور دیگر مجالس[12] خیر کی حاضری کے لئے اور مُردہ[13] نہلانے کے بعد اور مجنون[14] کو جنون جانے کے بعد اور غشی[15] سے افاقہ کے بعد اور نشہ[16] جاتے رہنے کے بعد اور گناہ[17] سے توبہ کرنے اور نیا کپڑا[18] پہننے کے لئے اور سفر[19] سے آنیوالے کیلئے استحاضہ[20] کا خون بند ہونے کے بعد، نماز کسوف[21] و خسوف[22] و استسقا[23] اور خوف[24] و تاریکی[25] اور سخت آندھی[26] کے لئے اور بدن[27] پر نجاست لگی اور یہ معلوم نہ ہوا کہ کس جگہ ہے ان سب کے لیے غسل مستحب ہے **مسئلہ** حج کرنیوالے پر دسویں ذی الحجہ کو پانچ غسل ہیں وقوف[1] مزدلفہ دخول[2] منیٰ جمرہ[3] پر کنکریاں مارنا۔ دخول[4] مکہ طواف[5] جبکہ یہ تین پچھلی باتیں بھی دسویں ہی کو کرے اور جمعہ کا دن ہے تو غسل جمعہ بھی یونہی اگر عرفہ یا عید جمعہ کے دن پڑے۔ تو یہاں والوں پر دو غسل ہونگے **مسئلہ** جس پر چند غسل ہوں سب کی نیت سے ایک غسل کر لیا سب ادا ہو گئے اور سب کا ثواب ملے گا **مسئلہ** عورت جنب ہوئی اور ابھی غسل نہیں کیا تھا کہ حیض شروع ہو گیا تو چاہے اب نہالے یا بعد حیض ختم ہونے کے **مسئلہ** جنب نے

جمعہ یا عید کے دن غسلِ جنابت کیا اور جمعہ اور عید وغیرہ کی نیت بھی کر لی سب ادا ہو گئے اگر اسی غسل سے جمعہ اور عید کی نماز ادا کرے **مسئلہ** عورت کو نہانے یا وضو کے لیے پانی مول لینا پڑے تو اس کی قیمت شوہر کے ذمہ ہے بشرطیکہ غسل و وضو واجب ہوں یا بدن سے میل دور کرنے کے لیے نہائے **مسئلہ** جس پر غسل واجب ہے اسے چاہیے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے حدیث میں ہے جس گھر میں جنب ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے اور اگر اتنی دیر کر چکا کہ نماز کا آخر وقت آ گیا تو اب فوراً نہانا فرض ہے اب تاخیر کریگا گنہگار ہوگا اور کھانا کھانا یا عورت سے جماع کرنا چاہتا ہے تو وضو کر لے یا ہاتھ مونھ دھولے کلی کر لے اور اگر ویسے ہی کھا پی لیا تو گناہ نہیں مگر مکروہ ہے اور محتاجی لاتا ہے اور بے نہائے یا بے وضو کیے جماع کر لیا تو بھی کچھ گناہ نہیں مگر جس کو احتلام ہوا بے نہائے اس کو عورت کے پاس جانا نہ چاہیے **مسئلہ** رمضان میں اگر جنب ہوا تو بہتر یہی ہے کہ قبل طلوع فجر نہا لے کہ روزے کا ہر حصہ جنابت سے خالی ہو اور اگر نہیں نہایا تو بھی روزہ میں کچھ نقصان نہیں مگر مناسب یہ ہے کہ غرغرہ اور ناک میں جڑ تک پانی چڑھانا یہ دو کام طلوع فجر سے پہلے کر لے کہ پھر روزے میں نہ ہو سکیں گے اور اگر نہانے میں اتنی تاخیر کی کہ دن نکل آیا اور نماز قضا کر دی تو یہ اور دنوں میں بھی گناہ ہے اور رمضان میں اور زیادہ۔

**مسئلہ** جس کو نہانے کی ضرورت ہو اس کو مسجد میں جانا طواف کرنا قرآن مجید چھونا اگرچہ اسکا سادہ حاشیہ یا جلد یا چولی چھوئے یا بے چھوئے دیکھ کر یا زبانی پڑھنا یا کسی آیت کا لکھنا یا آیت کا تعویذ لکھنا یا ایسا تعویذ چھونا یا ایسی انگوٹھی چھونا یا پہننا جیسے مقطعات کی انگوٹھی حرام ہے **مسئلہ** اگر قرآن عظیم جزدان میں ہو تو جزدان پر ہاتھ لگانے میں حرج نہیں یونہی رومال وغیرہ کسی ایسے کپڑے سے پکڑنا جو نہ اپنا تابع ہو نہ قرآن مجید کا تو جائز ہے، کرتے کی آستین دوپٹے کے آنچل سے یہاں تک کہ چادر کا ایک کونا اس کے مونڈھے پر ہے دوسرے کونے سے چھونا حرام ہے کہ یہ سب اس کے تابع ہیں جیسے چولی

قرآن مجید کے تابع بھی **مسئلہ** اگر قرآن کی آیت دُعا کی نیت سے یا تبرّک کے لئے جیسے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یا ادائے شکر کو یا چھینک کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یا خبرِ پریشان پر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا یا بہ نیت ثنا پوری سورہ فاتحہ یا آیۃ الکرسی یا سورۂ حشر کی پچھلی تین آیتیں ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ سے آخر تک پڑھیں اور ان سب صورتوں میں قرآن کی نیت نہ ہو تو کچھ حرج نہیں یونہی تینوں قل بلا لفظ قل بہ نیت ثنا پڑھ سکتا ہے اور لفظ قل کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا اگرچہ بہ نیت ثنا ہی ہو کہ اس صورت میں ان کا قرآن ہونا متعیّن ہے نیت کو کچھ دخل نہیں **مسئلہ** بے وضو قرآن مجید یا اس کی کسی آیت کا چھونا حرام ہے بے چھوئے زبانی یا دیکھ کر پڑھے تو کوئی حرج نہیں **مسئلہ** روپیہ پر آیت لکھی ہو تو ان سب کو (یعنی بے وضو اور جنب اور حیض و نفاس والی کو) اُس کا چھونا حرام ہے۔ ہاں اگر تھیلی میں ہو تو تھیلی اٹھانا جائز ہے۔ یونہی جس برتن یا گلاس پر سورہ یا آیت لکھی ہو اس کا چھونا بھی ان کو حرام ہے اور اس کا استعمال سب کو مکروہ مگر جبکہ خاص بہ نیت شفا ہو **مسئلہ** قرآن کا ترجمہ فارسی یا اردو یا کسی اور زبان میں ہو اسکے بھی چھونے اور پڑھنے میں قرآن مجید ہی کا سا حکم ہے **مسئلہ** قرآن مجید دیکھنے میں ان سب پر کچھ حرج نہیں اگرچہ حروف پر نظر پڑے اور الفاظ سمجھ میں آئیں اور خیال میں پڑھتے جائیں **مسئلہ** ان سب کو فقہ و تفسیر و حدیث کی کتابوں کا چھونا مکروہ ہے اور اگر ان کو کسی کپڑے سے چھوا اگرچہ اس کو پہنے یا اوڑھے ہوئے ہو تو حرج نہیں مگر موضع آیت پر ان کتابوں میں بھی ہاتھ رکھنا حرام ہے **مسئلہ** ان سب کو توریت زبور انجیل کو پڑھنا چھونا مکروہ ہے **مسئلہ** درود شریف اور دعاؤں کے پڑھنے میں انھیں حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ وضو یا کلی کر کے پڑھیں **مسئلہ** ان سب کو اذان کا جواب دینا جائز ہے **مسئلہ** مصحف شریف اگر ایسا ہو جائے کہ پڑھنے کے کام میں نہ آئے تو اسے کفنا کر لحد کھود کر ایسی جگہ دفن کر دیں جہاں پاؤں پڑنے کا احتمال نہ ہو **مسئلہ** کافر کو مصحف چھونے نہ دیا جائے بلکہ مطلقاً حروف اس سے بچائیں **مسئلہ** قرآن نسیب

کتابوں کے اوپر رکھیں پھر تفسیر پھر حدیث پھر باقی دینیات علی حسب مراتب **مسئلہ** کتاب پر کوئی دوسری چیز نہ رکھی جائے حتیٰ کہ قلم دوات حتیٰ کہ وہ صندوق جس میں کتاب ہو اس پر کوئی چیز نہ رکھی جائے **مسئلہ** مسائل یا دینیات کے اوراق میں پڑیا باندھنا۔ جس دسترخوان پر اشعار وغیرہ کچھ تحریر ہو اس کو کام میں لانا یا بچھونے پر کچھ لکھا ہو اسکا استعمال منع ہے

# پانی کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا یعنی آسمان سے ہم نے پاک کرنیوالا پانی اُتارا اور فرماتا ہے وَ یُنَزِّلُ عَلَیْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّیُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَ یُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّیْطٰنِ یعنی آسمان سے تم پر پانی اُتارتا ہے کہ تمہیں اس سے پاک کرے اور شیطان کی پلیدی سے تم کو دور کرے **حدیث ۱**۔ امام مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص حالت جنابت میں رکے ہوئے پانی میں نہ نہائے (یعنی تھوڑے پانی میں جو دہ در دہ نہ ہو کہ وہ دہ در دہ بہتے پانی کے حکم میں ہے) لوگوں نے کہا تو اے ابوہریرہ کیسے کرے کہا اس میں سے لے لے **حدیث ۲**۔ سنن ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ میں حکم بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ عورت کی طہارت سے بچے ہوئے پانی سے مرد وضو کرے **حدیث ۳**۔ امام مالک و ابوداؤد و ترمذی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے پوچھا ہم دریا کا سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لے جاتے ہیں تو اگر اس سے وضو کریں پیاسے رہ جائیں تو کیا سمندر کے پانی سے ہم وضو کریں فرمایا اس کا پانی پاک ہے اور اس کا جانور مرا ہوا حلال یعنی مچھلی **حدیث ۴**۔ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ دھوپ کے گرم پانی سے غسل نہ کرو کہ وہ برص پیدا کرتا ہے ؛

# کس پانی سے وضو جائز ہے اور کس سے نہیں

**تنبیہ** جس پانی سے وضو جائز ہے اس سے غسل بھی جائز ہے اور جس سے وضو ناجائز غسل بھی ناجائز **مسئلہ** مینہ ندی نالے چشمے سمندر دریا کنوئیں اور برف اولے کے پانی سے وضو جائز ہے **مسئلہ** جس پانی میں کوئی چیز مل گئی کہ بول چال میں اسے پانی نہ کہیں بلکہ اس کا کوئی اور نام ہوگیا جیسے شربت یا پانی میں کوئی ایسی چیز ڈال کر پکائیں جس سے مقصود میل کاٹنا نہ ہو جیسے شوربا چائے گلاب یا اور عرق اس سے وضو و غسل جائز نہیں **مسئلہ** اگر ایسی چیز ملائیں یا ملا کر پکائیں جس سے مقصود میل کاٹنا ہو جیسے صابون یا بیری کے پتے تو وضو جائز ہے جب تک اس کی رقت زائل نہ کردے اور اگر ستو کی مثل گاڑھا ہوگیا تو وضو جائز نہیں **مسئلہ** اور اگر کوئی پاک چیز ملی جس سے رنگ یا بو مزے میں فرق آگیا مگر اس کا پتلا پن نہ گیا جیسے ریتا چونا یا تھوڑی زعفران تو وضو جائز ہے اور جو زعفران کا رنگ اتنا آجائے کہ کپڑا رنگنے کے قابل ہوجائے تو وضو جائز نہیں یونہی پڑیا کا رنگ اور اگر اتنا دودھ مل گیا کہ دودھ کا رنگ غالب نہ ہوا تو وضو جائز ہے ورنہ نہیں، غالب مغلوب کی پہچان یہ ہے کہ جب تک یہ کہیں کہ پانی ہے جس میں کچھ دودھ مل گیا تو وضو جائز ہے اور جب اسے لسی کہیں تو وضو جائز نہیں اور اگر پتے گرنے یا پرانے ہونے کے سبب بدلے تو کچھ حرج نہیں مگر جبکہ پتے اسے گاڑھا کردیں **مسئلہ** بہتا پانی کہ اس میں تنکا ڈال دیں تو بہا لے جائے پاک اور پاک کرنے والا ہے نجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا جب تک وہ نجس اس کے رنگ یا بو یا مزہ کو نہ بدل دے اگر نجس چیز سے رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا تو ناپاک ہوگیا اب یہ اس وقت پاک ہوگا کہ نجاست تہ نشین ہوکر اس کے اوصاف ٹھیک ہوجائیں یا پاک پانی اتنا ملے کہ نجاست کو بہا لے جائے یا پانی کے رنگ مزہ بو ٹھیک ہوجائیں اور اگر پاک چیز نے رنگ بو مزہ کو بدل دیا تو وضو و غسل اس سے جائز ہے جب تک چیز دیگر نہ ہوجائے۔ **مسئلہ** مرد مو

جانور نہر کی چوڑائی میں پڑا ہے اور اس کے اوپر سے پانی بہتا ہے تو عام ازیں کہ جتنا پانی اس سے مل کر بہتا ہے اس سے کم ہے جو اس کے اوپر سے بہتا ہے یا زائد ہے یا برابر مطلقاً ہر جگہ سے وضو جائز ہے یہاں تک کہ موقع نجاست سے بھی جبتک نجاست کے سبب کسی وصف میں تغیّر نہ آئے یہی صحیح ہے اور اسی پر اعتماد ہے[1] **مسئلہ** چھت کے پرنالے سے مینہ کا پانی گرے وہ پاک ہے اگرچہ چھت پر جا بجا نجاست پڑی ہو اگرچہ نجاست پرنالے کے موہنہ پر ہو اگرچہ نجاست سے مل کر جو پانی گرتا ہو وہ نصف سے کم یا برابر یا زیادہ ہو جب تک نجاست سے پانی کے کسی وصف میں تغیّر نہ آئے یہی صحیح ہے اور اسی پر اعتماد ہے[2] اور اگر مینہ رُک گیا اور پانی کا بہنا موقوف ہو گیا تو اب وہ ٹھہرا ہوا پانی اور جو چھت سے ٹپکے نجس ہے **مسئلہ** یونہی نالیوں سے برسات کا بہتا پانی پاک ہے جبتک نجاست کا رنگ یا بُو یا مزہ اس میں ظاہر نہ ہو رہا اس سے وضو کرنا اگر اس پانی میں نجاست مرئیہ کے اجزا ایسے بہتے جا رہے ہوں کہ جو چلّو لیا جائے گا اس میں ایک آدھ ذرّہ اس کا بھی ضرور ہو جب تو ہاتھ میں لیتے ہی ناپاک ہو گیا وضو اس سے حرام ورنہ جائز ہے اور بچنا بہتر ہے **مسئلہ** نالی کا پانی کہ بعد بارش کے ٹھہر گیا اگر اس میں نجاست کے اجزا محسوس ہوں یا اس کا رنگ و بُو محسوس ہو تو ناپاک ہے ورنہ پاک **مسئلہ** دَہ ہاتھ لمبا دَہ ہاتھ چوڑا جو حوض ہو اسے دَہ در دَہ اور بڑا حوض کہتے ہیں یونہی بیس ہاتھ لمبا پانچ ہاتھ چوڑا یا پچیس ہاتھ لمبا چار ہاتھ چوڑا غرض کل لمبائی چوڑائی سو ہاتھ ہو اور اگر گول ہو تو اس کی گولائی تقریباً ساڑھے پینتیس ہاتھ ہو اور سو ہاتھ لمبائی نہ ہو تو چھوٹا حوض ہے اور اس کے پانی کو تھوڑا کہیں گے اگرچہ کتنا ہی گہرا ہو **تنبیہ** حوض کے بڑے چھوٹے ہونے میں خود اس حوض کی پیمائش کا اعتبار نہیں بلکہ اس میں جو پانی ہے اس کی بالائی سطح دیکھی جائے گی تو اگر

---

[1] درمختار میں ہے کہ علامہ قاسم نے فرمایا یہی مختار ہے اور نہر الفائق میں اسی کو قوی بتایا اور نصاب پھر مضمرات پھر قہستانی میں فرمایا اسی پر فتویٰ ہے ۱۲ منہ حفظہ ربہٗ

[2] ھکذا فی ردالمحتار عن الحلیۃ وفی الہندیۃ عن المحیط والتتائیۃ والتاتارخانیۃ ۱۲ منہ حفظہ ربہٗ

حوض بڑا ہے مگر اب پانی کم ہو کر دہ در دہ نہ رہا تو وہ اس حالت میں بڑا حوض نہیں کہا جائیگا نیز حوض اسی کو نہیں کہیں گے جو مسجدوں عیدگاہوں میں بنا لیے جاتے ہیں بلکہ وہ ہر گڑھا جس کی پیمائش سو ہاتھ ہے بڑا حوض ہے اور اس سے کم ہے تو چھوٹا **مسئلہ** دہ در دہ حوض میں صرف اتنا دل درکار ہے کہ اتنی مساحت میں زمین کہیں سے کھلی نہ ہو اور یہ جو بہت کتابوں میں فرمایا ہے کہ لپ یا چلو میں پانی لینے سے زمین نہ کھلے اس کی حاجت اس کے کثیر رہنے کے لیے ہے کہ وقت استعمال اگر پانی اٹھانے سے زمین کھل گئی تو اس وقت پانی سو ہاتھ کی مساحت میں نہ رہا ایسے حوض کا پانی بہتے پانی کے حکم میں نجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا جب تک نجاست سے رنگ یا بو یا مزہ نہ بدلے اور ایسا حوض اگرچہ نجاست پڑنے سے نجس نہ ہوگا مگر قصداً اس میں نجاست ڈالنا منع ہے **مسئلہ** بڑے حوض کے نجس نہ ہونے کی یہ شرط ہے کہ اس کا پانی متصل ہو تو ایسے حوض میں اگر لٹھے یا کڑیاں گاڑی گئی ہوں تو ان لٹھوں کڑیوں کے علاوہ باقی جگہ اگر سو ہاتھ ہے تو بڑا ہے ورنہ نہیں البتہ پتلی پتلی چیزیں جیسے گھاس نرکل کھیتی اس کے اتصال کو مانع نہیں **مسئلہ** بڑے حوض میں ایسی نجاست پڑی کہ دکھائی نہ دے جیسے شراب پیشاب تو اس کی ہر جانب سے وضو جائز ہے اور اگر دیکھنے میں آتی ہو جیسے پاخانہ کوئی مرا ہوا جانور تو جس طرف وہ نجاست ہو اس طرف وضو نہ کرنا بہتر ہے دوسری طرف وضو کرے **تنبیہ** جو نجاست دکھائی دیتی ہے اس کو مرئیہ اور جو نہیں دکھائی دیتی اسے غیر مرئیہ کہتے ہیں **مسئلہ** ایسے حوض پر اگر بہت سے لوگ جمع ہو کر وضو کریں تو بھی کچھ حرج نہیں اگرچہ وضو کا پانی اس میں گرتا ہو ہاں اس میں کلی ڈالنا یا ناک سنکنا نہ چاہیے کہ نظافت کے خلاف ہے **مسئلہ** تالاب یا بڑا حوض اوپر سے جم گیا مگر برف کے نیچے پانی کی لمبائی چوڑائی متصل بقدر دہ در دہ ہے اگر سوراخ کر کے اس سے وضو کیا جائز ہے اگرچہ اس میں نجاست پڑ جائے اور اگر متصل دہ در دہ نہیں اور ایسے[1] میں

---

[1] والمسألۃ مصرحۃ فی سبتہ الجبیر یما لا مزید علیہ من شاء الاطلاع فلیرجع الیہا ۱۲ منہ حفظہ ربہ

نجاست پڑی تو ناپاک ہے پھر نجاست پڑنے سے پہلے اس میں سوراخ کر دیا اور اس سے پانی اُبل پڑا تو اگر بقدر دہ در دہ پھیل گیا تو اب نجاست پڑنے سے بھی پاک رہیگا اور اس میں ڈل کا وہی حکم ہے جو اوپر گذرا **مسئلہ** اگر تالاب خشک میں نجاست پڑی ہو اور مینہ برسا اور اس میں بہتا ہوا پانی پاک اس قدر آیا کہ بہاؤ رُکنے سے پہلے دہ در دہ ہو گیا تو وہ پانی پاک ہے اور اگر اس مینہ سے دہ در دہ سے کم رہا دوبارہ بارش سے دہ در دہ ہوا تو سب نجس ہے ہاں اگر وہ بھر کر بہ جائے تو پاک ہو گیا اگرچہ ہاتھ دو ہاتھ ہو **مسئلہ** دہ در دہ پانی میں نجاست پڑی پھر اس کا پانی دہ در دہ سے کم ہو گیا تو وہ اب بھی پاک ہے ہاں اگر وہ نجاست اب بھی اس میں باقی ہو اور دکھائی دیتی ہو تو اب ناپاک ہو گیا - اب جب تک بھر کر بہ نہ جائے پاک نہ ہوگا **مسئلہ** چھوٹا حوض ناپاک ہو گیا پھر اس کا پانی پھیل کر دہ در دہ ہو گیا تو اب بھی ناپاک ہے مگر پاک پانی اُسے بہا دے تو پاک ہو جائے گا **مسئلہ** کوئی حوض ایسا ہے کہ اوپر سے تنگ اور نیچے کشادہ ہے یعنی اوپر دہ در دہ نہیں اور نیچے دہ در دہ یا زیادہ ہے اگر ایسا حوض لبریز ہو اور نجاست پڑے تو ناپاک ہے پھر اس کا پانی گھٹ گیا اور وہ دہ در دہ ہو گیا تو پاک ہو گیا **مسئلہ** حقہ کا پانی پاک[1] ہے اگرچہ اس کے رنگ و بو و مزے میں تغیّر آجائے اس سے وضو جائز ہے بقدر[2] کفایت اس کے ہوتے ہوئے تیمّم جائز نہیں **مسئلہ** جو پانی وضو یا غسل کرنے میں بدن سے گرا وہ پاک ہے مگر اس سے وضو اور غسل جائز نہیں یوں ہی اگر بے وضو شخص کا ہاتھ یا اُنگلی یا پورا ناخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وضو میں دھویا جاتا ہو بقصد یا بلا قصد دہ در دہ سے کم پانی میں بے دھوئے ہوئے پڑ جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے لائق نہ رہا اسی طرح جس شخص پر نہانا فرض

---

[1] کہ پانی پاک ہے جبتک اسکو نجاست سے ملاقات نہ ہو نجس نہیں ہو سکتا اور یہاں کونسی نجس شے ہے جسکی ملاقات سے پانی نجس ہوگا ۱۲

[2] مثلاً سارا وضو کر لیا ایک پاؤں کا دھونا باقی ہے پانی ختم ہو گیا اور حقہ میں پانی اتنا موجود ہے کہ اس پاؤں کو دھو سکتا ہے تو ایسے [illegible] نہیں مگر وضو کرنے کے بعد اگر اعضاء میں بو آگئی تو جبتک بُو جاتی نہ رہے مسجد میں جانا منع ہے اور وقت میں گنجائش ہو تو اتنا وقفہ کر کے نماز پڑھے کہ بُو اُڑ جائے اس سے وضو کرنیکا حکم اسوقت دیا گیا کہ دوسرا پانی نہ ہو بلا ضرورت اس سے وضو نہ چاہیے ۱۲ منہ

ہے اسکے جسم کا کوئی بے دُھلا ہوا حصہ پانی سے چھو جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے کام کا
نہ رہا اگر دُھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ پڑ جائے تو حرج نہیں **مسئلہ** اگر ہاتھ دُھلا ہوا ہے
مگر پھر دھونے کی نیت سے ڈالا اور یہ دھونا ثواب کا کام ہو جیسے کھانے کے لیے یا وضو
کے لئے تو یہ پانی مستعمل ہو گیا یعنی وضو کے کام کا نہ رہا اور اس کا پینا بھی مکروہ ہے **مسئلہ**
اگر بضرورت ہاتھ پانی میں ڈالا جیسے بڑے برتن میں ہے کہ اسے جھکا نہیں سکتا نہ کوئی چھوٹا
برتن ہے کہ اس سے نکالے تو ایسی صورت میں بقدر ضرورت ہاتھ پانی میں ڈال کر اس
سے پانی نکالے یا کوئیں میں رسی ڈول گر گیا اور بے گھسے نہیں نکل سکتا اور پانی بھی نہیں
کہ ہاتھ پاؤں دھو کر گھسے تو اس صورت میں اگر پاؤں ڈال کر ڈول رسی نکالے گا مستعمل
نہ ہو گا ان مسئلوں سے بہت کم لوگ واقف ہیں خیال رکھنا چاہیے **مسئلہ** مستعمل پانی اگر
اچھے پانی میں مل جائے مثلاً وضو یا غسل کرتے وقت قطرے لوٹے یا گھڑے میں ٹپکے تو اگر
اچھا پانی زیادہ ہے تو یہ وضو اور غسل کے کام کا ہے ورنہ سب بیکار ہے **مسئلہ** پانی میں ہاتھ
پڑ گیا یا اور کسی طرح مستعمل ہو گیا اور یہ چاہیں کہ یہ کام کا ہو جائے تو اچھا پانی اس سے زیادہ
اس میں ملا دیں نیز اس کا یہ طریقہ بھی ہے کہ اس میں ایک طرف سے پانی ڈالیں کہ دوسری طرف
سے بہ جائے سب کام کا ہو جائیگا۔ یونہی ناپاک پانی کو بھی پاک کر سکتے ہیں یونہی ہر بہتی ہوئی
چیز اپنی جنس یا پانی سے اُبال دینے سے پاک ہو جائیگی **مسئلہ** کسی درخت یا پھل کے
نچوڑے ہوئے پانی سے وضو جائز نہیں جیسے کیلے کا پانی یا انگور اور انار اور تربوز کا پانی اور
گنے کا رس **مسئلہ** جو پانی گرم ملک میں گرم موسم میں سونے چاندی کے سوا کسی اور دھات
کے برتن میں دھوپ میں گرم ہو گیا تو جب تک گرم ہے اس سے وضو اور غسل نہ چاہیے نہ اسکو
پینا چاہیے بلکہ بدن کو کسی طرح پہنچنا نہ چاہیئے یہاں تک کہ اگر اس سے کپڑا بھیگ جائے تو
جب تک ٹھنڈا نہ ہو لے اس کے پہننے سے بچیں کہ اس پانی کے استعمال میں اندیشہ برص ہے
پھر بھی اگر وضو یا غسل کر لیا تو ہو جائے گا **مسئلہ** چھوٹے چھوٹے گڑھوں میں پانی ہے اور

اور اس میں نجاست پڑنا معلوم نہیں تو اس سے وضو جائز ہے **مسئلہ** کافر کی خبر کہ یہ پانی پاک ہے یا ناپاک مانی نہ جائے گی دونوں صورتوں میں پاک رہیگا کہ یہ اس کی اصلی حالت ہے **مسئلہ** نابالغ کا بھرا ہوا پانی کہ شرعاً اس کی ملک ہو جائے اسے پینا یا وضو یا غسل یا کسی کام میں لانا اس کے ماں باپ یا جس کا وہ نوکر ہے اس کے سوا کسی کو جائز نہیں اگرچہ وہ اجازت بھی دیدے اگر وضو کر بھی لیا تو وضو ہو جائیگا اور گنہگار ہوگا یہاں سے معلمین کو سبق لینا چاہیئے کہ اکثر وہ نابالغ بچوں سے پانی بھروا کر اپنے کام میں لایا کرتے ہیں۔ اسی طرح بالغ کا بھرا ہوا بغیر اجازت صرف کرنا بھی حرام ہے **مسئلہ** نجاست نے پانی کا مزہ بُو رنگ بدل دیا تو اس کو اپنے استعمال میں بھی لانا ناجائز اور جانوروں کو پلانا بھی گارے وغیرہ کے کام میں لا سکتے ہیں مگر اس گارے مٹی کو مسجد کی دیوار وغیرہ میں صرف کرنا جائز نہیں ؛

# کوئیں کا بیان

**مسئلہ** کوئیں میں آدمی یا کسی جانور کا پیشاب یا بہتا ہوا خون یا تاڑی یا سیندھی یا کسی قسم کا شراب کا قطرہ یا ناپاک لکڑی یا نجس کپڑا یا اور کوئی ناپاک چیز گری اس کا کل پانی نکالا جائے گا **مسئلہ** جن چوپایوں کا گوشت نہیں کھایا جاتا ان کے پاخانہ پیشاب سے ناپاک ہو جائے گا یونہی مرغی اور بط کی بیٹ سے ناپاک ہو جائے گا ان سب صورتوں میں کل پانی نکالا جائے گا **مسئلہ** مینگنیاں اور گوبر اور لید اگرچہ ناپاک ہیں مگر کوئیں میں گر جائیں تو بوجہ ضرورت ان کا قلیل معاف رکھا گیا ہے پانی کی ناپاکی کا حکم نہ دیا جائے گا اور اڑنے والے حلال جانور کبوتر چڑیا کی بیٹ یا شکاری پرند چیل شکرا باز کی بیٹ گر جائے تو ناپاک نہ ہوگا یونہی چوہے اور چمگادڑ کے پیشاب سے بھی ناپاک نہ ہوگا **مسئلہ** پیشاب کی بہت باریک بندکیاں مثل سوئی کی نوک کے اور نجس غبار پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا

**مسئلہ** جس کوئیں کا پانی ناپاک ہوگیا اس کا ایک قطرہ بھی پاک کوئیں میں پڑ جائے تو یہ بھی ناپاک ہوگیا جو حکم اس کا تھا وہی اس کا ہوگیا یوہیں ڈول رسی گھڑا جن میں ناپاک کنوئیں کا پانی لگا تھا پاک کوئیں میں پڑے وہ پاک بھی ناپاک ہو جائے گا **مسئلہ** کوئیں میں آدمی بکری یا کتا یا کوئی اور دموی جانور ان کے برابر یا ان سے بڑا گر کر مر جائے تو کل پانی نکالا جائے **مسئلہ** مرغا مرغی بلی چوہا چھپکلی یا اور کوئی دموی جانور (جس میں بہتا ہوا خون ہو) اس میں مر کر پھول جائے یا پھٹ جائے کل پانی نکالا جائے **مسئلہ** اگر یہ سب باہر مرے پھر کوئیں میں گر گئے جب بھی یہی حکم ہے **مسئلہ** چھپکلی یا چوہے کی دم کٹ کر کوئیں میں گری اگرچہ پھولی پھٹی نہ ہو کل پانی نکالا جائے مگر اس کی جڑ میں اگر موم لگا ہو تو بیس ڈول نکالا جائے **مسئلہ** بلی نے چوہے کو دبوچا اور زخمی ہوگیا پھر اس سے چھوٹ کر کوئیں میں گرا کل پانی نکالا جائے **مسئلہ** چوہا چھچھوندر چڑیا چھپکلی گرگٹ یا ان کے برابر یا ان سے چھوٹا کوئی جانور دموی کوئیں میں گر کر مر گیا تو بیس۲۰ ڈول سے تیس۳۰ تک نکالا جائے **مسئلہ** کبوتر مرغی بلی گر کر مرے تو چالیس سے ساٹھ تک **مسئلہ** آدمی کا بچہ جو زندہ پیدا ہو حکم میں آدمی کے ہے بکری کا چھوٹا بچہ حکم میں بکری کے ہے **مسئلہ** جو جانور کبوتر سے چھوٹا ہو حکم میں چوہے کے ہے اور جو بکری سے چھوٹا ہو مرغی کے حکم میں ہے **مسئلہ** دو چوہے گر کر مر جائیں تو وہی بیس۲۰ سے تیس ڈول تک نکالا جائے اور تین یا چار یا پانچ ہوں تو چالیس سے ساٹھ تک اور چھ ہوں تو کل **مسئلہ** دو بلیاں مر جائیں تو سب نکالا جائے **مسئلہ** مسلمان مردہ بعد غسل کے کوئیں میں گر جائے تو اصلاً پانی نکالنے کی ضرورت نہیں اور شہید گر جائے اور بدن پر خون نہ لگا ہو تو بھی کچھ حاجت نہیں اور اگر خون لگا ہے اور قابل بہنے کے نہ تھا تو بھی کچھ حاجت نہیں اگرچہ وہ خون اس کے بدن پر دھل کر پانی میں مل جائے اور اگر بہنے کے قابل خون اس کے بدن پر لگا ہوا ہے اور خشک ہوگیا اور شہید کے

سے اس کے بدن سے جدا ہو کر پانی میں نہ ملا جب بھی پانی پاک رہے گا کہ شہید کا خون جب تک اس کے بدن پر ہے کتنا ہی ہو پاک ہے ہاں یہ خون اس کے بدن سے جدا ہو کر پانی میں مل گیا تو اب ناپاک ہو گیا **مسئلہ** کافر مردہ اگرچہ سو بار دھویا گیا ہو کوئیں میں گر جائے یا اس کی انگلی یا ناخن پانی سے لگ جائے پانی نجس ہو جائیگا کل پانی نکالا جائے **مسئلہ** کچا بچہ یا جو بچہ مردہ پیدا ہوا کوئیں میں گر جائے تو سب پانی نکالا جائے اگرچہ گرنے سے پہلے نہلا دیا گیا ہو **مسئلہ** بے وضو اور جس شخص پر غسل فرض ہو اگر بلا ضرورت کوئیں میں اُتریں اور ان کے بدن پر نجاست نہ لگی ہو تو بیس ڈول نکالا جائے اور اگر ڈول نکالنے کے لئے اُترا تو کچھ نہیں **مسئلہ** سؤر کوئیں میں گرا اگرچہ نہ مرے پانی نجس ہو گیا کل نکالا جائے **مسئلہ** سؤر کے سوا اگر کوئی اور جانور کوئیں میں گرا اور زندہ نکل آیا اور اس کے جسم میں نجاست لگی ہونا یقینی معلوم نہ ہو اور پانی میں اس کا مونھ نہ پڑا تو پانی پاک ہے اس کا استعمال جائز مگر احتیاطاً بیس ڈول نکالنا بہتر ہے اور اس کے بدن پر نجاست لگی ہونا یقینی معلوم ہو تو کل پانی نکالا جائے اور اگر اس کا مُنہ پانی میں پڑا تو اس کے لعاب اور جھوٹے کا جو حکم ہے وہی حکم اس پانی کا ہے اگر جھوٹا ناپاک ہے یا مشکوک تو کل پانی نکالا جائے اور اگر مکروہ ہے تو چوہے وغیرہ میں بیس ڈول مرغی چھوٹی ہوئی میں چالیس اور جس کا جھوٹا پاک ہے اس میں بھی بیس ڈول نکالنا بہتر ہے مثلاً بکری گری اور زندہ نکل آئی بیس ڈول نکال ڈالیں **مسئلہ** کوئیں میں وہ جانور گرا جس کا جھوٹا پاک ہے یا مکروہ اور پانی کچھ نہ نکالا اور وضو کر لیا تو وضو ہو جائیگا **مسئلہ** جوتا یا گیند کوئیں میں گر گئی اور نجس ہونا یقینی ہے کل پانی نکالا جائے ورنہ بیس ڈول نجس ہونے کا خیال معتبر نہیں **مسئلہ** پانی کا جانور یعنی وہ جو پانی میں پیدا ہوتا ہے اگر کوئیں میں مر جائے یا مرا ہوا گر جائے تو ناپاک نہ ہوگا۔ اگرچہ پھولا پھٹا ہو مگر پھٹ کر اس کے اجزا پانی میں رل گئے تو اس کا پینا حرام ہے **مسئلہ** خشکی اور پانی کے مینڈک کا ایک حکم ہے یعنی اس کے مرنے کے بعد سڑنے

سے پانی نجس نہ ہوگا مگر جنگل کا بڑا مینڈک جس میں بہنے کے قابل خون ہوتا ہے اس کا حکم چوہے کی مثل ہے پانی کے مینڈک کی اُنگلیوں کے درمیان جھلی ہوتی ہے اور خشکی کے نہیں **مسئلہ** جس کی پیدائش پانی کی نہ ہو مگر پانی میں رہتا ہو جیسے بط اس کے مرجانے سے پانی نجس ہوجائیگا **مسئلہ** بچہ یا کافر نے پانی میں ہاتھ ڈال دیا تو اگر ان کے ہاتھ کا نجس ہونا معلوم ہے جب تو ظاہر ہے کہ پانی نجس ہوگیا ورنہ نجس تو نہ ہوا مگر دوسرے پانی سے وضو کرنا بہتر ہے **مسئلہ** جن جانوروں میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا جیسے مچھر مکّھی وغیرہ ان کے مرنے سے پانی نجس نہ ہوگا **فائدہ** مکّھی سالن وغیرہ میں گر جائے تو اسے غوطہ دیکر پھینک دیں اور سالن کو کام میں لائیں **مسئلہ** مردار کی ہڈی جس میں گوشت یا چکنائی لگی ہو پانی میں گر جائے تو وہ پانی ناپاک ہوگیا کُل نکالا جائے اور اگر گوشت یا چکنائی نہ لگی ہو تو پاک ہے مگر سؤر کی ہڈی سے مطلقاً ناپاک ہوجائے گا **مسئلہ** جس کوئیں کا پانی ناپاک ہوگیا اس میں سے جتنا پانی نکالنے کا حکم ہے نکال لیا گیا تو اب وہ رسی ڈول جس سے پانی نکالا ہے پاک ہوگیا دھونے کی ضرورت نہیں **مسئلہ** کل پانی نکالنے کے یہ معنے ہیں کہ اتنا پانی نکال لیا جائے کہ اب ڈول ڈالیں تو آدھا بھی نہ بھرے اس کی مٹی نکالنے کی ضرورت نہیں نہ دیوار دھونے کی حاجت کہ وہ پاک ہوگئی **مسئلہ** یہ جو حکم دیا گیا ہے کہ اتنا اتنا پانی نکالا جائے اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ جو چیز اس میں گری ہے اس کو اس میں سے نکال لیں پھر اتنا پانی نکالیں اگر وہ اسی میں پڑی رہے تو کتنا ہی پانی نکالیں بیکار ہے **مسئلہ** اور اگر وہ گل سڑکر مٹی ہوگئی یا وہ چیز خود نجس نہ تھی بلکہ کسی نجس چیز کے لگنے سے نجس ہوگئی ہو جیسے نجس کپڑا اور اس کا نکالنا مشکل ہو تو اب فقط پانی نکالنے سے پاک ہوجائے گا **مسئلہ** جس کوئیں کا ڈول معین ہو تو اُسی کا اعتبار ہے اس کے چھوٹے بڑے ہونے کا کچھ لحاظ نہیں اور اگر اس کا کوئی خاص ڈول نہ ہو تو ایسا ہو کہ ایک صاع پانی اُس میں آجائے **مسئلہ** ڈول بھرا ہوا نکلنا ضرور نہیں اگر

کچھ پانی چھلک کر گر گیا یا ٹپک گیا مگر جتنا بچا وہ آدھے سے زیادہ ہے تو وہ پورا ہی ڈول شمار کیا جائیگا **مسئلہ** ڈول معین ہے مگر جس ڈول سے پانی نکالا وہ اس سے چھوٹا یا بڑا ہے یا ڈول معین نہیں اور جس سے نکالا وہ ایک صاع سے کم وبیش ہے تو ان صورتوں میں حساب کر کے اُس کو معین یا ایک صاع کے برابر کر لیں **مسئلہ** کوئیں سے مرا ہوا جانور نکلا تو اگر اس کے گرنے مرنے کا وقت معلوم ہے تو اسی وقت سے پانی نجس ہے اس کے بعد اگر کسی نے اس سے وضو یا غسل کیا تو نہ وضو ہوا نہ غسل اس وضو اور غسل سے جتنی نمازیں پڑھیں سب کو پھیرے کہ وہ نمازیں نہیں ہوئیں۔ یوہیں اس پانی سے کپڑے دھوئے یا کسی اور طریق سے اس کے بدن یا کپڑے میں لگا تو کپڑے اور بدن کا پاک کرنا ضروری ہے اور ان سے جو نمازیں پڑھیں ان کا پھیرنا فرض ہے اور اگر وقت معلوم نہیں تو جس وقت دیکھا گیا اس وقت سے نجس قرار پائیگا اگرچہ پھولا پھٹا ہو اس سے قبل پانی نجس نہیں اور پہلے جو وضو یا غسل کیا یا کپڑے دھوئے کچھ حرج نہیں تیسیراً اسی پر عمل ہے **مسئلہ** جو کنواں ایسا ہو کہ اس کا پانی ٹوٹتا ہی نہیں چاہے کتنا ہی نکالیں اور اس میں نجاست پڑ گئی یا اس میں کوئی ایسا جانور مر گیا جس میں کل پانی نکالنے کا حکم ہے تو ایسی حالت میں حکم یہ ہے کہ معلوم کر لیں کہ اس میں کتنا پانی ہے وہ سب نکال لیا جائے نکالتے وقت جتنا زیادہ ہوتا گیا اس کا کچھ لحاظ نہیں اور یہ معلوم کر لینا کہ اس وقت کتنا پانی ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ دو مسلمان پرہیزگار جن کو یہ مہارت ہو کہ پانی کی چوڑائی گہرائی دیکھ کر بتا سکیں کہ اس کوئیں میں اتنا پانی ہے وہ جتنے ڈول بتائیں اتنے نکالے جائیں اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اس پانی کی گہرائی کسی لکڑی یا رسی سے صحیح طور پر ناپ لیں اور چند شخص بہت پھرتی سے سو ڈول مثلاً نکالیں پھر پانی ناپیں جتنا کم ہو اسی حساب سے پانی نکال لیں، کنواں پاک ہو جائیگا اس کی مثال یہ ہے کہ پہلی مرتبہ ناپنے سے معلوم ہوا کہ پانی مثلاً دس ہاتھ ہے پھر سو ڈول نکالنے کے بعد ناپا تو نو ہاتھ رہا تو معلوم ہوا کہ سو ڈول میں ایک ہاتھ کم ہوا

تو دس ہاتھ میں دس سو یعنی ایک ہزار ڈول ہوئے **مسئلہ** جو کنواں ایسا ہے کہ اس کا پانی ٹوٹ جائے گا مگر اس میں اس کے پھٹ جانے وغیرہ نقصانات کا گمان ہے تو بھی اتنا ہی پانی نکالا جائے جتنا اس وقت اس میں موجود ہے پانی توڑنے کی حاجت نہیں۔ **مسئلہ** کوئیں سے جتنا پانی نکالنا ہے اس میں اختیار ہے کہ ایک دم سے اتنا نکالیں یا تھوڑا تھوڑا کر کے دونوں صورت میں پاک ہو جائیگا **مسئلہ** مرغی کا تازہ انڈا جس پر ہنوز رطوبت لگی ہو پانی میں پڑ جائے تو نجس نہ ہوگا یونہی بکری کا بچہ پیدا ہوتے ہی پانی میں گرا اور مرا نہیں جب بھی ناپاک نہ ہوگا ۔

# آدمی اور جانوروں کے جھوٹے کا بیان

**مسئلہ** آدمی چاہے جنب ہو یا حیض و نفاس والی عورت اس کا جھوٹا پاک ہے۔ کافر کا جھوٹا بھی پاک ہے مگر اس سے بچنا چاہیئے جیسے تھوک رینٹھ کھنکار کہ پاک ہیں مگر ان سے آدمی گھن کرتا ہے اس سے بہت بدتر کافر کے جھوٹے کو سمجھنا چاہیئے **مسئلہ** کسی کے مونھ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک میں سرخی آگئی اور اس نے فوراً پانی پیا تو یہ جھوٹا ناپاک ہے اور سرخی جاتی رہنے کے بعد اس پر لازم ہے کہ کلی کر کے مونھ پاک کرے اور اگر کلی نہ کی اور چند بار تھوک کا گذر موضع نجاست پر ہوا خواہ نگلنے میں یا تھوکنے میں یہانتک کہ نجاست کا اثر نہ رہا تو طہارت ہوگئی اس کے بعد اگر پانی پیے گا تو پاک رہے گا اگرچہ ایسی صورت میں تھوک نگلنا سخت ناپاک بات اور گناہ ہے **مسئلہ** معاذ اللہ شراب پی کر فوراً پانی پیا تو نجس ہوگیا اور اگر اتنی دیر ٹھہرا کہ شراب کے اجزا تھوک میں مل کر حلق سے اُتر گئے تو ناپاک نہیں مگر شرابی اور اس کے جھوٹے سے بچنا ہی چاہیے **مسئلہ** شراب خوار کی مونچھیں بڑی ہوں کہ شراب مونچھوں میں لگی تو جب تک ان کو پاک نہ کرے جو پانی پیے گا وہ پانی اور برتن دونوں ناپاک ہو جائیں گے **مسئلہ** مرد کو غیر عورت کا اور عورت کو غیر مرد کا جھوٹا اگر معلوم ہو

کہ فلانی یا فلاں کا جھوٹا ہے بطور لذت کھانا پینا مکروہ ہے مگر اس کھانے پانی میں کوئی کراہت نہیں آئی اور اگر معلوم نہ ہو کہ کس کا ہے یا لذت کے طور پر کھایا پیا نہ گیا تو کوئی حرج نہیں بلکہ بعض صورتوں میں بہتر ہے جیسے باشرع عالم یا دیندار پیر کا جھوٹا کہ اسے تبرک جان کر لوگ کھاتے پیتے ہیں **مسئلہ** جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے چوپائے ہوں یا پرند ان کا جھوٹا پاک ہے اگرچہ نر ہوں جیسے گائے بیل بھینس بکری کبوتر تیتر وغیرہ **مسئلہ** جو مرغی چھوٹی پھرتی اور غلیظ پر مونھ ڈالتی ہو اس کا جھوٹا مکروہ ہے اور بند رہتی ہو تو پاک ہے **مسئلہ** یونہیں بعض گائیں جن کی عادت غلیظ کھانے کی ہوتی ہے ان کا جھوٹا مکروہ ہے اور اگر ابھی نجاست کھائی اور اس کے بعد کوئی ایسی بات نہ پائی گئی جس سے اُس کے مُونھ کی طہارت ہو جاتی (مثلاً آبِ جاری میں پانی پینا یا غیر جاری میں تین جگہ سے پینا) اور اس حالت میں پانی میں مونھ ڈال دیا تو ناپاک ہو گیا۔ اسی طرح اگر بیل بھینسے بکرے نروں نے حسب عادت مادہ کا پیشاب سونگھا اور اس سے ان کا مونھ ناپاک ہوا اور نگاہ سے غائب نہ ہوئے نہ اتنی دیر گذری جس میں طہارت ہو جاتی تو ان کا جھوٹا ناپاک ہے اور اگر چار پانیوں میں مونھ ڈالیں تو پہلے تین ناپاک چوتھا پاک **مسئلہ** گھوڑے کا جھوٹا پاک ہے **مسئلہ** سؤر کتّا شیر چیتا بھیڑیا ہاتھی گیدڑ اور دوسرے درندوں کا جھوٹا ناپاک ہے **مسئلہ** کتے نے برتن میں مونھ ڈالا تو اگر وہ چینی یا دھات کا ہے یا مٹی کا روغنی یا استعمالی چکنا تو تین بار دھونے سے پاک ہو جائے گا ورنہ ہر بار سُکھا کر، ہاں چینی میں بال ہو یا اور برتن میں دراڑ ہو تو تین بار سُکھا کر پاک ہو گا فقط دھونے سے پاک نہ ہو گا **مسئلہ** مٹکے کو کتے نے اوپر سے چاٹا اس میں کا پانی ناپاک نہ ہو گا **مسئلہ** اڑنے والے شکاری جانور جیسے شکرا باز بہری چیل وغیرہ کا جھوٹا مکروہ ہے اور یہی حکم کوّے کا ہے اور اگر ان کو پال کر شکار کے لیے سکھا لیا ہو اور چونچ میں نجاست نہ لگی ہو تو اس کا جھوٹا پاک ہے **مسئلہ** گھر میں رہنے والے جانور جیسے بلّی چوہا سانپ چھپکلی کا جھوٹا مکروہ ہے **مسئلہ** اگر کسی کا ہاتھ بلّی نے چاٹنا شروع

کیا تو چاہیئے کہ فوراً ہاتھ کھینچ لے یونہی چھوڑ دینا کہ چاٹتی رہے مکروہ ہے اور چاہیے کہ ہاتھ دھو ڈالے بے دھوئے اگر نماز پڑھ لی تو ہو گئی مگر خلاف اولیٰ ہوئی **مسئلہ** بلی نے چوہا کھایا اور فوراً برتن میں مونھ ڈال دیا تو ناپاک ہوگیا اور اگر زبان سے مونھ چاٹ لیا کہ خون کا اثر جاتا رہا تو ناپاک نہیں **مسئلہ** پانی کے رہنے والے جانور کا جھوٹا پاک ہے خواہ ان کی پیدائش پانی میں ہو یا نہیں **مسئلہ** گدھے خچر کا جھوٹا مشکوک ہے یعنی اس کے قابل وضو ہونے میں شک ہے لہٰذا اس سے وضو نہیں ہو سکتا کہ حدث یقینی طہارت مشکوک سے زائل نہ ہوگا **مسئلہ** جو جھوٹا پانی پاک ہے اس سے وضو اور غسل جائز ہیں مگر جنب نے بغیر کلی کئے پانی پیا تو اس جھوٹے پانی سے وضو ناجائز ہے کہ وہ مستعمل ہوگیا **مسئلہ** اچھا پانی ہوتے ہوئے مکروہ پانی سے وضو و غسل مکروہ اور اگر اچھا پانی موجود نہیں تو کوئی حرج نہیں اسی طرح مکروہ جھوٹے کا کھانا پینا بھی مالدار کو مکروہ ہے غریب محتاج کو بلا کراہت جائز **مسئلہ** اچھا پانی ہوتے ہوئے مشکوک سے وضو و غسل جائز نہیں اور اگر اچھا پانی نہ ہو تو اسی سے وضو و غسل کرے اور تیمم بھی اور بہتر یہ ہے کہ وضو پہلے کرلے اور اگر عکس کیا یعنی پہلے تیمم کیا پھر وضو جب بھی حرج نہیں اور اس صورت میں وضو اور غسل میں نیت کرنی ضرور اور اگر وضو کیا اور تیمم نہ کیا یا تیمم کیا اور وضو نہ کیا تو نماز نہ ہوگی **مسئلہ** مشکوک جھوٹے کا کھانا پینا نہیں چاہیے **مسئلہ** مشکوک پانی اچھے پانی میں مل گیا تو اگر اچھا زیادہ ہے تو اس سے وضو ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔ **مسئلہ** جس کا جھوٹا ناپاک ہے اس کا پسینہ اور لعاب بھی ناپاک ہے اور جس کا جھوٹا پاک اس کا پسینہ اور لعاب بھی پاک اور جس کا جھوٹا مکروہ اس کا لعاب اور پسینہ بھی مکروہ **مسئلہ** گدھے خچر کا پسینہ اگر کپڑے میں لگ جائے کپڑا پاک ہے چاہے کتنا ہی زیادہ لگا ہو ؎

# تیمم کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ

مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ (یعنی اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں کا کوئی پاخانہ سے آیا یا عورتوں سے مباشرت کی (جماع کیا) اور پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو تو اپنے مونھ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو **حدیث ۱** - صحیح بخاری میں بروایت اُم المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مروی فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں گئے یہانتک کہ جب بیدا[1] یا ذات الجیش میں ہوئے میری ہیکل ٹوٹ گئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکی تلاش کے لیے اقامت فرمائی اور لوگوں نے بھی حضور کے ساتھ اقامت کی اور نہ وہاں پانی تھا نہ لوگوں کے ساتھ پانی تھا لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آکر عرض کی کیا آپ نہیں دیکھتے کہ صدیقہ نے کیا کیا حضور کو اور سب کو ٹھہرا لیا اور نہ یہاں پانی ہے نہ لوگوں کے ہمراہ ہے فرماتی ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور حضور اپنا سر مبارک میرے زانو پر رکھ کر آرام فرما رہے تھے اور فرمایا تو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور لوگوں کو روک لیا حالانکہ نہ یہاں پانی ہے نہ لوگوں کے ہمراہ ہے۔ اُم المومنین فرماتی ہیں کہ مجھ پر عتاب کیا اور جو چاہا اللہ نے اُنھوں نے کہا اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کونچنا شروع کیا۔ اور مجھے حرکت کرنے سے کوئی چیز مانع نہ تھی مگر حضور کا میرے زانو پر آرام فرمانا تو جب صبح ہوئی ایسی جگہ جہاں پانی نہ تھا حضور اُٹھے اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی اور لوگوں نے تیمم کیا اس پر اُسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے آل ابوبکر یہ تمھاری پہلی برکت نہیں (یعنی ایسی برکتیں تم سے ہوتی ہی رہتی ہیں) فرماتی ہیں جب میری سواری کا اونٹ اُٹھایا گیا وہ ہیکل اس کے نیچے سے ملی **حدیث ۲** - صحیح مسلم شریف میں بروایت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں منجملہ ان باتوں کے جن سے ہم کو لوگوں پر فضیلت دی گئی یہ تین باتیں ہیں ہماری صفیں ملائکہ کی صفوں کے مثل کی گئیں اور ہمارے لیے تمام زمین مسجد کر دی گئی اور جب ہم پانی نہ

[1] بیدا اور ذات الجیش یہ دونوں دو جگہ کے نام ہیں ۱۲

پائیں زمین کی خاک ہمارے لیے پاک کرنے والی بنائی گئی ہے **حدیث ۳** - امام احمد و ابوداؤد و ترمذی ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے اگرچہ دس برس پانی نہ پائے اور جب پانی پائے تو اپنے بدن کو پہنچائے (غسل و وضو کرے) کہ یہ اس کے لیے بہتر ہے **حدیث ۴** - ابوداؤد و دارمی نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی فرماتے ہیں دو شخص سفر میں گئے اور نماز کا وقت آیا ان کے ساتھ پانی نہ تھا پاک مٹی پر تیمم کر کے نماز پڑھ لی پھر وقت کے اندر پانی مل گیا ان میں ایک صاحب نے وضو کر کے نماز کا اعادہ کیا اور دوسرے نے اعادہ نہ کیا پھر جب خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اس کا ذکر کیا تو جس نے اعادہ نہ کیا تھا اس سے فرمایا کہ تو سنّت کو پہنچا اور تیری نماز ہوگئی اور جس نے وضو کر کے اعادہ کیا تھا اس سے فرمایا تجھے دونا ثواب ہے **حدیث ۵** - صحیح بخاری و صحیح مسلم میں عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حضور نے نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے ملاحظہ فرمایا کہ ایک شخص لوگوں سے الگ بیٹھا ہوا ہے جس نے قوم کے ساتھ نماز نہ پڑھی فرمایا اے شخص تجھے قوم کے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا شے مانع آئی عرض کی مجھے نہانے کی حاجت ہے اور پانی نہیں ہے ارشاد فرمایا مٹی کو لے کہ وہ تجھے کافی ہے **حدیث ۶** - صحیحین میں ابوجہیم بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیر جمل[1] کی جانب سے تشریف لا رہے تھے ایک شخص نے حضور کو سلام کیا اس کا جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ ایک دیوار کی جانب متوجہ ہوئے اور مونھ اور ہاتھوں کا مسح فرمایا پھر اُس کے سلام کا جواب دیا۔



## تیمم کے مسائل

**مسئلہ** جس کا وضو نہ ہو یا نہانے کی ضرورت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو تو وضو و غسل

[1] مدینہ منورہ میں ایک مقام کا نام ہے ۱۲

کی جگہ تیمم کرے پانی پر قدرت نہ ہونے کی چند صورتیں ہیں (۱) ایسی بیماری کہ وضو یا غسل سے اس کے زیادہ ہونے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو خواہ یوں کہ اس نے خود آزمایا ہو کہ جب وضو یا غسل کرتا ہے تو بیماری بڑھتی ہے یا یوں کہ کسی مسلمان اچھے لائق حکیم نے جو ظاہراً فاسق نہ ہو کہہ دیا ہو کہ پانی نقصان کرے گا **مسئلہ** محض خیال ہی خیال بیماری بڑھنے کا ہو تو تیمم جائز نہیں یوہیں کافر یا فاسق یا معمولی طبیب کے کہنے کا اعتبار نہیں **مسئلہ** اور اگر پانی بیماری کو نقصان نہیں کرتا مگر وضو یا غسل کے لیے حرکت ضرر کرتی ہو یا خود وضو نہیں کر سکتا اور کوئی ایسا بھی نہیں جو وضو کرا دے تو بھی تیمم کرے یونہی کسی کے ہاتھ پھٹ گئے کہ خود وضو نہیں کر سکتا اور کوئی ایسا بھی نہیں جو وضو کرا دے تو تیمم کرے **مسئلہ** بے وضو کے اکثر اعضائے وضو میں یا جنب کے اکثر بدن میں زخم ہو یا چیچک نکلی ہو تو تیمم کرے ورنہ جو حصہ عضو یا بدن کا اچھا ہو اس کو دھوئے اور زخم کی جگہ اور بوقت ضرر اُس کے آس پاس بھی مسح کرے اور مسح بھی ضرر کرے تو اُس عضو پر کپڑا ڈال کر اس پر مسح کرے **مسئلہ** بیماری میں اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہے اور گرم پانی نقصان نہ کرے تو گرم پانی سے وضو اور غسل ضروری ہے تیمم جائز نہیں ہاں اگر ایسی جگہ ہو کہ گرم پانی نہ مل سکے تو تیمم کرے یوہیں اگر ٹھنڈے وقت میں وضو یا غسل نقصان کرتا ہے اور گرم وقت میں نہیں تو ٹھنڈے وقت تیمم کرے پھر جب گرم وقت آئے تو آئندہ نماز کے لیے وضو کر لینا چاہیے جو نماز اس تیمم سے پڑھ لی اس کے اعادہ کی حاجت نہیں **مسئلہ** اگر سر پر پانی ڈالنا نقصان کرتا ہے تو گلے سے نہائے اور پورے سر کا مسح کرے (۲) وہاں چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتہ نہیں **مسئلہ** اگر یہ گمان ہو کہ ایک میل کے اندر پانی ہوگا تو تلاش کر لینا ضروری ہے۔ بلا تلاش کئے تیمم جائز نہیں پھر بغیر تلاش کیے تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور تلاش کرنے پر پانی مل گیا تو وضو کر کے نماز کا اعادہ لازم ہے اگر نہ ملا تو ہو گئی **مسئلہ** اگر غالب گمان یہ ہے کہ میل کے اندر پانی نہیں ہے تو تلاش کرنا ضروری نہیں پھر اگر تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور تلاش نہ کیا

نہ کوئی ایسا ہے جس سے پوچھے اور بعد کو معلوم ہوا کہ پانی یہاں سے قریب ہے تو نماز کا اعادہ نہیں مگر یہ تیمم اب جاتا رہا اور اگر کوئی وہاں تھا مگر اس نے پوچھا نہیں اور بعد کو معلوم ہوا کہ پانی قریب ہے تو اعادہ چاہیے **مسئلہ** اور اگر قریب میں پانی ہونے اور نہ ہونے کسی کا گمان نہیں تو تلاش کر لینا مستحب ہے اور بغیر تلاش کیے تیمم کر کے نماز پڑھ لی ہو گئی **مسئلہ** ساتھ میں زمزم شریف ہے جو لوگوں کے لیے تبرکاً لیے جا رہا ہے یا بیمار کو پلانے کے لیے اور اتنا ہے کہ وضو ہو جائے گا تو تیمم جائز نہیں **مسئلہ** اگر چاہے کہ زمزم شریف سے وضو نہ کرے اور تیمم جائز ہو جائے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ کسی ایسے شخص کو جس پر بھروسہ ہو کہ پھر دیدے گا وہ پانی ہبہ کر دے اور اس کا کچھ بدلہ ٹھہرائے تو اب تیمم جائز ہو جائیگا **مسئلہ** جو نہ آبادی میں ہو نہ آبادی کے قریب اور اس کے ہمراہ پانی موجود ہے اور یاد نہ رہا اور تیمم کر کے نماز پڑھ لی ہو گئی اور اگر آبادی یا آبادی کے قریب میں ہو تو اعادہ کرے **مسئلہ** اگر اپنے ساتھی کے پاس پانی ہے اور یہ گمان ہے کہ مانگنے سے دیدیگا تو مانگنے سے پہلے تیمم جائز نہیں پھر اگر نہیں مانگا اور تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور بعد نماز مانگا اس نے دے دیا یا بے مانگے اس نے خود دے دیا تو وضو کر کے نماز کا اعادہ لازم ہے اور اگر مانگا اور نہ دیا تو نماز ہو گئی اور اگر بعد کو بھی نہ مانگا جس سے دینے نہ دینے کا حال کھلتا اور نہ اس نے خود دیا تو نماز ہو گئی اور اگر دینے کا گمان غالب نہیں اور تیمم کر کے نماز پڑھ لی جب بھی یہی صورتیں ہیں کہ بعد کو پانی دے دیا تو وضو کر کے نماز کا اعادہ کرے ورنہ ہو گئی **مسئلہ** نماز پڑھتے میں کسی کے پاس پانی دیکھا اور گمان غالب ہے کہ دیدیگا تو چاہیے کہ نماز توڑ دے اور اس سے پانی مانگے اور اگر نہیں مانگا اور پوری کر لی اب اس نے خود دیا اس کے مانگنے پر دیدیا تو اعادہ لازم ہے اور نہ دے تو ہو گئی اور اگر دینے کا گمان نہ تھا اور نماز کے بعد اس نے خود دیدیا یا مانگنے سے دیا جب بھی اعادہ کرے اور اگر اس نے نہ خود دیا نہ اس نے مانگا کہ حال معلوم ہوتا تو نماز ہو گئی اور اگر نماز پڑھتے میں اس نے خود کہا کہ پانی لو وضو کر لو اور وہ کہنے والا مسلمان ہے تو نماز جاتی رہی توڑ دینا فرض ہے اور

کہنے والا کافر ہے تو نہ توڑے پھر نماز کے بعد اگر اُس نے پانی دیدیا تو وضو کرکے اعادہ کرلے **مسئلہ** اور اگر یہ گمان ہے کہ میل کے اندر تو پانی نہیں مگر ایک میل سے کچھ زیادہ فاصلہ پر مل جائیگا تو مستحب ہے کہ نماز کے آخر وقت مستحب تک تاخیر کرے یعنی عصر و مغرب و عشا میں اتنی دیر نہ کرے کہ وقت کراہت آجائے اگر تاخیر نہ کی اور تیمم کرکے پڑھ لی تو ہوگئی (۳) اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مرجانے یا بیمار ہونے کا قوی اندیشہ ہو اور لحاف وغیرہ کوئی ایسی چیز اس کے پاس نہیں جسے نہانے کے بعد اوڑھے اور سردی کے ضرر سے بچے نہ آگ ہے جسے تاپ سکے تو تیمم جائز ہے (۴) دشمن کا خوف کہ اگر اس نے دیکھ لیا تو مار ڈالیگا یا مال چھین لے گا یا اس غریب نادار کا قرضخواہ ہے کہ اسے قید کرادیگا یا اس طرف سانپ ہے وہ کاٹ کھائے گا یا شیر ہے کہ پھاڑ کھائے گا یا کوئی بدکار شخص ہے اور یہ عورت ہے یا مرد ہے جس کو اپنی بے آبروئی کا گمان صحیح ہے تیمم جائز ہے **مسئلہ** اگر ایسا دشمن ہے کہ ویسے اس سے کچھ نہ بولے گا مگر کہتا ہے کہ وضو کے لیے پانی لوگے تو مار ڈالونگا یا قید کرادونگا تو اس صورت میں حکم یہ ہے کہ تیمم کرکے نماز پڑھ لے پھر جب موقع ملے تو وضو کرکے اعادہ کرے **مسئلہ** قیدی کو قیدخانہ والے وضو نہ کرنے دیں تو تیمم کرکے پڑھ لے اور اعادہ کرے اور اگر وہ دشمن یا قیدخانہ والے نماز بھی نہ پڑھنے دیں تو اشارہ سے پڑھے پھر اعادہ کرے (۵) جنگل میں ڈول رسی نہیں کہ پانی بھرے تو تیمم جائز ہے **مسئلہ** اگر ہمراہی کے پاس ڈول رسی ہے وہ کہتا ہے کہ ٹھہر جا میں پانی بھر کر فارغ ہو کر تجھے دونگا تو مستحب ہے کہ انتظار کرے اور اگر انتظار نہ کیا اور تیمم کرکے پڑھ لی ہوگئی **مسئلہ** رسی چھوٹی ہے کہ پانی تک نہیں پہنچتی مگر اسکے پاس کوئی کپڑا (رومال عمامہ دوپٹہ وغیرہ) ایسا ہے کہ اسکے جوڑنے سے پانی مل جائیگا تو تیمم جائز نہیں (۶) پیاس کا خوف یعنی اس کے پاس پانی ہے مگر وضو یا غسل کے صرف میں لائے تو خود یا دوسرا مسلمان یا اپنا یا اس کا جانور اگرچہ وہ کتّا جس کا پالنا جائز ہے پیاسا رہ جائیگا اور اپنی یا ان میں کسی کی پیاس خواہ فی الحال موجود ہو یا آئندہ اسکا صحیح اندیشہ ہو کہ وہ راہ ایسی ہے کہ دُور تک پانی کا پتہ نہیں تو تیمم جائز ہے **مسئلہ** پانی موجود ہے مگر آٹا

گوندھنے کی ضرورت ہے جب بھی تیمم جائز ہے شوربے کی ضرورت کے لیے تیمم جائز نہیں مسئلہ بدن یا کپڑا اس قدر نجس ہے جو مانع جواز نماز ہے اور پانی صرف اتنا ہے کہ چاہے وضو کرے یا اسکو پاک کرلے دونوں کام نہیں ہوسکتے تو پانی سے اس کو پاک کرلے پھر تیمم کرے اور اگر پہلے تیمم کر لیا اس کے بعد پاک کیا تو اب پھر تیمم کرے کہ پہلا تیمم نہ ہوا مسئلہ مسافر کو راہ میں کہیں رکھا ہوا پانی ملا تو اگر کوئی وہاں ہے تو اس سے دریافت کرلے اگر وہ کہے کہ صرف پینے کے لیے ہے تو تیمم کرے وضو جائز نہیں چاہے کتنا ہی ہو اور اگر اس نے کہا کہ پینے کے لیے بھی ہے اور وضو کے لئے بھی تو تیمم جائز نہیں اور اگر کوئی ایسا نہیں جو بتا سکے اور پانی تھوڑا ہو تو تیمم کرے اور زیادہ ہو تو وضو کرے (۷) پانی گراں ہونا یعنی وہاں کے حساب سے جو قیمت ہونی چاہیئے اس سے دوچند مانگتا ہے تو تیمم جائز ہے اور اگر قیمت میں اتنا فرق نہیں تو تیمم جائز نہیں مسئلہ پانی مول ملتا ہے اور اس کے پاس حاجت ضروریہ سے زیادہ دام نہیں تو تیمم جائز ہے (۸) یہ گمان کہ پانی تلاش کرنے میں قافلہ نظروں سے غائب ہوجائیگا یا ریل چھوٹ جائیگی (۹) یہ گمان کہ وضو یا غسل کرنے میں عیدین کی نماز جاتی رہیگی خواہ یوں کہ امام پڑھ کر فارغ ہو جائے گا یا زوال کا وقت آجائیگا دونوں صورتوں میں تیمم جائز ہے مسئلہ وضو کرکے عیدین کی نماز پڑھ رہا تھا اثنائے نماز میں بے وضو ہوگیا اور وضو کریگا تو وقت جاتا رہے گا یا جماعت ہوچکے گی تو تیمم کرکے نماز پڑھ لے مسئلہ گہن کی نماز کے لیے بھی تیمم جائز ہے جبکہ وضو کرنے میں گہن کھل جانے یا جماعت ہوجانیکا اندیشہ ہو مسئلہ وضو میں مشغول ہوگا تو ظہر یا مغرب یا عشا یا جمعہ کی پچھلی سنّتوں کا یا نماز چاشت کا وقت جاتا رہے گا تو تیمم کرکے پڑھ لے (۱۰) غیر ولی کو نماز جنازہ فوت ہوجانے کا خوف ہو تو تیمم جائز ہے ولی کو نہیں کہ اس کا لوگ انتظار کرینگے اور لوگ بے اسکی اجازت کے پڑھ بھی لیں تو یہ دوبارہ پڑھ سکتا ہے مسئلہ ولی نے جس کو نماز پڑھانے کی اجازت دی ہو اُسے تیمم جائز نہیں اور ولی کو اس صورت میں اگر نماز فوت ہو جانے کا خوف ہو تو تیمم جائز ہے یوہیں اگر دوسرا ولی اس سے بڑھ کر موجود ہے تو اس

کے لیے تیمم جائز ہے خوف فوت ہونے کے یہ معنی ہیں کہ چاروں تکبیریں جاتی رہنے کا اندیشہ ہو اور اگر یہ معلوم ہو کہ ایک تکبیر بھی مل جائے گی تو تیمم جائز نہیں **مسئلہ** ایک جنازہ کے لیے تیمم کیا اور نماز پڑھی پھر دوسرا جنازہ آیا اگر درمیان میں اتنا وقت ملا کہ وضو کرتا تو کر لیتا مگر نہ کیا اور اب وضو کرے تو نماز ہو چکے گی تو اس کے لیے اب دوبارہ تیمم کرے اور اگر اتنا وقفہ نہ ہو کہ وضو کر سکے تو وہی پہلا تیمم کافی ہے **مسئلہ** سلام کا جواب دینے یا درود شریف وغیرہ وظائف پڑھنے یا سونے یا بے وضو کو مسجد میں جانے یا زبانی قرآن پڑھنے کے لیے تیمم جائز ہے اگرچہ پانی پر قدرت ہو **مسئلہ** جس پر نہانا فرض ہے اُسے بغیر ضرورت مسجد میں جانے کے لیے تیمم جائز نہیں ہاں اگر مجبوری ہو جیسے ڈول رسی مسجد میں ہو اور کوئی ایسا نہیں جو لا دے تو تیمم کر کے جائے اور جلد سے جلد لیکر نکل آئے **مسئلہ** مسجد میں سویا تھا اور نہانے کی ضرورت ہو گئی تو آنکھ کھلتے ہی جہاں سویا تھا وہیں فوراً تیمم کر کے نکل آئے تاخیر حرام ہے **مسئلہ** قرآن مجید چھونے کے لیے یا سجدۂ تلاوت یا سجدۂ شکر کے لیے تیمم جائز نہیں جبکہ پانی پر قدرت ہو **مسئلہ** وقت اتنا تنگ ہو گیا کہ وضو یا غسل کرے گا تو نماز قضا ہو جائیگی تو چاہیے کہ تیمم کر کے نماز پڑھ لے پھر وضو یا غسل کر کے اعادہ کرنا لازم ہے **مسئلہ** عورت حیض یا نفاس سے پاک ہوئی اور پانی پر قادر نہیں تو تیمم کرے **مسئلہ** مُردے کو اگر غُسل نہ دے سکیں خواہ اس وجہ سے کہ پانی نہیں یا اس وجہ سے کہ اُس کے بدن کو ہاتھ لگانا جائز نہیں جیسے اجنبی عورت یا اپنی عورت کہ مرنے کے بعد اُسے چھو نہیں سکتا تو اُسے تیمم کرایا جائے غیر محرم کو اگرچہ شوہر ہو عورت کو تیمم کرانے میں کپڑا حائل ہونا چاہیے **مسئلہ** جنب اور حائض اور میت اور بے وضو یہ سب ایک جگہ ہیں اور کسی نے اتنا پانی جو غسل کے لیے کافی ہے لاکر کہا جو چاہے خرچ کرے تو بہتر یہ ہے کہ جنب اس سے نہائے اور مُردے کو تیمم کرایا جائے اور دوسرے بھی تیمم کریں۔ اور اگر کہا کہ اس میں تم سب کا حصہ ہے اور ہر ایک کو اس میں اتنا حصہ ملا جو اُس کے کام کے لیے پورا نہیں تو چاہیئے کہ مُردے کے غسل کے لیے اپنا اپنا حصّہ دے دیں

اور سب تیمم کریں **مسئلہ** دو شخص باپ بیٹے ہیں اور کسی نے اتنا پانی دیا کہ اس سے ایک کا وضو ہو سکتا ہے تو وہ پانی باپ کے صرف میں آنا چاہیے **مسئلہ** اگر کوئی ایسی جگہ ہے کہ نہ پانی ملتا ہے نہ پاک مٹی کہ تیمم کرے تو اُسے چاہیے کہ وقت نماز میں نماز کی سی صورت بنائے یعنی تمام حرکات نماز بلا نیت نماز بجالائے **مسئلہ** کوئی ایسا ہے کہ وضو کرتا ہے تو پیشاب کے قطرے ٹپکتے ہیں اور تیمم کرے تو نہیں تو اُسے لازم ہے کہ تیمم کرے **مسئلہ** اتنا پانی ملا جس سے وضو ہو سکتا ہے اور اُسے نہانے کی ضرورت ہے تو اس پانی سے وضو کر لینا چاہیے اور غسل کے لیے تیمم کرے **مسئلہ** تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ کی اُنگلیاں کشادہ کر کے کسی ایسی چیز پر جو زمین کی قسم سے ہو مار کر لوٹ لیں اور زیادہ گرد لگ جائے تو جھاڑ لیں اور اُس سے سارے منہ کا مسح کریں پھر دوسری مرتبہ یونہی کریں اور دونوں ہاتھوں کا ناخن سے کہنیوں سمیت مسح کریں **مسئلہ** وضو اور غسل دونوں کا تیمم ایک ہی طرح ہے **مسئلہ** تیمم میں تین فرض ہیں۔ نیت اگر کسی نے ہاتھ مٹی پر مار کر مونھ اور ہاتھوں پر پھیر لیا اور نیت نہ کی تیمم نہ ہوگا **مسئلہ** کافر نے اسلام لانے کے لیے تیمم کیا اس سے نماز جائز نہیں کہ وہ اس وقت نیت کا اہل نہ تھا بلکہ اگر قدرتؐ پانی پر نہ ہو تو سرے سے تیمم کرے **مسئلہ** نماز اس تیمم سے جائز ہوگی جو پاک ہونے کی نیت یا کسی ایسی عبادت مقصودہ کے لیے کیا گیا ہو جو بلا طہارت جائز نہ ہو تو اگر مسجد میں جانے یا نکلنے یا قرآن مجید چھونے یا اذان و اقامت (یہ سب عبادت مقصودہ نہیں) یا اسلام کرنے یا سلام کا جواب دینے یا زیارت قبور یا دفن میت یا بے وضو نے قرآن مجید پڑھنے (ان سب کے لیے طہارت شرط نہیں) کیلئے تیمم کیا ہو تو اس سے نماز جائز نہیں بلکہ جس کے لیے کیا گیا اس کے سوا کوئی عبادت بھی جائز نہیں **مسئلہ** جنب نے قرآن مجید پڑھنے کے لیے تیمم کیا ہو تو اس سے نماز پڑھ سکتا ہے سجدۂ شکر کی نیت سے جو تیمم کیا ہو اُس سے نماز نہ ہوگی **مسئلہ** دوسرے کو تیمم کا طریقہ بتانے کے لیے جو تیمم کیا اُس سے بھی نماز جائز نہیں **مسئلہ**

نماز جنازہ یا عیدین یا سنتوں کے لیے اس غرض سے تیمم کیا ہو کہ وضو میں مشغول ہوگا تو یہ نمازیں فوت ہو جائیں گی تو اس تیمم سے اس خاص نماز کے سوا کوئی دوسری نماز جائز نہیں۔

**مسئلہ** نماز جنازہ یا عیدین کے لیے تیمم اس وجہ سے کیا کہ بیمار تھا یا پانی موجود نہ تھا تو اس سے فرض نماز اور دیگر عبادتیں سب جائز ہیں **مسئلہ** سجدۂ تلاوت کے تیمم سے بھی نمازیں جائز ہیں **مسئلہ** جس پر نہانا فرض ہے اُسے یہ ضرور نہیں کہ غسل اور وضو دونوں کے لیے دو تیمم کرے بلکہ ایک ہی میں دونوں کی نیت کرلے دونوں ہو جائیں گے اور اگر صرف غسل یا وضو کی نیت کی جب بھی کافی ہے **مسئلہ** بیمار یا بے دست و پا اپنے آپ تیمم نہیں کر سکتا تو اُسے کوئی دوسرا شخص تیمم کرا دے اور اس وقت تیمم کرانے والے کی نیت کا اعتبار نہیں بلکہ اس کی نیّت چاہیے جسے کرایا جا رہا ہے **سارے مُنہ پر ہاتھ پھیرنا** اسطرح کہ کوئی حصّہ باقی نہ رہ جائے اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رہ گئی تیمم نہ ہوا **مسئلہ** ڈاڑھی اور مونچھوں اور بھوؤں کے بالوں پر ہاتھ پھیرا جانا ضروری ہے مونھ کہاں سے کہاں تک ہے اس کو ہم نے وضو میں بیان کر دیا بھوؤں کے نیچے اور آنکھوں کے اوپر جو جگہ ہے اور ناک کے حصّہ زیریں کا خیال رکھیں اگر خیال نہ رکھیں گے تو ان پر ہاتھ نہ پھرے گا اور تیمم نہ ہوگا **مسئلہ** عورت ناک میں پھول پہنے ہو تو نکال لے ورنہ پھول کی جگہ باقی رہ جائیگی اور نتھ پہنے ہو جب بھی خیال رکھے کہ نتھ کی وجہ سے کوئی جگہ باقی تو نہیں رہی **مسئلہ** نتھنوں کے اندر مسح کرنا کچھ درکار نہیں **مسئلہ** ہونٹ کا وہ حصّہ جو عادۃً مونھ بند ہونے کی حالت میں دکھائی دیتا ہے اس پر بھی مسح ہو جانا ضروری ہے تو اگر کسی نے ہاتھ پھیرتے وقت ہونٹوں کو زور سے دبا لیا کہ کچھ حصّہ باقی رہ گیا تیمم نہ ہوا۔ یوہیں اگر زور سے آنکھیں بند کر لیں جب بھی تیمم نہ ہوگا **مسئلہ** مونچھ کے بال اتنے بڑھ گئے کہ ہونٹ چھپ گیا تو ان بالوں کو اُٹھا کر ہونٹ پر ہاتھ پھیرے بالوں پر ہاتھ پھیرنا کافی نہیں۔

**دونوں ہاتھ** کا کُہنیوں سمیت مسح کرنا اس میں بھی یہ خیال رہے کہ ذرّہ برابر باقی نہ رہے

ورنہ تیمم نہ ہوگا **مسئلہ** انگوٹھی چھلے پہنے ہو تو اُنہیں اُتار کر ان کے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض ہے عورتوں کو اس میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے کنگن چوڑیاں جتنے زیور ہاتھ میں پہنے ہو سب کو ہٹا کر یا اُتار کر جلد کے ہر حصہ پر ہاتھ پہنچائے اسکی احتیاطیں وضو سے بڑھکر ہیں **مسئلہ** تیمم میں سر اور پاؤں کا مسح نہیں **مسئلہ** ایک ہی مرتبہ ہاتھ مار کر مُونھ اور ہاتھوں کا مسح کر لیا تیمم نہ ہوا ہاں اگر ایک ہاتھ سے سارے مُونھ کا مسح کیا اور دوسرے سے ایک ہاتھ کا اور ایک ہاتھ جو بچ رہا اُس کے لیئے پھر ہاتھ مارا اور اس پر مسح کر لیا تو ہو گیا مگر خلاف سنت ہے **مسئلہ** جس کے دونوں یا ایک پُہنچے سے کٹا ہو تو کُہنیوں تک جتنا باقی رہ گیا اس پر مسح کرے اور اگر کُہنیوں سے اوپر تک کٹ گیا تو اُسے بقیہ ہاتھ پر مسح کرنے کی ضرورت نہیں پھر بھی اگر اس جگہ پر جہاں سے کٹ گیا ہے مسح کر لے تو بہتر ہے **مسئلہ** کوئی لنجھا ہے یا اُس کے دونوں ہاتھ کٹے ہیں اور کوئی ایسا نہیں جو اُسے تیمم کرا دے تو وہ اپنے ہاتھ اور رُخسار جہاں تک ممکن ہو زمین یا دیوار سے مس کرے اور نماز پڑھے مگر وہ ایسی حالت میں امامت نہیں کر سکتا ہاں اس جیسا کوئی اور بھی ہے تو اس کی امامت کر سکتا ہے - **مسئلہ** تیمم کے ارادے سے زمین لوٹا اور مونھ اور ہاتھوں پر جہاں تک ضرور ہے ہر ذرہ پر گرد لگ گئی تو ہو گیا ورنہ نہیں اور اس صورت میں مُونھ اور ہاتھوں پر ہاتھ پھیر لینا چاہیئے

## تیمم کی سُنتیں

بسم اللہ کہنا، ہاتھوںؔ کو زمین پر مارنا، اُنگلیاںؔ کھلی ہوئی رکھنا، ہاتھوںؔ کو جھاڑ لینا یعنی ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارنا نہ اس طرح کہ تالی کی سی آواز نکلے، زمین پر ہاتھ مار کر لوٹ دینا، پہلے مونھ پھر ہاتھ کا مسح کرنا، دونوں کا مسح پے در پے ہونا، پہلے داہنے ہاتھ پھر بائیں کا مسح کرنا، داڑھی کا خلال کرنا اور انگلیوں کا خلال جبکہ غبار پہنچ گیا ہو اور اگر غبار نہ پہنچا مثلاً پتھر وغیرہ کسی ایسی چیز پر ہاتھ مارا جس پر غبار نہ ہو تو خلال فرض ہے

ہاتھوں کے مسح میں بہتر طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کا پیٹ داہنے ہاتھ کی پشت پر رکھے اور انگلیوں کے سروں سے کُہنی تک لیجائے اور پھر وہاں سے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے داہنے کے پیٹ کو مس کرتا ہوا گٹے تک لائے اور بائیں انگوٹھے کے پیٹ سے داہنے انگوٹھے کی پشت کو مسح کرے یونہی داہنے ہاتھ سے بائیں کا مسح کرے اور ایک دم سے پوری ہتھیلی اور انگلیوں سے مسح کر لیا تیمم ہو گیا خواہ کُہنی سے انگلیوں کی طرف لایا یا انگلیوں سے کہنی کی طرف لے گیا مگر پہلی صورت میں خلافِ سنّت ہوا۔

**مسئلہ** اگر مسح کرنے میں صرف تین انگلیاں کام میں لایا جب بھی ہو گیا اور اگر ایک یا دو سے مسح کیا تیمم نہ ہوا اگرچہ تمام عضو پر ان کو پھیر لیا ہو **مسئلہ** تیمم ہوتے ہوئے دوبارہ تیمم نہ کرے **مسئلہ** خلال کے لیے ہاتھ مارنا ضروری نہیں ؛

## کس چیز سے تیمّم جائز ہے اور کس سے نہیں

**مسئلہ** تیمّم اُسی چیز سے ہو سکتا ہے جو جنس زمین سے ہو اور جو چیز زمین کی جنس سے نہیں اُس سے تیمم جائز نہیں **مسئلہ** جس مٹی سے تیمم کیا جائے اُس کا پاک ہونا ضروری ہے یعنی نہ اس پر کسی نجاست کا اثر ہو نہ یہ ہو کہ محض خشک ہونے سے اثر نجاست جاتا رہا ہو **مسئلہ** جس چیز پر نجاست گری اور سوکھ گئی اس سے تیمم نہیں کر سکتے اگرچہ نجاست کا اثر باقی نہ ہو البتہ نماز اس پر پڑھ سکتے ہیں **مسئلہ** یہ وہم کہ کبھی نجس ہوئی ہوگی فضول ہے اس کا اعتبار نہیں **مسئلہ** جو آگ سے جل کر راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے نہ نرم ہوتی ہے وہ زمین کی جنس سے ہے اس سے تیمم جائز ہے ریتا چُونا سرمہ ہڑتال گندھک مُردہ سنگ گیرو پتھر زبرجد فیروزہ عقیق زمرد وغیرہ جواہر سے تیمم جائز ہے اگرچہ ان پر غبار نہ ہو **مسئلہ** پکی اینٹ چینی یا مٹی کے برتن سے جس پر کسی چیز کی رنگت ہو جو جنس زمین سے ہے جیسے گیرو کھریا مٹی یا وہ چیز جس کی رنگت ہے جنس زمین سے تو نہیں مگر برتن پر

اُس کا جرم نہ ہو تو ان دونوں صورتوں میں اس سے تیمم جائز ہے اور اگر جنس زمین سے نہ ہو اور اس کا جرم برتن پر ہو تو جائز نہیں **مسئلہ** شورہ جو ہنوز پانی میں ڈال کر صاف نہ کیا گیا ہو اس سے تیمم جائز ہے ورنہ نہیں **مسئلہ** جو نمک پانی سے بنتا ہے اس سے تیمم جائز نہیں اور جو کان سے نکلتا ہے جیسے سیندھا نمک اُس سے جائز ہے **مسئلہ** جو چیز آگ سے جل کر راکھ ہو جاتی ہو جیسے لکڑی گھاس وغیرہ یا پگھل جاتی یا نرم ہو جاتی ہو جیسے چاندی سونا تانبا پیتل لوہا وغیرہ دھاتیں وہ زمین کی جنس سے نہیں اُس سے تیمم جائز نہیں ہاں یہ دھاتیں اگر کان سے نکال کر پگھلائی نہ گئیں کہ ان پر مٹی کے اجزا ہنوز باقی ہیں تو اُن سے تیمم جائز ہے اور اگر پگھلا کر صاف کر لی گئیں اور ان پر اتنا غبار ہے کہ ہاتھ مارنے سے اس کا اثر ہاتھ میں ظاہر ہوتا ہے تو اس غبار سے تیمم جائز ہے ورنہ نہیں **مسئلہ** غلّہ گیہوں جو وغیرہ اور لکڑی اور گھاس اور شیشہ پر غبار ہو تو اس غبار سے تیمم جائز ہے جبکہ اتنا ہو کہ ہاتھ میں لگ جاتا ہو ورنہ نہیں **مسئلہ** مشک و عنبر کافور لوبان سے تیمم جائز نہیں۔ **مسئلہ** موتی اور سیپ اور گھونگے سے تیمم جائز نہیں اگرچہ پسے ہوں اور ان چیزوں کے چونے سے بھی ناجائز **مسئلہ** راکھ اور سونے چاندی فولاد وغیرہ کے کُشتوں سے بھی جائز نہیں **مسئلہ** زمین یا پتھر جل کر سیاہ ہو جائے اُس سے تیمم جائز ہے یوہیں اگر پتھر جل کر راکھ ہو جائے اس سے بھی جائز ہے **مسئلہ** اگر خاک میں راکھ مل جائے اور خاک زیادہ ہو تو تیمم جائز ہے ورنہ نہیں **مسئلہ** زرد سرخ سبز سیاہ رنگ کی مٹی سے تیمم جائز ہے مگر جب رنگ چھوٹ کر ہاتھ مونھ کو رنگین کر دے تو بغیر ضرورت شدیدہ اس سے تیمم کرنا جائز نہیں اور کر لیا تو ہو گیا **مسئلہ** بھیگی مٹی سے تیمم جائز ہے جبکہ مٹی غالب ہو **مسئلہ** مسافر کا ایسی جگہ گزر ہوا کہ سب طرف کیچڑ ہی کیچڑ ہے اور پانی نہیں پاتا کہ وضو یا غسل کرے اور کپڑے میں بھی غبار نہیں تو اُسے چاہیے کہ کپڑا کیچڑ میں سان کر سکھا لے اور اُس سے تیمم کرے اور اگر وقت جاتا ہو تو مجبوری کو کیچڑ ہی سے تیمم کر لے جبکہ مٹی غالب ہو **مسئلہ** گدّے اور دری وغیرہ میں غبار ہے

تو اُس سے تیمم کر سکتا ہے اگرچہ وہاں مٹی موجود ہو جبکہ غبار اتنا ہو کہ ہاتھ پھیرنے سے انگلیوں کا نشان بن جائے **مسئلہ** نجس کپڑے میں غبار ہو اس سے تیمم جائز نہیں ہاں اگر اُس کے سوکھنے کے بعد غبار پڑا تو جائز ہے **مسئلہ** مکان بنانے یا گرانے میں یا کسی اور صورت سے مونھ اور ہاتھوں پر گرد پڑی اور تیمم کی نیّت سے مُونھ اور ہاتھوں پر مسح کر لیا تیمم ہو گیا **مسئلہ** گچ کی دیوار پر تیمم جائز ہے **مسئلہ** مصنوعی مردہ سنگ سے تیمم جائز نہیں **مسئلہ** مونگے یا اس کی راکھ سے تیمم جائز نہیں **مسئلہ** جس جگہ سے ایک نے تیمم کیا دوسرا بھی کر سکتا ہے یہ جو مشہور ہے کہ مسجد کی دیوار یا زمین سے تیمم ناجائز یا مکروہ ہے غلط ہے **مسئلہ** تیمم کے لیے ہاتھ زمین پر مارا اور مسح سے پہلے ہی تیمم ٹوٹنے کا کوئی سبب پایا گیا تو اس سے تیمم نہیں کر سکتا۔

## تیمّم کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے

**مسئلہ** جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے یا غسل واجب ہوتا ہے اُن سے تیمم بھی جاتا رہیگا اور علاوہ ان کے پانی پر قادر ہونے سے بھی تیمم ٹوٹ جائیگا **مسئلہ** مریض نے غسل کا تیمم کیا تھا اور اب اتنا تندرست ہو گیا کہ غسل سے ضرر نہ پہنچے گا تیمم جاتا رہا **مسئلہ** کسی نے غسل اور وضو دونوں کے لئے ایک ہی تیمم کیا تھا پھر وضو توڑنے والی کوئی چیز پائی گئی یا اتنا پانی پایا کہ جس سے صرف وضو کر سکتا ہے یا بیمار تھا اور اب تندرست ہو گیا کہ وضو نقصان نہ کریگا اور غسل سے ضرر ہوگا تو صرف وضو کے حق میں تیمم جاتا رہا غسل کے حق میں باقی ہے **مسئلہ** جس حالت میں تیمم ناجائز تھا اگر وہ بعد تیمم پائی گئی تیمم ٹوٹ گیا جیسے تیمم والے کا ایسی جگہ گذر ہوا کہ وہاں سے ایک میل کے اندر پانی ہے تو تیمم جاتا رہا یہ ضرور نہیں کہ پانی کے پاس ہی پہنچ جائے **مسئلہ** اتنا پانی ملا کہ وضو کے لیے کافی نہیں یعنی ایک مرتبہ مونھ اور ایک ایک مرتبہ دونوں ہاتھ پاؤں نہیں دھو سکتا تو وضو کا تیمم نہیں ٹوٹا اور اگر ایک ایک مرتبہ دھو سکتا ہے تو جاتا رہا یونہی غسل کے تیمم کرنے والے کو اتنا پانی ملا جس سے غسل

نہیں ہوسکتا تو تیمم نہیں گیا **مسئلہ** ایسی جگہ گذر ہوا کہ وہاں سے پانی قریب ہے مگر پانی کے پاس شیر یا سانپ یا دشمن ہے جس سے جان یا مال یا آبرو کا صحیح اندیشہ ہے یا قافلہ انتظار نہ کرے گا اور نظروں سے غائب ہوجائیگا یا سواری سے اُتر نہیں سکتا جیسے ریل یا گھوڑا کہ اس کے روکے نہیں رُکتا یا گھوڑا ایسا ہے کہ اُترنے تو دیگا مگر پھر چڑھنے نہ دیگا یا یہ اتنا کمزور ہے کہ پھر چڑھ نہ سکے گا یا کوئیں میں پانی ہے اور اس کے پاس ڈول رسی نہیں تو ان سب صورتوں میں تیمّم نہیں ٹوٹا **مسئلہ** پانی کے پاس سے سوتا ہوا گذرا تیمم نہیں ٹوٹا ہاں اگر تیمم کا وضو تھا اور نیند اس کی حد ہے جس سے وضو جاتا رہے تو بیشک تیمم جاتا رہا مگر نہ اس وجہ سے کہ پانی پر گزرا بلکہ سو جانے سے اور اگر اونگھتا ہوا پانی پر گذرا اور پانی کی اطلاع ہوگئی تو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں **مسئلہ** پانی پر گذرا اور اپنا تیمم یاد نہیں جب بھی تیمم جاتا رہا **مسئلہ** نماز پڑھتے میں گدھے یا خچر کا جھوٹا پانی دیکھا تو نماز پوری کرے پھر اُس سے وضو کرے پھر تیمم کرے اور نماز لوٹائے **مسئلہ** نماز پڑھتا تھا اور دُور سے ریتا چمکتا ہوا دکھائی دیا اور اُسے پانی سمجھ کر ایک قدم بھی چلا پھر معلوم ہوا کہ ریتا ہے نماز فاسد ہوگئی مگر تیمّم نہ گیا **مسئلہ** چند شخص تیمم کیے ہوئے تھے کسی نے ان کے پاس ایک وضو کے لائق پانی لاکر کہا جس کا جی چاہے اس سے وضو کرلے سب کا تیمّم جاتا رہیگا اور اگر وہ سب نماز میں تھے تو نماز بھی سب کی گئی اور اگر یہ کہا کہ تم سب اس سے وضو کرلو تو کسی کا بھی تیمم نہ ٹوٹے گا۔ یونہی اگر یہ کہا کہ میں نے تم سب کو اس پانی کا مالک کیا جب بھی تیمم نہ گیا **مسئلہ** پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا تھا اب پانی ملا تو ایسا بیمار ہوگیا کہ پانی نقصان کرے گا تو پہلا تیمم جاتا رہا اب بیماری کی وجہ سے پھر تیمم کرے یونہی بیماری کی وجہ سے تیمم کیا اب اچھا ہوا تو پانی نہیں ملتا جب بھی نیا تیمم کرے **مسئلہ** کسی نے غسل کیا مگر تھوڑا سا بدن سوکھا رہ گیا یعنی اس پر پانی نہ بہا اور پانی بھی نہیں کہ اُسے دھولے اب غسل کا تیمم کیا پھر بے وضو ہوا اور وضو کا بھی تیمم کیا پھر اُسے اتنا پانی ملا کہ وضو بھی کرلے اور وہ سوکھی جگہ بھی دھو

لے تو دونوں تیمم وضو اور غسل کے جاتے رہے اور اگر اتنا پانی ملا کہ نہ اُس سے وضو ہو سکتا ہے نہ وہ جگہ دُھل سکتی ہے تو دونوں تیمم باقی ہیں اور اس پانی کو اس خشک حصّہ کے دھونے میں صرف کرے جتنا دُھل سکے اور اگر اتنا ملا کہ وضو ہو سکتا ہے اور خشکی کے لیے کافی نہیں تو وضو کا تیمم جاتا رہا اُس سے وضو کرے اور اگر صرف خشک حصّہ کو دھو سکتا ہے اور وضو نہیں کر سکتا تو غسل کا تیمم جاتا رہا وضو کا باقی ہے اس پانی کو اُس کے دھونے میں صرف کرے اور اگر ایک کر سکتا ہے چاہے وضو کر لے چاہے اُسے دھو لے تو غسل کا تیمم جاتا رہا اُس سے جگہ کو دھو لے اور وضو کا تیمم باقی ہے۔

# موزوں پر مسح کا بیان

**حدیث ۱** - امام احمد و ابوداؤد نے مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا میں نے عرض کی یارسول اللہ حضور بھول گئے فرمایا بلکہ تو بھولا میرے رب عزوجل نے اسی کا حکم دیا **حدیث ۲** - دارقطنی نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسافر کو تین دن تین راتیں اور مقیم کو ایک دن رات موزوں پہ مسح کرنے کی اجازت دی جبکہ طہارت کے ساتھ پہنے ہوں **حدیث ۳** - ترمذی و نسائی صفوان بن عسال رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی جب ہم مسافر ہوتے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم حکم فرماتے کہ تین دن راتیں ہم موزے نہ اُتاریں مگر بوجہ جنابت کے ولیکن پاخانہ اور پیشاب اور سونے کے بعد نہیں **حدیث ۴** - ابوداؤد نے روایت کی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں اگر دین اپنی رائے سے ہوتا تو موزے کا تلا بہ نسبت اوپر کے مسح میں بہتر ہوتا **حدیث ۵** - ابوداؤد و ترمذی راوی کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو دیکھا موزوں کی پُشت پر مسح فرماتے۔

# موزوں پر مسح کرنے کے مسائل

جو شخص موزہ پہنے ہوئے ہو وہ اگر وضو میں بجائے پاؤں دھونے کے مسح کرے جائز ہے اور بہتر پاؤں دھونا ہے بشرطیکہ مسح جائز سمجھے اور اس کے جواز میں بکثرت حدیثیں آئی ہیں جو قریب قریب تواتر کے ہیں اسی لئے امام کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو اس کو جائز نہ جانے اُس کے کافر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ امام شیخ الاسلام فرماتے ہیں جو اسے جائز نہ مانے گمراہ ہے ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اہلسنت وجماعت کی علامت دریافت کی گئی فرمایا تَفْضِیْلُ الشَّیْخَیْنِ وَحُبُّ الْخَتَنَیْنِ وَ مَسْحُ الْخُفَّیْنِ یعنی حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق و امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تمام صحابہ سے بزرگ جاننا اور امیر المومنین عثمان غنی و امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے محبت رکھنا اور موزوں پر مسح کرنا اور ان تین باتوں کی تخصیص اسلیے فرمائی کہ حضرت کوفہ میں تشریف فرما تھے اور وہاں رافضیوں ہی کی کثرت تھی تو وہی علامات ارشاد فرمائیں جو ان کا رد ہیں۔ اس روایت کے یہ معنی نہیں کہ صرف ان تین باتوں کا پایا جانا سُنّی ہونے کے لیے کافی ہے۔ علامت شے میں پائی جاتی ہے شے لازم علامت نہیں ہوتی جیسے حدیث بخاری شریف میں وہابیہ کی علامت فرمائی سِیْمَاهُمُ التَّحْلِیْقُ اُن کی علامت سر مُنڈانا ہے اس کے یہ معنی نہیں کہ سر منڈانا ہی وہابی ہونے کے لئے کافی ہے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں اس کے جواز پر کچھ خدشہ نہیں کہ اس میں چالیس صحابہ سے مجھ کو حدیثیں پہنچیں **مسئلہ** جس پر غسل فرض ہے وہ موزوں پر مسح نہیں کرسکتا **مسئلہ** عورتیں بھی مسح کرسکتی ہیں۔ مسح کرنے کے لیے چند شرطیں ہیں:

(۱) موزے ایسے ہوں کہ ٹخنے چھپ جائیں اس سے زیادہ ہونے کی ضرورت نہیں اور اگر وہ ایک اُنگل کم ہو جب بھی مسح درست ہے ایڑی نہ کھلی ہو (۲) پاؤں سے چپٹا ہو کہ اس کو پہن کر آسانی کے ساتھ خوب چل پھر سکیں (۳) چمڑے کا ہو یا صرف تلا چمڑے کا اور باقی کسی اور دبیز چیز کا

جیسے کرمچ وغیرہ **مسئلہ** ہندوستان میں جو عموماً سوتی یا اُونی موزے پہنے جاتے ہیں اُن پر مسح جائز نہیں اُن کو اُتار کر پاؤں دھونا فرض ہے (۴) وضو کر کے پہنا ہو یعنی پہننے کے بعد اور حدث سے پہلے ایک ایسا وقت ہو کہ اس وقت میں وہ شخص باوضو ہو خواہ پورا وضو کر کے پہنے یا صرف پاؤں دھو کر پہنے بعد میں وضو پورا کر لیا **مسئلہ** اگر پاؤں دھو کر موزے پہن لیے اور حدث سے پہلے مُونھ ہاتھ دھو لیے اور سر کا مسح کر لیا تو بھی مسح جائز ہے اور اگر صرف پاؤں دھو کر پہنے اور بعد پہننے کے وضو پورا نہ کیا اور حدث ہو گیا تو اب وضو کرتے وقت مسح جائز نہیں **مسئلہ** بے وضو موزہ پہن کر پانی میں چلا کہ پاؤں دُھل گئے اب اگر حدث سے پیشتر باقی اعضا دھو لیے اور سر کا مسح کر لیا تو مسح جائز ہے ورنہ نہیں **مسئلہ** وضو کر کے ایک ہی پاؤں میں موزہ پہنا یہاں تک کہ حدث ہوا تو اس ایک پر بھی مسح جائز نہیں دونوں پاؤں کا دھونا فرض ہے **مسئلہ** تیمم کر کے موزے پہنے گئے تو مسح جائز نہیں **مسئلہ** معذور کو صرف اس ایک وقت کے اندر مسح جائز ہے جس وقت میں پہنا ہو ہاں اگر پہننے کے بعد اور حدث سے پہلے عذر جاتا رہا تو اس کے لیے وہ مدت ہے جو تندرست کے لیے ہے (۵) نہ حالتِ جنابت میں پہنا نہ بعد پہننے کے جنب ہوا ہو **مسئلہ** جنب نے جنابت کا تیمم کیا اور وضو کر کے موزہ پہنا تو مسح کر سکتا ہے مگر جب جنابت کا تیمم جاتا رہا تو اب مسح جائز نہیں **مسئلہ** جنب نے غسل کیا مگر تھوڑا سا بدن خشک رہ گیا اور موزے پہن لئے اور قبل حدث کے اس جگہ کو دھو ڈالا تو مسح جائز ہے اور اگر وہ جگہ اعضائے وضو میں دھونے سے رہ گئی تھی اور قبل دھونے کے حدث ہوا تو مسح جائز نہیں (۶) مدت کے اندر ہو اور اس کی مدت مقیم کے لیے ایک دن رات ہے اور مسافر کے واسطے تین دن اور تین راتیں **مسئلہ** موزہ پہننے کے بعد پہلی مرتبہ جو حدث ہوا اس وقت سے اس کا شمار ہے مثلاً صبح کے وقت موزہ پہنا اور ظہر کے وقت پہلی بار حدث ہوا تو مقیم دوسرے دن کی ظہر تک مسح کرے اور مسافر چوتھے دن کی ظہر تک **مسئلہ** مقیم کو ایک دن رات

پورا نہ ہوا تھا کہ سفر کیا تو اب ابتدائے حدث سے تین دن تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مسافر نے اقامت کی نیت کر لی تو اگر ایک دن رات پورا کر چکا ہے مسح جاتا رہا اور پاؤں دھونا فرض ہو گیا اور نماز میں تھا تو نماز جاتی رہی اور اگر چوبیس گھنٹے پورے نہ ہوئے تو جتنا باقی ہے پورا کرے (۷) کوئی موزہ پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر پھٹا نہ ہو۔ یعنی چلنے میں تین انگل بدن ظاہر نہ ہوتا ہو اور اگر تین انگل پھٹا ہو اور بدن تین انگل سے کم دکھائی دیتا ہے تو بھی مسح جائز ہے اور اگر دونوں تین تین انگل سے کم پھٹے ہوں اور مجموعہ تین انگل یا زیادہ ہے تو بھی مسح ہو سکتا ہے۔ سلائی کھل جائے جب بھی یہی حکم ہے کہ ہر ایک میں تین انگل سے کم ہے تو جائز ورنہ نہیں **مسئلہ** موزہ پھٹ گیا یا سیون کھل گئی اور ویسے پہنے رہنے کی حالت میں تین انگل پاؤں ظاہر نہیں ہوتا مگر چلنے میں تین انگل دکھائی دے تو اس پر مسح جائز نہیں **مسئلہ** ایسی جگہ پھٹی یا سیون کھلی کہ انگلیاں خود دکھائی دیں تو چھوٹی بڑی کا اعتبار نہیں بلکہ تین انگلیاں ظاہر ہوں **مسئلہ** ایک موزہ چند جگہ کم سے کم اتنا پھٹ گیا ہو کہ اس میں سوتالی جا سکے اور ان سب کا مجموعہ تین انگل سے کم ہے تو مسح جائز ہے ورنہ نہیں **مسئلہ** ٹخنے سے اوپر کتنا ہی پھٹا ہو اس کا اعتبار نہیں۔ **مسح کا طریقہ** یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی تین انگلیاں دہنے پاؤں کی پشت کے سرے پر اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں پاؤں کی پشت کے سرے پر رکھ کر پنڈلی کی طرف کم سے کم بقدر تین انگل کے کھینچ لی جائے اور سنت یہ ہے کہ پنڈلی تک پہنچائے **مسئلہ** انگلیوں کا تر ہونا ضروری ہے ہاتھ دھونے کے بعد جو تری باقی رہ گئی اس سے مسح جائز ہے اور سر کا مسح کیا اور ہنوز ہاتھ میں تری موجود ہے تو یہ کافی نہیں بلکہ پھر نئے پانی سے ہاتھ تر کر لے کچھ حصہ ہتھیلی کا بھی شامل ہو تو حرج نہیں

**مسئلہ** مسح میں فرض دو ہیں [۱] ہر موزہ کا مسح ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر ہونا۔ [۲] موزے کی پیٹھ پر ہونا **مسئلہ** ایک پاؤں کا مسح بقدر دو انگل کے کیا اور دوسرے

کا چار اُنگل تو مسح نہ ہوا **مسئلہ** موزے کے تلے یا کروٹوں یا ٹخنے یا پنڈلی یا ایڑی پر مسح کیا تو مسح نہ ہوا **مسئلہ** پوری تین انگلیوں کے پیٹ سے مسح کرنا اور پنڈلی تک کھینچنا اور مسح کرتے وقت انگلیاں کھلی رکھنا سنت ہے۔
**مسئلہ** انگلیوں کی پشت سے مسح کیا یا پنڈلی کی طرف سے انگلیوں کی طرف کھینچا یا موزے کی چوڑائی کا مسح کیا یا انگلیاں ملی ہوئی رکھیں یا ہتھیلی سے مسح کیا تو ان سب صورتوں میں مسح ہو گیا مگر سنت کے خلاف ہوا **مسئلہ** اگر ایک ہی اُنگلی سے تین بار نئے پانی سے ہر مرتبہ تر کر کے تین جگہ مسح کیا جب بھی ہو گیا مگر سنت ادا نہ ہوئی اور اگر ایک ہی جگہ مسح ہر بار کیا یا ہر بار تر نہ کیا تو مسح نہ ہوا **مسئلہ** اُنگلیوں کی نوک سے مسح کیا تو اگر اُن میں اتنا پانی تھا کہ تین اُنگل تک برابر ٹپکتا رہا تو مسح ہوا ورنہ نہیں **مسئلہ** موزے کی نوک کے پاس کچھ جگہ خالی ہے کہ وہاں پاؤں کا کوئی حصّہ نہیں اس خالی جگہ کا مسح کیا تو مسح نہ ہوا۔ اور اگر بہ تکلف وہاں تک اُنگلیاں پہنچا دیں اور اب مسح کیا تو ہو گیا مگر جب وہاں سے پاؤں ہٹے گا فوراً مسح جاتا رہے گا **مسئلہ** مسح میں نہ نیّت ضروری ہے نہ تین بار کرنا سنّت ایک بار کر لینا کافی ہے۔

**مسئلہ** موزے پر پائتابہ پہنا اور اس پائتابہ پر مسح کیا تو اگر موزے تک تری پہنچ گئی مسح ہو گیا ورنہ نہیں۔

**مسئلہ** موزے پہن کر شبنم میں چلا یا اُس پر پانی گر گیا یا مینہ کی بوندیں پڑیں اور جس جگہ مسح کیا جاتا ہے بقدر تین اُنگل کے تر ہو گیا تو مسح ہو گیا ہاتھ پھیرنے کی بھی حاجت نہیں۔ **مسئلہ** انگریزی بوٹ جوتے پر مسح جائز ہے اگر ٹخنے اس سے چھپے ہوں۔ عمامہ اور برقع اور نقاب اور دستانوں پر مسح جائز نہیں۔

# مسح کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے

**مسئلہ** جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے اُن سے مسح بھی جاتا رہتا ہے **مسئلہ** مدت پوری ہو جانے سے مسح جاتا رہتا ہے اور اس صورت میں صرف پاؤں دھو لینا کافی ہے پھر سے پورا وضو کرنے کی حاجت نہیں اور بہتر یہ ہے کہ پورا وضو کر لے **مسئلہ** مسح کی مدت پوری ہو گئی اور قوی اندیشہ ہے کہ موزے اُتارنے میں سردی کے سبب پاؤں جاتے رہیں گے تو نہ اُتارے اور ٹخنوں تک پورے موزے کا (نیچے اوپر اغل بغل اور ایڑیوں پر) مسح کرے کہ کچھ نہ رہ جائے **مسئلہ** موزے اتار دینے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے اگرچہ ایک ہی اُتارا ہو یونہیں اگر ایک پاؤں آدھے سے زیادہ موزے سے باہر ہو جائے تو جاتا رہا۔ موزہ اُتارنے یا پاؤں کا اکثر حصہ باہر ہونے میں پاؤں کا وہ حصہ معتبر ہے جو گٹوں سے پنجوں تک ہے پنڈلی کا اعتبار نہیں۔ ان دونوں صورتوں میں پاؤں کا دھونا فرض ہے **مسئلہ** موزہ ڈھیلا ہے کہ چلنے میں موزے سے ایڑی نکل جاتی ہے تو مسح نہ گیا۔ ہاں اگر اتارنے کی نیت سے باہر کی تو ٹوٹ جائیگا **مسئلہ** موزے پہن کر پانی میں چلا کہ ایک پاؤں کا آدھے سے زیادہ حصہ دُھل گیا یا اور کسی طرح سے موزے میں پانی چلا گیا اور آدھے سے زیادہ پاؤں دھل گیا تو مسح جاتا رہا **مسئلہ** پائتابوں پر اس طرح مسح کیا کہ مسح کی تری موزوں تک پہنچی تو پائتابوں کے اُتارنے سے مسح نہ جائیگا **مسئلہ** اعضائے وضو اگر پھٹ گئے ہوں یا ان میں پھوڑا یا اور کوئی بیماری ہو اور ان پر پانی بہانا ضرر کرتا ہو یا تکلیف شدید ہوتی ہو تو بھیگا ہاتھ پھیر لینا کافی ہے اور اگر یہ بھی نقصان کرتا ہو تو اُس پر کپڑا ڈال کر کپڑے پر مسح کرے اور جو یہ بھی مضر ہو تو معاف ہے اور اگر اس میں کوئی دوا بھر لی تو اس کا نکالنا ضرر نہیں اس پر سے پانی بہا دینا کافی ہے **مسئلہ** کسی پھوڑے یا زخم یا فصد کی جگہ پر پٹی باندھی ہو کہ اسکو کھول کر پانی بہانے سے یا اس جگہ مسح کرنے سے یا کھولنے سے ضرر ہو یا کھولنے والا باندھنے والا نہ ہو تو پٹی

اعضائے وضو پر مسح کرنے کے مسائل

پٹی پر مسح کرلے اور اگر پٹی کھول کر پانی بہانے میں ضرر نہ ہو تو دھونا ضروری ہے یا خود عضو پر مسح کر سکتے ہوں تو پٹی کرنا جائز نہیں اور زخم کے گرداگرد اگر پانی بہانا ضرر نہ کرتا ہو تو دھونا ضروری ہے ورنہ اس پر مسح کرلیں اور اگر اس پر بھی مسح نہ کر سکتے ہوں تو پٹی پر مسح کرلیں اور پوری پٹی پر مسح کرلیں تو بہتر ہے اور اکثر حصہ پر ضروری ہے اور ایک بار مسح کافی ہے تکرار کی حاجت نہیں اور اگر پٹی پر بھی مسح نہ کر سکتے ہوں تو خالی چھوڑ دیں جب اتنا آرام ہو جائے کہ پٹی پر مسح کرنا ضرر نہ کرے تو فوراً مسح کرلیں پھر جب اتنا آرام ہو جائے کہ پٹی پر سے پانی بہانے میں نقصان نہ ہو تو پانی بہائیں پھر جب اتنا آرام ہو جائے کہ خاص عضو پر مسح کر سکتا ہو تو فوراً مسح کرلے پھر جب اتنی صحت ہو جائے کہ عضو پر پانی بہا سکتا ہو تو بہائے غرض اعلیٰ پر جب قدرت حاصل ہو اور جتنی حاصل ہوتی جائے ادنیٰ پر اکتفا جائز نہیں **مسئلہ** ہڈی کے ٹوٹ جانے سے تختی باندھی گئی ہو اس کا بھی یہی حکم ہے **مسئلہ** تختی یا پٹی کھل جائے اور ہنوز باندھنے کی حاجت ہو تو پھر دوبارہ مسح نہیں کیا جائے گا وہی پہلا مسح کافی ہے اور جو پھر باندھنے کی ضرورت نہ ہو تو مسح ٹوٹ گیا اب اس جگہ کو دھو سکیں تو دھولیں ورنہ مسح کرلیں۔

# حیض کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِیْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِ وَ لَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى یَطْهُرْنَ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ط اے محبوب تم سے حیض کے بارے میں لوگ سوال کرتے ہیں تم فرما دو وہ گندی چیز ہے تو حیض میں عورتوں سے بچو اور ان سے قربت نہ کرو جب تک پاک نہ ہو لیں تو جب پاک ہو جائیں ان کے پاس اس جگہ سے آؤ جس کا اللہ نے تمہیں حکم دیا بیشک اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے پاک

ہونے والوں کو **حدیث ۱** - صحیح مسلم میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی
فرماتے ہیں کہ یہودیوں میں جب کسی عورت کو حیض آتا تو اُسے نہ اپنے ساتھ کھلاتے نہ اپنے
ساتھ گھروں میں رکھتے صحابہ کرام نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا اس پر اللہ تعالیٰ
نے یہ آیہ وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ نازل فرمائی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا جماع کے سوا ہر شے کرو اس کی خبر یہود کو پہنچی تو کہنے لگے کہ یہ (نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)
ہماری ہر بات کا خلاف کرنا چاہتے ہیں اس پر اُسید بن حُضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
نے آکر عرض کی کہ یہود ایسا ایسا کہتے ہیں تو کیا ہم اُن سے جماع نہ کریں (کہ پوری مخالف ہو
جائے) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا روئے مبارک متغیّر ہوگیا یہانتک کہ ہم کو گمان ہوا
کہ ان دونوں پر غضب فرمایا وہ دونوں چلے گئے اور اُن کے آگے دودھ کا ہدیہ نبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا حضور نے آدمی بھیجکر اُن کو بُلوایا اور پلوایا تو وہ سمجھے کہ حضور نے
ان پر غضب نہیں فرمایا تھا **حدیث ۲** - صحیح بخاری میں ہے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا فرماتی ہیں ہم حج کے لیے نکلے جب سَرِف[1] میں پہنچے مجھے حیض آیا تو میں رو رہی تھی کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے فرمایا تجھے کیا ہوا کیا تو حائض ہوئی عرض کی
ہاں فرمایا یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بناتِ آدم پر لکھ دیا ہے تو سوا خانہ کعبہ کے
طواف کے سب کچھ ادا کر جیسے حج کرنے والا ادا کرتا ہے اور فرماتی ہیں حضور نے اپنی ازواج
مطہرات کی طرف سے ایک گائے قربانی کی **حدیث ۳** - صحیح بخاری میں ہے عروہ سے
سوال کیا گیا حیض والی عورت میری خدمت کر سکتی ہے اور جنب عورت مجھ سے قریب
ہوسکتی ہے عروہ نے جواب دیا یہ سب مجھ پر آسان ہیں اور یہ سب میری خدمت کر سکتی
ہیں اور کسی پر اس میں کوئی حرج نہیں مجھے اُم المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی
کہ وہ حیض کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کنگھا کرتیں اور حضور معتکف

[1] مکہ کے قریب ایک مقام ہے ۱۲

تھے اپنے سر مبارک کو ان سے قریب کر دیتے اور یہ اپنے حجرے ہی میں ہوتیں **حدیث ۴** صحیح مسلم میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے فرماتی ہیں کہ زمانۂ حیض میں میں پانی پیتی پھر حضور کو دے دیتی تو جس جگہ میرا مونھ لگا تھا حضور وہیں دہن مبارک رکھ کر پیتے اور حالت حیض میں میں ہڈی سے گوشت نوچ کر کھاتی پھر حضور کو دیدیتی حضور اپنا دہن شریف اس جگہ پر رکھتے جہاں میرا مونھ لگا تھا۔ **حدیث ۵** ۔ صحیحین میں انہیں سے ہے کہ میں حائض ہوتی اور حضور میری گود میں تکیہ لگا کر قرآن پڑھتے **حدیث ۶** ۔ صحیح مسلم میں انہیں سے مروی فرماتی ہیں حضور نے مجھ سے فرمایا کہ ہاتھ بڑھا کر مسجد سے مصلیٰ اٹھا دینا عرض کی میں حائض ہوں فرمایا کہ تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں **حدیث ۷** ۔ صحیحین میں ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی فرماتی ہیں کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک چادر میں نماز پڑھتے تھے جس کا کچھ حصہ مجھ پر تھا اور کچھ حضور پر اور میں حائض تھی۔ **حدیث ۸** ۔ ترمذی و ابن ماجہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حیض والی سے یا عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع کرے یا کاہن کے پاس جائے اس نے کفران کیا اُس چیز کا جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اُتاری گئی **حدیث ۹** ۔ رزین کی روایت ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ میری عورت حیض میں ہو تو میرے لیے کیا چیز اُس سے حلال ہے فرمایا تہبند (ناف) سے اوپر اور اس سے بھی بچنا بہتر ہے **حدیث ۱۰** ۔ اصحاب سنن اربعہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنی بیوی سے حیض میں جماع کرے تو نصف دینار صدقہ کرے ترمذی کی دوسری روایت اُنہیں سے یوں ہے کہ فرمایا جب سُرخ خُون ہو تو ایک دینار اور جب زرد ہو تو نصف دینار **حیض کی حکمت** عورت بالغہ کے بدن میں فطرۃً ضرورت سے کچھ زیادہ خون پیدا ہوتا ہے کہ حمل کی حالت میں وہ خون بچے کی غذا میں کام آئے اور بچے کے دودھ پینے کے زمانہ میں وہی خون

دودھ ہو جائے اور ایسا نہ ہو تو حمل اور دودھ پلانے کے زمانہ میں اس کی جان پر بن جائے یہی وجہ ہے کہ حمل اور ابتدائے شیر خوارگی میں خون نہیں آتا اور جس زمانہ میں نہ حمل ہو نہ دودھ پلانا وہ خون اگر بدن سے نہ نکلے تو قسم قسم کی بیماریاں ہو جائیں ؎

# حیض کے مسائل

**مسئلہ** بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادی طور پر نکلتا ہے اور بیماری یا بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو اُسے حیض کہتے ہیں اور بیماری سے ہو تو استحاضہ اور بچہ ہونے کے بعد ہو تو نفاس کہتے ہیں **مسئلہ** حیض کی مدت کم سے کم تین دن تین راتیں یعنی پورے ۷۲ گھنٹے ایک منٹ بھی اگر کم ہے تو حیض نہیں اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس راتیں ہیں **مسئلہ** ۷۲ گھنٹے سے ذرا بھی پہلے ختم ہو جائے تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے ہاں اگر کرن چمکی تھی کہ شروع ہوا اور تین دن تین راتیں پوری ہو کر کرن چمکنے ہی کے وقت ختم ہوا تو حیض ہے اگرچہ دن بڑھنے کے زمانہ میں طلوع روز بروز پہلے اور غروب بعد کو ہوتا رہے گا۔ اور دن چھوٹے ہونے کے زمانہ میں آفتاب کا نکلنا بعد کو اور ڈوبنا پہلے ہوتا رہے گا۔ جس کی وجہ سے ان تین دن رات کی مقدار بہتر گھنٹے ہونا ضرور نہیں مگر عین طلوع سے طلوع اور غروب سے غروب تک ضرور ایک دن رات ہے۔ ان کے ماسوا اگر اور کسی وقت شروع ہوا تو وہی چوبیس گھنٹے پورے کا ایک دن رات لیا جائے گا۔ مثلاً آج صبح کو ٹھیک ۹ بجے شروع ہوا اور اس وقت پورا پہر دن چڑھا تھا تو کل ٹھیک نو بجے ایک دن رات ہو گا اگرچہ ابھی پورا پہر دن نہ آیا جب کہ آج کا طلوع کل کے طلوع سے بعد ہو یا پہر بھر سے زیادہ دن آ گیا ہو جب کہ آج کا طلوع کل کے طلوع سے پہلے ہو **مسئلہ** دس رات دن سے کچھ بھی زیادہ خون آیا تو اگر یہ حیض پہلی مرتبہ اُسے آیا ہے تو دس دن تک حیض ہے بعد کا استحاضہ

اور اگر پہلے اُسے حیض آچکے ہیں اور عادت دس دن سے کم کی تھی تو عادت سے جتنا زیادہ ہو وہ استحاضہ ہے اسے یوں سمجھو کہ اس کو پانچ دن کی عادت تھی اب آیا دس دن تک تو کل حیض ہے اور بارہ دن آیا تو پانچ دن حیض کے باقی سات دن استحاضہ کے اور ایک حالت مقرر نہ تھی بلکہ کبھی چار دن کبھی پانچ دن تو پچھلی بار جتنے دن تھے وہی اب بھی حیض کے ہیں باقی استحاضہ **مسئلہ** یہ ضروری نہیں کہ مدت میں ہر وقت خون جاری رہے جبھی حیض ہو بلکہ اگر بعض بعض وقت بھی آئے جب بھی حیض ہے **مسئلہ** کم سے کم نو برس کی عمر سے حیض شروع ہوگا اور انتہائی عمر حیض آنے کی پچپن سال ہے اس عمر والی عورت کو آئسہ اور اس عمر کو سن ایاس کہتے ہیں **مسئلہ** نو برس کی عمر سے پیشتر جو خون آئے استحاضہ ہے یونہی پچپن سال کی عمر کے بعد جو خون آئے ہاں پچھلی صورت اگر خالص خون آئے یا جیسا پہلے آتا تھا اسی رنگ کا آیا تو حیض ہے **مسئلہ** حمل والی کو جو خون آیا استحاضہ ہے یونہیں بچہ ہوتے وقت جو خون آیا اور ابھی آدھے سے زیادہ بچہ باہر نہیں نکلا وہ استحاضہ ہے۔ **مسئلہ** دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے یونہیں نفاس و حیض کے درمیان بھی پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے تو اگر نفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ خون آیا تو یہ استحاضہ ہے **مسئلہ** حیض اس وقت سے شمار کیا جائیگا کہ خون فرج خارج میں آگیا تو اگر کوئی کپڑا رکھ لیا ہے جس کی وجہ سے فرج خارج میں نہیں آیا داخل ہی میں رُکا ہوا ہے تو جب تک کپڑا نہ نکالے گی حیض والی نہ ہوگی نمازیں پڑھے گی روزہ رکھے گی **مسئلہ** حیض کے چھ رنگ ہیں سیاہ، سرخ، سبز، زرد، گدلا، مٹیلا سفید رنگ کی رطوبت حیض نہیں **مسئلہ** دس دن کے اندر رطوبت میں ذرا بھی میلا پن ہے تو وہ حیض ہے دس دن رات کے بعد بھی میلا پن باقی ہے تو عادت والی کیلئے جو دن عادت کے ہیں حیض ہو اور عادت سے بعد والے استحاضہ اور اگر کچھ عادت نہیں تو دس دن رات تک حیض باقی استحاضہ **مسئلہ** گدی جب تر تھی تو اس میں زردی یا میلا پن تھا بعد سوکھ جانیکے سفید ہوگئی تو مدت حیض میں حیض ہی ہے اور اگر جب دیکھا تھا

سفید تھی سوکھ کر زرد ہوگئی تو یہ حیض نہیں **مسئلہ** جس عورت کو پہلی مرتبہ [illegible] آیا اور اُس کا سلسلہ مہینوں یا برسوں برابر جاری کہ بیچ میں پندرہ دن کے لئے [illegible] اس دن سے خون آنا شروع ہوا اُس [illegible] سے دس دن تک حیض اور بیس دن استحاضہ کے [illegible] تک خون جاری رہے یہی قاعدہ برتے **مسئلہ** اور اگر اس سے پیشتر حیض آچکا تو اس سے [illegible] جتنے دن حیض کے تھے ہر تیس دن میں اُتنے دن حیض کے سمجھے باقی جو دن بچیں استحاضہ **مسئلہ** [illegible] عورت کو عمر بھر میں خون آیا ہی نہیں یا آیا مگر تین دن سے کم آیا تو عمر بھر وہ پاک ہی رہی اور [illegible] بار تین دن رات خون آیا پھر کبھی نہ آیا تو وہ فقط تین دن رات حیض کے ہیں باقی ہمیشہ کے [illegible] پاک **مسئلہ** جس عورت کو دس دن خون آیا اُس کے بعد سال بھر پاک رہی پھر برابر خون جاری رہا تو اس زمانہ میں نماز روزے کے لئے ہر مہینہ میں دس دن حیض کے سمجھے بیس دن استحاضہ **مسئلہ** کسی عورت کو ایک بار حیض آیا اسکے بعد کم سے کم پندرہ دن تک پاک رہی پھر خون برابر جاری رہا اور یہ یاد نہیں کہ پہلے کتنے دن حیض کے تھے اور کتنے طہر کے مگر یہ یاد ہے کہ مہینے میں ایک ہی بار حیض آیا تھا تو اس مرتبہ جب سے خون شروع ہوا تین دن تک نماز چھوڑ دے پھر سات دن تک ہر نماز کے وقت میں غسل کرے اور نماز پڑھے اور ان دسوں دن میں شوہر کے پاس نہ جائے پھر بیس دن تک ہر نماز کے وقت تازہ وضو کرکے نماز پڑھے اور دوسرے مہینہ میں اُنیس دن وضو کرکے نماز پڑھے اور ان بیس یا اُنیس دن میں شوہر اس کے پاس جا سکتا ہے اور جو یہ بھی یاد نہ ہو کہ مہینے میں ایک بار آیا تھا یا دو بار تو شروع کے تین دن میں نماز نہ پڑھے پھر سات دن تک ہر وقت غسل کرکے نماز پڑھے پھر آٹھ دن تک ہر وقت میں وضو کرکے نماز پڑھے اور صرف آٹھ دنوں میں شوہر اس کے پاس جا سکتا ہے اور ان آٹھ دن کے بعد بھی تین دن تک ہر وقت میں وضو کرکے نماز پڑھے پھر سات دن تک غسل کرکے اور اس کے بعد آٹھ دن تک وضو کرکے نماز پڑھے اور یہی سلسلہ ہمیشہ جاری رکھے اگر طہارت کے دن یاد ہیں مثلاً پندرہ دن تھے اور باقی یاد نہیں تو شروع کے تین دن تک

نماز نہ پڑھے پھر سات دن تک ہر وقت غسل کر کے نماز پڑھے پھر آٹھ دن وضو کر کے نماز پڑھے اس کے بعد پھر تین دن اور وضو کر کے نماز پڑھے پھر چودہ[۱۴] دن تک ہر وقت غسل کر کے نماز پڑھے پھر ایک دن وضو ہر وقت میں کرے اور نماز پڑھے پھر ہمیشہ کے لئے جب تک خون آتا رہے ہر وقت غسل کرے اور اگر حیض کے دن یاد ہیں مثلاً تین[۳] دن تھے اور طہارت کے دن یاد نہ ہوں تو شروع سے تین[۳] دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر اٹھارہ[۱۸] دن تک ہر وقت وضو کر کے نماز پڑھے جن میں پندرہ[۱۵] پہلے تو یقینی طہر ہیں اور تین دن پچھلے مشکوک پھر ہمیشہ ہر وقت غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر یہ یاد ہے کہ مہینے میں ایک بار حیض آیا تھا اور یہ کہ وہ تین دن تھا مگر یہ یاد نہیں کہ وہ کیا تاریخیں تھیں تو ہر ماہ کے ابتدائی تین دنوں میں وضو کر کے نماز پڑھے اور ستائیس[۲۷] دن تک ہر وقت غسل کرے یونہی چار دن یا پانچ دن حیض کے ہونا یاد ہوں تو ان چار پانچ دنوں میں وضو کرے باقی دنوں میں غسل اور اگر یہ معلوم ہے کہ آخر مہینے میں حیض آتا تھا اور تاریخیں بھول گئیں تو ستائیس[۲۷] دن وضو کر کے نماز پڑھے اور تین دن نہ پڑھے پھر مہینہ ختم ہونے پر ایک بار غسل کرے اور اگر یہ معلوم ہے کہ اکیس[۲۱] سے شروع ہوتا تھا اور یہ یاد نہیں کہ کتنے دن تک آتا تھا تو بیس دن کے بعد تین دن نماز چھوڑ دے اسکے بعد سات دن جو رہ گئے ان میں ہر وقت غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر یہ یاد ہے کہ فلاں پانچ تاریخوں میں تین دن آیا تھا مگر یہ یاد نہیں کہ ان پانچ میں وہ کون کون دن ہیں تو دو پہلے دنوں میں وضو کر کے نماز پڑھے اور ایک دن بیچ کا چھوڑ دے اور اس کے بعد کے دو دنوں میں ہر وقت غسل کر کے پڑھے اور چار دن میں تین دن ہیں تو پہلے دن وضو کر کے پڑھے اور چوتھے دن ہر وقت میں غسل کرے اور بیچ کے دو دنوں میں نہ پڑھے اور اگر چھ دنوں میں تین دن ہیں تو پہلے تین[۳] دنوں میں وضو کر کے پڑھے پچھلے تین دنوں میں ہر وقت غسل کرے اور اگر سات یا آٹھ یا نو[۹] یا دس[۱۰] دن میں تین دن ہوں تو پہلے تین دنوں میں وضو اور باقی دنوں میں ہر وقت غسل کرے خلاصہ یہ کہ جن دنوں میں حیض کا یقین ہو اور ٹھیک طرح سے یہ یاد نہ ہو کہ ان

ہیں وہ کون سے دن ہیں تو یہ دیکھنا چاہیئے کہ یہ دن حیض کے دنوں سے دونے ہیں یا دونے سے کم یا دُونے سے زیادہ اگر دُونے سے کم ہیں تو ان میں یقینی حیض ہونیکے ہوں ان میں نماز نہ پڑھے اور جن کے حیض ہونے نہ ہونے دونوں کا احتمال ہو وہ اگر اوّل کے ہوں تو ان میں وضو کر کے نماز پڑھے اور اگر دُونے یا دُونے سے زیادہ ہوں تو حیض کے دنوں کے برابر شروع کے دنوں میں وضو کر کے نماز پڑھے پھر ہر وقت میں غسل کر کے اور اگر یاد نہ ہوں کہ کتنے دن حیض کے تھے اور کتنے طہارت کے نہ یہ کہ مہینے کے شروع کے دس دنوں میں تھا یا بیچ کے دس یا آخر کے دسؔ دنوں میں تو جی میں سوچے جو پہلے جمے اس پر پابندی کرے اور اگر کسی بات پر طبیعت نہیں جمتی تو ہر نماز کے لئے غسل کرے اور فرض و واجب و سنت مؤکدہ پڑھے مستحب اور نفل نہ پڑھے اور فرض روزے رکھے نفل روزے نہ رکھے اور ان کے علاوہ اور جتنی باتیں حیض والی کو جائز نہیں اس کو بھی ناجائز ہیں جیسے قرآن پڑھنا یا چھونا یا مسجد میں جانا سجدۂ تلاوت وغیرہا **مسئلہ** جس عورت کو نہ پہلے حیض کے دن یاد نہ یہ یاد کہ کن تاریخوں میں آیا تھا اب تین دن یا زیادہ خون آکر بند ہو گیا پھر طہارت کے پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ پھر خون جاری ہوا اور ہمیشہ کو جاری ہو گیا تو اس کا وہی حکم ہے جیسے کسی کو پہلی پہل خون آیا اور ہمیشہ کو جاری ہو گیا کہ دسؔ دن حیض کے شمار کرے پھر بیس دن طہارت کے **مسئلہ** جس کی ایک عادت مقرّر نہ ہو بلکہ کبھی مثلاً چھ دن حیض کے ہوں اور کبھی سات اب جو خون آیا تو بند ہوتا ہی نہیں تو اُس کے لئے نماز روزے کے حق میں کم مدت یعنی چھ دن حیض کے قرار دئے جائیں گے اور ساتویں روز نہا کر نماز پڑھے اور روزہ رکھے مگر سات دن پورے ہونے کے بعد پھر نہانے کا حکم ہے اور ساتویں دن جو فرض روزہ رکھا ہے اس کی قضا کرے اور عدت گزرنے یا شوہر کے پاس رہنے کے بارے میں زیادہ مدت یعنی سات دن حیض کے مانے جائیں گے یعنی ساتویں دن اس سے قربت جائز نہیں **مسئلہ** کسی کو ایک دو دن خون آکر بند ہو گیا اور دس دن پورے نہ ہوئے کہ پھر خون آیا دسویں دن بند ہو گیا تو یہ دسوں دن حیض کے ہیں اور اگر دسؔ دن کے بعد بھی جاری رہا تو اگر عادت

پہلے کی معلوم ہے تو عادت کے دنوں میں حیض ہے باقی استحاضہ ورنہ دس دن حیض کے باقی استحاضہ **مسئلہ** کسی کی عادت تھی کہ فلاں تاریخ میں حیض ہو اب اُس سے ایک دن پیشتر خون آکر بند ہو گیا پھر دس دن تک نہیں آیا اور گیارہویں دن پھر آگیا تو خون نہ آنیکے جو نَو دن ہیں اُن میں سے اپنی عادت کے دنوں کے برابر حیض قرار دے اور اگر تاریخ تو مقرر تھی مگر حیض کے دن معین نہ تھے تو یہ دسوں دن خون نہ آنیکے حیض ہیں **مسئلہ** جس عورت کو تین دن سے کم خون آکر بند ہو گیا اور پندرہ دن پورے نہ ہوئے کہ پھر آگیا تو پہلی مرتبہ جب سے خون آنا شروع ہوا ہے حیض ہے اب اگر اس کی کوئی عادت ہے تو عادت کے برابر حیض کے دن شمار کرلے ورنہ شروع سے دس دن تک حیض اور پچھلی مرتبہ کا خون استحاضہ **مسئلہ** کسی کو پورے تین دن رات خون آکر بند ہو گیا اور اس کی عادت اس سے زیادہ کی تھی پھر تین دن رات کے بعد سفید رطوبت عادت کے دنوں تک آتی رہی تو اُس کے لیے صرف وہی تین دن رات حیض کے ہیں اور عادت بدل گئی **مسئلہ** تین دن رات سے کم خون آیا پھر پندرہ دن تک پاک رہی پھر تین رات سے کم آیا تو نہ پہلی مرتبہ کا حیض ہے نہ یہ بلکہ دونوں استحاضہ ہیں ؁

# نفاس کا بیان

نفاس کس کو کہتے ہیں یہ ہم پہلے بیان کر آئے اب اس کے متعلق مسائل بیان کرتے ہیں **مسئلہ** نفاس میں کمی کی جانب کوئی مدت مقرر نہیں نصف سے زیادہ بچہ نکلنے کے بعد ایک آن بھی خون آیا تو وہ نفاس ہے اور زیادہ سے زیادہ اس کا زمانہ چالیس دن رات ہے اور نفاس کی مدت کا شمار اس مدت سے ہوگا کہ آدھے سے زیادہ بچہ نکل آیا اور اس بیان میں جہاں بچہ ہونے کا لفظ آئے گا اس کا مطلب آدھے سے زیادہ باہر آجانا ہے۔ **مسئلہ** کسی کو چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو اگر اس کے پہلی بار بچہ پیدا ہوا ہے یا یہ

یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچہ پیدا ہونے میں کتنے دن خون آیا تھا تو چالیس[۴۰] دن رات نفاس ہے باقی استحاضہ۔ اور جو پہلی عادت معلوم ہو تو عادت کے دنوں تک نفاس ہے اور جتنا زیادہ ہے وہ استحاضہ۔ جیسے عادت تیس[۳۰] دن کی تھی اور اس بار پینتالیس[۴۵] دن آیا تو تیس[۳۰] دن نفاس کے ہیں اور پندرہ استحاضہ کے **مسئلہ** بچہ پیدا ہونے سے پیشتر جو خون آیا نفاس نہیں بلکہ استحاضہ ہے اگرچہ آدھا باہر آگیا ہو **مسئلہ** حمل ساقط ہوگیا اور اس کا کوئی عضو بن چکا ہے جیسے ہاتھ پاؤں یا انگلیاں تو یہ خون نفاس ہے ورنہ اگر تین دن رات تک رہا اور اس سے پہلے پندرہ دن پاک رہنے کا زمانہ گزر چکا ہے تو حیض ہے اور جو تین دن سے پہلے ہی بند ہوگیا یا ابھی پورے پندرہ دن طہارت کے نہیں گزرے ہیں تو استحاضہ ہے **مسئلہ** پیٹ سے بچہ کاٹ کر نکالا گیا تو اس کے آدھے سے زیادہ نکالنے کے بعد نفاس ہے **مسئلہ** حمل ساقط ہونے سے پہلے کچھ خون آیا کچھ بعد کو تو پہلے والا استحاضہ ہے بعد والا نفاس یہ اس صورت میں ہے جب کوئی عضو بن چکا ہو ورنہ پہلے والا اگر حیض ہوسکتا ہے تو حیض ہے نہیں تو استحاضہ **مسئلہ** حمل ساقط ہوا اور یہ معلوم نہیں کہ کوئی عضو بنا تھا یا نہیں نہ یہ یاد کہ حمل کتنے دن کا تھا (کہ اسی سے عضو کا بننا نہ بننا معلوم ہوجاتا یعنی ایک سو بیس[۱۲۰] دن ہوگئے ہیں تو عضو بن جانا قرار دیا جائیگا) اور بعد اسقاط کے خون ہمیشہ کو جاری ہوگیا تو اُسے حیض کے حکم میں سمجھے کہ حیض کی جو عادت تھی اُس کے گزرنے کے بعد نہا کر نماز شروع کردے اور عادت نہ تھی تو دس دن کے بعد اور باقی وہی احکام ہیں جو حیض کے بیان میں مذکور ہوئے **مسئلہ** جس عورت کے دو بچے جوڑواں پیدا ہوئے یعنی دونوں کے درمیان چھ مہینے سے کم زمانہ ہے تو پہلا ہی بچہ پیدا ہونے کے بعد سے نفاس سمجھا جائیگا پھر اگر دوسرا چالیس دن کے اندر پیدا ہوا اور خون آیا تو پہلے سے چالیس دن تک نفاس ہے پھر استحاضہ اور اگر چالیس دن کے بعد پیدا ہوا تو اس پچھلے کے بعد جو خون آیا استحاضہ ہے نفاس نہیں مگر دوسرے کے پیدا ہونے کے بعد بھی نہانے کا حکم دیا جائیگا **مسئلہ** جس عورت کے تین بچے پیدا ہوئے کہ پہلے اور دوسرے میں

چھ مہینے سے کم فاصلہ ہے تو یہیں دوسرے اور تیسرے میں اگرچہ پہلے اور تیسرے میں چھ مہینے کا فاصلہ ہو جب بھی نفاس پہلے ہی سے ہے پھر اگر چالیس دن کے اندر یہ دونوں بھی پیدا ہو گئے تو پہلے کے بعد سے زیادہ سے زیادہ چالیس دن تک نفاس ہے اور اگر چالیس دن کے بعد ہیں تو ان کے بعد جو خون آئیگا استحاضہ ہے مگر ان کے بعد بھی غسل کا حکم ہے **مسئلہ** اگر دونوں میں چھ مہینے یا زیادہ کا فاصلہ ہے تو دوسرے کے بعد بھی نفاس ہے۔ **مسئلہ** چالیس دن کے اندر کبھی خون آیا کبھی نہیں تو سب نفاس ہی ہے اگرچہ پندرہ دن کا فاصلہ ہو جائے **مسئلہ** اس کے رنگ کے متعلق وہی احکام ہیں جو حیض میں بیان ہوئے۔

# حیض و نفاس کے متعلق احکام

**مسئلہ** حیض و نفاس والی عورت کو قرآن مجید پڑھنا دیکھ کر یا زبانی اور اس کا چھونا اگرچہ اس کی جلد یا چولی یا حاشیہ کو ہاتھ یا انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یہ سب حرام ہیں **مسئلہ** کاغذ کے پرچے پر کوئی سورہ یا آیت لکھی اس کا بھی چھونا حرام ہے **مسئلہ** جزدان میں قرآن مجید ہو تو اس جزدان کے چھونے میں حرج نہیں **مسئلہ** اس حالت میں کرتے کے دامن یا دوپٹے کے آنچل سے یا کسی ایسے کپڑے سے جس کو پہنے اوڑھے ہوئے ہے قرآن مجید چھونا حرام ہے غرض اس حالت میں قرآن مجید و کتب دینیہ پڑھنے اور چھونے کے متعلق وہی سب احکام ہیں جو اس شخص کے بارے میں ہیں جس پر نہانا فرض ہے جس کا بیان غسل کے باب میں گذرا۔

**مسئلہ** معلمہ کو حیض یا نفاس ہوا تو ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھائے اور ہجے کرانے میں کوئی حرج نہیں **مسئلہ** دعائے قنوت پڑھنا اس حالت میں مکروہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ سے بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ تک دعائے قنوت ہے **مسئلہ** قرآن مجید کے علاوہ اور تمام اذکار کلمہ شریف درود شریف وغیرہ پڑھنا بلا کراہت جائز بلکہ مستحب ہے اور ان چیزوں کو وضو یا کلی کر کے پڑھنا بہتر اور ویسے بھی پڑھ لیا جب بھی حرج نہیں اور ان کے چھونے میں بھی حرج نہیں **مسئلہ** ایسی عورت کو اذان

کا جواب دینا جائز ہے **مسئلہ** ایسی عورت کو مسجد میں جانا حرام ہے **مسئلہ** اگر چور یا درندے سے ڈر کر مسجد میں چلی گئی تو جائز ہے مگر اسے چاہیے کہ تیمم کر لے یوہیں مسجد میں پانی رکھا ہے یا کنواں ہے اور کہیں پانی نہیں ملتا تو تیمم کر کے جانا جائز ہے **مسئلہ** عیدگاہ کے اندر جانے میں حرج نہیں **مسئلہ** ہاتھ بڑھا کر کوئی چیز مسجد سے لینا جائز ہے **مسئلہ** خانہ کعبہ کے اندر جانا اور اس کا طواف کرنا اگرچہ مسجد حرام کے باہر سے ہو ان کے لیے حرام ہے **مسئلہ** اس حالت میں روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا حرام ہے **مسئلہ** ان دنوں میں نمازیں معاف ہیں ان کی قضا بھی نہیں اور روزوں کی قضا اور دنوں میں رکھنا فرض ہے **مسئلہ** نماز کا آخر وقت ہو گیا اور ابھی تک نماز نہیں پڑھی کہ حیض آیا یا بچہ پیدا ہوا تو اس وقت کی نماز معاف ہو گئی اگرچہ اتنا تنگ وقت ہو گیا ہو کہ اس نماز کی گنجائش نہ ہو **مسئلہ** نماز پڑھتے میں حیض آ گیا یا بچہ پیدا ہوا تو وہ نماز معاف ہے البتہ اگر نفل نماز تھی تو اسکی قضا واجب ہے **مسئلہ** نماز کے وقت میں وضو کر کے اتنی دیر تک ذکر الٰہی درود شریف اور دیگر وظائف پڑھ لیا کرے جتنی دیر تک نماز پڑھا کرتی تھی کہ عادت رہے **مسئلہ** حیض والی کو تین دن سے کم خون آ کر بند ہو گیا تو روزے رکھے اور وضو کر کے نماز پڑھے نہانے کی ضرورت نہیں پھر اسکے بعد اگر پندرہ دن کے اندر خون آیا تو اب نہائے اور عادت کے دن نکال کر باقی دنوں کی قضا پڑھے اور جس کی کوئی عادت نہیں وہ دس دن کے بعد کی نمازیں قضا کرے ہاں اگر عادت کے دنوں کے بعد یا بے عادت والی نے دس دن کے بعد غسل کر لیا تھا تو ان دنوں کی نمازیں ہو گئیں قضا کی حاجت نہیں اور عادت کے دنوں سے پہلے کے روزوں کی قضا کرے اور بعد کے سوتے ہر حال میں ہو گئے **مسئلہ** جس عورت کو تین دن رات کے بعد حیض بند ہو گیا اور عادت کے دن ابھی پورے نہ ہوئے یا نفاس کا خون عادت پوری ہونے سے پہلے بند ہو گیا تو بند ہونے کے بعد ہی غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے عادت کے دنوں کا انتظار نہ کرے **مسئلہ** عادت کے دنوں سے خون متجاوز ہو گیا تو حیض میں دس دن اور نفاس میں چالیس دن تک انتظار کرے اگر اس مدت کے اندر بند ہو گیا تو اب سے نہا دھو کر نماز پڑھے اور جو اس مدت کے بعد بھی جاری رہا تو نہائے اور عادت کے بعد باقی

دنوں کی قضا کرے **مسئلہ** حیض یا نفاس عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے بند ہوگیا تو آخر وقت مستحب تک انتظار کرکے نہا کر نماز پڑھے اور جو عادت کے دن پورے ہو چکے تو انتظار کی کچھ حاجت نہیں **مسئلہ** حیض پورے دس دن پر اور نفاس پورے چالیس دن پر ختم ہوا اور نماز کے وقت میں اگر اتنا بھی باقی ہو کہ اللہ اکبر کا لفظ کہے تو اس وقت کی نماز اس پر فرض ہوگئی نہا کر اسکی قضا کرے اور اگر اس سے کم میں بند ہوا اور اتنا وقت ہے کہ جلدی سے نہا کر اور کپڑے پہن کر ایک بار اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو فرض ہوگئی قضا کرے ورنہ نہیں **مسئلہ** اگر پورے دس دن پر پاک ہوئی اور اتنا وقت رات کا باقی نہیں کہ ایک بار اللہ اکبر کہہ لے تو اس دن کا روزہ اس پر واجب ہے، اور جو کم پاک ہوئی اور اتنا وقت ہے کہ صبح صادق ہونے سے پہلے نہا کر کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو روزہ فرض ہے اگر نہا لے تو بہتر ہے ورنہ بے نہائے نیّت کر لے اور صبح کو نہا لے اور جو اتنا وقت بھی نہیں تو اس دن کا روزہ فرض نہ ہوا البتہ روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے کوئی بات ایسی جو روزے کے خلاف ہو مثلاً کھانا پینا حرام ہے **مسئلہ** روزے کی حالت میں حیض یا نفاس شروع ہوگیا تو وہ روزہ جاتا رہا اس کی قضا رکھے فرض تھا تو قضا فرض ہے اور نفل تھا تو قضا واجب ہے **مسئلہ** حیض و نفاس کی حالت میں سجدۂ شکر و سجدۂ تلاوت حرام ہے اور آیت سجدہ سننے سے اس پر سجدہ واجب نہیں **مسئلہ** سوتے وقت پاک تھی اور صبح سو کر اٹھی تو اثر حیض کا دیکھا تو اسی وقت سے حیض کا حکم دیا جائیگا۔ عشا کی نماز نہیں پڑھی تھی تو پاک ہونے پر اسکی قضا فرض ہے **مسئلہ** حیض والی سو کر اُٹھی اور گدی پر کوئی نشان حیض کا نہیں تو رات ہی سے پاک ہے نہا کر عشا کی قضا پڑھے **مسئلہ** ہمبستری یعنی جماع اس حالت میں حرام ہے **مسئلہ** ایسی حالت میں جماع جائز جاننا کفر ہے اور حرام سمجھ کر کر لیا تو سخت گنہگار ہوا اس پر توبہ فرض ہے اور آمد کے زمانہ میں کیا تو ایک دینار اور قریب ختم کے کیا تو نصف دینار خیرات کرنا مستحب **مسئلہ** اس حالت میں ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن سے مرد کا اپنے کسی عضو

سے چھونا جائز نہیں جبکہ کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو شہوت سے یا بے شہوت اور اگر ایسا حائل ہو کہ بدن کی گرمی محسوس نہ ہوگی تو حرج نہیں **مسئلہ** ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے چھونے یا کسی طرح کا نفع لینے میں کوئی حرج نہیں یونہی بوس وکنار بھی جائز ہے **مسئلہ** اپنے ساتھ کھلانا یا ایک جگہ سونا جائز ہے بلکہ اس وجہ سے ساتھ نہ سونا مکروہ ہے **مسئلہ** اس حالت میں عورت مرد کے ہر حصہ بدن کو ہاتھ لگا سکتی ہے **مسئلہ** اگر ہمراہ سونے میں غلبہ شہوت اور اپنے کو قابو میں نہ رکھنے کا احتمال ہو تو ساتھ نہ سوئے اور اگر گمان غالب ہو تو ساتھ سونا گناہ **مسئلہ** پورے دس دن پر ختم ہوا تو پاک ہوتے ہی اس سے جماع جائز ہے اگرچہ اب تک غسل نہ کیا ہو مگر مستحب یہ ہے کہ نہانے کے بعد جماع کرے **مسئلہ** دس دن میں کم سے پاک ہوئی تاوقتیکہ غسل نہ کرلے یا وہ وقت نماز جس میں پاک ہوئی گزر نہ جائے جماع جائز نہیں۔ اور اگر وقت اتنا نہیں تھا کہ اس میں نہا کر کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکے تو اس کے بعد کا وقت گذر جائے یا غسل کرلے تو جائز ہے ورنہ نہیں **مسئلہ** عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے ہی ختم ہوگیا تو اگرچہ غسل کرلے جماع ناجائز ہے تاوقتیکہ عادت کے دن پورے نہ ہولیں۔ جیسے کسی کی عادت چھ دن کی تھی اور اس مرتبہ پانچ ہی روز آیا تو اسے حکم ہے کہ نہا کر نماز شروع کردے مگر جماع کے لیے ایک دن اور انتظار کرنا واجب ہے **مسئلہ** حیض سے پاک ہوئی اور پانی پر قدرت نہیں کہ غسل کرے اور غسل کا تیمم کیا تو اس سے صحبت جائز نہیں جب تک اس تیمم سے نماز نہ پڑھ لے۔ نماز پڑھنے کے بعد اگرچہ پانی پر قادر ہو کر غسل نہ کیا صحبت جائز ہے **فائدہ** ان باتوں میں نفاس کے وہی احکام ہیں جو حیض کے ہیں **مسئلہ** نفاس میں عورت کو زچہ خانے سے نکلنا جائز ہے اس کو ساتھ کھلانے یا اس کا جھوٹا کھانے میں حرج نہیں ہندوستان میں عورتیں جو بعض جگہ ان کے برتن تک الگ کردیتی ہیں بلکہ ان برتنوں کو مثل نجس کے جانتی ہیں یہ ہندوؤں کی رسمیں ہیں ایسی بیہودہ رسموں سے احتیاط لازم۔ اکثر عورتوں میں یہ رواج ہے کہ جب تک چلہ پورا نہ ہولے اگرچہ نفاس

ختم ہوگیا ہو نہ نماز پڑھیں نہ اپنے کو قابل نماز کے جانیں یہ محض جہالت ہے جس وقت نفاس ختم ہوا اُسی وقت سے نہا کر نماز شروع کردیں اگر نہانے سے بیماری کا پورا اندیشہ ہو تو تیمم کرلیں۔

**مسئلہ** بچہ ابھی آدھے سے زیادہ پیدا نہیں ہوا اور نماز کا وقت جارہا ہے اور یہ گمان ہے کہ آدھے سے زیادہ باہر ہونے سے پیشتر وقت ختم ہوجائے گا تو اس وقت کی نماز جس طرح ممکن ہو پڑھے اگر قیام رکوع سجود نہ ہوسکے اشارے سے پڑھے۔ وضو نہ کرسکے تیمم سے پڑھے اور اگر نہ پڑھی تو گنہگار ہوئی توبہ کرے اور بعد طہارت قضا پڑھے۔

# استحاضہ کا بیان

**حدیث ۱** - صحیحین میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ فاطمہ بنت ابی جبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے استحاضہ آتا ہے اور پاک نہیں رہتی تو کیا نماز چھوڑ دوں فرمایا نہ یہ تو رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے تو جب حیض کے دن آئیں نماز چھوڑ دے اور جب جاتے رہیں خون دھو اور نماز پڑھ **حدیث ۲** - ابوداؤد و نسائی کی روایت میں فاطمہ بنت ابی جبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یوں ہے کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب حیض کا خون ہو تو سیاہ ہوگا شناخت میں آئیگا جب یہ ہو نماز سے باز رہ اور جب دوسری قسم کا ہو تو وضو کر اور نماز پڑھ کہ وہ رگ کا خون ہے **حدیث ۳** - امام مالک و ابوداؤد و دارمی کی روایت میں ہے کہ ایک عورت کے خون بہتا رہتا اس کے لیے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور سے فتویٰ پوچھا ارشاد فرمایا کہ اس بیماری سے پیشتر مہینے میں جتنے دن راتیں حیض آتا تھا ان کی گنتی شمار کرکے مہینے میں انہیں کی مقدار نماز چھوڑ دے اور جب وہ دن جاتے رہیں تو نہائے اور لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھے **حدیث ۴** - ابوداؤد و ترمذی کی روایت ہے ارشاد فرمایا جن دنوں میں حیض آتا تھا ان میں نمازیں چھوڑ دے پھر نہائے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے اور روزہ رکھے

اور نماز پڑھے ؀

**استحاضہ کے احکام** **مسئلہ** - استحاضہ میں نہ نماز معاف ہے نہ روزہ نہ ایسی عورت سے صحبت حرام۔ **مسئلہ** استحاضہ اگر اس حد تک پہنچ گیا کہ اُس کو اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وضو کرکے فرض نماز ادا کرسکے تو نماز کا پورا ایک وقت شروع سے آخر تک اسی حالت میں گزر جانے پر اسکو معذور کہا جائیگا ایک وضو سے اسوقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے خون آنے سے اسکا وضو نہ جائیگا **مسئلہ** اگر کپڑا وغیرہ رکھ کر اتنی دیر تک خون روک سکتی ہے کہ وضو کرکے فرض پڑھ لے تو عذر ثابت نہ ہوگا **مسئلہ** ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گذر گیا کہ وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کرسکا وہ معذور ہے اس کا بھی یہی حکم ہے کہ وقت میں وضو کرلے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وضو سے پڑھے اس بیماری سے اس کا وضو نہیں جاتا جیسے قطرے کا مرض یا دست آنا یا ہوا خارج ہونا یا دُکھتی آنکھ سے پانی گرنا یا پھوڑے یا ناصور سے ہر وقت رطوبت بہنا یا کان ناف پستان سے پانی نکلنا کہ یہ سب بیماریاں وضو توڑنے والی ہیں ان میں جب پورا ایک وقت ایسا گذر گیا کہ ہر چند کوشش کی مگر طہارت کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکا تو عذر ثابت ہو گیا۔ **مسئلہ** جب عذر ثابت ہوگیا تو جب تک ہر وقت میں ایک ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے معذور ہی رہیگا۔ مثلاً عورت کو ایک وقت تو استحاضہ نے طہارت کی مہلت نہیں دی اب اتنا موقع ملتا ہے کہ وضو کرکے نماز پڑھ لے مگر اب بھی ایک آدھ دفعہ ہر وقت میں خون آجاتا ہے تو اب بھی معذور ہے یونہیں تمام بیماریوں میں اور جب پورا وقت گذر گیا اور خون نہیں آیا تو اب معذور نہ رہی جب پھر کبھی پہلی حالت پیدا ہوجائے تو پھر معذور ہے اس کے بعد پھر اگر پورا وقت خالی گیا تو عذر جاتا رہا **مسئلہ** نماز کا کچھ وقت ایسی حالت میں گذرا کہ عذر نہ تھا اور نماز نہ پڑھی اور اب پڑھنے کا ارادہ کیا تو استحاضہ یا بیماری سے وضو جاتا رہتا ہے غرض یہ باقی وقت یونہیں گذر گیا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لی گو

اب اسکے بعد کا وقت بھی پورا اگر اسی استحاضہ یا بیماری میں گزر گیا تو وہ پہلی بھی ہوگئی اور اگر اس وقت اتنا موقع ملا کہ وضو کرکے فرض پڑھ لے تو پہلی نماز کا اعادہ کرے۔ **مسئلہ** خون بہتے میں وضو کیا اور وضو کے بعد خون بند ہوگیا اور اسی وضو سے نماز پڑھی اور اسکے بعد جو دوسرا وقت آیا وہ بھی پورا گزر گیا کہ خون نہ آیا تو پہلی نماز کا اعادہ کرے۔ یونہی اگر نماز میں بند ہوا اور اس کے بعد دوسرے میں بالکل نہ آیا جب بھی اعادہ کرے **مسئلہ** فرض نماز کا وقت جانے سے معذور کا وضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے کسی نے عصر کے وقت وضو کیا تھا تو آفتاب کے ڈوبتے ہی وضو جاتا رہا اور اگر کسی نے آفتاب نکلنے کے بعد وضو کیا تو جبتک ظہر کا وقت ختم نہ ہو وضو نہ جائیگا کہ ابھی تک کسی فرض نماز کا وقت نہیں گیا **مسئلہ** وضو کرتے وقت وہ چیز نہیں پائی گئی جس کے سبب معذور ہے اور وضو کے بعد بھی نہ پائی گئی یہانتک کہ باقی پورا وقت نماز کا خالی گیا تو وقت کے جانے سے وضو نہیں ٹوٹا یونہیں اگر وضو سے پیشتر پائی گئی مگر نہ وضو کے بعد باقی وقت میں پائی گئی نہ اس کے بعد دوسرے وقت میں تو وقت[۱] جانے سے وضو نہ ٹوٹے گا **مسئلہ** اور اگر اس وقت میں وضو سے پیشتر وہ چیز پائی گئی اور وضو کے بعد بھی وقت میں پائی گئی یا وضو کے اندر پائی گئی اور وضو کے بعد اس وقت میں نہ پائی گئی مگر بعد والے میں پائی گئی تو وقت ختم ہونے پر وضو جاتا رہیگا اگرچہ وہ حدث نہ پایا جائے **مسئلہ** معذور کا وضو اس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب معذور ہے اگر کوئی دوسری چیز توڑنے والی پائی گئی تو وضو جاتا رہا۔ مثلاً جس کو قطرے کا مرض ہے ہوا نکلنے سے اس کا وضو جاتا رہے گا اور جس کو ہوا نکلنے کا مرض ہے قطرے سے وضو جاتا رہے گا۔

[۱] اس صورت میں دو احتمال ہیں ایک یہ کہ وضو کے اندر بھی پائی گئی بعد کو ختم وقت ثانی تک نہیں دوسرا یہ کہ وضو کے اندر بھی نہ پائی گئی صرف پہلے پائی گئی پہلی صورت میں وہ وضو وضوئے معذور تھا لیکن جبکہ اس کے بعد انقطاع تمام ہوگیا معذور نہ رہا تو وضوئے معذور ختم وقت سے پہلے بوجہ زوال عذر باطل ہوگیا وقت جانے سے کیا ٹوٹے اور صورت ثانیہ میں ظاہر ہے کہ یہ وضو انقطاع پر ہے اور ختم وقت تک انقطاع مستمر رہا تو خروج وقت سے نہ ٹوٹے گا اگرچہ وقت دوم میں منقطع نہ بھی ہوتا وقت دوم میں انقطاع کا ذکر اس لئے ہے کہ حکم دونوں صورتوں کو شامل ہو ۱۲ منہ

**مسئلہ** معذور نے کسی حدث کے بعد وضو کیا اور وضو کرتے وقت وہ چیز نہیں ہے جسکے سبب معذور ہے پھر وضو کے بعد وہ عذر والی چیز پائی گئی تو وضو جاتا رہا جیسے استحاضہ والی نے پاخانہ پیشاب کے بعد وضو کیا اور وضو کرتے وقت خون بند تھا بعد وضو کے آیا تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر وضو کرتے وقت وہ عذر والی چیز بھی پائی جاتی تھی تو اب وضو کی ضرورت نہیں **مسئلہ** معذور کے ایک نتھنے سے خون آرہا تھا وضو کے بعد دوسرے نتھنے سے آیا وضو جاتا رہا یا ایک زخم بہ رہا تھا اب دوسرا بہا یہاں تک کہ چیچک کے ایک دانہ سے پانی آرہا تھا۔ اب دوسرے دانہ سے آیا وضو ٹوٹ گیا **مسئلہ** اگر کسی ترکیب سے عذر جاتا رہے یا اس میں کمی ہو جائے تو اس ترکیب کا کرنا فرض ہے مثلاً کھڑے ہو کر پڑھنے سے خون بہتا ہے اور بیٹھ کر پڑھے تو نہ بہے گا تو بیٹھ کر پڑھنا فرض ہے **مسئلہ** معذور کو ایسا عذر ہے جسکے سبب کپڑے نجس ہو جاتے ہیں تو اگر ایک درم سے زیادہ نجس ہو گیا اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں سے نماز پڑھ لونگا تو دھو کر نماز پڑھنا فرض ہے اور اگر جانتا ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی نجس ہو جائے گا تو دھونا ضروری نہیں اسی سے پڑھے اگرچہ مصلّی بھی آلودہ ہو جائے کچھ حرج نہیں اور اگر درہم کے برابر ہے تو پہلی صورت میں دھونا واجب اور درہم سے کم ہے تو سنت اور دوسری صورت میں مطلقاً نہ دھونے میں کوئی حرج نہیں **مسئلہ** استحاضہ والی اگر غسل کر کے ظہر کی نماز آخر وقت میں اور عشا کی وضو کر کے اوّل وقت میں اور مغرب کی غسل کر کے آخر وقت میں اور عشا کی وضو کر کے اوّل وقت میں پڑھے اور فجر کی بھی غسل کر کے پڑھے تو بہتر ہے اور عجب نہیں کہ یہ ادب جو حدیث میں ارشاد ہوا ہے اس کی رعایت کی برکت سے اس کے مرض کو بھی فائدہ پہنچے **مسئلہ** کسی زخم سے ایسی رطوبت نکلے کہ بہے نہیں تو نہ اس کی وجہ سے وضو ٹوٹے نہ معذور ہو نہ وہ رطوبت ناپاک

---

# نجاستوں کا بیان

**حدیث ۱** - صحیح بخاری و مسلم میں اسما بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ ایک عورت نے عرض کی یارسول اللہ ہم میں جب کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو کیا کرے فرمایا جب تم میں کسی کا کپڑا حیض کے خون سے آلودہ ہو جائے تو اُسے کھُرچے پھر پانی سے دھوئے تب اس میں نماز پڑھے **حدیث ۲** - صحیحین میں ہے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو میں دھوتی پھر حضور نماز کو تشریف لے جاتے اور دھونے کا نشان اس میں ہوتا **حدیث ۳** - صحیح مسلم میں ہے فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو مل ڈالتی پھر حضور اس میں نماز پڑھتے **حدیث ۴** - صحیح مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں چمڑا جب پکا لیا جائے پاک ہو جائیگا **حدیث ۵** امام مالک ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ مردار کی کھالیں جب پکالی جائیں تو انہیں کام میں لایا جائے **حدیث ۶** - امام احمد و ابوداؤد و نسائی نے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درندوں کی کھال سے منع فرمایا **حدیث ۷** - دوسری روایت میں ہے انکے پہننے اور ان پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

# نجاستوں کے متعلق احکام

نجاست دو قسم ہے ایک وہ جس کا حکم سخت ہے اس کو غلیظہ کہتے ہیں دوسری وہ جس کا حکم ہلکا ہے اس کو خفیفہ کہتے ہیں **مسئلہ** نجاست غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اسکا پاک کرنا فرض ہے بے پاک کیے نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا اور اگر بہ نیت استخفاف ہے تو کفر ہوا۔ اور اگر درہم کے برابر ہے

تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک کیے نماز پڑھی تو مکروہ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نماز کا اعادہ واجب ہے اور قصداً پڑھی تو گنہگار بھی ہوا اور اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے کہ بے پاک کیے نماز ہوگئی مگر خلافِ سنت ہوئی اور اس کا اعادہ بہتر ہے **مسئلہ** اگر نجاست گاڑھی ہے جیسے پاخانہ لید گوبر تو درہم کے برابر یا کم یا زیادہ کے معنی یہ ہیں کہ وزن میں اُسکے برابر یا کم یا زیادہ ہو اور درہم کا وزن شریعت میں اس جگہ ساڑھے چار ماشے اور زکوٰۃ میں تین ماشہ ⅕ رتی ہے اور اگر پتلی ہو جیسے آدمی کا پیشاب اور شراب تو درہم سے مراد اس کی لمبائی چوڑائی ہے اور شریعت نے اس کی مقدار ہتھیلی کی گہرائی کے برابر بتائی یعنی ہتھیلی خوب پھیلا کر ہموار رکھیں اور اس پر آہستہ سے اتنا پانی ڈالیں کہ اس سے زیادہ پانی نہ رک سکے اب پانی کا جتنا پھیلاؤ ہے اتنا بڑا درہم سمجھا جائے اور اس کی مقدار یہاں کے روپے کے برابر ہے **مسئلہ** نجس تیل کپڑے پر گرا اور اس وقت درہم کے برابر نہ تھا پھر پھیل کر درہم کے برابر ہوگیا تو اس میں علما کو بہت اختلاف ہے اور راجح یہ ہے کہ اب پاک کرنا واجب ہوگیا **مسئلہ** نجاست خفیفہ کا یہ حکم ہے کہ کپڑے کے حصہ یا بدن کے جس عضو میں لگی ہے اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے (مثلاً دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم آستین میں اس کی چوتھائی سے کم یوں ہی ہاتھ میں ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے) تو معاف ہے کہ اس سے نماز ہوجائیگی اور اگر پوری چوتھائی میں ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہوگی **مسئلہ** نجاست خفیفہ اور غلیظہ کے جو الگ الگ حکم بتائے گئے یہ اُسی وقت ہیں کہ بدن یا کپڑے میں لگے اور اگر کسی پتلی چیز جیسے پانی یا سرکہ میں گرے تو چاہے غلیظہ ہو یا خفیفہ کل ناپاک ہوجائیگی اگرچہ ایک قطرہ گرے جب تک وہ پتلی چیز حدِ کثرت پر یعنی دَہ در دَہ نہ ہو **مسئلہ** انسان کے بدن سے جو ایسی چیز نکلے کہ اس سے غسل یا وضو واجب ہو نجاست غلیظہ ہے جیسے پاخانہ پیشاب بہتا خون پیپ بھر مونھ قے حیض و نفاس و استحاضہ کا خون منی مذی ودی **مسئلہ** شہید[1] فقہی کا خون جب تک اس کے بدن سے جدا نہ ہو پاک ہے **مسئلہ** دُکھتی آنکھ سے جو پانی نکلے نجاست

[1] یعنی وہ جسے غسل نہیں دیا جاتا اس کا بیان کتاب الجنائز باب الشہید میں آئے گا ۱۲

غلیظہ ہے یونہی ناف یا پستان سے درد کے ساتھ پانی نکلے نجاستِ غلیظہ ہے۔ **مسئلہ** بلغمی رطوبت ناک یا مونھ سے نکلے نجس نہیں اگرچہ پیٹ سے چڑھے اگرچہ بیماری کے سبب ہو **مسئلہ** دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا پیشاب نجاستِ غلیظہ ہے یہ جو اکثر عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچوں کا پیشاب پاک ہے محض غلط ہے **مسئلہ** شیر خوار بچے نے دودھ ڈال دیا اگر بھر مونھ ہے نجاستِ غلیظہ ہے **مسئلہ** خشکی کے ہر جانور کا بہتا خون مردار کا گوشت اور چربی (یعنی وہ جانور جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہے اگر بغیر ذبح شرعی کے مر جائے مردار ہے اگرچہ ذبح کیا گیا ہو جیسے مجوسی یا بت پرست یا مرتد کا ذبیحہ اگرچہ اس نے حلال جانور مثلاً بکری وغیرہ کو ذبح کیا ہو اس کا گوشت پوست سب ناپاک ہو گیا اور اگر حرام جانور ذبح شرعی سے ذبح کر لیا گیا تو اس کا گوشت پاک ہو گیا اگرچہ کھانا حرام ہے سوا خنزیر کے کہ وہ نجس العین ہے کسی طرح پاک نہیں ہو سکتا) حرام چوپائے جیسے کتا شیر لومڑی بلی چوہا گدھا خچر ہاتھی سوئر کا پاخانہ پیشاب اور گھوڑے کی لید اور ہر حلال چوپایہ کا پاخانہ جیسے گائے بھینس کا گوبر بکری اونٹ کی مینگنی اور جو پرند کہ اونچا نہ اڑے اسکی بیٹ جیسے مرغی بط چھوٹی ہو خواہ بڑی اور ہر قسم کی شراب اور نشہ لانے والی تاڑی اور سیندھی اور سانپ کا پاخانہ پیشاب اور اس جنگلی سانپ اور مینڈک کا گوشت جن میں بہتا خون ہوتا ہے اگرچہ ذبح کیے گئے ہوں یونہی انکی کھال اگرچہ پکالی گئی ہو اور سوئر کا گوشت اور ہڈی اور بال اگرچہ ذبح کیا گیا ہو یہ سب نجاستِ غلیظہ ہیں **مسئلہ** چھپکلی یا گرگٹ کا خون نجاستِ غلیظہ ہے **مسئلہ** انگور کا شیرہ کپڑے پر پڑا تو اگرچہ کئی دن گذر جائیں کپڑا پاک ہے **مسئلہ** ہاتھی کی سونڈ کی رطوبت اور شیر کتے چیتے اور دوسرے درندے چوپایوں کا لعاب نجاستِ غلیظہ ہے **مسئلہ** جن جانوروں کا گوشت حلال ہے (جیسے گائے بیل بھینس بکری اونٹ وغیرہا) ان کا پیشاب نیز گھوڑے کا پیشاب۔ اور جس پرند کا گوشت حرام ہے خواہ شکاری ہو یا نہیں (جیسے کوا۔ چیل۔ شکرا۔ باز۔ بہری اس کی بیٹ نجاستِ خفیفہ ہے **مسئلہ** چمگادڑ کی کی بیٹ اور پیشاب دونوں پاک ہیں **مسئلہ** جو پرند حلال اونچے اڑتے ہیں جیسے

کبوتر، مینا، مرغابی، قاز، ان کی بیٹ پاک ہے **مسئلہ** ہر چوپائے کی جگالی کا وہی حکم ہے جو اُس کے پاخانہ کا **مسئلہ** ہر جانور کے پتے کا وہی حکم ہے جو اُس کے پیشاب کا۔ حرام جانوروں کا پتا نجاست غلیظہ اور حلال کا نجاست خفیفہ ہے **مسئلہ** نجاست غلیظہ خفیفہ میں مل جائے تو کل غلیظہ ہے **مسئلہ** مچھلی اور پانی کے دیگر جانوروں اور کھٹمل اور مچھر کا خون اور خچر اور گدھے کا لعاب اور پسینہ پاک ہے **مسئلہ** پیشاب کی نہایت باریک چھینٹیں سوئی کی نوک برابر کی بدن یا کپڑے پر پڑ جائیں تو کپڑا اور بدن پاک رہے گا۔ **مسئلہ** جس کپڑے پر پیشاب کی ایسی ہی باریک چھینٹیں پڑ گئیں اگر وہ کپڑا پانی میں پڑ گیا تو پانی بھی ناپاک نہ ہوگا **مسئلہ** جو خون زخم سے بہا نہ ہو پاک ہے **مسئلہ** گوشت تلی کلیجی میں جو خون باقی رہ گیا پاک ہے اور اگر یہ چیزیں بہتے خون میں سن جائیں تو ناپاک ہیں بغیر دھوئے پاک نہ ہونگی **مسئلہ** جو بچہ مردہ پیدا ہوا اُس کو گود میں لیکر نماز پڑھی اگرچہ اس کو غسل دے لیا ہو نماز نہ ہوگی اور اگر زندہ پیدا ہو کر مر گیا اور بے نہلائے گود میں لیکر نماز پڑھی جب بھی نہ ہوگی ہاں اگر غسل دیکر گود میں لے لیا تھا تو ہو جائیگی مگر خلاف مستحب ہے یہ احکام اسوقت ہیں کہ مسلمان کا بچہ ہو اور کافر کا مردہ بچہ ہے تو کسی حال میں نماز نہ ہوگی غسل دیا ہو یا نہیں **مسئلہ** اگر نماز پڑھی اور جیب وغیرہ میں شیشی ہے اور اس میں پیشاب یا خون یا شراب ہے تو نماز نہ ہوگی اور جیب میں انڈا ہے اور اس کی زردی خون ہو چکی ہے تو نماز ہو جائیگی **مسئلہ** روئی کا پہلا ادھیڑ اگیا اور اُسکے اندر چوہا سوکھا ہوا ملا تو اگر اس میں سوراخ ہے تو تین دن تین راتوں کی نمازوں کا اعادہ کرلے اور سوراخ نہ ہو تو جتنی نمازیں اس سے پڑھی ہیں سب کا اعادہ کرے **مسئلہ** کسی کپڑے یا بدن پر چند جگہ نجاست غلیظہ لگی اور کسی جگہ درہم کے برابر نہیں مگر مجموعہ درہم کے برابر ہے تو درہم کے برابر سمجھی جائے گی اور زائد ہے تو زائد نجاست خفیفہ میں بھی مجموعہ ہی پر حکم دیا جائیگا **مسئلہ** حرام جانوروں کا دودھ نجس ہے البتہ گھوڑی کا دودھ پاک ہے مگر کھانا جائز نہیں **مسئلہ** چوہے کی مینگنی گیہوں میں مل کر پس

گئی یا تیل میں پڑ گئی تو آٹا اور تیل پاک ہے ہاں اگر مزے میں فرق آجائے تو نجس ہے
اور اگر روٹی کے اندر ملی تو اُسکے آس پاس سے تھوڑی سی الگ کر دیں باقی میں کچھ حرج
نہیں **مسئلہ** ریشم کے کیڑے کی بیٹ اور اس کا پانی پاک ہے **مسئلہ** ناپاک کپڑے میں
پاک کپڑا یا پاک میں ناپاک کپڑا لپیٹا اور اس ناپاک کپڑے سے یہ پاک کپڑا نم ہوگیا تو ناپاک
نہ ہوگا بشرطیکہ نجاست کا رنگ یا بو اس کپڑے میں ظاہر نہ ہو ورنہ نم ہو جانے سے بھی ناپاک
ہو جائے گا ہاں اگر بھیگ جائے تو ناپاک ہو جائے گا اور یہی صورت اس میں ہے کہ وہ
ناپاک کپڑا پانی سے تر ہوا ہو اور اگر پیشاب یا شراب کی تری اس میں ہے تو وہ پاک کپڑا نم
ہو جانے سے بھی نجس ہو جائیگا۔ اور اگر ناپاک کپڑا سوکھا تھا اور پاک تر تھا اور اس پاک کی
تری سے وہ ناپاک تر ہوگیا اور اس ناپاک کو اتنی تری پہنچی کہ اس سے چھوٹ کر اس پاک کو
لگی تو یہ ناپاک ہوگیا ورنہ نہیں **مسئلہ** بھیگے ہوئے پاؤں نجس زمین یا بچھونے پر رکھے تو
ناپاک نہ ہوں گے اگرچہ پاؤں کی تری کا اس پر دھبّا محسوس ہو ہاں اگر اس زمین یا بچھونے
کو اتنی تری پہنچی کہ اس کی تری پاؤں کو لگی تو پاؤں نجس ہو جائینگے **مسئلہ** بھیگی ہوئی ناپاک
زمین یا نجس بچھونے پر سوکھے ہوئے پاؤں رکھے اور پاؤں میں تری آگئی تو نجس ہو گئے اور سیل ہے
تو نہیں **مسئلہ** جس جگہ کو گوبر سے لیسا اور وہ سوکھ گئی بھیگا کپڑا اس پر رکھنے سے نجس نہ ہوگا
جب تک کپڑے کی تری اُسے اتنی نہ پہنچے کہ اس سے چھوٹ کر کپڑے کو لگے **مسئلہ** نجس کپڑا
پہن کر یا نجس بچھونے پر سویا اور پسینہ آگیا اگر پسینہ سے وہ ناپاک جگہ بھیگ گئی پھر اُس سے
بدن تر ہوگیا تو ناپاک ہوگیا ورنہ نہیں **مسئلہ** ناپاک چیز پر ہوا ہو کر گزری اور بدن یا کپڑے
کو لگی تو ناپاک نہ ہوگا **مسئلہ** میانی تر تھی اور ہوا نکلی تو کپڑا نجس نہ ہوگا **مسئلہ** ناپاک
چیز کا دھواں کپڑے یا بدن کو لگے تو ناپاک نہیں یوہیں ناپاک چیز کے جلانے سے جو بخارات
اُٹھیں اُن سے بھی نجس نہ ہوگا اگرچہ اُن سے پورا کپڑا بھیگ جائے ہاں اگر نجاست کا اثر
اس میں ظاہر ہو تو نجس ہو جائیگا **مسئلہ** اُپلے کا دھواں روٹی میں لگا تو روٹی ناپاک

نہ ہوئی **مسئلہ** کوئی نجس چیز دَہ در دَہ پانی میں پھینکی اور اس کے پھینکنے کی وجہ سے پانی کی چھینٹیں کپڑے پر پڑیں کپڑا نجس نہ ہوگا ہاں اگر معلوم ہو کہ یہ چھینٹیں اس نجس شے کی ہیں تو اس صورت میں نجس ہو جائے گا **مسئلہ** پاخانہ پر سے مکھیاں اُڑ کر کپڑے پر بیٹھیں کپڑا نجس نہ ہوگا **مسئلہ** راستہ کی کیچڑ پاک ہے جب تک اس کا نجس ہونا معلوم نہ ہو تو اگر پاؤں یا کپڑے میں لگی اور بے دھوئے نماز پڑھ لی ہوگئی مگر دھو لینا بہتر ہے **مسئلہ** سڑک پر پانی چھڑکا جا رہا تھا زمین سے چھینٹیں اڑ کر کپڑے پر پڑیں کپڑا نجس نہ ہُوا مگر دھو لینا بہتر ہے **مسئلہ** آدمی کی کھال اگرچہ ناخن برابر تھوڑے پانی (یعنی دَہ در دَہ سے کم) میں پڑ جائے وہ پانی ناپاک ہوگیا اور خود ناخن گر جائے تو ناپاک نہیں **مسئلہ** بعد پاخانہ پیشاب کے ڈھیلوں سے استنجا کر لیا پھر اس جگہ سے پسینہ نکل کر کپڑے یا بدن میں لگا تو بدن اور کپڑے ناپاک نہ ہوں گے **مسئلہ** پاک مٹی میں ناپاک پانی ملا تو نجس ہوگئی **مسئلہ** مٹی میں ناپاک بھُس ملایا اگر تھوڑا ہو تو مطلقاً پاک ہے اور جو زیادہ ہو تو جب تک خشک نہ ہو ناپاک ہے **مسئلہ** کُتا بدن یا کپڑے سے چھُو جائے تو اگرچہ اس کا جسم تر ہو بدن اور کپڑا پاک ہے ہاں اگر اُس کے بدن پر نجاست لگی ہو تو اور بات ہے یا اس کا لعاب لگے تو ناپاک کر دے گا **مسئلہ** کُتے وغیرہ کسی ایسے جانور نے جس کا لعاب ناپاک ہے آٹے میں مونھ ڈالا تو اگر گُندھا ہُوا تھا تو جہاں اس کا مونھ پڑا اس کو علیٰحدہ کر دے باقی پاک ہے اور سوکھا تھا تو جتنا تر ہوگیا وہ پھینک دے **مسئلہ** آبِ مستعمل پاک ہے نوسادر پاک ہے **مسئلہ** سوا سُوٴر کے تمام جانوروں کی وہ ہڈی جس پر مردار کی چکنائی نہ لگی ہو اور بال اور دانت پاک ہیں **مسئلہ** عورت کے پیشاب کے مقام سے جو رطوبت نکلے پاک ہے کپڑے یا بدن میں لگے تو دھونا کچھ ضرور نہیں ہاں دھو لینا بہتر ہے **مسئلہ** جو گوشت سڑ گیا بدبو لے آیا اُس کا کھانا حرام ہے اگرچہ نجس نہیں ؛

# نجس چیزوں کے پاک کرنے کا طریقہ

جو چیزیں ایسی ہیں کہ وہ خود بخود نجس ہیں (جن کو ناپاکی اور نجاست کہتے ہیں) جیسے شراب یا ایسی چیزیں جب تک اپنی اصل کو چھوڑ کر کچھ اور نہ ہو جائیں پاک نہیں ہو سکتیں۔ شراب جب تک شراب ہے نجس ہی رہے گی اور سرکہ ہو جائے تو اب پاک ہے **مسئلہ** جس برتن میں شراب تھی اور سرکہ ہو گئی وہ برتن بھی اندر سے اتنا پاک ہو گیا جہانتک اسوقت سرکہ ہے اگر اوپر شراب کی چھینٹیں پڑی تھیں تو وہ شراب کے سرکہ ہونے سے پاک نہ ہو گی یونہی اگر شراب مثلاً موبنہ تک بھری تھی پھر کچھ کم گئی کہ برتن تھوڑا خالی ہو گیا تو یہ اوپر کا حصہ جو پہلے ناپاک ہو چکا تھا پاک نہ ہو گا اگر سرکہ اُس سے اُنڈیلا جائیگا تو وہ سرکہ بھی ناپاک ہو جائے گا ہاں اگر پلی وغیرہ سے نکال لیا جائے تو پاک ہے اور پیاز لہسن شراب میں پڑ گئے تھے سرکہ ہونے کے بعد پاک ہو گئے **مسئلہ** شراب میں چوہا گر کر پھول پھٹ گیا تو سرکہ ہونے کے بعد بھی پاک نہ ہوگا اور اگر پھولا پھٹا نہیں تھا تو اگر سرکہ ہونے سے پہلے نکال کر پھینک دیا اس کے بعد سرکہ ہوئی تو پاک ہے اور اگر سرکہ ہونے کے بعد نکال کر پھینکا تو سرکہ بھی ناپاک ہے **مسئلہ** شراب میں پیشاب کا قطرہ گر گیا یا کتے نے مونھ ڈال دیا یا ناپاک سرکہ ملا دیا تو سرکہ ہونیکے بعد بھی حرام و نجس ہے **مسئلہ** شراب کا خریدنا یا منگانا یا اُٹھانا یا رکھنا حرام ہے اگرچہ سرکہ کرنے کی نیت سے ہو **مسئلہ** نجس جانور نمک کی کان میں گر کر نمک ہو گیا تو وہ نمک پاک و حلال ہے **مسئلہ** اُپلے کی راکھ پاک ہے اور اگر راکھ ہونے سے قبل بجھ گیا تو ناپاک **مسئلہ** جو چیزیں بذاتہ نجس نہیں بلکہ کسی نجاست کے لگنے سے ناپاک ہوئیں اُنکے پاک کرنے کے مختلف طریقے ہیں۔ پانی اور ہر رقیق بہنے والی چیز سے (جس سے نجاست دُور ہو جائے) دھو کر نجس چیز کو پاک کر سکتے ہیں۔ مثلاً سرکہ اور گلاب کہ ان سے نجاست کو دُور کر سکتے ہیں **فائدہ** بغیر ضرورت گلاب اور سرکہ وغیرہ سے پاک کرنا ناجائز ہے کہ فضولخرچی

ہے **مسئلہ** مستعمل پانی اور چائے سے دھوئیں پاک ہو جائے گا **مسئلہ** تھوک سے اگر نجاست دُور ہو جائے پاک ہو جائیگا جیسے بچے نے دودھ پی کر پستان پر قے کی پھر کئی بار دودھ پیا یہانتک کہ اس کا اثر جاتا رہا پاک ہو گئی اور شرابی کے مونھ کا مسئلہ اوپر گذرا **مسئلہ** دودھ اور شوربا اور تیل سے دھونے سے پاک نہ ہو گا کہ ان سے نجاست دُور نہ ہو گی **مسئلہ** نجاست اگر دلدار ہو (جیسے پاخانہ گوبر خون وغیرہ) تو دھونے میں گنتی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اسکو دور کرنا ضروری ہے اگر ایک بار دھونے سے دُور ہو جائے تو ایک ہی مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائیگا اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دُور ہو تو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑیگا ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نجاست دُور ہو جائے تو تین بار پورا کر لینا مستحب ہے **مسئلہ** اگر نجاست دُور ہو گئی مگر اس کا کچھ اثر رنگ یا بُو باقی ہے تو اُسے بھی زائل کرنا لازم ہے ہاں اگر اس کا اثر بدقت جائے تو اثر دُور کرنیکی ضرورت نہیں تین مرتبہ دھو لیا پاک ہو گیا۔ صابون یا کھٹائی یا گرم پانی سے دھونے کی حاجت نہیں **مسئلہ** کپڑے یا ہاتھ میں نجس رنگ لگا یا ناپاک مہندی لگائی تو اتنی مرتبہ دھوئیں کہ صاف پانی گرنے لگے پاک ہو جائیگا اگرچہ کپڑے یا ہاتھ پر رنگ باقی ہو **مسئلہ** زعفران یا رنگ کپڑا رنگنے کیلئے گھولا تھا اس میں کسی بچے نے پیشاب کر دیا یا اور کوئی نجاست پڑ گئی اس سے اگر کپڑا رنگ لیا تو تین بار دھو ڈالیں پاک ہو جائیگا **مسئلہ** گودنا کہ سوئی چبھو کر اس جگہ سُرمہ بھر دیتے ہیں تو اگر خون اتنا نکلا کہ بہنے کے قابل ہو تو ظاہر ہے کہ وہ خون ناپاک ہے اور سرمہ کو اس پر ٹوٹا لگیا وہ بھی ناپاک ہو گیا پھر اُس جگہ کو دھو ڈالیں پاک ہو جائے گی اگرچہ ناپاک سُرمہ کا رنگ بھی باقی رہے یوہیں زخم پر راکھ بھر دی پھر دھو لیا پاک ہو گیا اگرچہ رنگ باقی ہو **مسئلہ** کپڑے یا بدن میں ناپاک تیل لگا تھا تین مرتبہ دھو لینے سے پاک ہو جائیگا اگرچہ تیل کی چکنائی موجود ہو اس تکلّف کی ضرورت نہیں کہ صابون یا گرم پانی سے دھوئے لیکن اگر مردار کی چربی لگی تھی تو جب تک اس کی چکنائی نہ جائے پاک نہ ہو گا۔ **مسئلہ** اگر نجاست رقیق ہو تو تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ بقوت نچوڑنے سے پاک

ہوگا اور قوت کے ساتھ نچوڑنے کے یہ معنی ہیں کہ وہ شخص اپنی طاقت بھر اس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اس سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے اگر کپڑے کا خیال کرکے اچھی طرح نہیں نچوڑا تو پاک نہ ہوگا **مسئلہ** اگر دھونے والے نے اچھی طرح نچوڑ لیا مگر ابھی ایسا ہے کہ اگر کوئی دوسرا شخص جو طاقت میں اس سے زیادہ ہے نچوڑے تو دو ایک بوند ٹپک سکتی ہے تو اس کے حق میں پاک اور دوسرے کے حق میں ناپاک ہے۔ اس دوسرے کی طاقت کا اعتبار نہیں ہاں اگر یہ دھوتا اور اسی قدر نچوڑتا تو پاک نہ ہوتا۔ **مسئلہ** پہلی اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ پاک کر لینا بہتر ہے اور تیسری بار نچوڑنے سے کپڑا بھی پاک ہوگیا اور ہاتھ بھی۔ اور جو کپڑے میں اتنی تری رہ گئی ہو کہ نچوڑنے سے ایک آدھ بوند ٹپکے گی تو کپڑا اور ہاتھ دونوں ناپاک ہیں **مسئلہ** پہلی یا دوسری بار ہاتھ پاک نہیں کیا اور اس کی تری سے کپڑے کا پاک حصہ بھیگ گیا تو یہ بھی ناپاک ہوگیا۔ پھر اگر پہلی بار کے نچوڑنے کے بعد بھیگا ہے تو اسے دو مرتبہ دھونا چاہیے اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ کی تری سے بھیگا ہے تو ایک مرتبہ دھویا جائے۔ یوہیں اگر اس کپڑے سے جو ایک مرتبہ دھوکر نچوڑ لیا گیا ہے کوئی پاک کپڑا بھیگ جائے تو یہ دوبارہ دھویا جائے اور اگر دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد اس سے وہ کپڑا بھیگا تو ایک بار دھونے سے پاک ہوجائیگا **مسئلہ** کپڑے کو تین مرتبہ دھوکر ہر مرتبہ خوب نچوڑ لیا ہے کہ اب نچوڑنے سے نہ ٹپکے گا پھر اسکو لٹکا دیا اور اس سے پانی ٹپکا تو یہ پانی پاک ہے اور اگر خوب نہیں نچوڑا تھا تو یہ پانی ناپاک ہے **مسئلہ** دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا ایک ہی حکم ہے کہ ان کا پیشاب کپڑے یا بدن میں لگا ہے تو تین بار دھونا اور نچوڑنا پڑیگا **مسئلہ** جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں ہے (جیسے چٹائی۔ برتن جوتا وغیرہ) اس کو دھوکر چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہوجائے یوہیں دو مرتبہ اور دھوئیں تیسری مرتبہ جب پانی ٹپکنا بند ہوگیا وہ چیز پاک ہوگئی اسے ہر مرتبہ کے بعد

سوکھانا ضروری نہیں۔ یونہی جو کپڑا اپنی نازکی کے سبب نچوڑنے کے قابل نہیں اُسے بھی یوہیں پاک کیا جائے **مسئلہ** اگر ایسی چیز ہو کہ اس میں نجاست جذب نہ ہوئی جیسے چینی کے برتن یا مٹی کا پُرانا استعمالی چکنا برتن یا لوہے تانبے پیتل وغیرہ دھاتو نکی چیزیں تو اسے فقط تین بار دھو لینا کافی ہے اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اسے اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے **مسئلہ** ناپاک برتن کو مٹی سے مانجھ لینا بہتر ہے **مسئلہ** پکایا ہوا چمڑا ناپاک ہو گیا تو اگر اسے نچوڑ سکتے ہیں تو نچوڑ دیں ورنہ تین مرتبہ دُھوئیں اور ہر مرتبہ اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے **مسئلہ** دری یا ٹاٹ یا کوئی ناپاک کپڑا بہتے پانی میں رات بھر پڑا رہنے دیں پاک ہو جائیگا اور اصل یہ ہے کہ جتنی دیر میں یہ ظن غالب ہو جائے کہ پانی نجاست کو بہالے گیا پاک ہو گیا کہ بہتے پانی سے پاک کرنے میں نچوڑنا شرط نہیں **مسئلہ** کپڑے کا کوئی حصہ ناپاک ہو گیا اور یہ یاد نہیں کہ وہ کونسی جگہ ہے تو بہتر یہی ہے کہ پورا ہی دھو ڈالیں (یعنی جب بالکل نہ معلوم ہو کس حصہ میں ناپاکی لگی ہے اور اگر معلوم ہے کہ مثلاً آستین یا کلی نجس ہو گئی مگر یہ معلوم نہیں کہ آستین یا کلی کا کونسا حصہ ہے تو آستین یا کلی کا دھونا ہی پورے کپڑے کا دھونا ہے) اور اگر انداز سے سوچکر اس کا کوئی حصہ دھو لے جب بھی پاک ہو جائیگا اور جو بلا سوچے ہوئے کوئی ٹکڑا دھو لیا جب بھی پاک ہے مگر اس صورت میں اگر چند نمازیں پڑھنے کے بعد معلوم ہو کہ نجس حصہ نہیں دھویا گیا تو پھر دھوئے اور نمازوں کا اعادہ کرے اور جو سوچ کر دھو لیا تھا اور بعد کو غلطی معلوم ہوئی تو اب دھولے اور نمازوں کے اعادہ کی حاجت نہیں **مسئلہ** یہ ضروری نہیں کہ ایک دم تینوں بار دھوئیں بلکہ اگر مختلف وقتوں بلکہ مختلف دنوں میں یہ تعداد پوری کی جب بھی پاک ہو جائیگا **مسئلہ** لوہے کی چیز جیسے چُھری چاقو تلوار وغیرہ جس میں نہ زنگ ہو نہ نقش و نگار نجس ہو جائے تو اچھی طرح پونچھ ڈالنے سے پاک ہو جائے گی اور اس صورت میں نجاست کے دلدار یا پتلی ہونے میں کچھ فرق نہیں یونہی چاندی سونے پیتل گلٹ اور ہر قسم کی دھات کی چیزیں پونچھنے سے پاک ہو جاتی ہیں بشرطیکہ

نقشی نہ ہوں اور اگر نقشی ہوں یا لوہے میں زنگ ہو تو دھونا ضروری ہے پونچھنے سے پاک نہ ہونگی **مسئلہ** آئینہ اور شیشے کی تمام چیزیں اور چینی کے برتن یا مٹی کے روغنی برتن یا پالش کی ہوئی لکڑی غرض وہ تمام چیزیں جن میں مسام نہ ہوں کپڑے یا پتے سے اسقدر پونچھ لی جائیں کہ اثر بالکل جاتا رہے پاک ہو جاتی ہیں **مسئلہ** منی کپڑے میں لگ کر خشک ہو گئی تو فقط مل کر جھاڑنے اور صاف کرنے سے کپڑا پاک ہو جائیگا اگرچہ بعد ملنے کے کچھ اسکا اثر کپڑے میں باقی رہ جائے اس مسئلہ میں عورت و مرد اور انسان و حیوان و تندرست و مریض جریان سب کی منی کا ایک حکم ہے **مسئلہ** بدن میں اگر منی لگ جائے تو بھی اسی طرح پاک ہو جائیگا **مسئلہ** پیشاب کر کے طہارت نہ کی پانی سے نہ ڈھیلے سے اور منی اس جگہ پر گذری جہاں پیشاب لگا ہوا ہے تو یہ ملنے سے پاک نہ ہوگی بلکہ دھونا ضروری ہے اور طہارت کر چکا تھا یا منی جست کر کے نکلی کہ اس موضع نجاست پر نہ گذری تو ملنے سے پاک ہو جائیگی **مسئلہ** جس کپڑے کو مل کر پاک کر لیا اگر وہ پانی سے بھیگ جائے تو ناپاک نہ ہوگا **مسئلہ** اگر منی کپڑے میں لگی ہے اور ابتک تر ہے تو دھونے سے پاک ہوگا ملنا کافی نہیں **مسئلہ** موزے یا جوتے میں دلدار نجاست لگی جیسے پاخانہ گوبر منی تو اگرچہ وہ نجاست تر ہو کھرچنے اور رگڑنے سے پاک ہو جائیں گے **مسئلہ** اور اگر مثل پیشاب کے کوئی پتلی نجاست لگی ہو اور اس پر مٹی یا راکھ یا ریتا وغیرہ ڈال کر رگڑ ڈالیں جب بھی پاک ہو جائیں گے اور اگر ایسا نہ کیا یہانتک کہ وہ نجاست سوکھ گئی تو اب بے دھوئے پاک نہ ہوں گے **مسئلہ** ناپاک زمین اگر خشک ہو جائے اور نجاست کا اثر یعنی رنگ و بو جاتا رہے پاک ہو گئی خواہ وہ ہوا سے سوکھی یا دھوپ یا آگ سے مگر اس سے تیمم کرنا جائز نہیں نماز اس پر پڑھ سکتے ہیں **مسئلہ** جس کنوئیں میں ناپاک پانی ہو پھر وہ کنواں سوکھ جائے تو پاک ہو گیا **مسئلہ** درخت اور گھاس اور دیوار اور ایسی اینٹ جو زمین میں جڑی ہو یہ سب خشک ہو جانے سے پاک ہو گئے اور اینٹ جڑی ہوئی نہ ہو تو خشک ہونے سے پاک نہ ہو گی بلکہ دھونا ضروری ہے یونہی درخت یا گھاس سوکھنے کے پیشتر کاٹ لیں تو طہارت کے لئے دھونا

ضروری ہے **مسئلہ** اگر پتھر ایسا ہو جو زمین سے جدا نہ ہو سکے تو خشک ہونیسے پاک ہے ورنہ دھونے کی ضرورت ہے **مسئلہ** چکی کا پتھر خشک ہونیسے پاک ہو جائیگا **مسئلہ** کنکری جو زمین کے اوپر ہے خشک ہونے سے پاک نہ ہو گی اور جو زمین میں وصل ہے زمین کے حکم میں ہے **مسئلہ** جو چیز زمین سے متصل تھی اور نجس ہو گئی پھر خشک ہونے کے بعد الگ کی گئی تو اب بھی پاک ہے **مسئلہ** ناپاک مٹی سے برتن بنائے تو جبتک کچے ہیں ناپاک ہیں بعد پختہ کرنیکے پاک ہو گئے **مسئلہ** تنور یا توے پر ناپاک پانی کا چھینٹا ڈالا اور آنچ سے اسکی تری جاتی رہی اب روٹی لگائی گئی پاک ہے **مسئلہ** اُپلے جلاکر کھانا پکانا جائز ہے **مسئلہ** جو چیز سوکھنے یا رگڑنے وغیرہ سے پاک ہو گئی اس کے بعد بھیگ گئی تو ناپاک نہ ہو گی **مسئلہ** سؤر کے سوا ہر جانور حلال ہو یا حرام جبکہ ذبح کے قابل ہو اور بسم اللہ کہہ کر ذبح کیا گیا تو اس کا گوشت اور کھال پاک ہے کہ نمازی کے پاس اگر وہ گوشت ہے یا اس کی کھال پر نماز پڑھی تو نماز ہو جائیگی مگر حرام جانور ذبح سے حلال نہ ہو گا حرام ہی رہے گا **مسئلہ** سؤر کے سوا ہر مُردار جانور کی کھال سکھانے سے پاک ہو جاتی ہے خواہ اس کو کھاری نمک وغیرہ کسی دوا سے پکایا ہو یا فقط دھوپ یا ہوا میں سکھا لیا ہو اور اس کی تمام رطوبت فنا ہو کر بدبو جاتی رہی ہو دونوں صورتوں میں پاک ہو جائے گی اس پر نماز درست ہے **مسئلہ** درندے کی کھال اگرچہ پکائی گئی ہو نہ اس پر بیٹھنا چاہیئے نہ نماز پڑھنی چاہیئے کہ مزاج میں سختی اور تکبر پیدا ہوتا ہے بکری اور مینڈھے کی کھال پر بیٹھنے اور پہننے سے مزاج میں نرمی اور انکسار پیدا ہوتا ہے کُتے کی کھال اگرچہ پکائی گئی ہو یا وہ ذبح کر لیا گیا ہو استعمال میں نہ لانا چاہیئے کہ ائمہ کے اختلاف اور عوام کی نفرت سے بچنا مناسب ہے **مسئلہ** روئی کا اگر اتنا حصہ نجس ہے جس قدر دھننے سے اُڑ جانے کا گمان صحیح ہو تو دھننے سے پاک ہو جائے گی ورنہ بغیر دھوئے پاک نہ ہو گی ہاں اگر معلوم نہ ہو کہ کتنی نجس ہے تو بھی دُھننے سے پاک ہو جائیگی **مسئلہ** غلہ جب پیر میں ہو اور اس کی مالش کے وقت بیلوں نے اس پر پیشاب کیا تو اگر

چند شریکوں میں تقسیم ہوا یا اس میں سے مزدوری دی گئی یا خیرات کی گئی تو سب پاک ہوگیا
اور اگر کل بجنسہٖ موجود ہے تو ناپاک ہے اگر اس میں سے اسقدر جس میں احتمال ہوسکے کہ اس سے
زیادہ نجس نہ ہوگا دھو کر پاک کرلیں تو سب پاک ہوجائیگا **مسئلہ** رانگ سیسہ پگھلانے سے
پاک ہوجاتا ہے **مسئلہ** جمے ہوئے گھی میں چوہا گر کر مرگیا تو چوہے کے آس پاس سے نکال ڈالیں
باقی پاک ہے کھا سکتے ہیں اور اگر پتلا ہے تو سب ناپاک ہوگیا اس کا کھانا جائز نہیں البتہ
اُس کام میں لا سکتے ہیں جس میں استعمال نجاست ممنوع نہ ہو تیل کا بھی یہی حکم ہے **مسئلہ**
شہد ناپاک ہوجائے تو اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس سے زیادہ اس میں پانی ڈال
کر اتنا جوش دیں کہ جتنا تھا اُتنا ہی ہوجائے تین مرتبہ یونہیں کریں پاک ہوجائیگا **مسئلہ** ناپاک
تیل کے پاک کرنیکا طریقہ یہ ہے کہ اتنا ہی پانی اسمیں ڈالکر خوب ہلائیں پھر اوپر سے تیل نکال لیں اور
پانی پھینکدیں یونہیں تین بار کریں یا اس برتن میں نیچے سوراخ کردے کہ پانی بہ جائے اور
تیل رہ جائے یوں بھی تین مرتبہ پاک ہوجائیگا یا یوں کریں کہ اتنا ہی پانی ڈالکر اس تیل کو پکائیں
یہاں تک کہ پانی جل جائے اور تیل رہ جائے ایسا ہی تین دفعہ میں پاک ہوجائیگا اور یوں بھی
کہ پاک تیل یا پانی دوسرے برتن میں رکھ کر اس ناپاک اور اس پاک دونوں کی دھار ملا کر
اوپر سے گرائیں مگر اس میں یہ ضرور خیال رکھیں کہ ناپاک کی دھار اس کی دھار سے کسی وقت
جُدا نہ ہو نہ اس برتن میں کوئی قطرہ ناپاک کا پہلے سے پہنچا ہو نہ بعد کو ورنہ پھر ناپاک ہوجائیگا۔
بہتی ہوئی عام چیزیں گھی وغیرہ کے پاک کرنے کے بھی یہی طریقے ہیں اور اگر گھی جما ہوا ہے پگھلا
کر انھیں طریقوں میں سے کسی طریقہ پر پاک کریں اور ایک طریقہ ان چیزوں کے پاک کرنیکا
یہ بھی ہے کہ پرنالے کے نیچے کوئی برتن رکھیں اور چھت پر سے اسی جنس کی پاک چیز یا پانی کے
ساتھ اس طرح ملا کر بہائیں کہ پرنالے سے دونوں دھاریں ایک ہوکر گریں سب پاک ہوجائیگا یا
اسی جنس یا پانی سے اُبال لیں پاک ہوجائیگا **مسئلہ** جانماز میں ہاتھ پاؤں پیشانی اور
ناک رکھنے کی جگہ کا نماز پڑھنے میں پاک ہونا ضروری ہے باقی جگہ اگر نجاست ہو نماز میں حرج

نہیں ہاں نماز میں نجاست کے قرب سے بچنا چاہیے **مسئلہ** کسی کپڑے میں نجاست لگی اور وہ نجاست اُسی طرف رہ گئی دوسری جانب اس نے اثر نہیں کیا تو اس کو لوٹ کر دوسری طرف جدھر نجاست نہیں لگی ہے نماز نہیں پڑھ سکتے اگرچہ کتنا ہی موٹا ہو مگر جبکہ وہ نجاست مواضع سجود سے الگ ہو **مسئلہ** جو کپڑا دو تہ کا ہو اگر ایک تہ اس کی نجس ہو جائے تو اگر دونوں ملا کر سی لیے ہوں تو دوسری تہ پر نماز جائز نہیں اور اگر سلے نہ ہوں تو جائز ہے۔ **مسئلہ** لکڑی کا تختہ ایک رُخ سے نجس ہو گیا تو اگر اتنا موٹا ہے کہ موٹائی میں چر سکے تو لوٹ کر اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں ورنہ نہیں **مسئلہ** جو زمین گوبر سے لیسی گئی اگرچہ سوکھ گئی ہو اس پر نماز جائز نہیں ہاں اگر وہ سوکھ گئی اور اس پر کوئی موٹا کپڑا بچھا لیا تو اس کپڑے پر نماز پڑھ سکتے ہیں اگرچہ کپڑے میں تری ہو مگر اتنی تری نہ ہو کہ زمین بھیگ کر اس کو تر کر دے کہ اس صورت میں یہ کپڑا نجس ہو جائیگا اور نماز نہ ہو گی **مسئلہ** آنکھوں میں ناپاک سرمہ یا کاجل لگایا اور پھیل گیا تو دھونا واجب ہے اور اگر آنکھوں کے اندر ہی ہو باہر نہ لگا ہو تو معاف ہے **مسئلہ** کسی دوسرے مسلمان کے کپڑے میں نجاست لگی دیکھی اور غالب گمان ہے کہ اس کو خبر کریگا تو پاک کر لے گا تو خبر کرنا واجب ہے **مسئلہ** فاسقوں کے استعمالی کپڑے جن کا نجس ہونا معلوم نہ ہو پاک سمجھے جائیں گے مگر بے نمازی کے پاجامے وغیرہ میں احتیاط یہی ہے کہ رومالی پاک کر لی جائے کہ اکثر بے نمازی پیشاب کر کے ویسے ہی پاجامہ باندھ لیتے ہیں اور کفّار کے ان کپڑوں کے پاک کر لینے میں تو بہت خیال کرنا چاہیے ؛

# استنجے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ اس مسجد یعنی مسجد قبا شریف میں ایسے لوگ ہیں جو پاک ہونے کو پسند رکھتے ہیں اور اللہ دوست رکھتا ہے پاک ہونیوالوں کو۔ **حدیث ۱** سنن ابن ماجہ میں ابو ایوب و جابر و انس رضی اللہ تعالےٰ

عنہم سے مروی کہ جب یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے گروہ انصار اللہ تعالیٰ نے طہارت کے بارے میں تمہاری تعریف کی تو بتاؤ تمہاری طہارت کیا ہے عرض کی نماز کے لیے ہم وضو کرتے ہیں اور جنابت سے غسل کرتے ہیں اور پانی سے استنجا کرتے ہیں فرمایا تو وہ یہی ہے اسکا التزام رکھو **حدیث ۲** - ابوداؤد ابن ماجہ زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ پاخانے جن اور شیاطین کے حاضر رہنے کی جگہ ہے تو جب کوئی بیت الخلا کو جائے یہ پڑھ لے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ **حدیث ۳** - صحیحین میں یہ دعا یوں ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ **حدیث ۴** - ترمذی کی روایت امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے کہ جن کی آنکھوں اور بنی آدم کی ستر میں پردہ یہ ہے کہ جب پاخانے کو جائے تو بِسْمِ اللّٰہِ کہہ لے **حدیث ۵** - ترمذی و ابن ماجہ و دارمی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلا سے باہر آتے یوں فرماتے غُفْرَانَکَ **حدیث ۶** - ابن ماجہ کی روایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے کہ جب بیت الخلا سے تشریف لاتے تو یہ فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ **حدیث ۷** - حصن حصین میں ہے کہ یوں فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَخْرَجَ مِنْ بَطْنِیْ مَا یَضُرُّنِیْ وَاَبْقٰی فِیْہِ مَا یَنْفَعُنِیْ **حدیث ۸** - متعدد کتب میں بکثرت صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب پاخانے کو جاؤ تو قبلہ کو نہ موں٘ھ کرو نہ پیٹھ اور عضو تناسل کو داہنے ہاتھ سے چھونے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا **حدیث ۹** - ابوداؤد و ترمذی و نسائی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلا کو جاتے انگوٹھی اُتار لیتے کہ اس میں نام مبارک کندہ تھا **حدیث ۱۰** - ابوداؤد و ترمذی نے انہیں سے روایت کی جب قضائے

---

۱؎ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں پلیدی اور شیاطین سے ۱۲ ۲؎ اللہ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں ۱۲ ۳؎ حمد ہے اللہ کیلئے جس نے اذیت کی چیز مجھ سے دُور کر دی اور مجھے عافیت دی ۱۲ ۴؎ حمد ہے اللہ کیلئے جس نے میرے شکم سے وہ چیز نکال دی جو مجھے ضرر دیتی اور وہ چیز باقی رکھی جو مجھے نفع دے گی ۱۲

حاجت کا ارادہ فرماتے تو کپڑا نہ ہٹاتے تاوقتیکہ زمین سے قریب نہ ہوجائیں **حدیث ۱۱**- ابوداؤد جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور جب قضا حاجت کو تشریف لیجاتے تو اتنی دور جاتے کہ کوئی نہ دیکھے **حدیث ۱۲**- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ترمذی ونسائی نے روایت کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا گوبر اور ہڈیوں سے استنجا نہ کرو کہ وہ تمہارے بھائیوں جن کی خوراک ہے اور ابوداؤد کی ایک روایت میں کوئلے سے بھی ممانعت فرمائی **حدیث ۱۳**- ابوداؤد و ترمذی ونسائی عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی غسلخانہ میں پیشاب نہ کرے پھر اس میں نہائے یا وضو کرے کہ اکثر وسوسے اس سے ہوتے ہیں **حدیث ۱۴**- ابوداؤد ونسائی عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نے سوراخ میں پیشاب کرنے سے ممانعت فرمائی **حدیث ۱۵**- ابوداؤد و ابن ماجہ معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نے فرمایا تین چیزیں جو سبب لعنت ہیں ان سے بچو گھاٹ پر اور بیچ راستہ اور درخت کے سایہ میں پیشاب کرنا **حدیث ۱۶**- امام احمد و ترمذی ونسائی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی فرماتی ہیں جو شخص تم سے یہ کہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے پیشاب کرتے تھے تو تم اسے سچا نہ جانو حضور نہیں پیشاب فرماتے مگر بیٹھکر **حدیث ۱۷**- امام احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں دو شخص پاخانہ کو نہ جائیں اور ستر کھولکر باتیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرماتا ہے **حدیث ۱۸**- صحیح بخاری و صحیح مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو قبروں پر گذر فرمایا تو یہ فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب ہوتا ہے اور کسی بڑی بات میں (جس سے بچنا دشوار ہو) معذب نہیں ہیں ان میں سے ایک پیشاب کی چھینٹ سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا پھر حضور نے کھجور کی ایک تر شاخ لیکر اس کے دو حصے کیے ہر قبر پر ایک ایک ٹکڑا نصب فرمادیا۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کیوں کیا فرمایا اس امید پر کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں ان پر عذاب میں تخفیف ہو[1]۔

[1] اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قبروں پر پھول ڈالنا جائز ہے کہ یہ بھی باعث تخفیف عذاب ہیں جب تک خشک نہ ہوں نیز ان کی تسبیح سے میت کا دل بہلتا ہے ۱۲ منہ

# استنجے کے متعلق مسائل

**مسئلہ** جب پاخانہ پیشاب کو جائے تو مستحب ہے کہ پاخانہ سے باہر یہ پڑھ لے بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ پھر بایاں قدم پہلے داخل کرے اور نکلتے وقت پہلے داہنا پاؤں باہر نکالے اور غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّیْ مَا یُؤْذِیْنِیْ وَ اَمْسَکَ عَلَیَّ مَا یَنْفَعُنِیْ کہے **مسئلہ** پاخانہ یا پیشاب پھرتے وقت یا طہارت کرنے میں نہ قبلہ کی طرف مونھ ہو نہ پیٹھ اور یہ حکم عام ہے چاہے مکان کے اندر ہو یا میدان میں اور اگر بھول کر قبلہ کی طرف مونھ یا پشت کر کے بیٹھ گیا تو یاد آتے ہی فوراً رُخ بدل دے اس میں امید ہے کہ فوراً اس کیلئے مغفرت فرما دی جائے **مسئلہ** بچے کو پاخانہ پیشاب پھرانے والے کو مکروہ ہے کہ اس بچے کا مونھ قبلہ کو ہو یہ پھرانے والا گنہگار ہوگا **مسئلہ** پاخانہ پیشاب کرتے وقت سورج اور چاند کی طرف مونھ ہو نہ پیٹھ یوہیں ہوا کے رُخ پیشاب کرنا ممنوع ہے **مسئلہ** کنوئیں یا حوض یا چشمہ کے کنارے یا پانی میں اگرچہ بہتا ہوا ہو یا گھاٹ پر یا پھلدار درخت کے نیچے یا اس کھیت میں جس میں زراعت موجود ہو یا سایہ میں جہاں لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں یا مسجد اور عیدگاہ کے پہلو میں یا قبرستان یا راستہ میں یا جس جگہ مویشی بندھے ہوں ان سب جگہوں میں پیشاب پاخانہ مکروہ ہے یونہی جس جگہ وضو یا غسل کیا جاتا ہو وہاں پیشاب کرنا مکروہ ہے **مسئلہ** خود نیچی جگہ بیٹھنا اور پیشاب کی دھار اونچی جگہ گرے یہ ممنوع ہے **مسئلہ** ایسی سخت زمین پر جس سے پیشاب کی چھینٹیں اڑ کر آئیں پیشاب کرنا ممنوع ہے ایسی جگہ کو کرید کر نرم کر لے یا گڑھا کھود کر پیشاب کرے **مسئلہ** کھڑے ہو کر یا لیٹ کر یا ننگے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے نیز ننگے سر پاخانہ پیشاب کو جانا یا اپنے ہمراہ ایسی چیز لیجانا جس پر کوئی دعا یا اللہ و رسول یا کسی بزرگ کا نام لکھا ہو ممنوع ہے یوہیں کلام کرنا مکروہ ہے **مسئلہ** جب تک بیٹھنے کے قریب نہ ہو کپڑا بدن سے نہ ہٹائے اور نہ حاجت سے زیادہ بدن کھولے پھر دونوں پاؤں کشادہ کر کے بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھے اور کسی مسئلہ دینی پر غور نہ کرے کہ یہ باعث محرومی ہے اور چھینک یا سلام یا اذان کا جواب زبان سے نہ دے اور اگر چھینکے تو زبان سے الحمد للہ نہ کہے دل میں کہہ لے اور بغیر ضرورت اپنی شرمگاہ کی طرف نظر نہ کرے اور نہ اس

نجاست کو دیکھے جو اُس کے بدن سے نکلی ہے اور دیر تک نہ بیٹھے کہ اس سے بواسیر کا اندیشہ ہے اور پیشاب میں نہ تھوکے نہ ناک صاف کرے نہ بلا ضرورت کھنکارے نہ بار بار اِدھر اُدھر دیکھے نہ بیکار بدن چھوئے نہ آسمان کی طرف نگاہ کرے بلکہ شرم کیساتھ سر جھکائے رہے جب فارغ ہو جائے تو مرد بائیں ہاتھ سے اپنے آلہ کو جڑ کی طرف سے سر کی طرف سونتے کہ جو قطرے رُکے ہوئے ہیں نکل جائیں پھر ڈھیلوں سے صاف کر کے کھڑا ہو جائے اور سیدھے کھڑے ہونے سے پہلے بدن چھپالے جب قطروں کا آنا موقوف ہو جائے تو کسی دوسری جگہ طہارت کیلئے بیٹھے اور پہلے تین تین بار دونوں ہاتھ دھولے اور طہارت خانہ میں یہ دعا پڑھ کر جائے بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ [۱] پھر داہنے ہاتھ سے پانی بہائے اور بائیں ہاتھ سے دھوئے اور پانی کا لوٹا اونچا رکھے کہ چھینٹیں نہ پڑیں اور پہلے پیشاب کا مقام دھوئے پھر پاخانہ کا مقام اور طہارت کے وقت پاخانہ کا مقام سانس کے زور سے نیچے کو دبا کر ڈھیلا رکھیں اور خوب اچھی طرح دھوئیں کہ دھونے کے بعد ہاتھ میں بُو باقی نہ رہ جائے پھر کسی پاک کپڑے سے پونچھ ڈالیں اور اگر کپڑا پاس نہ ہو تو بار بار ہاتھ سے پونچھیں کہ برائے نام تری رہ جائے اور اگر وسوسہ کا غلبہ ہو تو رومالی پر پانی چھڑک لیں پھر اسجگہ سے باہر آکر یہ دعا پڑھے [۲] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوْرًا وَّالْاِسْلَامَ نُوْرًا وَّقَائِدًا وَّدَلِيْلًا اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى جَنَّاتِ النَّعِيْمِ اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِيْ وَطَهِّرْ قَلْبِيْ وَمَحِّصْ ذُنُوْبِيْ۔ **مسئلہ** آگے یا پیچھے سے جب نجاست نکلے تو ڈھیلوں سے استنجا کرنا سنت ہے اور اگر صرف پانی ہی سے طہارت کر لی تو بھی جائز ہے مگر مستحب یہ ہے کہ ڈھیلے لینے کے بعد پانی سے طہارت کرے **مسئلہ** آگے اور پیچھے سے پیشاب

---

[۱] شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت بڑا اور اُسی کی حمد ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ میں دینِ اسلام پر ہوں اے اللہ تو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں میں سے کردے جن پر نہ خوف ہے اور نہ وہ غم کریں گے ۱۲

[۲] حمد ہے اللہ کیلئے جس نے پانی کو پاک کرنیوالا اور اسلام کو نور اور خدا تک پہنچانے والا اور جنت کا راستہ بتانیوالا کیا اے اللہ تو میری شرمگاہ کو محفوظ رکھ اور میرے دل کو پاک کر اور میرے گناہ دُور کر ۱۲

پاخانہ کے سوا کوئی اور نجاست مثلاً خون پیپ وغیرہ نکلے یا اس جگہ خارج سے نجاست لگ جائے تو بھی ڈھیلے سے صاف کر لینے سے طہارت ہو جائیگی جبکہ اس موضع سے باہر نہ ہو مگر دھو ڈالنا مستحب ہے **مسئلہ** ڈھیلوں کی کوئی تعداد معین سنت نہیں بلکہ جتنے سے صفائی ہو جائے تو اگر ایک سے صفائی ہو گئی سنت ادا ہو گئی اور اگر تین ڈھیلے لئے اور صفائی نہ ہوئی سنت ادا نہ ہوئی البتہ مستحب یہ ہے کہ طاق ہوں اور کم سے کم تین ہوں تو اگر ایک یا دو سے صفائی ہو گئی تو تین کی گنتی پوری کرے اور اگر چار سے صفائی ہو تو ایک اور لے کہ طاق ہو جائیں **مسئلہ** ڈھیلوں سے طہارت اس وقت ہو گی کہ نجاست سے مخرج کے آس پاس کی جگہ ایک درم سے زیادہ آلودہ نہ ہو اور اگر درم سے زیادہ سن جائے تو دھونا فرض ہے مگر ڈھیلے لینا اب بھی سنت رہیگا **مسئلہ** کنکر پتھر پھٹا ہوا کپڑا یہ سب ڈھیلے کے حکم میں ہیں ان سے بھی صاف کر لینا بلا کراہت جائز ہے دیوار سے بھی استنجا سکھا سکتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ وہ دوسرے کی دیوار نہ ہو اگر دوسرے کی ملک ہو یا وقف ہو تو اس سے استنجا کرنا مکروہ ہے اور کر لیا تو طہارت ہو جائیگی جو مکان اسکے پاس کرایہ پر ہے اسکی دیوار سے استنجا سکھا سکتا ہے **مسئلہ** پرانی دیوار سے استنجے کے ڈھیلے لینا جائز نہیں اگرچہ وہ مکان اس کے کرایہ میں ہو **مسئلہ** ہڈی اور کھانے اور گوبر اور پکی اینٹ اور ٹھیکری اور شیشہ اور کوئلے اور جانور کے چارہ سے اور ایسی چیز سے جسکی کچھ قیمت ہو اگرچہ ایک آدھ پیسہ سہی ان چیزوں سے استنجا کرنا مکروہ ہے **مسئلہ** کاغذ سے استنجا منع ہے اگرچہ اس پر کچھ لکھا نہ ہو یا ابوجہل ایسے کافر کا نام لکھا ہو **مسئلہ** داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے اگر کسی کا بایاں ہاتھ بیکار ہو گیا تو اُسے داہنے ہاتھ سے جائز ہے **مسئلہ** آلہ کو داہنے ہاتھ سے چھونا یا داہنے ہاتھ میں ڈھیلا لیکر اس پر گذارنا مکروہ ہے **مسئلہ** جس ڈھیلے سے ایک بار استنجا کر لیا اُسے دوبارہ کام میں لانا مکروہ ہے مگر دوسری کروٹ اسکی صاف ہو تو اس سے کر سکتے ہیں **مسئلہ** پاخانہ کے بعد مرد کیلیے ڈھیلوں کے استعمال کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ گرمی کے موسم میں پہلا ڈھیلا آگے سے پیچھے کو لیجائے اور دوسرا پیچھے سے آگے کی طرف اور تیسرا آگے سے پیچھے کو اور جاڑوں میں پہلا پیچھے سے آگے کو اور دوسرا آگے سے پیچھے کو اور تیسرا پیچھے سے آگے کو لیجائے **مسئلہ**

عورت ہر زمانہ میں اُسی طرح ڈھیلے لے جیسے مرد گرمیوں میں **مسئلہ** پاک ڈھیلے داہنی جانب رکھنا اور بعد کام میں لانے کے بائیں طرف ڈال دینا اس طرح پر کہ جس رُخ میں نجاست لگی ہو نیچے ہو مستحب ہے **مسئلہ** پیشاب کے بعد جس کو یہ احتمال ہے کہ کوئی قطرہ باقی رہ گیا یا پھر آئیگا اس پر استبرا (یعنی پیشاب کرنے) کے بعد ایسا کام کرنا کہ اگر قطرہ رُکا ہوا ہو تو گر جائے) واجب ہے استبرا ٹہلنے سے ہوتا ہے یا زمین پر زور سے پاؤں مارنے یا داہنے پاؤں کو بائیں اور بائیں کو داہنے پر رکھ کر زور کرنے یا بلندی سے نیچے اُترنے یا نیچے سے بلندی پر چڑھنے یا کھنکارنے یا بائیں کروٹ پر لیٹنے سے ہوتا ہے اور استبرا اُس وقت تک کرے کہ دل کو اطمینان ہوجائے ٹہلنے کی مقدار بعض علما نے چالیس قدم رکھی مگر صحیح یہ ہے کہ جتنے میں اطمینان ہوجائے اور یہ استبرا کا حکم مردوں کے لئے ہے عورت بعد فارغ ہونے کے تھوڑی دیر وقفہ کرکے طہارت کرے **مسئلہ** پاخانہ کے بعد پانی سے استنجے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ کشادہ ہو کر بیٹھے اور آہستہ آہستہ پانی ڈالے اور انگلیوں کے پیٹ سے دھوئے اُنگلیوں کا سرا نہ لگے اور پہلے بیچ کی اُنگلی اُونچی رکھے پھر جو اس سے متصل ہے اُس کے بعد چھنگلیا اونچی رکھے اور خوب مبالغہ کے ساتھ دھوئے تین اُنگلیوں سے زیادہ سے طہارت نہ کرے اور آہستہ آہستہ ملے یہاں تک کہ چکنائی جاتی رہے **مسئلہ** ہتھیلی سے دھونے سے بھی طہارت ہوجائیگی **مسئلہ** عورت ہتھیلی سے دھوئے اور بہ نسبت مرد کے زیادہ پھیل کر نہ بیٹھے **مسئلہ** طہارت کے بعد ہاتھ پاک ہوگئے مگر پھر دھونا بلکہ مٹی لگا کر دھونا مستحب ہے **مسئلہ** جاڑوں میں بہ نسبت گرمیوں کے دھونے میں زیادہ مبالغہ کرے اور اگر جاڑوں میں گرم پانی سے طہارت کرے تو اُسی قدر مبالغہ کرے جتنا گرمیوں میں مگر گرم پانی سے طہارت کرنے میں اتنا ثواب نہیں جتنا سرد پانی سے اور مرض کا بھی احتمال ہے **مسئلہ** روزے کے دنوں میں نہ زیادہ پھیل کر بیٹھے نہ مبالغہ کرے **مسئلہ** مرد لُنجا ہو تو اُسکی بی بی استنجا کرا دے اور عورت ایسی ہو تو اُس کا شوہر اور بی بی نہ ہو یا عورت کا شوہر نہ ہو تو کسی اور رشتہ دار بیٹی بیٹا بھائی بہن سے استنجا نہیں کرا سکتے بلکہ معاف ہے **مسئلہ** زمزم شریف سے استنجا پاک کرنا مکروہ ہے اور ڈھیلا نہ لیا ہو تو ناجائز **مسئلہ** وضو

کے بقیہ پانی سے طہارت کرنا خلاف اولیٰ ہے **مسئلہ** طہارت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرسکتے ہیں بعض لوگ جو اس کو پھینکدیتے ہیں یہ نہ چاہیئے اسراف میں داخل ہے۔ قد تم بحمد اللہ سبحٰنہ و تعالیٰ ھذا الجزءُ فی مسائل الطھارۃ ولہ الحمد اولاً و اٰخراً و باطناً و ظاھراً کما یحب ربنا و یرضٰی و ھو بکل شیءٍ علیم و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم و صلی اللہ علی خیر خلقہ سیدنا و مولینا محمد و اٰلہ و صحبہ و ابنہ و ذریتہ و علماء ملتہ و اولیاء امتہ اجمعین والحمد للہ رب العٰلمین و انا الفقیر المفتقر الی اللہ الغنی ابو العلا امجد علی الاعظمی غفر اللہ لہ و لوالدیہ اٰمین

اعظمی رضوی ۱۳۲۹ھ محمد امجد علی

تصدیق جلیل و تقریظ بے مثیل امام اہلسنت ناصر دین و ملت محی الشریعہ کاسر الفتنہ قامع البدعۃ مجدد مائۃ الحاضرہ صاحب الحجۃ القاہرہ سیدی و سندی و کنزی و ذخری لیومی و غدی اعلیحضرت مولانا مولوی حاجی قاری مفتی **احمد رضا خان** صاحب قادری برکاتی نفع اللہ الاسلام و المسلمین بفیوضھم و برکاتھم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ و کفٰی و سلٰم علی عبادہ الذین اصطفٰی لاسیما علی الشارع المصطفٰی و مقتفیہ فی المشارع اولی الطھارۃ و الصفا فقیر غفرلہ المولی القدیر نے مسائل طہارت میں یہ مبارک رسالہ **بہار شریعت** تصنیف لطیف اخی فی اللہ ذی المجد و الجاہ و الطبع السلیم و الفکر القویم و الفضل و العلی مولٰنا ابو العلی مولوی حکیم **محمد امجد علی** قادری برکاتی اعظمی بالمذہب و المشرب و السکنٰی رزقہ اللہ تعالٰی فی الدارین الحسنٰی مطالعہ کیا الحمد للہ مسائل صحیحہ رجیحہ محققہ منقحہ پر مشتمل پایا آجکل ایسی کتاب کی ضرورت تھی کہ عوام بھائی سلیس اردو میں صحیح مسئلے پائیں اور گمراہی و اغلاط کے مصنوع و ملمع زیوروں کی طرف آنکھ نہ اٹھائیں مولٰی عزوجل مصنف کی عمر و علم و فیض میں برکت دے اور عقاید سے ضروری فروع تک ہر باب میں اس کتاب کے حصص کافی و شافی و وافی و صافی تالیف کرنیکی توفیق بخشے اور انہیں اہلسنت میں شائع و معمول اور دنیا و آخرت میں نافع و مقبول فرمائے آمین والحمد للہ رب العٰلمین و صلی اللہ تعالٰی علی سیدنا و مولٰنا محمد و اٰلہ و صحبہ و ابنہ و حزبہ اجمعین ۱۲ ربیع الآخر شریف ۱۳۳۵ سنہ ھجریہ علی صاحبھا و اٰلہ الکرام افضل الصلوٰۃ و التحیۃ آمین۔

# ضمیمہ بہار شریعت حصّہ دوم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

بہار شریعت حصّہ دوم۔ میں جہاں آب مطلق وآب مقید کے جزئیات فقیر نے گنائے ایک مسئلہ یہ بھی بیان میں آیا۔ کہ حقّہ کا پانی پاک ہے اگرچہ رنگ و بو ومزہ میں تغیّر آجائے اُس سے وضو جائز ہے۔ بقدر کفایت اس کے ہوتے ہوئے تیمم جائز نہیں اس پہ کاٹھیاواڑ کے بعض اضلاع کے عوام میں خواہ مخواہ اختلاف پیدا ہوا اور یہاں ایک خط طلب دلیل کے لئے بھیجا چاہیئے یہ تھا کہ خلاف کرنے والے دلیل لاتے کہ دلیل اُن کے ذمہ ہے نہ ہمارے ذمہ اسلئے کہ پانی اصل میں طاہر مطہر ہے اللہ عزو جل ارشاد فرماتا ہے وانزلنا من السماء ماء طھورا اور فرماتا ہے ینزل علیکم من السماء ماء لیطھرکم بہ ردالمحتار میں ہے ویستدل بالآیۃ ایضا علی طھارتہ اذالامنۃ بالنجس فقہ کا وہ ارشاد کہ کسی پانی کی نجاست کی کافر نے خبر دی اُس کا قول نہ مانا جائیگا اور اس سے وضو جائز ہے کہ نجاست عارضی ہے اور قول کافر دیانات میں نامعتبر لہٰذا اپنی اصلی طہارت پر رہے گا۔ اس سے ہمارے قول کی کافی تائید ہے مگر یہ سب باتیں اُس کے لئے ہیں جو قواعد شرعیہ کے مطابق کہے یا کہنا چاہے اور آجکل اس سے بہت کم علاقہ رہا الا ماشاء اللہ اس زمانہ میں تو یہ رہ گیا ہے کہ کچھ کہہ کر عوام میں اختلاف پیدا کر دیا جائے صحیح ہو یا غلط اس سے کچھ مطلب نہیں معترضین اگرچہ اسے ناپاک مانتے ہیں لہٰذا صرف طہارت کی سند دینی ہمیں کافی تھی مگر ہم احساناً دونوں حکموں کا ثبوت دیتے ہیں طہارت کے متعلق تو یہی کافی ہے کہ یہ پانی ہے اور پانی بذاتہ نجس نہیں تاوقتیکہ کسی نجس کا خلط یا نجس کا مس نہ ہو نجس نہیں ہوسکتا نجس کا خلط جیسے شراب یا پیشاب یا دیگر اشیائے نجسہ اُس میں مل جائیں تو اگر قلیل ہے یعنی دہ دردہ سے کم ہے تو اب ناپاک ہو جائے گا اگر دہ دردہ ہے تو نجس کے ملنے سے بھی اُس وقت ناپاک ہوگا کہ اُس نجس شے نے اُس کے رنگ یا بو یا مزہ کو بدل دیا۔ درمختار میں ہے وینجس بتغیر احد اوصافہ من لون اوطعم اوریح بنجس الکثیر ولو جاریا اجماعا اما القلیل فینجس وان لم یتغیر عالمگیریہ میں ہے الماء الراکد اذا کان کثیرا فھو بمنزلۃ الجاری لا یتنجس

جمیعہ بوقوع النجاسۃ فی طرف منہ الا ان یتغیر لونہ او طعمہ او ریحہ وعلی هذا اتفق العلماء وبہ اخذ عامۃ المشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ کذا فی المحیط مس کی صورت یہ ہے کہ نجس چیز پانی سے چھوجائے اگرچہ اُس کے اجزا اس میں نہ ملیں قلیل پانی نجس ہوجائیگا۔ جیسے سوٗر کے بدن کا کوئی حصہ اگرچہ بال پانی سے چھوجائے نجس ہوجائیگا۔ اگرچہ وہ فوراً اُس سے جدا کرلیا جائے اگرچہ لعاب وغیرہ کوئی نجاست اُس کے بدن سے جدا ہوکر پانی میں نہ ملی شدیہ میں ہے وان کان نجس العین کالخنزیر فانہ یتنجس وان لم یدخل فاہ نیز اسی میں ہے اما الخنزیر فجمیع اجزاءہ نجسۃ ردالمحتار میں ہے وظاہر الروایۃ ان شعرہٗ نجس وصححہ فی البدائع ورجحہ فی الاختیار فلوصلی ومعہ منہ اکثر من قدر الدرہم لاتجوز ولو وقع فی ماءٍ قلیلٍ نجَّسَہٗ یونہی کوئی دموی جانور پانی میں گر کر مر جائے یا مرا ہوا گر جائے پانی نجس ہوجائیگا اگرچہ اُس کا لعاب وغیرہ پانی سے مخلوط نہ ہو کہ مجرد ملاقات میتہ آب قلیل کو نجس کردیتی ہے درمختار میں ہے اومات فیہا (اے فی بئرٍ دون القدر الکثیر) اوخارجہا والقی فیہا حیوان دموی اور اگر سوٗر کے سوا کوئی اور جانور گرا جسکا لعاب نجس ہے اور زندہ نکل آیا تو جبتک اُسکے مونھ کا پانی میں پڑنا معلوم نہ ہو نجس نہ ہوگا۔ فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے والصحیح ان الکلب لیس بنجس العین فلا یفسد الماء مالم یدخل فاہ ھکذا فی التبیین وھکذا سائر ما لادبو کل لحمہٗ من سباع الوحش والطیر لا یتنجس الماء اذا خرج حیًا ولم یصل فاہ فی الصحیح ھکذا فی محیط السرخسی درمختار میں ہے لو اخرج حیا ولیس بنجس العین ولابہ حدث اوخبث لم ینزح شیء الا ان یدخل فمہ الماءَ فیعتبر بسؤرہٖ فان نجسا نزح الکل والا لا ھو الصحیح ردالمحتار میں ہے بخلاف ما اذا کان علی الحیوان خبث ای نجاسۃ وعلم بہا فانہ نجس مطلقا قال فی البحر وقیدنا بالعلم لانہم قالوا فی البقر ونحوہٖ یخرج حیا لایجب نزح شیءٍ وان کان الظاہر اشتمال بولہا علی افخاذہا لکن یحتمل طہارتہا بان سقطت عقب دخولہا ماء کثیرا مع ان الاصل الطہارۃ اھ ومثلہ فی الفتح اھ اس عبارت ردالمحتار سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ جب تک کسی شے کا نجس ہونا یقینی معلوم نہ ہو حکم نجاست نہیں دیتے اگرچہ ظاہر نجس ہونا ہو تو حقہ کے پانی کی نسبت جب تک نجس ہونا یقینی نہ ہو نجس نہیں کہہ سکتے۔ نجاست کا یقین تو درکنار میاں وہم بھی نجاست کا نہیں اس کی نجاست اُسی وقت ثابت ہوگی کہ اس کا نجاست سے مس یا اس میں نجاست

کا خلط یقیناً معلوم ہو اور یہ دونوں امر مفقود تو اپنی اصل طہارت پر ہونا ثابت ہے وھوالمقصود
ثم اقول یہ تو ہر شخص جانتا ہے کہ یہ وہی پانی ہے جو حقہ میں ڈالنے سے پہلے طاہر و مطہر تھا ہاں
اگر نجس پانی سے کسی نے حقہ تازہ کیا یا اس حقہ کا اندر سے نجس تھا یا اُس پانی میں بعد کو کوئی نجاست
پڑی خواہ حقہ کے اندر ہی یا اُس میں سے نکالنے کے بعد تو یہ سب بلا شبہ نجس ہی ہیں اُس کی طہارت
کا کون قائل ہو سکتا ہے اگر بجائے حقہ گھڑا یا لوٹا نجس ہوتے تو ان کا پانی بھی نجس ہوتا اور نہ کوئی
عاقل نہیں کہہ سکتا کہ مطلقاً گھڑے یا لوٹے کا پانی نجس ہوتا ہے کہ یہ نجاست اُس کے خصوص
نجس ہونے سے ہے نہ یہ کہ گھڑا یا لوٹا ہونا باعثِ نجاست ہے یونہی یہاں یہ نجاست خصوص
اس ظرف کے نجس ہونے یا اس پانی میں نجس کے ملنے سے ہے نہ یہ کہ اُس کا حقہ ہونا سبب
نجاست ہے اور کلام یہاں اس میں ہے کہ حقہ کا دھواں پانی پر گزرنے سے پانی نجس نہیں ہوتا
تو جب یہ وہی پانی ہے کہ پہلے سے پاک تھا اور اب مرورِ دخان سے اسکے اوصاف متغیر ہوئے
تو اگر اوصاف کا بدلنا سبب نجاست ہو تو لازم ہے کہ شربت گلاب کیوڑا، چائے، شوربا اور وہ پانی جس
میں زعفران یا شہاب ڈالا ہو بلکہ تمام وہ چیزیں جن میں پانی کے اوصاف بدل جاتے ہیں سب کی سب
نجس ہو جائیں اور یہ بداہتہً باطل لہٰذا ثابت کہ مطلقاً ہر شے کے ملنے سے ناپاک نہ ہوگا۔ بلکہ نجس ہونے
کے لیے نجس کی ملاقات ضروری ہے۔ لہٰذا پہلے تمباکو کا ناپاک ہونا شرع سے ثابت کریں پھر شرعاً
اُس کے دھوئیں کے بھی نجس ہونے کا ثبوت دیں پھر اس کو نجس بتائیں ودونہ خرط القتاد یہ امر تو
ہندوستان کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ تمباکو ایک درخت کا پتا ہے جس میں کچھ اجزا ملا کر کھاتے
پیتے سونگھتے ہیں اور یہ بدیہی بات ہے کہ پتے نجس نہیں باقی اجزا مثلاً شیرہ ریہ یا
خوشبو کرنے یا دیگر منافع کے لئے کچھ اجزا اور شامل کئے جاتے ہیں مثلاً سنبل الطیب
اننناس۔ املتاس۔ بیر کٹھل وغیرہا ان میں کوئی چیز نجس نہیں۔ لہٰذا تمباکو طاہر۔ یہ امر
آخر ہے کہ اس کے کھانے یا پینے سے بیہوشی کی کیفیت پیدا ہو جائے تو بوجہ تفتیر
اس کا اس حد تک کھانا پینا حرام ہوگا کہ نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم عن کل مسکر و مفتر مگر حرام ہونا اور بات ہے نجس ہونا اور
ویسے تو مٹی بھی حد ضرر تک کھانا حرام ہے حالانکہ مٹی پاک بلکہ پاک کرنے والی
ہے۔ کتب فقہ میں بے شمار جزئیات ملیں گے کہ زیادہ کھانا حرام ہے اور شے
پاک۔ تنویر الابصار میں ہے والمسك طاهر حلال اس پر رد المحتار نے فرمایا

زاد قولہ حلال لانہ لا یلزم من الطہارۃ الحل کما فی التراب منح ای فان التراب طاہر ولا یحل اکلہ جب تمباکو پاک ٹھہرا اس کا دھواں کس طرح ناپاک ہو سکتا ہے پاک چیز تو خود پاک چیز ہے ناپاک چیزوں کے دھوئیں کی نسبت فقہ حنفی کا حکم ہے کہ جب تک اُس سے اُس ناپاک شئے کا اثر ظاہر نہ ہو حکم طہارت ہے۔ ردالمحتار میں ہے اذا احرقت العذرۃ فی بیت فاصاب ماء الطابق ثوب انسان لا یفسدہ استحسانًا مالم یظہر اثر النجاسۃ فیہ وکذا الاصطبل اذا کان حارا او علی کوتہ طابق او کان فیہ کوز معلق فیہ ماء فترشح وکذا الحمام لو فیہا نجاسات فعرق حیطانہا وکواتہا وتقاطر فتاوائے عالمگیریہ میں ہے دخان النجاسۃ اذا اصاب الثوب او البدن الصحیح انہ لا ینجس ھکذا فی السراج الوہاج وفی الفتاوی اذا احرقت العذرۃ فی بیت فعلا دخانہ وبخارہ الی الطابق وانعقد ثم ذاب وعرق الطابق فاصاب مائہ ثوبا لا یفسد استحسانا مالم اثر النجاسۃ وبہ افتی الامام ابوبکر محمد بن الفضل کذا فی الفتاوی الغیاثیۃ وکذا الاصطبل اذا کان حارا او علی کوتہ طابق او بیت البالوعۃ اذا کان علیہ طابق فعرق الطابق وتقاطر وکذا الحمام اذا احرق فیہا النجاسۃ فعرق حیطانہا وکوتہا وتقاطر کذا فی فتاوی قاضیخان نوسادر کہ غلیظ کا بخار جمع ہو کر بنتا ہے علماء نے اُسے طاہر بتایا۔ ردالمحتار میں ہے النوشادر المستجمع من دخان النجاسۃ فھو طاہر ان تقریرات سے منصف مزاج و متبع فقہا کے نزدیک بخوبی ثابت ہو گیا کہ حقہ کا پانی طاہر ہے۔ رہا یہ جاہلانہ شبہ کہ پاک ہے تو پیتے کیوں نہیں۔ رینٹھ بھی تو پاک ہے پھر کیوں نہیں کھاتے۔ تھوک بھی پاک ہے پھر کیوں نہیں پیتے۔ افیون و بھنگ بھی تو ناپاک نہیں پھر کیا پیو گے جب پاک چیزیں حرام تک ہوتی ہیں تو طبعاً مکروہ و ناپسند ہونا کیا دشوار ہے۔ یہ تو ہمارے دلائل تھے۔ اب اسے ناپاک کہنے والے بھی تو بتائیں کہ کس آیت سے کہتے ہیں یا حدیث سے یا کتاب سے اور جب کہیں سے نہیں تو یہ شریعت پر افترا ہوگا یا نہیں؟ شریعت پر افترا سے مسلمانوں کو بچنا چاہیے۔ اللہ تعالےٰ ہدایت و توفیق بخشے آمین۔ رہا اس کا مطہر ہونا اس کا مدار مائے مطلق پر ہے کہ مائے مطلق سے وضو و غسل جائز ہیں مقید سے نہیں کما ھو مصرح فی المتون لہٰذا پہلے ہم مطلق کی تعریف بیان کریں جس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ مطلق ہے یا مقید۔ مطلق کی جامع مانع تعریف جو جزئیات منصوصہ

سے منتقص نہ ہو وہ ہے جو رسالہ النور و النورق میں سیدی و سندی و مستندی مجدد مائۃ حاضرہ اعلیحضرت قبلہ نے فرمائی ہے کہ مطلق وہ پانی ہے کہ اپنی رقت طبعی پر باقی رہے اور اُس کے ساتھ کوئی ایسی شے نہ ملائی گئی ہو جو اُس سے مقدار میں زائد یا مساوی ہے۔ نہ ایسی شے کہ اُس کے ساتھ مل کر چیز دیگر مقصد دیگر کے لئے ہو جائے جس سے پانی کا نام بدل جائے۔ شربت یا لسی یا نبیذ یا روشنائی وغیرہ کہلائے اور اس کے تمام فروع و مباحث کو دو شعر میں جمع فرمایا ؎

مطلق آبے ست کہ بر رقت طبعی خود است ‌ ‌ ‌ ‌ نہ دردمزج دگر چیز مساوی یا بیش
نہ بخلطے کہ بہ ترکیب شود چیز دگر ‌ ‌ ‌ ‌ کہ بود زاب جدا در لقب و مقصد خویش

زیادتی اطمینان کے لئے قیود تعریف کے متعلق بعض عبارات نقل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اُن سے مدعا کے سمجھنے میں آسانی ہوگی۔ پہلی قید رقت طبعی کا باقی رہنا شلبیہ علی الزیلعی میں ہے الماء المطلق ما بقی علی اصل خلقتہ من الرقۃ والسیلان فلو اختلط بہ طاھر اوجب غلظہ صار مقید۔ فتاوای امام فقیہ النفس قاضی خان میں ہے لو وقع الثلج فی الماء وصار ثخینا غلیظا لایجوز بہ التوضؤ لانہ بمنزلۃ الجمد وان لم یصر ثخینا جاز نیز اسی خانیہ اور فتاوائے عالمگیریہ میں ہے لو بل الخبز بالماء وبقی رقیقا جاز بہ الوضوء نیز اسی خانیہ میں ہے ماء صابون وحرض ان بقیت رقتہ و لطافتہ جاز التوضؤ بہ محقق علی الاطلاق امام ابن ہمام فتح القدیر میں فرماتے ہیں فی الینابیع لو نقع الحمص والباقلاء وتغیر لونہ وطعمہ وریحہ یجوز التوضی بہ فان طبخ فان کان اذا برد ثخن لایجوز الوضوء بہ اولم یثخن ورقۃ الماء باقیہ جاز نیز اُسی میں ہے لاباس بماء السیل مختلطا بالطین ان کانت رقۃ الماء غالبۃ فان کان الطین غالبا فلا۔ بدائع امام ملک العلماء میں ہے لو تغیر الماء بالطین اوبالتراب یجوز التوضوء بہ منیہ میں ہے۔ یجوز الطہارۃ بماء خالطہ شیئ طاھر فغیر احد اوصافہ کماء المد والماء الذی اختلط بہ الزعفران بشرط ان یکون الغلبۃ للماء من حیث الاجزاء ولم یزل عنہ اسم الماء وان یکون رقیقا بعد فحکمہ حکم الماء المطلق فتاوی امام غزی تمرتاشی میں ہے ماء الصابون لو رقیقا یسیل علی العضو یجوز الوضوء بہ وکذا لو اغلی بالاشنان وان ثخن لا کما فی البزازیہ بالجملہ یہی چند عبارات حکم مسئلہ معلوم

کرنے کیلئے کافی ہیں اور اس کی نظیریں کتب فقہ میں بکثرت مذکور ہیں کہ بعد زوال رقت وسیلان قابل وضو وغسل نہ رہا۔ قید دوم اسکے ساتھ کسی ایسی شے کا خلط نہ ہو کہ مقدار میں زائد یا مساوی ہے مثلاً عرق گاؤزبان یا کیوڑا گلاب بید مشک وغیرہ جن میں نہ خوشبو ہو نہ ذائقہ محسوس ہوتا ہو اگر پانی میں ملیں تو جب تک پانی مقدار میں زائد ہے وضو جائز ورنہ نہیں۔ بحر الرائق میں ہے ان کان مائعا موافقا للماء فی الاوصاف الثلثة کالماء الذی یؤخذ بالتقطیر من لسان الثور وماء الورد الذی انقطعت رائحته اذا اختلط فالعبرة للاجزاء فان کان الماء المطلق اکثر جاز الوضوء بالکل وان کان مغلوبا لایجوز وان استویا لم یذکر فی ظاهر الروایة وفی البدائع قالوا حکمه حکم الماء المغلوب احتیاطا درمختار میں ہے لو (کان المخالط) مائعا فلو مباینا لاوصافه فتغیر اکثرها او موافقا کلبن فیاحدها اومماثلا کمستعمل فبالاجزاء فان المطلق اکثر من النصف جاز التطهیر بالکل والا لا ہندیہ میں ہے وان کان لایخالفه فیهما تعتبر فی الاجزاء وان استویا فی الاجزاء لم یذکر فی ظاهر الروایة قالوا حکمه حکم الماء المغلوب احتیاطاً هکذا فی البدائع قید سوم ایسی شے نہ ملی ہو کہ اُسکے ساتھ مل کر شے دیگر مقصود دیگر کیلئے ہو جائے جس سے پانی کے بدلے کچھ اور نام ہو جائے خواہ کسی چیز کو ملا کر اس میں پکایا ہو جیسے یخنی، شوربا کہ اب پانی نہ رہا مختصر قدوری وہدایہ ووقایہ وغیرہا عامہ کتب میں ہے لایجوز بالمرق بحر الرائق میں ہے۔ لا یتوضوء بماء تغیر بالطبخ بما لا یقصد التنظیف کماء المرق والباقلا لانه لیس بماء مطلق یا پکایا نہ ہو محض ملا دیا ہو جیسے شکر مصری شہد کا شربت ہدایہ وغیرہ میں ہے بالاشربة اس پر عنایہ وکفایہ وبنایہ وغایہ میں فرمایا ان اراد بالاشربة الحلو المخلوط بالماء کالدبس والشهد المخلوط به کانت للماء الذی غلب علیه غیره مجمع الانہر میں ہے قال صاحب الفرائد المراد من الاشربة الحلو المخلوط بالماء کالدبس والشهد اگر ایسی چیز جس سے تنظیف یعنی میل کاٹنا مقصود ہے ملائی یا ملا کر طبخ دیا تو جب تک اس پانی کی رقت وسیلان نہ جائے قابل وضو ہے اسکے متعلق فتح القدیر وفتاوی خانیہ وفتاوی امام شیخ الاسلام غزی تمرتاشی کے نصوص اوپر گزرے بحر میں ہے اما لو کانت النظافة تقصد به کالسدر والاشنان والصابون یطبخ به فانه یتوضؤ به الا اذا خرج الماء عن طبعه من الرقة والسیلان ہندیہ میں ہے وان طبخ فی الماء ما یقصد به المبالغة فی النظافة کالاشنان والصابون جاز الوضوء

بہ بالاجماع الا اذا صار ثخینا فلا یجوز ھکذا فی محیط السرخسی یونہی اگر پانی میں زعفران
یا پڑیا اتنی ملائی کہ کپڑا رنگنے کے قابل ہوجائے اُس سے وضو جائز نہیں اگرچہ رقت و سیلان
باقی ہو کہ اب بھی یہ پانی نہ کہلائیگا۔ صبغ و رنگ کہا جائیگا رد المحتار میں ہے ومثلہ الزعفران
اذا خالط الماء وصار بحیث یصبغ بہ فلیس بماء مطلق من غیر نظر الی الثخانۃ منیہ میں
ہے لا تجوز بالماء المقید کماء زعفران اھ قال فی الحلیۃ محمول علی ما اذا کان الزعفران
غالبا ہندیہ میں ہے وان غلبت الحمرۃ وصار متماسکا لا یجوز التوضی کذا فی فتاوی قاضیخان
اور اگر رنگ کے قابل نہ ہو تو وضو جائز ہے صغیری میں ہے القلیل من الزعفران
بغیر الاوصاف الثلثۃ مع کونہ رقیقا فیجوز الوضوء والغسل بہ ہندیہ میں
ہے التوضی بماء الزعفران والزردج والعصفر یجوز ان کان رقیقا والماء غالب
یونہیں پانی میں پھٹکڑی مازو وغیرہ اتنے ڈالے کہ لکھنے کے قابل ہو جائے اس سے وضو جائز نہیں
کہ اب وہ پانی نہیں روشنائی ہے تجنیس پھر بحر الرائق پھر ہندیہ ورد المحتار میں ہے وکذا اذا طرح
فیہ زاج او عفص وصار ینقش بہ لزوال اسم الماء عنہ اور اگر لکھنے کے قابل نہ ہو تو
وضو جائز ہے اگرچہ رنگ سیاہ ہو جائے کہ ابھی نام نہ بدلا۔ ہندیہ میں ہے اذا طرح الزاج
او العفص فی الماء جاز الوضوء بہ ان کان لا ینقش اذا کتب کذا فی المحیط ناقلا عن التجنیس
فتاوی خانیہ میں ہے اذا طرح الزاج فی الماء حتی اسود لکن لم تذھب رقتہ جاز بہ الوضوء
حلیہ میں ہے صرح فی التجنیس بان من التفریع علی اعتبار الغلبۃ بالاجزاء قول الجرجانی اذا
طرح الزاج او العفص فی الماء جاز الوضوء بہ ان کان لا ینقش اذا کتب فان نقش
لا یجوز والماء ھو المغلوب یونہی پانی میں چنے یا باقلا یا اور غلہ بھگایا یا کیچڑ گچ مٹی چونا مل گیا جب
تک رقت باقی ہے وضو جائز ہے ورنہ نہیں ان سب کے جزئیات عامۂ کتب مذہب میں
مذکور ہیں بدائع امام ملک العلماء میں ہے تغیر الماء المطلق بالطین او بالتراب او
بالجص او بالنورۃ او بوقوع الاوراق او الثمار فیہ او بطول المکث
یجوز التوضو بہ لانہ لم یزل عنہ اسم الماء وبقی معناہ ایضاً تعریف
ماءِ مطلق اور ان تمام جزئیات سے بخوبی روشن ہو گیا ہے کہ مطلقاً تغیر اوصاف پانی کے
مقید کرنے کو کافی نہیں تاوقتیکہ پانی کا نام نہ بدلے۔ جس پانی میں چنے بھیگے
یا زعفران کی تھوڑی مقدار گھولی یا مازو وغیرہ اتنے ملائے کہ لکھنے کے قابل نہ ہو یا

اسی قسم کے اور جزئیات جن میں جواز وضو کتب فقہ میں مصرح ہے کیا ان پانیوں کے اوصاف نہ بدلے تو اگر مطلقاً تغیر اوصاف پانی کو مقید کر دیتا تو ان سے وضو جائز ہونے کی کوئی صورت نہ تھی اب اس کے بعض اور جزئیات نقل کرتے ہیں کہ اوصاف تینوں متغیر ہو گئے اور وضو جائز۔ کنوئیں میں رسی لٹکتی رہی جس سے کا رنگ مزہ بو تینوں وصف بدل جائیں اس سے وضو جائز ہے فتاوی امام شیخ الاسلام غزی تمرتاشی میں ہے۔ سئل عن الوضوء والاغتسال بماء تغیر لونہ و طعمہ و ریحہ بحبلہ المعلق علیہ لاخراج الماء فہل یجوز ام لا اجاب یجوز عند جمہور اصحابنا اھ ملتقطاً۔ موسم خزاں میں بکثرت پتے پانی میں گرے کہ اس کے اوصاف ثلثہ کو متغیر کر دیا۔ اگرچہ رنگ اتنا غالب ہو گیا کہ ہاتھ میں لینے سے بھی محسوس ہوتا ہو اگر رقت باقی ہے۔ صحیح مذہب میں وضو جائز ہے سراج وہاج و فتاوائے عالمگیریہ و جوہرہ نیرہ و فتاوائے امام غزی تمرتاشی میں ہے فان تغیرت اوصافہ الثلثۃ بوقوع اوراق الاشجار فیہ وقت الخریف فانہ یجوز بہ الوضوء عند عامۃ اصحابنا رحمہم اللہ تعالیٰ نیز فتاوائے امام غزی میں مجتبی شرح قدوری سے ہے لو غیر الاوصاف الثلثۃ بالاوراق ولم یسلب اسم الماء عنہ و لامعناہ عنہ فانہ یجوز التوضؤ بہ عنایہ و حلیہ و بحر و نہر و مسکین و رد المحتار میں ہے المنقول عن الاساتذۃ انہ یجوز حتی لوان اوراق الاشجار وقت الخریف تقع فی الحیاض فیتغیر ماؤھا من حیث اللون والطعم والرائحۃ ثم انہم یتوضؤن منہا من غیر نکیر درمختار میں ہے وان غیر کل اوصافہ فی الاصح ان بقیت رقتہ ای واسمہ ردالمحتار میں زیر قول فی الاصح فرمایا مقابلہ ما قیل انہ ان ظہر لون الاوراق فی الکف لا یتوضؤ بہ لکن یشرب والتقیید بالکف اشارۃ الی کثرۃ التغیر لان الماء قدیری فی محلہ متغیرا لونہ لکن لو رفع منہ شخص فی کفہ لا یراہ متغیرا تال پانی میں کھجوریں ڈالی گئیں کہ پانی میں شیرینی آگئی مگر نبیذ کی حد کو نہ پہنچا تو بالاتفاق اس سے وضو جائز ہے۔ حلیہ و تبیین و ہندیہ میں ہے۔ الماء الذی القی فیہ تمیرات فصار حلوا و لم یزل عنہ اسم الماء و ہو رقیق یجوز بہ الوضوء بلا خلاف بین اصحابنا ان عبارات جلیلہ فقہائے کرام و ائمہ اعلام سے واضح ہو گیا کہ محض تغیر اوصاف مانع وضو نہیں ہوتا تا وقتیکہ شے دیگر مقصد دیگر کیلئے ہو کر نام آب نہ بدل جائے۔ اب مسئلہ مبحوث عنہا میں اگر حقہ کو آب مستعمل یا ایسی چیز سے تازہ کیا کہ قابل وضو نہ تھی مثلاً گلاب یا عرق گاؤزبان یا عرق بادیان تو یہ سب تو پہلے ہی سے ناقابل وضو و اغتسال تھے اس میں حقہ کا کیا قصور لہٰذا اس سے ہم نے وضو جائز بتایا۔ کلام اس میں ہے کہ پہلے سے قابل وضو تھا اور حقہ کی وجہ سے اگرچہ متغیر ہو گیا وہی حکم سابق رکھتا ہے اب اگر تازہ کرنے کے بعد ایک ہی

چلم پیا گیا تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اوصاف کا تغیر بالکل محسوس نہیں ہوتا اس سے جواز وضو میں کیا کلام ہوسکتا ہے اور جہاں تغیر ہوا اگرچہ سب اوصاف کا مگر جب تک رقت باقی ہے بحکم نصوص ائمہ وعلمائے مذہب کسی حنفی کو کلام نہ ہونا چاہیئے کہ مائے مطلق کی تعریف اس پر صادق ہے کہ رقت باقی اور کسی ایسی شے کا خلط بھی نہ ہوا جو مقدار میں زائد ہو نہ شے دیگر مقصد دیگر کیلئے ہوکر نام آب متغیر ہوا کہ ہر شخص اس کو پانی ہی کہتا ہے معترض بھی تو یہی کہہ رہے ہیں کہ حقہ کا پانی پاک کر دیا تنویر الابصار و درمختار میں ہے (یجوز بماء خالطہ طاہر جامد) مطلقاً (کفا کہۃ وورق شجر) وان غیر کل اوصافہ (فی الاصح ان بقیت رقتہ) ای واسمہ غرر میں ہے یجوز وان غیر اوصافہ جامد کزعفران وورق فی الاصح نور الایضاح میں ہے لایضر تغیر اوصافہ کلہا بجامد کزعفران۔ رہا یہ کہ اس کا تلفظ حقہ کی طرف اضافت کرکے ہوتا ہے اس سے اس پانی کا مقید ہونا لازم نہیں جیسے گھڑے کا پانی دیگ کا پانی یہ اضافت اضافت تعریف ہے نہ تقیید جیسے ماء البئر ماء البحر ماء الزعفران تبیین میں ہے۔ اضافتہ الی الزعفران ونحوہ للتعریف کاضافتہ الی البئر شلبیہ علی الزیلعی میں ہے۔ اضافتہ الی الوادی والعین اضافتہ تعریف لاتقیید لانہ نتعرف ماہیتہ بدون ہذہ الاضافتہ اگر یہ خیال ہو کہ اس میں بدبو ہوتی ہے اس وجہ سے ناجائز ہو تو اولاً مطلقاً یہ حکم کہ حقہ کے پانی میں بدبو ہوتی ہے غلط ہے ثانیاً مدار آب مطلق ومقید پر ہے خوشبو بدبو کو کیا دخل زعفران اگر پانی میں اتنا ملا کہ رنگنے کے قابل ہوگیا اس سے وضو ناجائز ہے اگرچہ خوشبو رکھتا ہے۔ گلاب خوشبو رکھتا ہے مگر عامہ کتب مذہب میں ہے۔ کہ گلاب سے وضو ناجائز ہدایہ وخانیہ وہندیہ میں ہے لابماء الورد۔ منیہ وغنیہ میں ہے لایجوز الطہارۃ الحکمیتہ بماء الورد وسائر الازہار پتے پانی میں گرے کہ اوصاف ثلثہ میں تغیر آگیا تو اس میں کیا بدبو نہ ہوگی اور نصوص مذہب سے ثابت کہ اس پانی سے وضو جائز۔ رسی کنوئیں میں لٹکتی رہی اور پانی کے اوصاف ثلثہ رنگ ومزہ سب بدل گئے اس کا جزئیہ سن چکے کہ امام شیخ الاسلام غزی تمرتاشی فرماتے ہیں کہ وضو جائز۔ کولتار پانی میں پڑگیا جس سے اس میں سخت بدبو آگئی اگر گاڑھا نہ ہوا وضو جائز ہے۔ فتاوائے زینیہ میں ہے۔ سئل عن الماء المتغیر ریحہ بالقطران یجوز الوضوء منہ ام لا اجاب نعم یجوز ثالثاً متعدد کتابوں کی تصریحیں ذکر کی گئیں کہ صرف اوصاف ثلثہ مانع جواز وضو نہیں کسی نے اسکو خوشبو یا بدبو سے مقید نہ کیا لہٰذا حکم مطابق پر ہے وللہ الحمد تو جب ان براہین لائحہ سے ثابت ہوا کہ یہ پانی طاہر و مطہر ہے تو مثلاً کسی نے مونھ ہاتھ دھو لئے تھے اور پاؤں باقی تھا کہ پانی ختم ہوگیا اور وہاں دوسرا پانی نہیں کہ وضو کی تکمیل کرے اور اس کے پاس حقہ میں اتنا پانی موجود

ہے کہ پاؤں دھولے کو کفایت کرے یا اُسکے پاس دوسرا پانی بالکل نہیں ہے اور حقہ کا پانی اعضائے وضو کو کافی ہے تو بوجہ دوسرے پانی نہ ہونے کے تیمم کا حکم ہرگز نہیں دیا جا سکتا کہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے وَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی پر تیمم کرو اور اُسکے پاس پانی تو موجود ہے اب معترضین ہی بتائیں کہ اگر وہ پانی پاتے ہوئے اُس سے تکمیل وضو نہ کرے اور تیمم کرلے تو اُس نے حکم الٰہی کا خلاف کیا یا نہیں اُسکا تیمم باطل ہوا یا نہیں ضرور اُس نے حکم الٰہی کا خلاف کیا اور ضرور اُس کا تیمم باطل ہوا البتہ اگر وقت ختم ہونے میں عرصہ ہو اور اُس پانی میں بدبو آگئی تھی تو اتنا توقف لازم ہوگا کہ بُو اُڑ جائے کہ حالت نماز میں اعضا سے بو آنا مکروہ ہے اور اس حالت میں مسجد میں جانیکی اجازت نہ ہوگی کہ بدبو کے ساتھ مسجد میں جانا حرام ہے کچے لہسن پیاز کی نسبت حدیث میں ارشاد ہوا۔ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى بِهِ الْاِنْسُ جو اس درخت بودار سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کہ ملائکہ اُس چیز سے اذیت پاتے ہیں جس چیز سے آدمی کو اذیت پہنچتی ہو رواہ البخاری و مسلم عن جابر رضی اللہ تعالے عنہ نیز ارشاد ہوا وان بمرفیہ بلحم نئی مسجد میں کچا گوشت لیکر کوئی نہ گزرے۔ درمختار میں ہے واکل نحو ثوم اس پر ردالمحتار میں فرمایا اے کبصل و نحوہ مما لہ رائحۃ کریہۃ للحدیث الصحیح فی النہی عن قربان اکل الثوم والبصل اسی وجہ سے مٹی کا تیل اور وہ دیا سلائیاں جو جلتے وقت بدبو دیتی ہیں مسجد میں جلانا حرام ہے۔ ردالمحتار میں ہے۔ قال الامام العینی فی شرحہ علی صحیح البخاری قلت علۃ النہی اذی الملٰئکۃ واذی المسلمین ولا یختص بمسجدہ علیہ الصلوۃ والسلام بل الکل سواء لروایۃ مساجدنا بالجمع خلافا لمن شذ ویلحق بما نص علیہ فی الحدیث کل مالہ رائحۃ کریہۃ ماکولا او غیرہ وانما خص الثوم ہہنا بالذکر وفی غیرہ ایضا بالبصل والکراث لکثرۃ اکلھم لہا وکذلک الحق بعضہم بذالک من بفیہ بخر او بہ جرح لہ رائحۃ وکذلک القصاب والسماک والمجذوم والابرص اولی بالالحاق اھ وصلی اللہ تعالے علے خیر خلقہ سیدنا محمد و آلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین

واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

اعظمی رضوی
محمد امجد علی

کتبہ ابوالعلی امجد علی الاعظمی القادری

عفی عنہ بمحمد النبی الامی
صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحابہ
وسلم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ؕ

آب قلیان کی طہارت وطہوریت اوراس بارے میں کہ بحال ضرورت جب اور پانی نہ مل سکے اُس سے تکمیل لازم اور اُسکے ہوتے تیمم باطل اور بلاضرورت بحال بدبو طہارت میں اُسکا استعمال ممنوع اور جبتک بُو نہ زائل ہو نماز مکروہ اور مسجد میں جانا حرام مولانا مولوی امجد علی صاحب قادری اعظمی سلمہ کی یہ تحریر صحیح اور اُسکا خلاف جہل صریح یا عناد قبیح جس سے اجتناب ہر مسلمان پر فرض قطعی واللہ تعالیٰ اعلم فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ
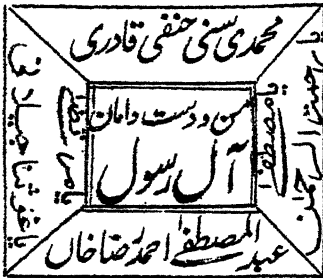
محمدی سنی حنفی قادری
من و دست و دامان آل رسول
عبد المصطفیٰ احمد رضا خاں

---

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - لك الحمد یا اللہ والصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ حقہ کے پانی کی طہارت وطہوریت ظاہر کتب فقہ سے اسکی پاکی تطہیر صاف ، باہر حضرت مولانا مولوی امجد علی صاحب قادری اعظمی مدظلہ نے ایسی تحقیق انیق فرمائی ہے کہ مخالف جاہل ہے تو امید قوی کہ قبول حق کیسے معاند ہے تو سکوت سے کام لے ربنا افتح بیننا وبین قومنا وانت خیر الفاتحین واللہ تعالیٰ اعلم وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ المالک الناصر السید محمد وسلم کتبہ عبیدہ العاصی

فقیر ربہ واسیر ذنبہ ابوالمحامد سید محمد الاشرفی الجیلانی الکچھوچھوی عفی عنہ

---

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم - آب حقہ کی طہارت وطہوریت میں اور بوقت ضرورت اس کا استعمال جائز ہونے میں جیسی توضیح کامل کتب فقہ سے جناب مولانا مولوی امجد علی صاحب اعظمی الرضوی مدفیوضہ العالی نے فرمائی ہے بلاشک وشبہ نہایت ہی درست وبجا ہے ۔ باوجود ایسی تحقیق انیق کے بھی اُس سے انکار کرنا سراسر جہل وخطا ہے حضرت مولانائے موصوف نے اس مسئلہ کے متعلق بفضلہ تعالیٰ کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں فرمایا ہے اور ہر پہلو پر کامل غور فرما کر شرح وبسط کے ساتھ اُس کا فیصلہ فرمایا ہے مسلمان کو لازم ہے کہ کسی ایسی بات پر جس کا اُس سے پہلے اُسے علم نہ ہو سنکر ضد وانکار نہ کرے بلکہ نہایت نیک نیتی سے تحقیق سے کام لے مجھ کو مولانا کی اس تحریر اور پھر اُس پر دیگر علمائے اکابرین دامت برکاتہم کی تصدیقات سے قطعاً اتفاق ہے - واللہ تعالےٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم

حاکسار

ابو الابرار محمد اسرار الحق حنفی سنی صدیقی چشتی نظامی قادری رہتکی

عفا اللہ عنہ

الحق ان الحق فی ہٰذہ الصورۃ مع العلامۃ المجیب الفاضل اللبیب الحضرت مولینا امجد علی صاحب القادری الرضوی سلمہ اللہ تعالٰے والحق احق ان یتبع

کتبہ

العبد المعتصم بذیل النبی محمد احسان الحق نعیمی قاضی بلدہ ومفتی درگاہ معلّٰے بہرائچ شریف

جو کچھ حضرت مولانا الحکیم حامی سنت ماحی بدعت عالم لوذعی فاضل یلمعی مولوی امجد علی صاحب قادری رضوی نے تحریر فرمایا ہے وہی صواب وصحیح وحق صریح ہے فقط فقیر قادری حکیم عبد الاحد خادم مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت تلمیذ مولانا وصی احمد صاحب قبلہ محدث سورتی قدس سرہٗ العلی بجاہ النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم واللہ تعالٰے اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

ما اجاب بہ العالم النبیل والفاضل الجلیل مولانا المولوی محمد امجد علی صاحب فھو حق صریح ابو سراج عبد الحق رضوی تلمیذ مولانا المولوی محمد وصی احمد محدث سورتی غفر اللہ العلی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبحمدہ وعونہ فکل ما حررہ العالم العلیم والذی ہو للقلوب حکیم قوی حضرت مولانا و بالفضل اولانا جناب المولوی امجد علی حرسہ ربہ القوی ونصرہ علی کل مخالف غبی بجاہ حبیبہ النبی العربی صلی اللہ علیہ وسلم فھذا تحریر لطہارۃ ماء القلیان بعد استعمالہ فیہ لا شک فی طہارتہ وطہوریتہ کما ہو فی الاصل وانا الحقیر سید محمد حسن السنوسی المدنی الحنفی المجددی عفی عنہ۔

مبسملا وحامدا و محمدا (جل وعلا) ومصلیا ومسلما محمدا (صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت مولانا امجد علی صاحب دامت برکاتہم نے مسائل طہارت میں "بہار شریعت" جیسی جامع کتاب تالیف فرما کر مسلمانانِ ہند پر احسان عظیم فرمایا ہے جس کے شکریہ سے عہدہ برآ ہونا دشوار دعا ہے کہ رب العزت جل مجدہ مولٰنا موصوف کو اجر جزیل مرحمت فرمائے۔

آب قلیان کی طہارت وطہوریت کا ثبوت بدلائل ساطعہ اس فتوی میں دیا گیا کتاب مذکور میں صرف اس قدر مسطور ہے کہ " اُسکے ہوتے ہوئے تیمم جائز نہیں" نہ یہ کہ خواہ مخواہ اُسی سے وضو کیا جائے درصورتیکہ اُس سے بہتر پانی موجود ہو۔ اس پر جرح کرنا صرف اُن ہی اصحاب کا کام معلوم ہوتا ہے جن کا مقصود بغض فتنہ انگیزی ہو۔ واللہ تعالٰے اعلم وعلمہ جل مجدہ اکمل واتم۔ فقیر محمد عبد العلیم الصدیقی قادری عفی عنہ

مَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَیْرًا یُّفَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ
الحمد للہ کتاب مستطاب گلدستہ رحمت جامع ہر خیر و برکت
سبیل نجاۃ حاوی مسائل جزئیہ در بیان صلاۃ اعنی
حصہ سوم
بہار شریعت
مصنفہ
جناب مولانا مولوی حکیم ابو العلا محمد امجد علی صاحب اعظمی رضوی سنی حنفی
قادری دامت فیوضہم صدر المدرسین دار العلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف
شیخ غلام علی اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ؕ

# نماز کا بیان

ایمان و تصحیح عقائد مطابق مذہب اہلسنت و جماعت کے بعد نماز تمام فرائض میں نہایت اہم و اعظم ہے قرآن مجید و احادیث نبی کریم علیہ الصلوٰہ والتسلیم اس کی اہمیت سے مالا مال ہیں جا بجا اس کی تاکید آئی اور اس کے تارکین پر وعید فرمائی چند آیتیں اور حدیثیں ذکر کی جاتی ہیں کہ مسلمان اپنے رب عزّوجل اور پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات سنیں اور اس کی توفیق سے ان پر عمل کریں۔ اللہ عزّوجل فرماتا ہے هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ یہ کتاب پرہیزگاروں کو ہدایت ہے جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز قائم رکھتے اور ہم نے جو دیا اس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں اور فرماتا ہے اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ نماز پڑھو یعنی مسلمانوں کے ساتھ کہ رکوع ہماری ہی شریعت میں ہے یا با جماعت ادا کرو۔ اور فرماتا ہے حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ تمام نمازوں خصوصاً بیچ والی نماز (عصر) کی محافظت رکھو اور

اللہ کے حضور ادب سے کھڑے رہو اور فرماتا ہے وَاِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ
نماز شاق ہے مگر خشوع کرنیوالوں پر نماز کا مطلقاً ترک تو سخت ہولناک چیز ہے اسے
قضا کر کے پڑھنے والوں کو فرماتا ہے فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ
سَاهُوْنَ خرابی ہے ان نمازیوں کے لیئے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں وقت گذار کر پڑھنے
اٹھتے ہیں جہنم میں ایک وادی ہے جس کی سختی سے جہنم بھی پناہ مانگتا ہے اس کا نام ویل
ہے قصداً نماز قضا کرنے والے اس کے مستحق ہیں اور فرماتا ہے فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ
اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ان کے بعد کچھ ناخلف
پیدا ہوئے جنہوں نے نمازیں ضائع کر دیں اور نفسانی خواہشوں کا اتباع کیا عنقریب
انہیں سخت عذاب طویل و شدید سے ملنا ہوگا۔ غیّ جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی
اور گہرائی سب سے زیادہ ہے اس میں ایک کوآں ہے جس کا نام ہبہب ہے جب جہنم کی آگ
بجھنے پر آتی ہے اللہ عزوجل اس کنوئیں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ بدستور بھڑکنے لگتی ہے
قال اللہ تعالیٰ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا جب بجھنے پر آئے گی ہم انہیں اور بھڑک
زیادہ کریں گے یہ کوآں بے نمازوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سود خواروں اور ماں باپ کو
ایذا دینے والوں کے لیئے ہے نماز کی اہمیت کا اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ اللہ عزوجل
نے سب احکام اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زمین پر بھیجے جب نماز فرض کرنی
منظور ہوئی حضور کو اپنے پاس عرش عظیم پر بلا کر اسے فرض کیا اور شب اسراء میں یہ تحفہ
دیا۔ **احادیث:** حدیث ۱۔ صحیح بخاری و مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر
ہے اس امر کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے
خاص بندے اور رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور حج کرنا اور ماہ رمضان کا روزہ
رکھنا۔ **حدیث ۲**۔ امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا وہ عمل ارشاد ہو کہ مجھے جنّت میں لیجائے اور جہنم سے بچائے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرا ور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور نماز قائم رکھ اور زکوٰۃ دے اور رمضان کا روزہ رکھ۔ اور بیت اللہ کا حج کر اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ اسلام کا ستون نماز ہے **حدیث ۳** صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک ان تمام گناہوں کو مٹا دیتے ہیں جو ان کے درمیان ہوں جبکہ کبائر سے بچا جائے۔ **حدیث ۴** ۔ صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا بتاؤ تو کسی کے دروازہ پر نہر ہو وہ اس میں ہر روز پانچ بار غسل کرے کیا اس کے بدن پر میل رہ جائیگا عرض کی نہ۔ فرمایا یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے سبب خطاؤں کو محو فرما دیتا ہے۔ **حدیث ۵** ۔ صحیحین میں ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ ایک صاحب سے ایک گناہ صادر ہوا حاضر ہو کر عرض کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِیْنَ نماز قائم کر دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصہ میں بیشک نیکیاں گناہوں کو دور کرتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لیئے اُنھوں نے عرض کی یا رسول کیا یہ خاص میرے لیے ہے فرمایا میری سب اُمّت کے لیے۔ **حدیث ۶** ۔ صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا اعمال میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کیا ہے فرمایا وقت کے اندر نماز۔ میں نے عرض کی پھر کیا فرمایا ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا۔ میں نے عرض کی پھر کیا فرمایا راہِ خدا میں جہاد **حدیث ۷** ۔ بیہقی نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک صاحب نے

عرض کی یا رسول اللہ اسلام میں سب سے زیادہ اللہ کے نزدیک محبوب کیا چیز ہے
فرمایا وقت میں نماز پڑھنا اور جس نے نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں نماز دین کا
ستون ہے **حدیث ۸** - ابوداؤد نے بطریق عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت
کی کہ حضور نے فرمایا جب تمہارے بچے سات برس کے ہوں تو انہیں نماز کا حکم دو
اور جب دس برس کے ہو جائیں تو مار کے پڑھاؤ۔ **حدیث ۹** - امام احمد روایت کرتے
ہیں کہ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم جاڑوں میں باہر تشریف
لے گئے پت جھاڑ کا زمانہ تھا دو ٹہنیاں پکڑ لیں پتے گرنے لگے فرمایا اے ابوذر میں
نے عرض کی لبیک یا رسول اللہ فرمایا مسلمان بندہ اللہ کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس سے
گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے اس درخت سے یہ پتے **حدیث ۱۰** - صحیح مسلم شریف
میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا جو شخص اپنے گھر میں
طہارت (وضو و غسل) کر کے فرض ادا کرنے کے لیئے مسجد کو جاتا ہے تو ایک قدم پر ایک
گناہ محو ہوتا ہے دوسرے پر ایک درجہ بلند ہوتا ہے **حدیث ۱۱** - امام احمد زید بن خالد
جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نے فرمایا جو دو رکعت نماز پڑھے اور اُن میں سہو
نہ کرے تو جو کچھ پیشتر اُس کے گناہ ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے یعنی صغائر
**حدیث ۱۲** - طبرانی ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نے فرمایا بندہ جب
نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے اس کے لیے جنتوں کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور
اُس کے اور پروردگار کے درمیان حجاب ہٹا دئے جاتے ہیں اور حور عین اس کا استقبال
کرتی ہیں جب تک نہ ناک سنکے نہ کھکارے **حدیث ۱۳** - طبرانی اوسط میں اور ضیاء
نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا سب سے پہلے قیامت
کے دن بندہ سے نماز کا حساب لیا جائے گا۔ اگر یہ درست ہوئی تو باقی اعمال
بھی ٹھیک رہیں گے اور یہ بگڑی تو سبھی بگڑے اور ایک روایت میں کہ وہ خائب و

خاسر ہوا حدیث ۱۴- امام احمد و ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ کی روایت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے اگر نماز پوری کی ہے تو پوری لکھی جائیگی اور پوری نہیں کی (یعنی اس میں نقصان) ہے تو ملائکہ سے فرمائے گا دیکھو میرے بندہ کے نوافل ہوں تو اُن سے فرض پورے کردو پھر زکوٰۃ کا اسی طرح حساب ہوگا پھر یونہیں باقی اعمال حدیث ۱۵- ابوداؤد و ابن ماجہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نے فرمایا (جو مسلمان جہنم میں جائیگا والعیاذ باللہ تعالیٰ) اس کے پورے بدن کو آگ کھائے گی سوا اعضاء سجود کے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا کھانا آگ پر حرام کردیا ہے حدیث ۱۶- طبرانی اوسط میں راوی کہ حضور نے فرمایا اللہ تعالےٰ کے نزدیک بندہ کی یہ حالت سب سے زیادہ پسند ہے کہ اسے سجدہ کرتا دیکھے کہ مونھ خاک پر رگڑ رہا ہے حدیث ۱۷- طبرانی اوسط میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا کوئی صبح و شام نہیں، مگر زمین کا ایک ٹکڑا دوسرے کو پکارتا ہے آج تجھ پر کوئی نیک بندہ گزرا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الٰہی کیا اگر وہ ہاں کہے تو اس کے لیے اس سبب سے اپنے اُوپر بزرگی تصوّر کرتا ہے حدیث ۱۸- صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا جنّت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت حدیث ۱۹- ابوداؤد نے ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا جو طہارت کرکے اپنے گھر سے فرض نماز کے لیے نکلا اس کا اجر ایسا ہے جیسا حج کرنے والے محرم کا اور جو چاشت کے لیے نکلا اس کا اجر عمرہ کرنیوالے کی مثل ہے اور ایک نماز دوسری نماز تک کہ دونوں کے درمیان میں کوئی لغویات نہ ہو علیین میں لکھی ہوئی ہے یعنی درجہ قبول کو پہنچتی ہے حدیث ۲۰ و ۲۱- امام احمد و نسائی و ابن ماجہ نے ابو ایوب انصاری و عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا جس نے وضو کیا جیسا حکم ہے اور نماز پڑھی جیسی نماز کا حکم ہے تو جو کچھ پہلے کیا ہے معاف ہوگیا حدیث ۲۲-

امام احمد ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ حضور نے فرمایا جو اللہ کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے اُس کے لیے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ معاف کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے حدیث ۲۳- کنز العمال میں ہے کہ حضور نے فرمایا جو تنہائی میں دو رکعت نماز پڑھے کہ اللہ اور فرشتوں کے سوا کوئی نہ دیکھے اس کے لیے جہنم سے براءت لکھ دی جاتی ہے حدیث ۲۴- منیۃ المصلّی میں ہے کہ ارشاد فرمایا ہر شے کے لیے ایک علامت ہوتی ہے ایمان کی علامت نماز ہے حدیث ۲۵- منیۃ المصلّی میں ہے فرمایا نماز دین کا ستون ہے جس نے اسے قائم رکھا دین کو قائم رکھا اور جس نے اسے چھوڑ دیا دین کو ڈھا دیا۔ حدیث ۲۶- امام احمد و ابوداؤد عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ حضور نے فرمایا پانچ نمازیں اللہ تعالٰی نے فرض کیں جس نے اچھی طرح وُضو کیا اور وقت میں پڑھیں اور رکوع و خشوع کو پورا کیا تو اس کے لیئے اللہ تعالٰی نے اپنے ذمّہ کرم کا عہد کر لیا ہے کہ اُسے بخش دے اور جس نے نہ کیا اس کے لیے عہد نہیں چاہے بخش دے چاہے عذاب کرے حدیث ۲۷- حاکم نے اپنی تاریخ میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی کہ حضور فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے اگر وقت میں نماز قائم رکھے تو میرے بندہ کا میرے ذمّہ کرم پر عہد ہے کہ اُسے عذاب نہ دوں اور بے حساب جنّت میں داخل کر دوں حدیث ۲۸- دیلمی ابوسعید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ حضور نے فرمایا اللہ تعالٰی نے کوئی ایسی چیز فرض نہ کی جو توحید و نماز سے بہتر ہو۔ اگر اس سے بہتر کوئی چیز ہوتی تو وہ ضرور ملئکہ پر فرض کرتا ان میں کوئی رکوع میں ہے کوئی سجدے میں حدیث ۲۹- ابوداؤد طیالسی ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ حضور نے فرمایا جو بندہ نماز پڑھ کر اس جگہ جب تک بیٹھا رہتا ہے فرشتے اُس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں اُس وقت تک کہ بے وضو ہو جائے یا اُٹھ کھڑا ہو۔ ملئکہ کا استغفار اُس کے لیے یہ ہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ[ط]

ط اے اللہ تو اس کو بخش دے اے اللہ تو اس پر رحم کر اے اللہ تو اس کی توبہ قبول کر ۱۲

اَللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیْہِ اور متعدد حدیثوں میں آیا ہے کہ جب تک نماز کے انتظار میں ہے اس وقت تک وہ نماز ہی میں ہے یہ فضائل مطلق نماز کے ہیں اور خاص خاص نمازوں کے متعلق جو احادیث وارد ہوئیں اُن میں بعض یہ ہیں **حدیث ۳۰**۔ طبرانی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ حضور ارشاد فرماتے ہیں جو صبح کی نماز پڑھتا ہے وہ شام تک اللہ کے ذمہ میں ہے۔ دوسری روایت میں ہے تو اللہ کا ذمہ نہ توڑو جو اللہ کا ذمہ توڑے گا اللہ تعالیٰ اُسے اوندھا کر کے دوزخ میں ڈال دیگا **حدیث ۳۱** ابن ماجہ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نے فرمایا جو صبح کی نماز کو گیا ایمان کے جھنڈے کے ساتھ گیا اور جو صبح بازار کو گیا ابلیس کے جھنڈے کے ساتھ گیا۔

**حدیث ۳۲**۔ بیہقی نے شعب الایمان میں عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً روایت کی کہ جو نماز صبح کے لیے گیا طالب ثواب ہو کر حاضر ہوا گویا اُس نے تمام رات قیام کیا (عبادت کی) اور جو نماز عشا کے لیے حاضر ہوا گویا اس نے نصف شب قیام کیا۔

**حدیث ۳۳**۔ خطیب نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا جس نے چالیس دن نماز فجر و عشا با جماعت پڑھی اس کو اللہ تعالیٰ دو براءتیں عطا فرمائیگا ایک نار سے دوسری نفاق سے **حدیث ۳۴**۔ امام احمد ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں رات اور دن کے ملٰئکہ نماز فجر و عصر میں جمع ہوتے ہیں۔ جب وہ جاتے ہیں تو اللہ عزوجل ان سے فرماتا ہے کہاں سے آئے حالانکہ وہ جانتا ہے عرض کرتے ہیں تیرے بندوں کے پاس سے جب ہم اُن کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور اُنھیں نماز پڑھتا چھوڑ کر تیرے پاس حاضر ہوئے **حدیث ۳۵**۔ ابن ماجہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں جو مسجد میں با جماعت چالیس راتیں نماز عشا پڑھے کہ رکعت اولیٰ فوت نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ سے آزادی لکھ دیتا ہے **حدیث ۳۶**۔ طبرانی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی

کہ حضور فرماتے ہیں سب نمازوں میں زیادہ گراں منافقین پر نماز عشا و فجر ہے اور جو ان میں فضیلت ہے اگر جانتے تو ضرور حاضر ہوتے اگرچہ سرین کے بل گھسٹتے ہوئے یعنی جیسے بھی ممکن ہوتا **حدیث ۳۷**۔ بزار نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضور فرماتے ہیں جو نماز عشا سے پہلے سوئے اللہ اس کی آنکھ کو نہ سلائے نماز نہ پڑھنے پر جو وعیدیں آئیں اُن میں سے بعض یہ ہیں **حدیث ۳۸**۔ صحیحین میں نوفل بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس کی نماز فوت ہوئی گویا اس کے اہل و مال جاتے رہے **حدیث ۳۹**۔ ابونعیم ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نے فرمایا جس نے قصداً نماز چھوڑی جہنم کے دروازے پر اُس کا نام لکھ دیا جاتا ہے **حدیث ۴۰**۔ امام احمد امام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ حضور نے فرمایا قصداً نماز ترک نہ کرو کہ جو قصداً نماز ترک کر دیتا ہے اللہ و رسول اُس سے بری الذمہ ہیں **حدیث ۴۱**۔ شیخین نے عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور فرماتے ہیں جس دین میں نماز نہیں اس میں کوئی خیر نہیں **حدیث ۴۲**۔ بیہقی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں جس نے نماز چھوڑ دی اُس کا کوئی دین نہیں نماز دین کا ستون ہے **حدیث ۴۳**۔ بزار نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور فرماتے ہیں اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں جس کے لیے نماز نہ ہو **حدیث ۴۴**۔ امام احمد و دارمی و بیہقی شعب الایمان میں راوی کہ حضور نے فرمایا جس نے نماز پر محافظت (مداومت) کی قیامت کے دن وہ نماز اس کے لیے نور و برہان و نجات ہوگی اور جس نے محافظت نہ کی اس کے لیے نہ نور ہے نہ برہان نہ نجات اور قیامت کے دن قارون و فرعون و ہامان و ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا **حدیث ۴۵**۔ بخاری و مسلم و امام مالک نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ

نے اپنے صوبوں کے پاس فرمان بھیجا کہ تمہارے سب کاموں سے اہم میرے نزدیک نماز ہے جس نے اس کا حفظ کیا اور اُس پر محافظت کی اُس نے اپنا دین محفوظ رکھا اور جس نے اسے ضائع کیا وہ اوروں کو بدرجۂ اولیٰ ضائع کرے گا **حدیث ۴۶** - ترمذی عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ صحابہ کرام کسی کے عمل کے ترک کو کفر نہیں جانتے سوا نماز کے بہت سی ایسی حدیثیں آئیں جن کا ظاہر یہ ہے کہ قصداً نماز کا ترک کفر ہے اور بعض صحابہ کرام مثلاً امیر المؤمنین حضرت فاروق اعظم و عبد الرحمٰن بن عوف و عبد اللہ بن مسعود و عبد اللہ بن عباس و جابر بن عبد اللہ و معاذ بن جبل و ابوہریرہ و ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی مذہب تھا اور بعض ائمہ مثلاً امام احمد بن حنبل و اسحٰق بن راہویہ و عبد اللہ بن مبارک و امام نخعی کا بھی یہی مذہب تھا اگرچہ ہمارے امام اعظم و دیگر ائمہ نیز بہت سے صحابہ کرام اس کی تکفیر نہیں کرتے پھر بھی یہ کیا تھوڑی بات ہے کہ ان جلیل القدر حضرات کے نزدیک ایسا شخص کافر ہے **(احکام فقہیہ)** **مسئلہ** ہر مکلّف یعنی عاقل بالغ پر نماز فرض عین ہے اس کی فرضیت کا منکر کافر اور جو قصداً چھوڑے اگرچہ ایک ہی وقت کی وہ فاسق ہے اور جو نماز نہ پڑھتا ہو قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے اور نماز پڑھنے لگے بلکہ ائمہ ثلاثہ مالک و شافعی و احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک سلطان اسلام کو اس کے قتل کا حکم ہے (درمختار) **مسئلہ** بچّہ کی جب سات برس کی عمر ہو تو اُسے نماز پڑھنا سکھایا جائے اور جب دس برس کا ہو جائے تو مار کر پڑھوانا چاہیے (ابوداؤد و ترمذی) **مسئلہ** نماز خالص عبادت بدنی ہے اس میں نیابت جاری نہیں ہو سکتی یعنی ایک کی طرف سے دوسرا نہیں پڑھ سکتا نہ یہ ہو سکتا ہے کہ زندگی میں نماز کے بدلے کچھ مال بطور فدیہ ادا کر دے البتہ اگر کسی پر کچھ نمازیں رہ گئی ہیں اور انتقال کر گیا اور وصیت کر گیا کہ اُس کی نمازوں کا فدیہ ادا کیا جائے اور امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ قبول ہو اور بے وصیت بھی وارث اس کی طرف سے دے کہ امید قبول و عفو ہے (درمختار، ردالمحتار و دیگر کتب)

**مسئلہ** فرضیت نماز کا سبب حقیقی امرالٰہی ہے اور سبب ظاہری وقت ہے کہ اوّل وقت سے آخر وقت تک جب ادا کرے ادا ہوجائیگی اور فرض ذمّہ سے ساقط ہو جائیگا اور اگر ادا نہ کی یہاں تک کہ وقت کا ایک خفیف جز باقی ہے تو یہی جزو اخیر سبب ہے، تو اگر کوئی مجنون یا بے ہوش ہوش میں آیا یا حیض و نفاس والی پاک ہوئی یا صبی بالغ ہوا یا کافر مسلمان ہوا اور وقت صرف اتنا ہے کہ اللہ اکبر کہہ لے تو ان سب پر اُس وقت کی نماز فرض ہوگئی اور جنون و بیہوشی پانچ وقت سے زائد کو مستغرق نہ ہوں تو اگرچہ تکبیر تحریمہ کا بھی وقت نہ ملے نماز فرض ہے قضا کرے (درمختار) حیض و نفاس والی میں تفصیل ہے جو باب الحیض میں مذکور ہوئی **مسئلہ** نابالغ نے وقت میں نماز پڑھی تھی اور اب آخر وقت میں بالغ ہوا تو اس پر فرض ہے کہ اب پھر پڑھے یوہیں اگر معاذاللہ کوئی مرتد ہوگیا پھر آخر وقت میں اسلام لایا اس پر اس وقت کی نماز فرض ہے۔ اگرچہ اوّل وقت میں قبل ارتداد نماز پڑھ چکا ہو (درمختار) **مسئلہ** نابالغ عشا کی نماز پڑھ کر سویا تھا اس کو احتلام ہوا اور بیدار نہ ہوا یہاں تک کہ فجر طلوع ہونے کے بعد آنکھ کھلی تو عشا کا اعادہ کرے اور اگر طلوع فجر سے پیشتر آنکھ کھلی تو اُس پر عشا کی نماز بالاجماع فرض ہے (بحرالرائق) **مسئلہ** کسی نے اوّل وقت میں نماز پڑھی تھی اور آخر وقت میں کوئی ایسا عذر پیدا ہوگیا جس سے نماز ساقط ہوجاتی ہے مثلاً آخر وقت میں حیض و نفاس ہوگیا یا جنون یا بیہوشی طاری ہو گئی تو اس وقت کی نماز معاف ہوگئی اُس کی قضا بھی ان پر نہیں ہے مگر جنون و بیہوشی میں فرض ہے کہ علی الاتصال پانچ نمازوں سے زائد کو گھیر لیں ورنہ قضا لازم ہو گی۔ (عالمگیری، ردالمحتار) **مسئلہ** یہ گمان تھا کہ ابھی وقت نہیں ہوا نماز پڑھ لی بعد نماز معلوم ہوا کہ وقت

لہ اگر پوری مدت میں پاک ہوئی تو صرف اللہ اکبر کہنے کی گنجائش وقت میں ہونے سے نماز فرض ہو جائیگی اور اگر پوری مدت سے پہلے پاک ہوئی یعنی حیض میں دس دن پہلے اور نفاس میں چالیس دن سے پہلے تو اتنا وقت درکار ہے کہ غسل کرکے کپڑے پہنکر اللہ اکبر کہہ سکے غسل کر سکتے ہیں مقدمات غسل پانی لانا کپڑے اتارنا پردہ کرنا بھی داخل ہے (ردالمحتار) ۱۲ منہ

ہوگیا تھا نماز نہ ہوئی (درمختار)۔

# نماز کے وقتوں کا بیان

قال اللہ تعالیٰ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا بے شک نماز ایمان والوں پر فرض ہے وقت باندھا ہوا اور فرماتا ہے فَسُبْحٰنَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْہِرُوْنَ اللہ کی تسبیح کرو جس وقت تمہیں شام ہو (نماز مغرب وعشا) اور جس وقت صبح ہو (نماز فجر) اور اسی کی حمد ہے آسمانوں اور زمین میں اور پچھلے پہر کو (نماز عصر) اور جب تمہیں دن ڈھلے (نماز ظہر) **(احادیث)**

**حدیث ۱** - حاکم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فجر دو ہیں ایک وہ جس میں کھانا حرام یعنی روزہ دار کے لیے اور نماز حلال دوسری وہ کہ اس میں نماز (فجر) حرام اور کھانا حلال **حدیث ۲** - نسائی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس شخص نے فجر کی ایک رکعت قبل طلوع آفتاب پالی تو اُس نے نماز پالی (اس پر فرض ہوگئی اور) جسے ایک رکعت عصر کی قبل غروب آفتاب مل گئی اُس نے نماز پالی یعنی اس کی نماز ہوگئی اور یہاں دونوں جگہ رکعت سے تکبیر تحریمہ مراد لی جائیگی یعنی عصر کی نیت باندھ لی تکبیر تحریمہ کہہ لی اس وقت تک آفتاب نہ ڈوبا تھا۔ پھر ڈوب گیا نماز ہوگئی اور کافر مسلمان ہوا یا بچہ بالغ ہوا اُس وقت کہ آفتاب طلوع ہونے تک تکبیر تحریمہ کہہ لینے کا وقت باقی تھا اس فجر کی نماز اُس پر فرض ہوگئی قضا پڑھے اور طلوع آفتاب کے بعد مسلمان یا بالغ ہوا تو وہ نماز اس پر فرض نہ ہوئی **حدیث ۳** - ترمذی رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فجر کی نماز اُجالے میں پڑھو کہ اس میں بہت عظیم ثواب ہے **حدیث ۴** - دیلمی کی روایت انس

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ اس سے تمہاری مغفرت ہو جائیگی اور دیلمی کی دوسری روایت اُنہیں سے ہے کہ جو فجر کو روشن کر کے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُس کی قبر اور قلب کو منوّر کرے گا اور اُس کی نماز قبول فرمائیگا **حدیث ۵** ۔ طبرانی اوسط میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں میری اُمّت ہمیشہ فطرت یعنی دین حق پر رہے گی جب تک فجر کو اُجالے میں پڑھے گی **حدیث ۶** ۔ امام احمد و ترمذی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں نماز کے لیے اوّل وآخر ہے اول وقت ظہر کا اُس وقت ہے کہ آفتاب ڈھل جائے اور آخر اس وقت کہ عصر کا وقت آجائے اور آخر وقت عصر کا اس وقت کہ آفتاب کا قرص زرد ہو جائے اور اوّل وقت مغرب کا اُس وقت کہ آفتاب ڈوب جائے اور اس کا آخر وقت جب شفق ڈوب جائے اور اوّل وقت عشا جب شفق ڈوب جائے اور آخر وقت جب آدھی رات ہو جائے (یعنی وقت مباح بلا کراہت) **حدیث ۷** ۔ بخاری و مسلم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کہ سخت گرمی جہنم کے جوش سے ہے دوزخ نے اپنے رب کے پاس شکایت کی کہ میرے بعض اجزا بعض کو کھائے لیتے ہیں اُسے دو مرتبہ سانس کی اجازت ہوئی ایک جاڑے میں ایک گرمی میں **حدیث ۸** ۔ صحیح بخاری شریف باب الاذان للمسافرین میں ہے ابوذر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مرتبہ سفر میں تھے مُؤذن نے اذان کہنی چاہی فرمایا ٹھنڈا کر پھر قصد کیا فرمایا ٹھنڈا کر پھر ارادہ کیا فرمایا ٹھنڈا کر یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں کے برابر ہو گیا **حدیث ۹ و ۱۰** ۔ امام احمد و ابوداؤد و ابوایوب و عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم میری اُمّت ہمیشہ فطرت پر رہے گی جب تک مغرب میں اتنی تاخیر نہ کریں کہ ستارے گتھ جائیں **حدیث ۱۱** ۔ ابوداؤد نے عبدالعزیز بن رفیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ فرماتے ہیں صلے اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم دن کی نماز (عصر) ابر کے دن میں جلدی پڑھو اور مغرب میں تاخیر کرو حدیث ۱۲- امام احمد ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری اُمت پر مشقت ہو جائیگی تو میں ان کو حکم فرما دیتا کہ ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں اور عشا کی نماز تہائی یا آدھی رات تک مؤخر کر دیتا کہ رب تبارک و تعالیٰ آسمان پر خاص تجلی رحمت فرماتا ہے اور صبح تک فرماتا رہتا ہے کہ ہے کوئی سائل کہ اُسے دوں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اس کی مغفرت کروں ہے کوئی دعا کرنے والا کہ قبول کروں حدیث ۱۳- طبرانی اوسط میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب فجر طلوع کر آئے تو کوئی (نفل) نماز نہیں سوا دو رکعت فجر کے حدیث ۱۴- بخاری و مسلم میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد صبح نماز نہیں تا وقتیکہ آفتاب بلند نہ ہو جائے اور عصر کے بعد نماز نہیں یہاں تک کہ غروب ہو جائے حدیث ۱۵- صحیحین میں عبداللہ صنابحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آفتاب شیطان کے سینگ کے ساتھ طلوع کرتا ہے جب بلند ہو جاتا ہے تو جُدا ہو جاتا ہے پھر جب سر کی سیدھ پر آتا ہے تو شیطان اُس سے قریب ہو جاتا ہے جب ڈھل جاتا ہے تو ہٹ جاتا ہے پھر جب غروب ہونا چاہتا ہے شیطان اُس سے قریب ہو جاتا ہے جب ڈوب جاتا ہے جُدا ہوتا ہے تو ان تینوں وقتوں میں نماز نہ پڑھو۔

**مسائل فقہیہ**: مسئلہ وقت فجر طلوع صبح صادق سے آفتاب کی کرن چمکنے تک ہے (متون) فائدہ: صبح صادق ایک روشنی ہے کہ پورب کی جانب جہاں سے آج آفتاب طلوع ہونے والا ہے اُس کے اوپر آسمان کے کنارے میں دکھائی دیتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے یہاں تک کہ تمام آسمان پر پھیل جاتی اور زمین پر اُجالا ہو جاتا ہے اور اس سے قبل بیچ آسمان میں ایک دراز سپیدی ظاہر ہوتی ہے جس کے نیچے سارا افق سیاہ

ہوتا ہے صبح صادق اس کے نیچے سے پھوٹ کر جنوباً شمالاً دونوں پہلوؤں پر پھیل کر اوپر بڑھتی ہے یہ دراز سپیدی اس میں غائب ہو جاتی ہے اس کو صبح کاذب کہتے ہیں اس سے فجر کا وقت نہیں ہوتا یہ جو بعض نے لکھا کہ صبح کاذب کی سپیدی جاکر بعد کو تاریکی ہو جاتی ہے محض غلط ہے صحیح وہ ہے جو ہم نے بیان کیا **مسئلہ** مختار یہ ہے کہ نماز فجر میں صبح صادق کی سپیدی چمک کر ذرا پھیلنی شروع ہو اُس کا اعتبار کیا جائے اور عشا اور سحری کھانے میں اُس کے ابتدائے طلوع کا اعتبار ہو (عالمگیری) **فائدہ:** صبح صادق چمکنے سے طلوع آفتاب تک ان بلاد میں کم از کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ ہے اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ پینتیس ۳۵ منٹ نہ اس سے کم ہوگا نہ اس سے زیادہ اکیس ۲۱ مارچ کو ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ ہوتا ہے پھر بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ ۲۲ جون کو پورا ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ ہو جاتا ہے پھر گھٹنا شروع ہوتا ہے یہاں تک کہ ۲۲ستمبر کو ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ ۲۲ دسمبر کو ایک گھنٹہ ۲۴ منٹ ہوتا ہے پھر کم ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ ۲۱ مارچ کو وہی ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ ہو جاتا ہے جو شخص وقت صحیح نہ جانتا ہو اُسے چاہیئے کہ گرمیوں میں ایک گھنٹہ ۴۰ منٹ باقی رہنے پر سحری چھوڑ دے خصوصاً جون جولائی میں اور جاڑوں میں ڈیڑھ گھنٹہ رہنے پر خصوصاً دسمبر جنوری میں اور مارچ و ستمبر کے اواخر میں جب دن رات برابر ہوتا ہے تو سحری ایک گھنٹہ چوبیس منٹ پر چھوڑ دے اور سحری چھوڑنے کا جو وقت بیان کیا گیا اس کے آٹھ دس منٹ بعد اذان کہی جائے تاکہ سحری اور اذان دونوں طرف احتیاط رہے بعض ناواقف آفتاب نکلنے سے دو پونے دو گھنٹے پہلے اذان کہہ دیتے ہیں پھر اسی وقت سنت بلکہ فرض بھی بعض دفعہ پڑھ لیتے ہیں نہ یہ اذان ہو نہ نماز بعضوں نے رات کا ساتواں حصہ وقت فجر سمجھ رکھا ہے یہ ہرگز صحیح نہیں ماہ جون و جولائی میں جبکہ دن بڑا ہوتا ہے اور رات تقریباً دس گھنٹے کی ہوتی ہے ان دنوں تو البتہ وقت صبح رات کا ساتواں حصہ یا اس سے چند منٹ پہلے ہو جاتا ہے مگر دسمبر جنوری میں جب کہ رات چودہ گھنٹے کی ہوتی ہے اُس وقت

فجر کا وقت نواں حصہ بلکہ اس سے بھی کم ہو جاتا ہے۔ ابتدائے وقت فجر کی شناخت دشوار ہے خصوصاً جبکہ گرد و غبار ہو یا چاندنی رات ہو لہذا ہمیشہ طلوع آفتاب کا خیال رکھے کہ آج جس وقت طلوع ہوا دوسرے دن اسی حساب سے وقت متذکرہ بالا کے اندر اندر اذان و نماز فجر ادا کی جائے (از افادات رضویہ) وقت ظہر و جمعہ: آفتاب ڈھلنے سے اُس وقت تک ہے کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ اصلی کے دو چند ہو جائے۔ (متون) فائدہ: ہر دن کا سایہ اصلی وہ سایہ ہے کہ اُس دن آفتاب کے خط نصف النہار پہ پہنچنے کے وقت ہوتا ہے اور وہ موسم اور بلاد کے مختلف ہونے سے مختلف ہوتا ہے دن جتنا گھٹتا ہے سایہ بڑھتا جاتا ہے اور دن جتنا بڑھتا ہے سایہ کم ہوتا جاتا ہے یعنی جاڑوں میں زیادہ ہوتا ہے اور گرمیوں میں کم اور ان شہروں میں کہ خط استوا کے قریب ہیں واقع ہیں کم ہوتا ہے بلکہ بعض جگہ بعض موسم میں بالکل ہوتا ہی نہیں جب آفتاب بالکل سمت راس پہ ہوتا ہے چنانچہ موسم سرما ماہ دسمبر میں ہمارے ملک کے عرض البلد پر کہ ۲۸ درجہ کے قریب پر واقع ہے ساڑھے آٹھ قدم سے زائد یعنی سوائے کے قریب سایہ اصلی ہو جاتا ہے اور مکہ معظمہ میں جو ۲۱ درجہ پر واقع ہے ان دنوں میں ۷ قدم سے کچھ ہی زائد ہوتا ہے اس سے زائد پھر نہیں ہوتا ہے اُسی طرح موسم گرما میں مکہ معظمہ میں ۲۷ مئی سے ۳۰ مئی تک دوپہر کے وقت بالکل سایہ نہیں ہوتا اس کے بعد پھر وہ سایہ الٹا ظاہر ہوتا ہے یعنی سایہ جو شمال کو پڑتا تھا اب مکہ معظمہ میں جنوب کو ہوتا ہے اور ۲۲ جون تک پاؤ قدم تک بڑھ کر پھر گھٹتا ہے یہانتک کہ پندرہ جولائی سے ۱۸ جولائی تک پھر معدوم ہو جاتا ہے اس کے بعد پھر شمال کی طرف ظاہر ہوتا ہے اور ہمارے ملک میں نہ کبھی جنوب میں پڑتا ہے نہ کبھی معدوم ہوتا ہے بلکہ سب سے کم سایہ ۲۲ جون کو نصف قدم باقی رہتا ہے (از افادات رضویہ) فائدہ آفتاب ڈھلنے کی پہچان یہ ہے کہ برابر زمین میں ہموار لکڑی اس طرح سیدھی نصب کریں کہ مشرق یا مغرب کو اصلاً نہ جھکی ہو آفتاب جتنا بلند ہوتا جائے گا اس لکڑی کا سایہ کم ہوتا جائیگا جب کم ہونا موقوف ہو جائے تو اس وقت خط نصف النہار پہ پہنچا اور اس وقت کا سایہ سایہ اصلی ہے

اس کے بعد بڑھنا شروع ہوگا اور یہ دلیل ہے کہ خط نصف النہار سے متجاوز ہوا اب ظہر کا وقت ہوا یہ ایک تخمینہ ہے اس لیے کہ سایہ کا کم و بیش ہونا خصوصاً موسم گرما میں جلد متمیز نہیں ہوتا اس سے بہتر طریقہ خط نصف النہار کا ہے کہ ہموار زمین میں نہایت صحیح کمپاس سے سوئی کی سیدھ پر خط نصف النہار کھینچ دیں اور ان ملکوں میں اس خط کے جنوبی کنارے پر کوئی مخروطی شکل کی نہایت باریک نوکدار لکڑی خوب سیدھی نصب کریں کہ شرق یا غرب کو اصلاً نہ جھکی ہو اور وہ خط نصف النہار اس کے قاعدے کے عین وسط میں ہو جب اس کی نوک کا سایہ اس خط پر منطبق ہو ٹھیک دوپہر ہوگیا جب بال برابر پورب کو جھکے دوپہر ڈھل گیا ظہر کا وقت آگیا وقت عصر بعد ختم ہونے وقت ظہر کے یعنی سوا سایہ اصلی کے دو مثل سایہ ہونے سے آفتاب ڈوبنے تک ہے۔ (متون) فائدہ ان بلاد میں وقت عصر کم از کم ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ۲ گھنٹے ۶ منٹ ہے اس کی تفصیل یہ ہے ۲۴ اکتوبر تحویل عقرب سے آخر ماہ تک ایک گھنٹہ ۳۶ منٹ پھر یکم نومبر سے ۱۸ فروری یعنی پونے چار مہینے تک تقریباً ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ سال میں یہ سب سے چھوٹا وقت عصر ہے ان بلاد میں عصر کا وقت کبھی اس سے کم نہیں ہوتا پھر ۱۹ فروری تحویل حوت سے ختم ماہ تک ایک گھنٹہ ۳۶ منٹ پھر مارچ کے ہفتہ اوّل میں ایک گھنٹہ ۳۷ منٹ ہفتہ دوم میں ایک گھنٹہ ۳۸ منٹ ہفتہ سوم میں ایک گھنٹہ ۴۰ منٹ پھر ۲۱ مارچ تحویل حمل سے آخر ماہ تک ایک گھنٹہ ۴۱ منٹ پھر اپریل کے ہفتہ اوّل میں ایک گھنٹہ ۴۳ منٹ دوسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ ۴۵ منٹ تیسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ ۴۸ منٹ پھر ۲۰-۲۱ اپریل تحویل ثور سے آخر ماہ تک ایک گھنٹہ ۵۰ منٹ پھر مئی کے ہفتہ اوّل میں ایک گھنٹہ ۵۳ منٹ ہفتہ دوم میں ایک گھنٹہ ۵۵ منٹ ہفتہ سوم میں ایک گھنٹہ ۵۸ منٹ پھر ۲۲ و ۲۳ مئی تحویل جوزا سے آخر ماہ تک دو گھنٹے ایک منٹ پھر جون کے پہلے ہفتہ میں دو گھنٹے ۳ منٹ ہفتہ دوم میں دو گھنٹے ۴ منٹ ہفتہ سوم میں دو گھنٹے ۵ منٹ پھر ۲۲ جون تحویل سرطان سے آخر ماہ تک ۲ گھنٹے ۶ منٹ

پھر ہفتہ اوّل جولائی میں دو گھنٹے ۵ منٹ دوسرے ہفتہ میں ۲ گھنٹے ۴ منٹ تیسرے
ہفتہ میں ۲ گھنٹے ۲ منٹ پھر ۲۳ جولائی تحویل اسد کو ۲ گھنٹے ایک منٹ اس کے بعد سے
آخر ماہ تک ۲ گھنٹے پھر اگست کے پہلے ہفتہ میں ایک گھنٹہ ۵۸ منٹ دوسرے ہفتہ
میں ایک گھنٹہ ۵۵ منٹ تیسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ ۵۱ منٹ پھر ۲۳ و ۲۴ اگست
تحویل سنبلہ کو ایک گھنٹہ ۵۰ منٹ پھر اس کے بعد سے آخر ماہ تک ایک گھنٹہ ۴۸ منٹ
پھر ہفتہ اوّل ستمبر میں ایک گھنٹہ ۴۶ منٹ دوسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ ۴۴ منٹ۔
تیسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ ۴۲ منٹ پھر ۲۳-۲۴ ستمبر تحویل میزان میں ایک گھنٹہ ۴۱
منٹ پھر اس کے بعد آخر ماہ تک ایک گھنٹہ ۴۰ منٹ پھر ہفتہ اوّل (اکتوبر میں) ایک گھنٹہ
۳۹ منٹ ہفتہ دوم میں ایک گھنٹہ ۳۸ منٹ ہفتہ سوم میں ۲۳ اکتوبر تک ایک گھنٹہ ۳۷ منٹ
غروب آفتاب سے بیشتر وقت عصر شروع ہوتا ہے (افادات رضویہ) **وقت مغرب** غروب
آفتاب سے غروب شفق تک ہے (متون) **مسئلہ** شفق ہمارے مذہب میں اُس
سپیدی کا نام ہے جو جانب مغرب میں سرخی ڈوبنے کے بعد جنوباً شمالاً صبح صادق کی طرح
پھیلی ہوئی رہتی ہے (ہدایہ شرح وقایہ عالمگیری افادات رضویہ) اور یہ وقت ان شہروں میں کم سے
کم ایک گھنٹہ ۱۸ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ ہوتا ہے (فتاویٰ رضویہ)
فقیر نے بھی اس کا بکثرت تجربہ کیا فائدہ ہر روز کے صبح اور مغرب دونوں کے وقت برابر ہوتے
ہیں۔ **وقت عشا و وتر** غروب سپیدی مذکور سے طلوع فجر تک ہے اس جنوباً شمالاً پھیلی
ہوئی سپیدی کے بعد جو سپیدی شرقاً غرباً طویل باقی رہتی ہے اس کا کچھ اعتبار نہیں وہ جانب
شرق میں صبح کاذب کی مثل ہے **مسئلہ** اگرچہ عشا و وتر کا وقت ایک ہے مگر باہم ان میں
ترتیب فرض ہے کہ عشا سے پہلے وتر کی نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں البتہ بھول کر اگر وتر پہلے
پڑھ لیے یا بعد کو معلوم ہوا کہ عشا کی نماز بے وضو پڑھی تھی اور وتر وضو کے ساتھ تو وتر ہو گئے
(درمختار عالمگیری) **مسئلہ** جن شہروں میں عشا کا وقت ہی نہ آئے کہ شفق ڈوبتے ہی یا ڈوبنے

سے پہلے فجر طلوع کر آئے (جیسے بلغاریہ و لندن کہ ان جگہوں میں ہر سال چالیس راتیں ایسی ہوتی ہیں کہ عشاء کا وقت آتا ہی نہیں اور بعض دنوں میں سکنڈوں اور منٹوں کے لئے ہوتا ہے) تو وہاں والوں کو چاہیے کہ ان دنوں کی عشا و وتر کی قضا پڑھیں (درمختار ردالمحتار)

**اوقات مستحبہ** فجر میں تاخیر مستحب ہے یعنی اسفار میں (جب خوب اُجالا ہو یعنی زمین روشن ہوجائے) شروع کرے مگر ایسا وقت ہونا مستحب ہے کہ چالیس سے ساٹھ آیت تک ترتیل کے ساتھ پڑھ سکے پھر سلام پھیرنے کے بعد اتنا وقت باقی رہے کہ اگر نماز میں فساد ظاہر ہو تو طہارت کر کے ترتیل کے ساتھ چالیس سے ساٹھ آیت تک دوبارہ پڑھ سکے اور اتنی تاخیر مکروہ ہے کہ طلوع آفتاب کا شک ہوجائے (درمختار ردالمحتار عالمگیری) **مسئلہ** حاجیوں کے لیے مزدلفہ میں نہایت اوّل وقت فجر پڑھنا مستحب ہے (عالمگیری) **مسئلہ** عورتوں کے لیے ہمیشہ فجر کی نماز غلس (یعنی اول وقت) میں مستحب ہے اور باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے کہ مردوں کی جماعت کا انتظار کریں جب جماعت ہوچکے تو پڑھیں (درمختار) **مسئلہ** جاڑوں کی ظہر میں جلدی مستحب ہے گرمی کے دنوں میں تاخیر مستحب ہے خواہ تنہا پڑھے یا جماعت کے ساتھ ہاں گرمیوں میں ظہر کی جماعت اوّل وقت میں ہوتی ہو تو مستحب وقت کے لیے جماعت کا ترک جائز نہیں موسم ربیع جاڑوں کے حکم میں ہے اور خریف گرمیوں کے حکم میں (درمختار ردالمحتار عالمگیری) **مسئلہ** جمعہ کا وقت مستحب وہی ہے جو ظہر کے لیئے ہے (بحر) **مسئلہ** عصر کی نماز میں ہمیشہ تاخیر مستحب ہے مگر نہ اتنی تاخیر کہ خود قرص آفتاب میں زردی آجائے کہ اس پر بے تکلف بے غبار و بخار نگاہ قائم ہونے لگے دھوپ کی زردی کا اعتبار نہیں (عالمگیری درمختار وغیرہما) **مسئلہ** بہتر یہ ہے کہ ظہر مثل اوّل میں پڑھیں اور عصر مثل ثانی کے بعد (غنیہ) **مسئلہ** تجربہ سے ثابت ہوا کہ قرص آفتاب میں یہ زردی اُسوقت آجاتی ہے جب غروب میں بیس منٹ باقی رہتے ہیں تو اُسی قدر وقت کراہت ہے یونہی بعد طلوع بیس منٹ کے بعد جواز نماز کا وقت ہو جاتا ہے (فتاوی رضویہ) **مسئلہ** تاخیر سے مراد یہ ہے کہ وقت مستحب کے دو حصے کیے جائیں

پچھلے حصہ میں ادا کریں (بحرالرائق) **مسئلہ** عصر کی نماز وقت مستحب میں شروع کی تھی مگر اتنا طول دیا کہ وقت مکروہ آگیا تو اس میں کراہت نہیں (بحر عالمگیری درمختار) **مسئلہ** روزِ ابر کے سوا مغرب میں ہمیشہ تعجیل مستحب ہے اور دو رکعت سے زائد کی تاخیر مکروہ تنزیہی اور اگر بغیر عذر سفر و مرض وغیرہ اتنی تاخیر کی کہ ستارے گتھ گئے تو مکروہ تحریمی (درمختار عالمگیری فتاوی رضویہ) **مسئلہ** عشا میں تہائی رات تک تاخیر مستحب ہے اور آدھی رات تک تاخیر مباح۔ یعنے جبکہ آدھی رات ہونے سے پہلے فرض پڑھ چکے اور اتنی تاخیر کہ رات ڈھل گئی مکروہ ہے کہ باعث تقلیل جماعت ہے (بحر درمختار) **مسئلہ** نماز عشا سے پہلے سونا اور بعد نماز عشا دُنیا کی باتیں کرنا قصے کہانی کہنا سننا مکروہ ضروری باتیں اور تلاوت قرآن مجید اور ذکر اور دینی مسائل اور صالحین کے قصے اور مہمان سے بات چیت کرنے میں حرج نہیں۔ یوہیں طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ذکرِ الٰہی کے سوا ہر بات مکروہ ہے (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** جو شخص جاگنے پر اعتماد رکھتا ہو اس کو آخر رات میں وتر پڑھنا مستحب ہے ورنہ سونے سے قبل پڑھ لے پھر اگر پچھلے کو آنکھ کھلی تو تہجد پڑھے وتر کا اعادہ جائز نہیں (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** ابر کے دن عشا و عصر میں تعجیل مستحب ہے اور باقی نمازوں میں تاخیر (متون) **مسئلہ** سفر وغیرہ کسی عذر کی وجہ سے دو نمازوں کا ایک وقت میں جمع کرنا حرام ہے خواہ یوں ہو کہ دوسری کو پہلی ہی کے وقت میں پڑھے یا یوں کہ پہلی کو اس قدر مؤخر کرے کہ اس کا وقت جاتا رہے اور دوسری کے وقت میں پڑھے مگر اس دوسری صورت میں پہلی نماز ذمہ سے ساقط ہو گئی کہ بصورت قضا پڑھ لی اگرچہ نماز کے قضا کرنے کا گناہ کبیرہ سر پہ ہوا اور پہلی صورت میں تو دوسری نماز ہوگی ہی نہیں اور فرض ذمہ پر باقی ہے ہاں اگر عذر سفر و مرض وغیرہ سے صورۃً جمع کرے کہ پہلی کو اس کے آخر وقت میں اور دوسری کو اس کے اوّل وقت میں پڑھے کہ حقیقۃً دونوں اپنے اپنے وقت میں واقع ہوں تو کوئی حرج نہیں (عالمگیری مع زیادۃ التفصیل) **مسئلہ** عرفہ و مزدلفہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں کہ عرفہ میں ظہر و عصر وقت ظہر میں پڑھی جائیں

اور مزدلفہ میں مغرب و عشا وقت عشا میں (عالمگیری) **اوقات مکروہہ** طلوع و غروب و نصف النہار ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں نہ فرض نہ واجب نہ نفل نہ ادا نہ قضا یوہیں سجدہ تلاوت و سجدہ سہو بھی ناجائز ہے البتہ اس روز اگر عصر کی نماز نہیں پڑھی تو اگرچہ آفتاب ڈوبتا ہو پڑھ لے مگر اتنی تاخیر کرنا حرام ہے۔ حدیث میں اس کو منافق کی نماز فرمایا طلوع سے مراد آفتاب کا کنارہ ظاہر ہونے سے اسوقت تک ہے کہ اس پر نگاہ خیرہ ہونے لگے جس کی مقدار کنارہ چمکنے سے ۲۰ منٹ تک ہے اور اس وقت سے کہ آفتاب پر نگاہ ٹھہرنے لگے ڈوبنے تک غروب ہے یہ وقت بھی ۲۰ منٹ ہے نصف النہار سے مراد نصف النہار شرعی سے نصف النہار حقیقی یعنی آفتاب ڈھلنے تک ہے جس کو ضحوۂ کبرے کہتے ہیں یعنی طلوع فجر سے غروب آفتاب تک آج جو وقت ہے اس کے برابر برابر دو حصے کریں پہلے حصہ کے ختم پر ابتدائے نصف النہار شرعی ہے اور اسوقت سے آفتاب ڈھلنے تک وقت استوا و ممانعت ہر نماز ہے (عالمگیر درمختار فتاوی رضویہ) **مسئلہ** عوام اگر صبح کی نماز آفتاب نکلنے کے وقت پڑھیں تو منع نہ کیا جائے[1] (درمختار) **مسئلہ** جنازہ اگر اوقات ممنوعہ میں لایا گیا تو اسی وقت پڑھیں کوئی کراہت نہیں۔ کراہت اس صورت میں ہے کہ پیشتر سے طیار موجود ہے اور تاخیر کی یہاں تک کہ وقت کراہت آگیا (عالمگیری درمختار) **مسئلہ** ان اوقات میں آیت سجدہ پڑھی تو بہتر یہ ہے کہ سجدہ میں تاخیر کرے یہاں تک کہ وقت کراہت جاتا رہے اور اگر وقت مکروہ ہی میں کر لیا تو بھی جائز ہے اور اگر وقت غیر مکروہ میں پڑھی تھی تو وقت مکروہ میں سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے (علمگیری) **مسئلہ** ان اوقات میں قضا نماز ناجائز ہے اور اگر قضا شروع کر لی تو واجب ہے کہ توڑ دے اور وقت غیر مکروہ میں پڑھے اور توڑی نہیں اور پڑھ لی تو فرض ساقط ہو جائیگا اور گنہگار ہوگا (علمگیری درمختار) **مسئلہ** کسی نے خاص ان اوقات میں نماز پڑھنے کی نذر مانی یا مطلقاً نماز پڑھنے کی منت مانی دونوں صورتوں میں ان اوقات

[1] مگر بعد نماز کہدیا جائے نہ ہوئی آفتاب بلند ہونے کے بعد پھر پڑھیں ۱۲

میں اُس نذر کا پورا کرنا جائز نہیں بلکہ وقت کامل میں اپنی منت پوری کرے (درمختار عالمگیری)
**مسئلہ** ان وقتوں میں نفل نماز شروع کی تو وہ نماز واجب ہو گئی مگر اس وقت پڑھنا جائز نہیں لہذا واجب ہے کہ توڑ دے اور وقت کامل میں قضا کرے اور اگر پوری کر لی تو گنہگار ہوا اور اب قضا واجب نہیں (غنیہ درمختار) **مسئلہ** جو نماز وقت مُباح یا مکروہ میں شروع کر کے فاسد کر دی تھی اس کو بھی ان اوقات میں پڑھنا ناجائز ہے (درمختار) **مسئلہ** ان اوقات میں تلاوت قرآن مجید بہتر نہیں بہتر یہ ہے کہ ذکر و درود شریف میں مشغول رہے (درمختار) **مسئلہ** بارہ وقتوں میں نوافل پڑھنا منع ہے اور اُن کے بعض یعنی ۶ و ۱۲ میں فرائض و واجبات و نماز جنازہ وسجدہ تلاوت کی بھی ممانعت ہے (۱) طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک کہ اس درمیان میں سوا دو رکعت سنت فجر کے کوئی نفل نماز جائز نہیں۔
**مسئلہ** اگر کوئی شخص طلوع فجر سے پیشتر نماز نفل پڑھ رہا تھا ایک رکعت پڑھ چکا تھا کہ فجر طلوع کر آئی تو دوسری بھی پڑھ کر پوری کر لے اور یہ دونوں رکعتیں سنت فجر کے قائمقام نہیں ہو سکتیں اور اگر چار رکعت کی نیت کی تھی اور ایک رکعت کے بعد طلوع فجر ہوا اور چاروں رکعتیں پوری کر لیں تو پچھلی دو رکعتیں سنت فجر کے قائمقام ہو جائیں گی (عالمگیری)
**مسئلہ** نماز فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک اگرچہ وقت وسیع باقی ہو اگرچہ سنت فجر فرض سے پہلے نہ پڑھی تھی اور اب پڑھنا چاہتا ہو جائز نہیں (عالمگیری ردالمحتار) **مسئلہ** فرض سے پیشتر سنت فجر شروع کر کے فاسد کر دی تھی اور اب فرض کے بعد اس کی قضا پڑھنا چاہتا ہے یہ بھی جائز نہیں (عالمگیری) (۲) اپنے مذہب کی جماعت کے لیے اقامت ہوئی تو اقامت سے ختم جماعت تک نفل و سنت پڑھنا مکروہ تحریمی ہے البتہ اگر نماز فجر قائم ہو چکی اور جانتا ہے کہ سنت پڑھے گا جب بھی جماعت مل جائے گی اگرچہ قعدہ میں شرکت ہو گی تو حکم ہے کہ جماعت سے الگ اور دُور سنت فجر پڑھ کر شریک جماعت ہو اور جو جانتا ہے کہ سنت میں مشغول ہو گا تو جماعت جاتی رہے گی اور سنت کے خیال سے جماعت ترک کی یہ ناجائز و گناہ ہے۔

اور باقی نمازوں میں اگرچہ جماعت ملنا معلوم ہو سنتیں پڑھنا جائز نہیں (عالمگیری درمختار)
(۳) نماز عصر سے آفتاب زرد ہونے تک نفل منع ہے نفل نماز شروع کر کے توڑ دی تھی
اس کی قضا بھی اس وقت منع ہے اور پڑھ لی تو ناکافی ہے قضا اس کے ذمہ سے ساقط نہ ہوئی
(درمختار عالمگیری) (۴) غروب آفتاب سے فرض مغرب تک (عالمگیری درمختار) مگر امام ابن الہمام نے دو
رکعت خفیف کا استثنا فرمایا (۵) جس وقت امام اپنی جگہ خطبہ جمعہ کے لیے کھڑا ہوا اس وقت
سے فرض جمعہ ختم ہونے تک نماز نفل مکروہ ہے یہاں تک کہ جمعہ کی سنتیں بھی (درمختار) (۶) عین
خطبہ کے وقت اگرچہ پہلا ہو یا دوسرا اور جمعہ کا ہو یا خطبہ عیدین یا کسوف و استسقا و حج و نکاح
کا ہو ہر نماز حتیٰ کہ قضا بھی ناجائز ہے مگر صاحب ترتیب کے لیے خطبہ جمعہ کے وقت قضا کی اجازت
ہے (درمختار) **مسئلہ** جمعہ کی سنتیں شروع کی تھیں کہ امام خطبہ کے لیے اپنی جگہ سے اٹھا چاروں
رکعتیں پوری کر لے (عالمگیری) (۷) نماز عیدین سے پیشتر نفل مکروہ ہے خواہ گھر میں پڑھے یا عیدگاہ
و مسجد میں (عالمگیری درمختار) (۸) نماز عیدین کے بعد نفل مکروہ ہے جبکہ عیدگاہ یا مسجد میں
پڑھے گھر میں پڑھنا مکروہ نہیں (عالمگیری درمختار) (۹) عرفات میں جو ظہر و عصر ملا کر پڑھتے ہیں ان
کے درمیان میں اور بعد میں بھی نفل و سنت مکروہ ہے (۱۰) مزدلفہ میں جو مغرب و عشا جمع کیے
جاتے ہیں فقط ان کے درمیان میں نفل و سنت پڑھنا مکروہ ہے بعد میں مکروہ نہیں (عالمگیری
درمختار) (۱۱) فرض کا وقت تنگ ہو تو ہر نماز یہاں تک کہ سنت فجر و ظہر مکروہ ہے (۱۲) جس
بات سے دل بٹے اور دفع کر سکتا ہو اسے بے دفع کیے ہر نماز مکروہ ہے مثلاً پاخانے یا پیشاب
یا ریاح کا غلبہ ہو مگر جب وقت جاتا ہو تو پڑھ لے پھر پھیرے (عالمگیری وغیرہ) یوہیں کھانا
سامنے آگیا اور اس کی خواہش ہو غرض کوئی ایسا امر درپیش ہو جس سے دل بٹے خشوع میں
فرق آئے ان وقتوں میں بھی نماز پڑھنا مکروہ ہے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** فجر اور ظہر کے پورے
وقت اول سے آخر تک بلا کراہت ہیں (بحر الرائق) یعنی یہ نمازیں اپنے وقت کے
جس حصے میں پڑھی جائیں اصلا مکروہ نہیں۔

# اذان کا بیان

قال اللہ تعالیٰ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ - اس سے اچھی کس کی بات جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور یہ کہے کہ میں مسلمانوں میں ہوں - امیرالمؤمنین فاروق اعظم اور عبداللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اذان خواب میں تعلیم ہوئی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ خواب حق ہے اور عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا جاؤ بلال کو تلقین کرو وہ اذان کہیں کہ وہ تم سے زیادہ بلند آواز ہیں اس حدیث کو ابوداؤد ترمذی و ابن ماجہ و دارمی نے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ اذان کے وقت کانوں میں انگلیاں کر لو کہ اس کے سبب آواز بلند ہو گی اس حدیث کو ابن ماجہ نے عبدالرحمٰن بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا اذان کہنے کی بہت بڑی بڑی فضیلتیں احادیث میں مذکور ہیں بعض فضائل ذکر کئے جاتے ہیں **حدیث ۱** - مسلم و احمد و ابن ماجہ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مؤذنوں کی گردنیں قیامت کے دن سب سے زیادہ دراز ہوں گی - علامہ عبدالرؤف مناوی تیسیر میں فرماتے ہیں یہ حدیث متواتر ہے اور حدیث کے معنی یہ بیان فرماتے ہیں کہ مؤذن رحمت الٰہی کے بہت امیدوار ہونگے کہ جس کو جس چیز کی امید ہوتی ہے اس کی طرف گردن دراز کرتا ہے یا اس کے یہ معنی ہیں کہ ان کو ثواب بہت ہے اور بعضوں نے کہا یہ کنایہ ہے اس سے کہ شرمندہ نہ ہوں گے اس لئے کہ جو شرمندہ ہوتا ہے اس کی گردن جھک جاتی ہے **حدیث ۲** - امام احمد ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مؤذن کی جہاں تک آواز پہنچتی ہے اس کے لیے بخشش کر دی جاتی ہے اور ہر تر و خشک جس نے اس کی آواز سنی اس کی تصدیق کرتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ہر تر و خشک جس نے آواز سنی اس کے

لیے گواہی دے گا دوسری روایت میں ہے ہر ڈھیلا اور پتھر اس کے لئے گواہی دے گا۔
**حدیث ۳**۔ بخاری و مسلم و مالک و ابوداؤد و ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اذان کہی جاتی ہے شیطان گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے یہاں تک کہ اذان کی آواز اُسے نہ پہنچے جب اذان پوری ہوجاتی ہے چلا آتا ہے پھر جب اقامت کہی جاتی ہے بھاگ جاتا ہے جب پوری ہولیتی ہے آجاتا ہے اور خطرہ ڈالتا ہے کہتا ہے فلاں بات یاد کر فلاں بات یاد کر وہ جو پہلے یاد نہ تھی یہاں تک کہ آدمی کو یہ نہیں معلوم ہوتا کہ کتنی پڑھی **حدیث ۴**۔ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں شیطان جب اذان سنتا ہے اتنی دُور بھاگتا ہے جیسے روحا اور روحا مدینہ سے چھتیس ۳۶ میل کے فاصلہ پر ہے **حدیث ۵**۔ طبرانی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذان دینے والا کہ طالب ثواب ہے اُس شہید کی مثل ہے کہ خون میں آلودہ ہے اور جب مرے گا قبر میں اُس کے بدن میں کیڑے نہ پڑیں گے **حدیث ۶**۔ امام بخاری اپنی تاریخ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مؤذن اذان کہتا ہے رب عزوجل اپنا دستِ قدرت اُس کے سر پر رکھتا ہے اور یونہی رہتا ہے یہاں تک کہ اذان سے فارغ ہو اور اُس کی مغفرت کر دی جاتی ہے جہاں تک آواز پہنچے جب وہ فارغ ہوجاتا ہے رب عزوجل فرماتا ہے میرے بندہ نے سچ کہا اور تو نے حق گواہی دی لہذا تجھے بشارت ہو **حدیث ۷**۔ طبرانی صغیر میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم جس بستی میں اذان کہی جائے اللہ تعالےٰ اپنے عذاب سے اُس دن اُسے امن دیتا ہے **حدیث ۸**۔ طبرانی معقل بن یسار رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم جس قوم میں صبح کو اذان ہوئی اُن کے لیے اللہ کے عذاب سے شام تک امان ہے اور جن میں شام کو اذان ہوئی ان کے

لیے اللہ کے عذاب سے صبح تک امان ہے **حدیث ۹** - ابویعلی مسند میں اُبیّ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم میں جنّت میں گیا اُس میں موتی کے گنبد دیکھے اُس کی خاک مشک کی ہے فرمایا اے جبریل یہ کس کے لیے ہے عرض کی حضور کی اُمّت کے مؤذنوں اور اماموں کے لیے **حدیث ۱۰** - امام احمد ابوسعید رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان کہنے میں کتنا ثواب ہے تو اس پر باہم تلوار چلتی **حدیث ۱۱** ترمذی و ابن ماجہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم جس نے سات برس ثواب کے لئے اذان کہی اللہ تعالےٰ اس کے لئے نار سے براءت لکھ دیگا **حدیث ۱۲** - ابن ماجہ و حاکم ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم جس نے بارہ برس اذان کہی اُس کے لئے جنّت واجب ہوگئی اور ہر روز اُس کی اذان کے بدلے ساٹھ نیکیاں اور اقامت کے بدلے تیس نیکیاں لکھی جائیں گی —

**حدیث ۱۳** - بیہقی کی روایت ثوبان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے یوں ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس نے سال بھر اذان پر محافظت کی اُس کے لئے جنّت واجب ہوگئی **حدیث ۱۴** بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس نے پانچ نمازوں کی اذان ایمان کی بنا پر ثواب کے لئے کہی اس کے جو گناہ پہلے ہوئے ہیں معاف ہو جائیں گے اور جو اپنے ساتھیوں کی پانچ نمازوں میں امامت کرے ایمان کی بنا پر ثواب کے لئے اُس کے جو گناہ پیشتر ہوئے معاف کر دئے جائیں گے **حدیث ۱۵** - ابن عساکر انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو سال بھر اذان کہے اور اس پر اُجرت طلب نہ کرے قیامت کے دن بلایا جائیگا اور جنّت کے دروازہ پر کھڑا کیا جائیگا اور اس سے کہا جائیگا جس کے لئے تو چاہے شفاعت کر **حدیث ۱۶** - خطیب و ابن عساکر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے

ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مؤذنوں کا حشر یوں ہوگا کہ جنت کی اونٹنیوں پر سوار ہوں گے ان کے آگے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہونگے سب کے سب بلند آواز سے اذان کہتے آئیں گے لوگ اُن کی طرف نظر کریں گے پوچھیں گے یہ کون لوگ ہیں کہا جائیگا یہ اُمت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مؤذن ہیں لوگ خوف میں ہیں اور اُن کو خوف نہیں لوگ غم میں ہیں ان کو غم نہیں **حدیث ۱۷**- ابوالشیخ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اذان کہی جاتی ہے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دُعا قبول ہوتی ہے جب اقامت کا وقت ہوتا ہے دُعا رد نہیں کی جاتی ابوداؤد و ترمذی کی روایت انھیں سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذان و اقامت کے درمیان دُعا رد نہیں کی جاتی **حدیث ۱۸**- دارمی و ابوداؤد نے سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں دو دُعائیں رد نہیں ہوتیں یا بہت کم رد ہوتی ہیں اذان کے وقت اور جہاد کی شدت کے وقت **حدیث ۱۹**- ابوالشیخ نے روایت کی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اے ابن عباس اذان کو نماز سے تعلق ہے تو تم میں کوئی شخص اذان نہ کہے مگر حالت طہارت میں **حدیث ۲۰**- ترمذی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم لَا یُؤَذِّنُ اِلَّا مُتَوَضِّئٌ کوئی شخص اذان نہ دے مگر باوضو **حدیث ۲۱**- بخاری و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و احمد جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو اذان سُن کر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَ الصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَ الْفَضِیْلَۃَ وَ ابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی **حدیث ۲۲**- امام احمد و ابوداؤد و ترمذی و نسائی کی روایت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہے کہ مؤذن کا جواب دے پھر مجھ پر درود پڑھے پھر وسیلہ کا سوال کرے **حدیث ۲۳**- طبرانی کی روایت میں ابن عباس

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وَاجْعَلْنَا فِیْ شَفَاعَتِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بھی ہے **حدیث ۲۴**۔
طبرانی کبیر میں کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا
جب تو اذان سُننے تو اللہ کے داعی کا جواب دے **حدیث ۲۵**۔ ابن ماجہ ابوہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مؤذن کو اذان
کہتے سنو تو وہ جو کہتا ہے تم بھی کہو **حدیث ۲۶**۔ فرماتے ہیں کہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
مؤمن کو بدبختی و نامرادی کے لیے کافی ہے کہ مؤذن کو تکبیر کہتے سُنے اور اجابت نہ کرے **حدیث**
۲۷۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظلم ہے پورا ظلم اور کفر ہے اور نفاق ہے یہ کہ اللہ
کے منادی کو اذان کہتے سُنے اور نہ حاضر ہو یہ دونوں حدیثیں طبرانی نے معاذ بن انس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کیں۔ اذان کے جواب کا نہایت عظیم ثواب ہے **حدیث ۲۸**۔ ابوالشیخ
کی روایت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے اس کی مغفرت ہو جائیگی **حدیث ۲۹**
ابن عساکر نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے گروہ زناں جب
تم بلال کو اذان و اقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے
لیے ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکی لکھے گا اور ہزار درجے بلند فرمائے گا اور ہزار گناہ محو کریگا
عورتوں نے عرض کی یہ تو عورتوں کے لیے ہے مردوں کے لیے کیا ہے فرمایا مردوں کے لیے
دُونا **حدیث ۳۰** طبرانی کی روایت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے کہ عورتوں کے لیے
ہر کلمہ کے مقابل دس لاکھ درجے بلند کیے جائیں گے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کی یہ
عورتوں کے لیے ہے مردوں کے لیے کیا ہے فرمایا مردوں کے لیے دُونا **حدیث ۳۱** حاکم و ابونعیم
ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نے فرمایا مؤذن کو نماز پڑھنے والے پر دوسو بیس
حسنہ زیادہ ہے مگر وہ جو اس کی مثل کہے اور اگر اقامت کہے تو ایک سو چالیس نیکی ہے مگر وہ
جو اس کی مثل کہے **حدیث ۳۲**۔ صحیح مسلم میں امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اوی
کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مؤذن اذان دے تو جو شخص اُس کی مثل کہے اور جب

وہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے تو یہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے جنت میں داخل ہوگا حدیث ۳۳۔ ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ نے روایت کی زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں نماز فجر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اذان کہنے کا مجھے حکم دیا میں نے اذان کہی بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اقامت کہنی چاہی فرمایا صدائی نے اذان کہی اور جو اذان دے وہی اقامت کہے **مسائل فقہیہ** اذان عرف شرع میں ایک خاص قسم کا اعلان ہے جس کے لیے الفاظ مقرر ہیں الفاظ اذان یہ ہیں اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ **مسئلہ** فرض پنجگانہ کہ انہیں میں جمعہ بھی ہے جب جماعت مستحبہ کے ساتھ مسجد میں وقت پر ادا کیے جائیں تو ان کے لیے اذان سنت مؤکدہ ہے اور اس کا حکم مثل واجب ہے کہ اگر اذان نہ کہی تو وہاں کے سب لوگ گنہگار ہوں گے یہاں تک کہ امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر کسی شہر کے سب لوگ اذان ترک کردیں تو میں ان سے قتال کروں گا اور اگر ایک شخص چھوڑ دے تو اسے ماروں گا اور قید کروں گا (خانیہ وہندیہ ودرمختار وردالمحتار) **مسئلہ** مسجد میں بلا اذان واقامت جماعت پڑھنا مکروہ ہے (عالمگیری) **مسئلہ** قضا نماز مسجد میں پڑھے تو اذان نہ کہے۔ اگر کوئی شخص شہر میں گھر میں نماز پڑھے اور اذان نہ کہے تو کراہت نہیں کہ وہاں کی مسجد کی اذان اس کے لیے کافی ہے اور کہہ لینا مستحب ہے (ردالمحتار) **مسئلہ** گاؤں میں مسجد ہے کہ اس میں اذان واقامت ہوتی ہے تو وہاں گھر میں نماز پڑھنے والے کا وہی حکم ہے جو شہر میں ہے اور مسجد نہ ہو تو اذان واقامت میں اس کا حکم مسافر کا سا ہے (عالمگیری) **مسئلہ** اگر بیرون شہر وقریہ باغ یا کھیتی وغیرہ میں ہے اور وہ جگہ قریب ہے تو گاؤں یا شہر کی اذان کفایت کرتی ہے پھر بھی اذان کہہ لینا بہتر ہے اور جو قریب نہ ہو تو کافی نہیں۔ قریب کی حد یہ ہے کہ یہاں کی اذان کی آواز وہاں تک پہنچتی ہو (عالمگیری) **مسئلہ**

لوگوں نے مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھی بعد کو معلوم ہوا کہ وہ نماز صحیح نہ ہوئی تھی اور وقت باقی ہے تو اُسی مسجد میں جماعت سے پڑھیں اور اذان کا اعادہ نہیں اور فصل طویل نہ ہو تو اقامت کی بھی حاجت نہیں اور زیادہ وقفہ ہوا تو اقامت کہے اور وقت جاتا رہا تو غیر مسجد میں اذان و اقامت کے ساتھ پڑھیں (ردالمحتار، عالمگیری مع افادات رضویہ) **مسئلہ** جماعت بھر کی نماز قضا ہوگئی تو اذان و اقامت سے پڑھیں اور اکیلا بھی قضا کے لیے اذان و اقامت کہہ سکتا ہے جب کہ جنگل میں تنہا ہو ورنہ قضا کا اظہار گناہ ہے ولہٰذا مسجد میں قضا پڑھنا مکروہ ہے اور اگر پڑھے تو اذان نہ کہے اور وتر کی قضا میں دُعائے قنوت کے وقت رفع یدین نہ کرے ہاں اگر ایسے سبب سے قضا ہوگئی جس میں وہاں کے تمام مسلمان مبتلا ہوگئے تو اگرچہ مسجد میں پڑھیں اذان کہیں (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار مع تنقیح از افادات رضویہ) **مسئلہ** اہل جماعت سے چند نمازیں قضا ہوئیں تو پہلی کے لیے اذان و اقامت دونوں کہیں اور باقیوں میں اختیار ہے خواہ دونوں کہیں یا صرف اقامت پر اکتفا کریں اور دونوں کہنا بہتر یہ اُس صورت میں ہے کہ ایک مجلس میں وہ سب پڑھیں اور اگر مختلف اوقات میں پڑھیں تو ہر مجلس میں پہلی کے لیے اذان کہیں (عالمگیری) **مسئلہ** وقت ہونے کے بعد اذان کہی جائے قبل از وقت کہی گئی یا وقت ہونے سے پہلے شروع ہوئی اور اثنائے اذان میں وقت آگیا تو اعادہ کی جائے (متون، درمختار) **مسئلہ** اذان کا وقت مستحب وہی ہے جو نماز کا ہے یعنی فجر میں روشنی پھیلنے کے بعد اور مغرب اور جاڑوں کی ظہر میں اوّل وقت اور گرمیوں کی ظہر اور ہر موسم کی عصر و عشا میں نصف وقت گزرنے کے بعد مگر عصر میں اتنی تاخیر نہ ہو کہ نماز پڑھتے پڑھتے وقت مکروہ آجائے اور اگر اوّل وقت اذان ہوئی اور آخر وقت میں نماز ہوئی تو بھی سُنت اذان ادا ہوگئی (درمختار، ردالمحتار) **مسئلہ** فرائض کے سوا باقی نمازوں مثلاً وتر، جنازہ، عیدین، نذر، سنن، رواتب، تراویح، استسقا، چاشت، کسوف، خسوف، نوافل میں اذان نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** بچے اور مغموم کے کان میں اور مرگی والے اور غضب ناک اور بد مزاج آدمی یا جانور کے کان

ہیں اور لڑائی کی شدت اور آتش زدگی کے وقت اور بعد دفن میت اور جن کی سرکشی کے وقت اور مسافر کے پیچھے اور جنگل میں جب راستہ بھول جائے اور کوئی بتانیوالا نہ ہو اُس وقت اذان مستحب ہے (ردالمحتار) وبا کے زمانے میں بھی مستحب ہے (فتاویٰ رضویہ) **مسئلہ** عورتوں کو اذان واقامت کہنا مکروہ تحریمی ہے کہیں گی گنہگار ہوں گی اور اعادہ کی جائے (عالمگیری ردالمحتار) **مسئلہ** عورتیں اپنی نماز ادا پڑھتی ہوں یا قضا اس میں اذان واقامت مکروہ ہے اگرچہ جماعت سے پڑھیں (درمختار) کہ اُن کی جماعت خود مکروہ ہے (متون) **مسئلہ** خنثیٰ و فاسق اگرچہ عالم ہی ہو اور نشہ والے اور پاگل اور ناسمجھ بچے اور جنب کی اذان مکروہ ہے ان سب کی اذان کا اعادہ کیا جائے (درمختار) **مسئلہ** سمجھ والا بچہ اور غلام اور اندھے اور ولدالزنا اور بے وضو کی اذان صحیح ہے (درمختار) مگر بے وضو اذان کہنا مکروہ ہے (مراقی الفلاح) **مسئلہ** جمعہ کے دن شہر میں ظہر کی نماز کے لیے اذان ناجائز ہے اگرچہ ظہر پڑھنے والے معذور ہوں جن پر جمعہ فرض نہ ہو (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** اذان کہنے کا اہل وہ ہے جو اوقاتِ نماز پہچانتا ہو اور وقت نہ پہچانتا ہو تو اُس ثواب کا مستحق نہیں جو اذان کے لیے ہے (عالمگیری۔ غنیہ) **مسئلہ** مستحب یہ ہے کہ مؤذن مرد عاقل صالح پرہیزگار عالم بالسنۃ ذی وجاہت لوگوں کے احوال کا نگراں اور جو جماعت سے رہ جانیوالے ہوں ان کو زجر کرنیوالا ہو اذان پر مداومت کرتا ہو اور ثواب کے لئے اذان کہتا ہو یعنی اذان پر اُجرت نہ لیتا ہو۔ اگر مؤذن نابینا ہو اور وقت بتانیوالا کوئی ایسا ہے کہ صحیح بتادے تو اُس کا اور آنکھ والے کا اذان کہنا یکساں ہے (عالمگیری) **مسئلہ** اگر مؤذن ہی امام بھی ہو تو بہتر ہے (درمختار) **مسئلہ** ایک شخص کو ایک وقت میں دو مسجدوں میں اذان کہنا مکروہ ہے (درمختار) **مسئلہ** اذان وامامت کی ولایت بانیٔ مسجد کو ہے وہ نہ ہو تو اس کے کنبہ والوں کو اور اگر اہل محلہ نے کسی ایسے کو مؤذن یا امام کیا جو بانی کے مؤذن و امام سے بہتر ہے تو وہی بہتر ہے (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ**

ؔ ابن حجر شافعی المذہب ہیں فقہ میں ان کا قول اور وہ بھی اپنی رائے اور وہ بھی خلاف دلیل حجت نہیں ۱۲ منہ

اگر اثنائے اذان میں مؤذن مرگیا یا اُس کی زبان بند ہوگئی یا رُک گیا اور کوئی بتانے والا نہیں یا اُس کا وضو ٹوٹ گیا اور وضو کرنے چلا گیا یا بیہوش ہوگیا تو ان سب صورتوں میں سرے سے اذان کہی جائے وہی کہے خواہ دوسرا (درمختار۔ غنیہ) **مسئلہ** اذان کے بعد معاذ اللہ مرتد ہوگیا تو اعادہ کی حاجت نہیں اور بہتر اعادہ ہے اور اگر اذان کہتے میں مرتد ہوگیا تو بہتر ہے کہ دوسرا شخص سرے سے کہے اور اگر اُسی کو پورا کرلے تو بھی جائز ہے (عالمگیری) یعنی یہ دوسرا شخص باقی کو پورا کرلے نہ یہ کہ وہ بعد ارتداد اُس کی تکمیل کرے کہ کافر کی اذان صحیح نہیں اور اذان متجزی نہیں تو فساد بعض فساد کل ہے جیسے نماز کی پچھلی رکعت میں فساد ہو تو سب فاسد ہے (افادات رضویہ)

**مسئلہ** بیٹھ کر اذان مکروہ ہے اگر کہی اعادہ کرے مگر مسافر اگر سواری پر اذان کہہ لے تو مکروہ نہیں اور اقامت مسافر بھی اُتر کر کہے اگر نہ اُترا اور سواری پر ہی کہہ لی تو ہو جائیگی (عالمگیری۔ ردالمحتار)

**مسئلہ** اذان قبلہ رُو کہے اور اُس کے خلاف کرنا مکروہ ہے اس کا اعادہ کیا جائے مگر مسافر جب سواری پر اذان کہے اور اُس کا مونھ قبلہ کی طرف نہ ہو تو حرج نہیں (درمختار عالمگیری ردالمحتار)

**مسئلہ** اذان کہنے کی حالت میں بلا عذر کھنکارنا مکروہ ہے اور اگر گلا پڑ گیا یا آواز صاف کرنے کے لئے کھنکارا تو حرج نہیں (غنیہ) **مسئلہ** مؤذن کو حالت اذان میں چلنا مکروہ ہے اور اگر کوئی چلتا جائے اور اسی حالت میں اذان کہتا جائے تو اعادہ کریں (غنیہ ردالمحتار) **مسئلہ** اثنائے اذان میں بات چیت کرنا منع ہے اگر کلام کیا تو پھر سے اذان کہے (صغیری) **مسئلہ** کلمات اذان میں لحن حرام ہے مثلاً اللہ اکبر کے ہمزہ کو مد کے ساتھ آللہ یا آکبر پڑھنا یونہی اکبر میں بے کے بعد الف بڑھانا حرام ہے (درمختار عالمگیری وغیرہما) **مسئلہ** یونہیں کلمات اذان کو قواعد موسیقی پر گانا بھی لحن و ناجائز ہے (ردالمحتار) **مسئلہ** سنت یہ ہے کہ اذان بلند جگہ کہی جائے کہ پڑوس والوں کو خوب سُنائی دے اور بلند آواز سے کہے (بحر) **مسئلہ** طاقت سے زیادہ آواز بلند کرنا مکروہ ہے (عالمگیری) **مسئلہ** اذان مئذنہ پر کہی جائے یا خارج مسجد اور مسجد میں اذان نہ کہے (عالمگیری) مسجد میں اذان کہنا مکروہ ہے (غایۃ البیان فتح القدیر نظم زندوسی طحطاوی علی المراقی)

یہ حکم ہر اذان کے لیے ہے فقہ کی کسی کتاب میں کوئی اذان اس سے مستثنٰی نہیں اذان ثانی جمعہ بھی اس میں داخل ہے امام اتقانی و امام ابن الھمام نے یہ مسئلہ خاص باب جمعہ میں لکھا ہاں اس میں ایک بات البتہ یہ زائد ہے کہ خطیب کے محاذی ہو یعنی سامنے باقی مسجد کے اندر منبر سے ہاتھ دو ہاتھ کے فاصلہ پر جیسا کہ ہندوستان میں اکثر رواج پڑ گیا ہے اس کی کوئی سند کسی کتاب میں نہیں حدیث و فقہ دونوں کے خلاف ہے **مسئلہ** اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہے اللہ اکبر اللہ اکبر دونوں ملکر ایک کلمہ ہیں۔ دونوں کے بعد سکتہ کرے درمیان میں نہیں اور سکتہ کی مقدار یہ ہے کہ جواب دینے والا جواب دے لے اور سکتہ کا ترک مکروہ ہے اور ایسی اذان کا اعادہ مستحب ہے (درمختار ردالمحتار۔ عالمگیری) **مسئلہ** اگر کلمات اذان یا اقامت میں کسی جگہ تقدیم و تاخیر ہوگئی تو اتنے کو صحیح کر لے سرے سے اعادہ کی حاجت نہیں اور اگر صحیح نہ کیے اور نماز پڑھ لی تو نماز کے اعادہ کی حاجت نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ داہنی طرف مونھ کر کے کہے اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ بائیں جانب اگرچہ اذان نماز کے لیے نہ ہو بلکہ مثلاً بچے کے کان میں یا اور کسی لیئے کہی یہ پھیرنا فقط مونھ کا ہے سارے بدن سے نہ پھرے (متون درمختار) **مسئلہ** اگر منارہ پر اذان کہے تو داہنی طرف کے طاق سے سر نکال کر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہے اور بائیں جانب کے طاق سے حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ (شرح وقایہ) یعنی جب بغیر اس کے آواز پہنچنا پورے طور پر نہ ہو (ردالمحتار) یہ وہیں ہو گا کہ منارہ بند ہے اور دو طرف طاق کھلے ہیں اور کھلے منارہ پر ایسا نہ کرے بلکہ وہی صرف منہ پھیرنا ہو اور قدم ایک جگہ قائم **مسئلہ** صبح کی اذان میں فلاح کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ[1] کہنا مستحب ہے (عامہ کتب) **مسئلہ** اذان کہتے وقت کانوں کے سوراخ میں انگلیاں ڈالے رہنا مستحب ہے اور اگر دونوں ہاتھ کانوں پر رکھ لئے تو بھی اچھا ہے (درمختار ردالمحتار) اور اول احسن ہے کہ ارشاد حدیث کے مطابق ہے اور بلندی آواز میں زیادہ معین۔ کان جب بند ہوتے ہیں آدمی

[1] نماز سونے سے بہتر ہے ۱۲

سمجھتا ہے کہ ابھی آواز پوری نہ ہوئی زیادہ بلند کرتا ہے (رضا) **مسئلہ** اقامت مثل اذان ہے یعنی احکام مذکورہ اس کے لئے بھی ہیں صرف بعض باتوں میں فرق ہے اس میں بعد فلاح کے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ دو بار کہیں اس میں بھی آواز بلند ہو مگر نہ اذان کی مثل بلکہ اتنی کہ حاضرین تک آواز پہنچ جائے اور اس کے کلمات جلدی جلدی کہیں درمیان میں سکتہ نہ کریں نہ کانوں پر ہاتھ رکھنا ہے نہ کانوں میں انگلیاں رکھنا اور صبح کی اقامت میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ نہیں۔ اقامت بلند جگہ یا مسجد میں باہر ہونا سنّت نہیں۔ اگر امام نے اقامت کہی تو قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے وقت آگے بڑھ کر مصلے پر چلا جائے (درمختار ردالمحتار علمگیری غنیہ وغیرہم) **مسئلہ** اقامت میں بھی حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے وقت دہنے بائیں مونھ پھیرے (درمختار) **مسئلہ** اقامت کی سنیت اذان کی بہ نسبت زیادہ مؤکد ہے (درمختار) **مسئلہ** جس نے اذان کہی اگر موجود نہیں تو جو چاہے اقامت کہہ لے اور بہتر امام ہے اور مؤذن موجود ہے تو اُس کی اجازت سے دوسرا کہہ سکتا ہے کہ یہ اُسی کا حق ہے اور اگر بے اجازت کہی اور مؤذن کو ناگوار ہو تو مکروہ ہے (علمگیری) **مسئلہ** جنب و محدث کی اقامت مکروہ ہے مگر اعادہ نہ کی جائیگی بخلاف اذان کہ جنب اذان کہے تو دوبارہ کہی جائے اس لئے کہ اذان کی تکرار مشروع ہے اور اقامت دوبارہ نہیں (درمختار) **مسئلہ** اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اُسے کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے بلکہ بیٹھ جائے جب حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر پہنچے اس وقت کھڑا ہو یونہی جو لوگ مسجد میں موجود ہیں وہ بیٹھے رہیں۔ اس وقت اٹھیں جب مکبر حی علی الفلاح پر پہنچے یہی حکم امام کے لیے ہے (علمگیری) آجکل اکثر جگہ رواج پڑ گیا ہے کہ وقت اقامت سب لوگ کھڑے رہتے ہیں بلکہ اکثر جگہ تو یہاں تک ہے کہ جب تک امام مصلے پر کھڑا نہ ہو اسوقت تک تکبیر نہیں کہی جاتی یہ خلاف سنّت ہے **مسئلہ** مسافر نے اذان و اقامت دونوں نہ کہی یا اقامت نہ کہی تو مکروہ ہے اور اگر صرف اقامت پر اکتفا کیا تو کراہت نہیں مگر اولی یہ ہے کہ اذان بھی کہے اگرچہ تنہا ہو یا اس کے سب ہمراہی وہیں موجود ہوں (درمختار)

(ردالمحتار) **مسئلہ** بیرون شہر کسی میدان میں جماعت قائم کی اور اقامت نہ کہی تو مکروہ ہے اور اذان نہ کہی تو حرج نہیں مگر خلاف اولیٰ ہے (خانیہ) **مسئلہ** مسجد محلہ یعنی جس کے لیے امام و جماعت معیّن ہو کہ وہی جماعت اولیٰ قائم کرتا ہو اُس میں جب جماعت اُولیٰ بطریق مسنون ہو چکی تو دوبارہ اذان کہنا مکروہ ہے اور بغیر اذان اگر دوسری جماعت قائم کی جائے تو امام محراب میں کھڑا نہ ہو بلکہ دہنے یا بائیں ہٹ کر کھڑا ہو کہ امتیاز رہے اس امام جماعت ثانیہ کو محراب میں کھڑا ہونا مکروہ ہے اور مسجد محلہ نہ ہو جیسے سڑک بازار اسٹیشن سرائے کی مسجدیں جن میں چند اشخاص آتے ہیں اور پڑھ کر چلے جاتے ہیں پھر کچھ اور آئے اور پڑھی وعلیٰ ہٰذا تو اس مسجد میں تکرار اذان مکروہ نہیں بلکہ افضل یہی ہے کہ ہر گروہ کہ نیا آئے جدید اذان و اقامت کے ساتھ جماعت کرے ایسی مسجد میں ہر امام محراب میں کھڑا ہو (درمختار عالمگیری فتاویٰ قاضیخان بزازیہ) محراب سے مراد وسط مسجد ہے یہ طاق معروف ہو یا نہ ہو جیسے مسجد الحرام شریف جس میں یہ محراب اصلاً نہیں یا ہر مسجد صیفی یعنی صحن مسجد اس کا وسط محراب ہے اگرچہ وہاں عمارت اصلاً نہیں ہوتی محراب حقیقی یہی ہے اور وہ شکل طاق محراب صوری کہ زمانہ رسالت و زمانہ خلفائے راشدین میں نہ تھی ولید بادشاہ مروانی کے زمانہ میں حادث ہوئی (فتاوےٰ رضویہ) بعض لوگوں کے خیال میں ہے کہ دوسری جماعت کا امام پہلے کے مصلے پر نہ کھڑا ہو لہٰذا مصلے ہٹا کر وہیں کھڑے ہوتے ہیں جو امام اوّل کے قیام کی جگہ ہے یہ جہالت ہے اُس جگہ سے دہنے بائیں ہٹنا چاہیئے مصلے اگرچہ نہ ہی ہو (رضا) **مسئلہ** مسجد محلہ میں بعض اہل محلہ نے اپنی جماعت پڑھ لی ان کے بعد امام اور باقی لوگ آئے تو جماعت اولیٰ ا[illegible]ن کی ہے پہلوں کے لیے کراہت یوہیں اگر غیر محلہ والے پڑھ گئے اُن کے بعد محلہ کے لوگ آئے تو جماعت اُولیٰ یہی ہے اور امام اپنی جگہ پر کھڑا ہو گا (عالمگیری) **مسئلہ** اگر اذان آہستہ ہوئی تو پھر اذان کہی جائے اور پہلی جماعت جماعت اُولیٰ نہیں (قاضیخان) **مسئلہ** اثنائے اقامت میں مؤذن کو کلام کرنا ناجائز ہے جس طرح اذان میں (عالمگیری) **مسئلہ**

اثنائے اذان و اقامت میں اُس کو کسی نے سلام کیا تو جواب نہ دے بعد ختم بھی جواب دینا واجب نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** جب اذان سنے تو جواب دینے کا حکم ہے یعنی مؤذن جو کلمہ کہے اُس کے بعد سننے والا بھی وہی کلمہ کہے مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے بلکہ اتنا لفظ اور ملا لے مَاشَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَالَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ[1] (درمختار ردالمحتار۔ عالمگیری) **مسئلہ** اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ[2] کہے (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** جنب بھی اذان کا جواب دے حیض نفاس والی عورت اور خطبہ سننے والے اور نماز جنازہ پڑھنے والے اور جو جماع میں مشغول یا قضائے حاجت میں ہو ان پر جواب نہیں (درمختار) **مسئلہ** جب اذان ہو تو اتنی دیر کے لیے سلام کلام اور جواب سلام تمام اشغال موقوف کر دے یہاں تک کہ قرآن مجید کی تلاوت میں اذان کی آواز آئے تو تلاوت موقوف کر دے اور اذان کو غور سے سنے اور جواب دے یوہیں اقامت میں (درمختار۔ عالمگیری) جو اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے اس پر معاذ اللہ خاتمہ بُرا ہونے کا خوف ہے (فتاویٰ رضویہ) **مسئلہ** راستہ پر چل رہا تھا کہ اذان کی آواز آئی تو اتنی دیر کھڑا ہو جائے سنے اور جواب دے (عالمگیری بنازیہ) **مسئلہ** اقامت کا جواب مستحب ہے اس کا جواب بھی اُسی طرح فرق اتنا ہے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ[3] کہے (عالمگیری) یا اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا وَجَعَلَنَا مِنْ صَالِحِیْ اَھْلِھَا اَحْیَاءً وَّاَمْوَاتًا[4] (رضا) **مسئلہ** اگر چند اذانیں سنے تو اس پر پہلی ہی کا جواب ہے اور بہتر یہ کہ سب کا جواب دے (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** اگر بوقت اذان جواب نہ دیا تو اگر زیادہ دیر نہ ہوئی جواب دے لے (درمختار) **مسئلہ** خطبہ کی اذان کا جواب زبان سے

---

[1] جو اللہ نے چاہا ہوا جو نہیں چاہا نہیں ہوا [2] تو سچا اور نیکو کار ہے اور تو نے حق کہا ہے [3] اللہ اس کو قائم رکھے اور ہمیشہ رکھے جب تک آسمان اور زمین ہیں [4] ہم کو زندگی میں اور مرنے کے بعد اس کے نیک اہل سے بنائے ۱۲ منہ

دینا مقتدیوں کو جائز نہیں (درمختار) **مسئلہ** جب اذان ختم ہو جائے تو مؤذن اور سامعین درود شریف پڑھیں اُس کے بعد یہ دعا[1] اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَاجْعَلْنَا فِیْ شَفَاعَتِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔ (ردالمحتار غنیہ) **مسئلہ**[2] جب مؤذن اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے تو سُننے والا درود شریف پڑھے اور مستحب ہے کہ انگوٹھوں کو بوسہ دیکر آنکھوں سے لگالے اور کہے قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ (ردالمحتار) **مسئلہ** اذان نماز کے علاوہ اور اذانوں کا بھی جواب دیا جائیگا جیسے بچہ پیدا ہوتے وقت کی اذان (ردالمحتار) **مسئلہ** اگر اذان کہی گئی مثلاً لحن کے ساتھ تو اُس کا جواب نہیں بلکہ ایسی اذان سُننے بھی نہیں (ردالمحتار) **مسئلہ** متأخرین نے تثویب مستحسن رکھی ہے یعنی اذان کے بعد نماز کے لیے دوبارہ اعلان کرنا اور اس کے لیے شرع نے کوئی خاص الفاظ مقرر نہیں کیے بلکہ جو وہاں کا عرف ہو مثلاً اَلصَّلٰوۃُ اَلصَّلٰوۃُ یا قَامَتْ قَامَتْ یا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** مغرب کی اذان کے بعد تثویب نہیں ہوتی ہاں اگر دوبارہ کہہ لیں تو حرج نہیں (درمختار) **مسئلہ** اذان و اقامت کے درمیان وقفہ کرنا سنت ہے۔ اذان کہتے ہی اقامت کہہ دینا مکروہ ہے مگر مغرب میں وقفہ تین چھوٹی آیتوں یا ایک بڑی کے برابر ہو باقی نمازوں میں اذان و اقامت کے درمیان اتنی دیر تک ٹھہرے کہ جو لوگ پابند جماعت ہیں آجائیں۔ مگر اتنا انتظار نہ کیا جائے کہ وقت کراہت آجائے (درمختار۔ عالمگیری) **مسئلہ** جن نمازوں سے پیشتر سنت یا نفل ہے ان میں اولی یہ ہے کہ مؤذن بعد اذان سنن و نوافل پڑھے ورنہ بیٹھا رہے (عالمگیری) **مسئلہ** رئیس محلہ

---

[1] اے اللہ اس دعائے تام اور نماز برپا ہونے والی کے مالک تو ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت اور بلند درجہ عطا کر اور ان کو مقام محمود میں کھڑا کر جس کا تو نے وعدہ کیا ہے بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا ۔

[2] یا رسول اللہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک حضور سے ہے اے اللہ شنوائی اور بینائی کے ساتھ مجھے متمتع کر ۱۲

کا اُس کی ریاست کے سبب انتظار مکروہ ہے ہاں اگر وہ شریر ہے اور وقت میں گنجائش ہے تو انتظار کر سکتے ہیں (درمختار) **مسئلہ** متقدمین نے اذان پر اُجرت لینے کو حرام بتایا مگر متأخرین نے لوگوں میں سستی دیکھی تو اجازت دی اور اب اسی پر فتویٰ ہے مگر اذان کہنے پر احادیث میں جو ثواب ارشاد ہوئے وہ انھیں کے لیے ہیں جو اُجرت نہیں لیتے۔ خالصاً للہ عزّ وجل اس خدمت کو انجام دیتے ہیں ہاں اگر لوگ بطور خود مؤذن کو صاحب حاجت سمجھ کر دے دیں تو یہ بالاتفاق جائز بلکہ بہتر ہے اور یہ اُجرت نہیں (غنیہ) جبکہ معہود کالمشروط کی حد تک نہ پہنچ جائے (رضا)

# نماز کی شرطوں کا بیان

**تنبیہ۔** اس بات میں جہاں یہ حکم دیا گیا ہے کہ نماز صحیح ہے یا ہو جائیگی یا جائز ہے اس سے مراد فرض ادا ہونا ہے یہ مطلب نہیں کہ بلا کراہت و ممانعت و گناہ صحیح و جائز ہو گی اکثر جگہیں ایسی ہیں کہ مکروہ تحریمی و ترک واجب ہوگا اور کہا جائیگا کہ نماز ہو گئی کہ یہاں اس سے بحث نہیں اس کو باب مکروہات میں ان شاء اللہ تعالیٰ بیان کیا جائیگا۔ یہاں شروط کا بیان ہے کہ بے اُن کے ہو گی ہی نہیں صحت نماز کی چھ شرطیں ہیں طہارت[۱] ستر عورت[۲] استقبال قبلہ[۳] وقت[۴] نیت[۵] تحریمہ[۶] (متون) **طہارت** یعنی مصلّی کے بدن کا حدث اکبر و اصغر اور نجاست حقیقیہ قدر مانع سے پاک ہونا نیز اُس کے کپڑے اور اُس جگہ کا جس پر نماز پڑھے نجاست حقیقیہ قدر مانع سے پاک ہونا (متون) حدث اکبر یعنی موجبات غسل اور حدث اصغر یعنی نواقض وضو اور اُن سے پاک ہونے کا طریقہ غسل و وضو کے بیان میں گزرا اور نجاست حقیقیہ سے پاک کرنیکا بیان باب الانجاس میں مذکور ہوا یہ باتیں وہاں سے معلوم کی جائیں شرط نماز اسقدر نجاست سے پاک ہونا ہے کہ بغیر پاک کیے نماز ہو گی ہی نہیں مثلاً نجاست غلیظہ درہم سے زائد اور خفیفہ کپڑے یا بدن کے اس حصہ کی چوتھائی سے زیادہ جس میں لگی ہو اُس کا نام قدر مانع ہے اور اگر اس سے کم ہے

تو اس کا زائل کرنا سنّت ہے یہ امور بھی باب الانجاس میں ذکر کیے گئے **مسئلہ** کسی شخص نے اپنے کو بے وضو گمان کیا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لی بعد کو ظاہر ہوا کہ بے وضو نہ تھا نماز نہ ہوئی (درمختار) **مسئلہ** مصلّی اگر ایسی چیز کو اٹھائے ہو کہ اس کی حرکت سے وہ بھی حرکت کرے اگر اس میں نجاست قدر مانع ہو تو جائز نہیں مثلاً چاندنی کا ایک سرا اوڑھ کر نماز پڑھی اور دوسرے سرے میں نجاست ہے اگر رکوع و سجود و قیام و قعود میں اس کی حرکت سے اس جائے نجاست تک حرکت پہنچتی ہے نماز نہ ہوگی ورنہ ہو جائے گی یوہیں اگر گود میں اتنا چھوٹا بچہ لے کر نماز پڑھی کہ خود اس کی گود میں اپنی سکت سے نہ رک سکے بلکہ اس کے روکنے سے تھما ہوا ہو اور اس کا بدن یا کپڑا بقدر مانع نماز ناپاک ہے تو نماز نہ ہوگی کہ یہی اسے اٹھائے ہوئے ہے اور اگر وہ اپنی سکت سے رکا ہوا ہو اس کے روکنے کا محتاج نہیں تو نماز ہو جائیگی کہ اب یہ اسے اٹھائے ہوئے نہیں پھر بھی بے ضرورت کراہت سے خالی نہیں اگرچہ اس کے بدن اور کپڑوں پر نجاست بھی نہ ہو (درمختار عالمگیری۔ رضا) **مسئلہ** اگر نجاست قدر مانع سے کم ہے جب بھی مکروہ ہے پھر نجاست غلیظہ بقدر درہم ہے تو مکروہ تحریمی اور اس سے کم تو خلاف سنّت (درمختار عالمگیری) **مسئلہ** چھت خیمہ سائبان اگر نجس ہوں اور مصلّی کے سر سے کھڑے ہونے میں لگیں جب بھی نماز نہ ہوگی (ردالمحتار) یعنی اگر اُن کی نجس جگہ بقدر مانع اس کے سر کو بقدر ادائے رکن لگے (رضا) **مسئلہ** اگر اس کا کپڑا یا بدن اثنائے نماز میں بقدر مانع ناپاک ہو گیا اور تین تسبیح کا وقفہ ہوا نماز نہ ہوئی۔ اور اگر نماز شروع کرتے وقت کپڑا ناپاک تھا یا کسی ناپاک چیز کو لیے ہوئے تھا اور اسی حالت میں شروع کر لی اور اللہ اکبر کہنے کے بعد جدا کیا تو نماز منعقد ہی نہ ہوئی (ردالمحتار) **مسئلہ** مصلّی کا بدن جنب یا حیض و نفاس والی عورت کے بدن سے ملا رہا یا انہوں نے اُس کی گود میں سر رکھا تو نماز ہو جائے گی (درمختار) **مسئلہ** مصلّی کے بدن پر نجس کبوتر بیٹھا نماز ہو جائے گی (بحر) **مسئلہ** جس جگہ نماز پڑھے اُس کے طاہر ہونے سے مراد موضع سجود و قدم کا پاک

ہوناہے جس چیز پر نماز پڑھتا ہو اس کے سب حصہ کا پاک ہونا شرط صحت نماز نہیں (درمختار) **مسئلہ** مصلی کے ایک پاؤں کے نیچے قدر درہم سے زیادہ نجاست ہو نماز نہ ہوگی یوہیں اگر دونوں پاؤں کے نیچے تھوڑی تھوڑی نجاست ہے کہ جمع کرنے سے ایک درہم ہوجائیگی اور اگر ایک قدم کی جگہ پاک تھی اور دوسرا قدم جہاں رکھے گا ناپاک ہے اُس نے اس پاؤں کو اُٹھاکر نماز پڑھی ہوگئی ہاں بے ضرورت ایک پاؤں پر کھڑے ہوکر نماز پڑھنا مکروہ ہے (درمختار) **مسئلہ** پیشانی پاک جگہ ہے اور ناک نجس جگہ تو نماز ہو جائیگی کہ ناک درہم سے کم جگہ پر لگتی ہے اور بلاضرورت یہ بھی مکروہ (ردالمحتار) **مسئلہ** سجدہ میں ہاتھ یا گھٹنا نجس جگہ ہونے سے صحیح مذہب میں نماز نہ ہوگی (ردالمحتار) اور اگر ہاتھ نجس جگہ ہو اور ہاتھ پر سجدہ کیا تو بالاجماع نماز نہ ہوگی (درمختار) **مسئلہ** آستین کے نیچے نجاست ہے اور اُسی آستین پر سجدہ کیا نماز نہ ہوگی (ردالمحتار) اگرچہ نجاست ہاتھ کے نیچے نہ ہو بلکہ چوڑی آستین کے خالی حصے کے نیچے ہو یعنی آستین فاصل نہ سمجھی جائے گی اگرچہ دبیز ہو کہ اس کے بدن کی تابع ہے بخلاف اور دبیز کپڑے کے کہ نجس جگہ بچھاکر پڑھی اور اُس کی رنگت یا بو محسوس نہ ہو تو نماز ہو جائے گی کہ یہ کپڑا نجاست و مصلی میں فاصل ہو جائیگا کہ بدن مصلی کا تابع نہیں یوہیں اگر چوڑی آستین کا خالی حصہ سجدہ کرنے میں نجاست کی جگہ پڑے اور وہاں نہ ہاتھ ہو نہ پیشانی تو نماز ہو جائے گی اگرچہ آستین باریک ہو کہ اب اُس نجاست کو بدن مصلی سے کوئی تعلق نہیں (رضا) **مسئلہ** اگر سجدہ کرنے میں دامن وغیرہ نجس زمین پر پڑتے ہوں تو مضر نہیں (ردالمحتار) **مسئلہ** اگر نجس جگہ پر اتنا باریک کپڑا بچھاکر نماز پڑھی جو ستر کے کام میں نہیں آسکتا یعنی اس کے نیچے کی چیز جھلکتی ہو نماز نہ ہوئی اور اگر شیشہ پر نماز پڑھی اور اس کے نیچے نجاست ہے اگرچہ نمایاں ہو نماز ہوگئی (ردالمحتار) **دوسری شرط ستر عورت** یعنی بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا فرض ہے اس کو چھپانا اللہ عزوجل فرماتا ہے خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ

كُلِّ مَسْجِدٍ ہر نماز کے وقت کپڑے پہنو اور فرماتا ہے وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا عورتیں زینت یعنی مواضع زینت کو ظاہر نہ کریں مگر وہ کہ ظاہر ہیں کہ اُن کے کھلے رہنے پر بروجہ جائز عادت جاری ہے۔ حدیث میں ہے جس کو ابن عدی نے کامل میں ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کیا کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھو تہبند باندھ لو اور چادر اوڑھ لو اور یہودیوں کی مشابہت نہ کرو اور ابو داؤد و ترمذی و حاکم ابن خزیمہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی کیا بغیر ازار پہنے کرتے اور دوپٹے میں عورت نماز پڑھ سکتی ہے ارشاد فرمایا جب کرتا پورا ہو کہ پشت قدم کو چھپالے اور دار قطنی بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناف کے نیچے سے گھٹنے تک عورت ہے اور ترمذی نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی فرماتے ہیں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم عورت عورت ہے یعنی چھپانے کی چیز ہے جب نکلتی ہے شیطان اُس کی طرف جھانکتا ہے **مسئلہ** ستر عورت ہر حال میں واجب ہے خواہ نماز میں ہو یا نہیں تنہا ہو یا کسی کے سامنے بلا کسی غرض صحیح کے تنہائی میں بھی کھولنا جائز نہیں اور لوگوں کے سامنے یا نماز میں تو ستر بالاجماع فرض ہے یہاں تک کہ اگر اندھیرے مکان میں نماز پڑھی۔ اگرچہ وہاں کوئی نہ ہو اور اُس کے پاس اتنا پاک کپڑا موجود ہے کہ ستر کا کام دے اور ننگے پڑھی، بالاجماع نہ ہو گی۔ مگر عورت کے لیے خلوت میں جب کہ نماز میں نہ ہو تو سارا بدن چھپانا واجب نہیں، بلکہ صرف ناف سے گھٹنے تک اور محارم کے سامنے پیٹ اور پیٹھ کا چھپانا بھی واجب اور غیر محرم کے سامنے اور نماز کے لیے اگرچہ تنہا اندھیری کوٹھری میں ہو تمام بدن سوا پانچ عضو کے جن کا بیان آئے گا چھپانا فرض ہے بلکہ جوان عورت کو غیر مردوں کے سامنے مونھ کھولنا بھی منع ہے (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** اتنا باریک کپڑا جس سے بدن چمکتا ہو ستر کے لیے

کافی نہیں اس سے نماز پڑھی تو نہ ہوئی (عالمگیری) یوہیں اگر چادر میں سے عورت کے بالوں کی سیاہی چمکے نماز نہ ہوگی (رضا) بعض لوگ باریک ساڑھیاں اور تہبند باندھ کر نماز پڑھتے ہیں کہ ران چمکتی ہے اُن کی نمازیں نہیں ہوتیں اور ایسا کپڑا پہننا جس سے ستر عورت نہ ہوسکے علاوہ نماز کے بھی حرام ہے **مسئلہ** دبیز کپڑا جس سے بدن کا رنگ نہ چمکتا ہو مگر بدن سے بالکل ایسا چپکا ہوا ہے کہ دیکھنے سے عضو کی ہیئت معلوم ہوتی ہے ایسے کپڑے سے نماز ہو جائے گی مگر اس عضو کی طرف دوسروں کو نگاہ کرنا جائز نہیں (ردالمحتار) اور ایسا کپڑا لوگوں کے سامنے پہننا بھی منع ہے اور عورتوں کے لیے بدرجہ اولیٰ ممانعت بعض عورتیں جو بہت چست پاجامے پہنتی ہیں اس مسئلہ سے سبق لیں **مسئلہ** نماز میں ستر کے لئے پاک کپڑا ہونا ضرور ہے یعنی اتنا نجس نہ ہو جس سے نماز نہ ہوسکے تو اگر پاک کپڑے پر قدرت ہے اور ناپاک پہن کر نماز پڑھی نماز نہ ہوئی (عالمگیری) **مسئلہ** اس کے علم میں کپڑا ناپاک ہے اور اس میں نماز پڑھی پھر معلوم ہوا کہ پاک تھا نماز نہ ہوئی (درمختار) **مسئلہ** غیر نماز میں نجس کپڑا پہننا تو حرج نہیں اگرچہ پاک کپڑا موجود ہو اور جو دوسرا نہیں تو اُسی کو پہننا واجب ہے (ردالمحتار درمختار) یہ اس وقت ہے کہ اس کی نجاست خشک ہو چھوٹ کر بدن کو نہ لگے ورنہ پاک کپڑا ہوتے ہوئے ایسا کپڑا پہننا مطلقاً منع ہے کہ بلا وجہ بدن ناپاک کرنا ہے (رضا) **مسئلہ** مرد کے لئے ناف کے نیچے سے گھٹنوں سے نیچے تک عورت یعنی اس کا چھپانا فرض ہے ناف اس میں داخل نہیں اور گھٹنے داخل ہیں (درمختار ردالمحتار) اس زمانے میں بہتیرے ایسے ہیں کہ تہبند پاجامہ اس طرح پہنتے ہیں کہ پیڑو کا کچھ حصہ کھلا رہتا ہے اگر کرتے وغیرہ سے اس طرح چھپا ہو کہ جلد کی رنگت نہ چمکے تو خیر ورنہ حرام ہے اور نماز میں چوتھائی کی مقدار کھلا رہا تو نماز نہ ہوگی۔ اور بعض بے باک ایسے ہیں کہ لوگوں کے سامنے گھٹنے بلکہ ران تک کھولے رکھتے ہیں یہ بھی حرام ہے اور اس کی عادت ہے تو فاسق ہیں **مسئلہ** آزاد عورتوں

اور خنثیٰ مشکل کے لیے سارا بدن عورت ہے سوا مونھ کی ٹکلی اور ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں کے سر کے لٹکتے ہوئے بال اور گردن اور کلائیاں بھی عورت ہیں ان کا چھپانا بھی فرض ہے (درمختار) **مسئلہ** اتنا باریک دوپٹہ جس سے بال کی سیاہی چمکے عورت نے اوڑھ کر نماز پڑھی نہ ہوگی جب تک اس پر کوئی ایسی چیز نہ اوڑھے جس سے بال وغیرہ کا رنگ چھپ جائے (عالمگیری) **مسئلہ** باندی کے لیے سارا پیٹ اور پیٹھ اور دونوں پہلو اور ناف سے گھٹنوں کے نیچے تک عورت ہے۔ خنثیٰ مشکل رقیق ہو تو اُس کا بھی یہی حکم ہے (درمختار) **مسئلہ** باندی سر کھولے نماز پڑھ رہی تھی اثنائے نماز میں مالک نے اسے آزاد کر دیا اگر فوراً عمل قلیل یعنی ایک ہاتھ سے اس نے سر چھپا لیا نماز ہو گئی ورنہ نہیں خواہ اُسے اپنے آزاد ہونے کا علم ہوا یا نہیں ہاں اگر اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہی نہ تھی جس سے سر چھپائے تو ہو گئی (درمختار۔ عالمگیری) **مسئلہ** جن اعضاء کا ستر فرض ہے اُن میں کوئی عضو چوتھائی سے کم کھل گیا نماز ہو گئی اور اگر چوتھائی عضو کھل گیا اور فوراً چھپا لیا جب بھی ہو گئی اور اگر بقدر ایک رکن یعنی تین مرتبہ سبحٰن اللہ کہنے کے کھلا رہا یا بالقصد کھولا اگرچہ فوراً چھپا لیا نماز جاتی رہی (عالمگیری۔ ردالمحتار) **مسئلہ** اگر نماز شروع کرتے وقت عضو کی چوتھائی کھلی ہے یعنی اسی حالت پر اللہ اکبر کہہ لیا تو نماز منعقد نہ ہوئی (ردالمحتار) **مسئلہ** اگر چند اعضا میں کچھ کچھ کھلا رہا کہ ہر ایک اس عضو کی چوتھائی سے کم ہے مگر مجموعہ اُن کا اُن کھلے ہوئے اعضا میں جو سب سے چھوٹا ہے اس کی چوتھائی کی برابر ہے نماز نہ ہوئی مثلاً عورت کے کان کا نواں حصہ اور پنڈلی کا نواں حصہ کھلا رہا تو مجموعہ دونوں کا کان کی چوتھائی کی قدر ضرور ہے نماز جاتی رہی (عالمگیری ردالمحتار) **مسئلہ** عورت غلیظہ یعنی قُبل و دُبر اور اُن کے آس پاس کی جگہ اور عورت خفیفہ کہ ان کے ماسوا اور اعضائے عورت ہیں اس حکم میں سب برابر ہیں غلظت و خفت باعتبار حرمت نظر کے ہے کہ غلیظہ کی طرف دیکھنا زیادہ حرام ہے کہ اگر کسی کو گھٹنا کھولے

ہوئے دیکھے تو نرمی کے ساتھ منع کرے۔ اگر باز نہ آئے تو اس سے جھگڑا نہ کرے اور اگر پان کھولے ہوئے ہے تو سختی سے منع کرے اگر باز نہیں آیا تو مارے نہیں اور اگر عورت غلیظہ کھولے ہوئے ہے تو جو مارنے پر قادر ہو مثلاً باپ یا حاکم وہ مارے (ردالمحتار) **مسئلہ** ستر کے لیے یہ ضرور نہیں کہ اپنی نگاہ بھی اُن اعضا پر نہ پڑے تو اگر کسی نے صرف لنبا کرتا پہنا اور اس کا گریبان کھلا ہوا ہے کہ اگر گریبان سے نظر کرے تو اعضا دکھائی دیتے ہیں نماز ہو جائیگی اگرچہ بالقصد اُدھر نظر کرنا مکروہ تحریمی ہے (درمختار) **مسئلہ** اوروں سے ستر فرض کے یہ معنی ہیں کہ اِدھر اُدھر سے نہ دیکھ سکیں تو معاذ اللہ اگر کسی شریر نے نیچے جُھک کر اعضا کو دیکھ لیا تو نماز نہ گئی (عالمگیری) **مسئلہ** مرد میں اعضائے عورت نو ہیں آٹھ علامہ ابراہیم حلبی و علامہ شامی و علامہ طحطاوی وغیرہم نے گنے۔ ذکر مع اپنے سب اجزا حشفہ و قصبہ و قلفہ کے انثیین یہ دونوں مل کر ایک عضو ہیں ان میں فقط ایک کی چوتھائی کھلنا مفسد نماز نہیں دُبر یعنی پاخانہ کا مقام ہر ایک سرین جدا عورت ہے ہر ران جدا عورت ہے چڈھے سے گھٹنے تک ران ہے گھٹنا بھی اس میں داخل ہے الگ عضو نہیں تو اگر پورا گھٹنا بلکہ دونوں کُھل جائیں نماز ہو جائیگی کہ دونوں مل کر بھی ایک ران کی چوتھائی کو نہیں پہنچتے۔ ناف کے نیچے سے عضو تناسل کی جڑ تک اور اس کی سیدھ میں پشت اور دونوں کروٹوں کی جانب سب مل کر ایک عورت ہے اعلیٰ حضرت مجدد مائۃ حاضرہ نے یہ تحقیق فرمائی کہ دُبر و انثیین کے درمیان کی جگہ بھی ایک مستقل عورت ہے اور ان اعضاء کا شمار اور ان کے تمام احکام کو چار شعروں میں جمع فرمایا ؎

ستر عورت بمرد نہ عضو است ٭ از تہ ناف تا تہِ زانو!
ہر چہ ربعش بقدر رکن کشود ٭ یا کشودی دمے نماز مجو
ذکر و انثیین و حلقۂ پس ٭ دو سرین ہر فخذ بہ زانوئے او
ظاہر افصل انثیین و دبر ٭ باقی زیر ناف از ہر سو

**مسئلہ** آزاد عورتوں کے لئے باستثنا پانچ عضو کے جن کا بیان گزرا سارا بدن عورت ہے اور وہ تیس اعضا پر مشتمل کہ ان میں جس کی چوتھائی کھل جائے نماز کا وہی حکم ہے جو اوپر بیان ہوا (۱) سر یعنی پیشانی کے اوپر سے شروع گردن تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک یعنی عادۃً جتنی جگہ پر بال جمتے ہیں (۲) بال جو لٹکتے ہوں (۳،۴) دونوں کان (۵) گردن اس میں گلا بھی داخل ہے (۶،۷) دونوں شانے (۸،۹) دونوں بازو ان میں کہنیاں بھی داخل ہیں (۱۰،۱۱) دونوں کلائیاں یعنی کہنی کے بعد سے گٹوں کے نیچے تک (۱۲) سینہ یعنی گلے کے جوڑ سے دونوں پستان کی حد زیریں تک (۱۳،۱۴) دونوں کی پشت (۱۵،۱۶) دونوں پستانیں جبکہ اچھی طرح اٹھ چکی ہوں اگر بالکل نہ اٹھی ہوں یا خفیف ابھری ہوں کہ سینہ سے جدا عضو کی ہیئات نہ پیدا ہوئی ہو تو سینہ کی تابع ہیں جدا عضو نہیں اور پہلی صورت میں بھی ان کے درمیان کی جگہ سینہ ہی میں داخل ہے جدا عضو نہیں (۱۷) پیٹ یعنی سینہ کی حد مذکور سے ناف کے کنارہ زیریں تک یعنی ناف کا بھی پیٹ میں شمار ہے۔ (۱۸) پیٹھ یعنی پیچھے کی جانب سینہ کے مقابل سے کمر تک (۱۹،۲۰) دونوں شانوں میں بیچ میں جو جگہ ہے بغل کے نیچے سینہ کی حد زیریں تک دونوں کروٹوں میں جو جگہ ہے اسکا اگلا حصہ سینہ میں اور پچھلا شانوں یا پیٹھ میں شامل ہے اور اس کے بعد سے دونوں کروٹوں میں کمر تک جو جگہ ہے اسکا اگلا حصہ پیٹ میں اور پچھلا پیٹھ میں داخل ہے (۲۱،۲۲) دونوں سرین (۲۳) فرج (۲۴) دبر (۲۵،۲۶) دونوں رانیں گھٹنے بھی انہیں میں شامل ہیں (۲۷) ناف کے نیچے پیڑو اور اس کے متصل جو جگہ ہے اور ان کے مقابل پشت کی جانب سب مل کر ایک عورت ہے (۲۸،۲۹) دونوں پنڈلیاں ٹخنوں سمیت (۳۰،۳۱) دونوں تلوے اور بعض علما نے پشت دست اور تلووں کو عورت میں داخل نہیں کیا **مسئلہ** عورت کا چہرہ اگرچہ عورت نہیں مگر بوجہ فتنہ غیر محرم کے سامنے مونھ کھولنا منع ہے یوہیں اس کی طرف نظر کرنا غیر محرم کے لیے جائز نہیں اور چھونا تو اور زیادہ منع ہے (درمختار) **مسئلہ** اگر کسی مرد کے پاس

لہ ان مسائل کی تحقیق اور ان کے متعلق جزئیات کتاب الحظر والاباحۃ میں انشاء اللہ تعالیٰ مذکور ہوں گے ۱۲ منہ

ستر کے لیئے جائز کپڑا نہ ہو اور ریشمی کپڑا ہے تو فرض ہے کہ اُسی سے ستر کرے اور اسی میں نماز پڑھے البتہ اور کپڑا ہوتے ہوئے مرد کو ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے اور اس میں نماز مکروہ تحریمی (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** کوئی شخص برہنہ اگر اپنا سارا جسم مع سر کے کسی ایک کپڑے میں چھپاکر نماز پڑھے نماز نہ ہوگی اور اگر سر اس سے باہر نکال لے نماز ہو جائیگی (ردالمحتار) **مسئلہ** کسی کے پاس بالکل کپڑا نہیں تو بیٹھ کر نماز پڑھے دن ہو یا رات گھر میں ہو یا میدان میں خواہ ویسے بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں یعنی مرد مردوں کی طرح اور عورت عورتوں کی طرح یا پاؤں پھیلاکر اور عورت غلیظہ پر ہاتھ رکھ کر یہ بہتر ہے کہ رکوع و سجود کی جگہ اشارہ کرے اور یہ اشارہ رکوع و سجود سے اس کے لیئے افضل ہے اور یہ بیٹھ کر پڑھنا کھڑے ہوکر پڑھنے سے افضل خواہ قیام میں رکوع و سجود کے لیے اشارہ کرے یا رکوع و سجود کرے (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** ایسا شخص برہنہ نماز پڑھ رہا تھا کسی نے عاریۃً اسکو کپڑا دیا یا مُباح کر دیا نماز جاتی رہی کپڑا پہن کر سرے سے پڑھے (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** اگر کپڑا دینے کا کسی نے وعدہ کیا تو آخر وقت تک انتظار کرے جب دیکھے نماز جاتی رہے گی تو برہنہ ہی پڑھ لے (ردالمحتار) **مسئلہ** اگر دوسرے کے پاس کپڑا ہے اور غالب گمان ہے کہ مانگنے سے دیدے گا تو مانگنا واجب ہے (ردالمحتار) **مسئلہ** اگر کپڑا مول ملتا ہے اور اُس کے پاس دام حاجت اصلیہ سے زائد ہیں تو اگر اتنے دام مانگتا ہو جو اندازہ کرنیوالوں کے اندازہ سے باہر نہ ہوں تو خریدنا واجب (ردالمحتار) یونہیں اگر اُدہار دینے پر راضی ہو جب بھی خریدنا واجب ہونا چاہیئے **مسئلہ** اگر اُس کے پاس کپڑا ایسا ہے کہ پورا نجس ہے تو نماز میں اُسے نہ پہنے اور اگر ایک چوتھائی پاک ہے تو واجب ہے کہ اُسے پہن کر پڑھے برہنہ جائز نہیں یہ سب اُس وقت ہے کہ ایسی چیز نہیں کہ کپڑا پاک کر سکے یا اُس کی نجاست قدر مانع سے کم کر سکے ورنہ واجب ہوگا کہ پاک کرے یا تقلیل نجاست کرے (درمختار) **مسئلہ** چند شخص برہنہ ہیں تو تنہا تنہا دُور دُور نمازیں پڑھیں اور اگر جماعت کی تو امام بیچ میں کھڑا ہو وغیرہ

**مسئلہ** اگر برہنہ شخص کو چٹائی یا بچھونا مل جائے تو اُسی سے ستر کرے ننگا نہ پڑھے یوہیں گھاس یا پتوں سے ستر کر سکتا ہے تو یہی کرے (عالمگیری) **مسئلہ** اگر پورے ستر کیلیے کپڑا نہیں اور اتنا ہے کہ بعض اعضاء کا ستر ہو جائیگا تو اُس سے ستر واجب ہے اور اُس کپڑے سے عورت غلیظہ یعنی قبل و دُبر کو چھپائے اور اتنا ہو کہ ایک ہی کو چھپا سکتا ہے تو ایک ہی چھپائے (درمختار) **مسئلہ** جس نے ایسی مجبوری میں برہنہ نماز پڑھی تو بعد نماز کپڑا ملنے پر اعادہ نہیں نماز ہوگئی (درمختار) **مسئلہ** اگر ستر کا کپڑا یا اُس کے پاک کرنے کی چیز نہ ملنا بندوں کی جانب سے ہو تو نماز پڑھے پھر اعادہ کرے (درمختار) **تیسری شرط**

**استقبال قبلہ** یعنی نماز میں قبلہ یعنی کعبہ کی طرف مونھ کرنا اللہ عزوجل فرماتا ہے سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۔ بیوقوف لوگ کہیں گے کہ جس قبلہ پر مسلمان لوگ تھے انہیں کس چیز نے اُس سے پھیر دیا تم فرما دو اللہ ہی کے لیے مشرق و مغرب ہے جسے چاہتا ہے سیدھے راستہ کی طرف ہدایت فرماتا ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سولہ یا سترہ مہینہ تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی اور حضور کو پسند یہ تھا کہ کعبہ قبلہ ہو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کما ھو مروی فی صحیح البخاری و غیرہ من الصحاح اور فرماتا ہے وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَى عَقِبَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝ قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ۔ جس قبلہ پر تم پہلے تھے ہم نے پھیر دی اس لیے مقرر کیا کہ رسول کی اتباع کرنے والے ان سے متمیز ہو جائیں جو ایڑیوں کے بل لوٹ جاتے ہیں اور یہ بیشک یہ شاق ہے

مگر اُن پر جن کو اللہ نے ہدایت کی اور اللہ تمہارا ایمان ضائع نہ کریگا بیشک اللہ لوگوں پر بڑا مہربان رحم والا ہے اے محبوب آسمان کی طرف تمہارا بار بار موںھ اٹھانا ہم دیکھتے ہیں تو ضرور ہم تمہیں اُسی قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جسے تم پسند کرتے ہو تو اپنا موںھ (نماز میں) مسجد حرام کی طرف پھیرو۔ اور اے مسلمانو ں تم جہاں کہیں ہو اُسی کی طرف (نماز میں) موںھ کرو اور بیشک جنہیں کتاب دی گئی وہ ضرور جانتے ہیں کہ وہی حق ہے اُن کے رب کی طرف سے اور اللہ ان کے کوتکوں سے غافل نہیں **مسئلہ** نماز اللہ ہی کے لیے پڑھی جائے اور اسی کے لیے سجدہ ہو نہ کہ کعبہ کو اگر کسی نے معاذ اللہ کعبہ کے لیے سجدہ کیا حرام و گناہ کبیرہ کیا۔ اگر عبادت کعبہ کی نیت کی جب تو کھلا کافر ہے کہ غیر خدا کی عبادت کفر ہے (درمختار، فتاویٰ رضویہ)

**مسئلہ** استقبال قبلہ عام ہے کہ بعینہٖ کعبہ معظمہ کی طرف موںھ ہو جیسے مکہ مکرمہ والوں کے لیے یا اس جہت کو موںھ ہو جیسے اوروں کے لیے (درمختار) یعنی تحقیق یہ ہے کہ جو عین کعبہ کی سمت خاص تحقیق کر سکتا ہے اگرچہ کعبہ آڑ میں ہو جیسے مکہ معظمہ کے مکانوں میں جب کہ چھت پر چڑھ کر کعبہ کو دیکھ سکتے ہیں تو عین کعبہ کی طرف موںھ کرنا فرض ہے جہت کافی نہیں اور جسے یہ تحقیق ناممکن ہو اگرچہ خاص مکہ معظمہ میں ہو اس کے لیے جہت کعبہ کو موںھ کرنا کافی ہے (افادات رضویہ) **مسئلہ** کعبہ کے اندر نماز پڑھی تو جس رخ چاہے پڑھے کعبہ کی چھت پر بھی نماز ہو جائیگی۔ مگر اس کی چھت پر چڑھنا ممنوع ہے۔ (غنیہ وغیرہا) **مسئلہ** اگر صرف حطیم کی طرف موںھ کیا کہ کعبہ معظمہ محاذات میں نہ آیا نماز نہ ہوئی (غنیہ) **مسئلہ** جہت کعبہ کو موںھ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ موںھ کی سطح کا کوئی جز کعبہ کی سمت میں واقع ہو تو اگر قبلہ سے کچھ انحراف ہے مگر موںھ کا کوئی جز کعبہ کے مواجہہ میں ہے نماز ہو جائے گی اس کی مقدار ۴۵ درجہ رکھی گئی ہے تو اگر ۴۵ درجے سے زائد انحراف ہے استقبال نہ پایا گیا نماز نہ ہوئی مثلاً ا ب ایک خط ہے اس پر ہ ج عمود ہے اور فرض کرو کہ کعبہ معظمہ عین نقطہ ج کے محاذی ہے دونوں قائمے ا ہ ج، ہ ج ب

کی تصنیف کرتے ہوئے خطوط ہ ر ہ ج کھینچے تو یہ زاویہ ۴۵-۴۵ درجے کے ہوئے کہ قائمہ ۹۰ درجے ہے اب جو شخص مقام ہ پر کھڑا ہے اگر نقطہ ح کی طرف موںھ کرے تو عین کعبہ کو مونھ ہے اور اگر داہنے بائیں ر یا ح کی طرف جھکے تو جب تک ر ح یا ح ح کے اندر ہے جہت کعبہ میں ہے اور جب ر سے بڑھ کر ا یا ح سے گزر کر ب کی طرف کچھ بھی قریب ہوگا تو اب جہت سے نکل گیا نماز نہ ہوگی (درمختار وافادات رضویہ) **مسئلہ** قبلہ بنائے کعبہ کا نام نہیں بلکہ وہ فضا ہے اس بنا کی محاذات میں ساتویں زمین سے عرش تک قبلہ ہی ہے تو اگر وہ عمارت وہاں سے اٹھا کر دوسری جگہ رکھ دی جائے اور اب اُس عمارت کی طرف مونھ کر کے نماز پڑھی نہ ہوگی یا کعبہ معظّمہ کسی ولی کی زیارت کو گیا اور اُس فضا کی طرف نماز پڑھی ہوگئی یوہیں اگر بلند پہاڑ یا کوئیں کے اندر نماز پڑھی اور قبلہ کی طرف مونھ کیا نماز ہوگئی کہ فضا کی طرف توجہ پائی گئی گو عمارت کی طرف نہ ہو (ردالمحتار) **مسئلہ** جو شخص استقبال قبلہ سے عاجز ہو مثلاً مریض ہے کہ اس میں اتنی قوت نہیں کہ اُدھر رُخ بدلے اور وہاں کوئی ایسا نہیں جو متوجہ کردے یا اس کے پاس اپنا یا امانت کا مال ہے جس کے چوری جانیکا اندیشہ ہو یا کشتی کے تختہ پر بہتا جا رہا ہے اور صحیح اندیشہ ہے کہ استقبال کرے تو ڈوب جائیگا یا شریر جانور پر سوار ہے کہ اُترنے نہیں دیتا یا اُتر تو جائیگا مگر بے مددگار سوار نہ ہونے دیگا یا یہ بوڑھا ہے کہ پھر خود سوار نہ ہو سکے گا اور ایسا کوئی نہیں جو سوار کرا دے تو ان سب صورتوں میں جس رُخ نماز پڑھ سکے پڑھ لے اور اعادہ بھی نہیں ہاں سواری کے روکنے پر قادر ہو تو روک کر پڑھے اور ممکن ہو تو قبلہ کو مونھ کرے ورنہ جیسے بھی ہو سکے اور اگر روکنے میں قافلہ نگاہ سے مخفی ہو جائیگا تو سواری ٹھہرانا بھی ضروری نہیں یوہیں روانی میں پڑھے (ردالمحتار) **مسئلہ** چلتی کشتی میں نماز پڑھے تو بوقت تحریمہ قبلہ کو مونھ کرے اور جیسے

وہ گھومتی جائے یہ بھی قبلہ کو مونھ پھیرتا رہے اگرچہ نفل نماز ہو (غنیہ) **مسئلہ** مصلّی کے پاس مال ہے اور اندیشہ صحیح ہے کہ استقبال کریگا تو چوری ہو جائیگی۔ ایسی حالت میں کوئی ایسا شخص مل گیا جو حفاظت کرے اگرچہ باُجرت مثل استقبال فرض ہے (ردالمحتار) یعنی جبکہ وہ اُجرت حاجت اصلیہ سے زائد اس کے پاس ہو یا محافظ آئندہ لینے پر راضی ہو اور اگر وہ نقد مانگتا ہے اور اس کے پاس نہیں یا ہے مگر حاجت اصلیہ سے زائد نہیں یا ہے مگر وُہ اُجرت مثل سے بہت زیادہ مانگتا ہے تو اجیر کرنا ضرور نہیں یوہیں پڑھے (افادات رضویہ) **مسئلہ** کوئی شخص قید میں ہے اور وہ لوگ اُسے استقبال سے مانع ہیں تو جیسے بھی ہو سکے نماز پڑھ لیں پھر جب موقعہ ملے وقت میں یا بعد میں تو اس نماز کا اعادہ کرے (ردالمحتار) **مسئلہ** اگر کسی شخص کو کسی جگہ قبلہ کی شناخت نہ ہو نہ کوئی ایسا مسلمان ہے جو بتا دے نہ وہاں مسجدیں محرابیں ہیں نہ چاند سورج ستارے نکلے ہوں یا ہوں مگر اس کو اتنا علم نہیں کہ اُن سے معلوم ہو سکے تو ایسے کے لیے حکم ہے کہ تحرّی کرے (سوچے جدھر قبلہ ہونا دِل پر جمے اُدھر ہی مونھ کرے) اُس کے حق میں وہی قبلہ ہے (عامہ کتب) **مسئلہ** تحرّی کر کے نماز پڑھی بعد کو معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھی ہوگئی اعادہ کی ضرورت نہیں (تنویرالابصار وغیرہ) **مسئلہ** ایسا شخص اگر بے تحرّی کسی طرف مونھ کر کے نماز پڑھے نماز نہ ہوئی اگرچہ واقع میں قبلہ ہی کی طرف مونھ کیا ہو (ہاں اگر قبلہ کی طرف مونھ ہونا بعد نماز یقین کے ساتھ معلوم ہوا ہوگئی اور اگر بعد نماز اس کا جہت قبلہ ہونا گمان ہو یقین نہ ہو یا اثنائے نماز میں اُسی کا قبلہ ہونا معلوم ہُوا اگرچہ یقین کے ساتھ تو نماز نہ ہوئی (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** اگر سوچا اور دل میں کسی طرف قبلہ ہونا ثابت ہوا اگر اس کے خلاف دوسری طرف اُس نے مونھ کیا نماز نہ ہوئی اگرچہ واقع میں وہی قبلہ تھا۔ جدھر مونھ کیا اگرچہ بعد کو یقین کے ساتھ اُسی کا قبلہ ہونا معلوم ہو (درمختار) **مسئلہ** اگر کوئی جاننے والا موجود ہے اُس سے دریافت نہیں کیا خود غور کر کے کسی طرف کو پڑھ لی تو اگر قبلہ ہی کی طرف

مُونھ تھا ہوگئی ورنہ نہیں (ردالمحتار) **مسئلہ** جاننے والے سے پوچھا اُس نے نہیں بتایا اس نے تحرّی کرکے نماز پڑھ لی اب بعد نماز اُس نے بتایا نماز ہوگئی اعادہ کی حاجت نہیں (غنیہ) **مسئلہ** اگر مسجدیں اور محرابیں وہاں ہیں مگر ان کا اعتبار نہ کیا بلکہ اپنی رائے سے ایک طرف کو متوجہ ہولیا یا تارے وغیرہ موجود ہیں اور اس کو علم ہے کہ اُن کے ذریعہ سے معلوم کرلے اور نہ کیا بلکہ سوچ کر پڑھ لی دونوں صورتوں میں نہ ہوئی اگر خلاف جہت کی طرف پڑھی (ردالمحتار) **مسئلہ** ایک شخص تحرّی کرکے (سوچکر) ایک طرف پڑھ رہا ہے تو دوسرے کو اس کا اتباع جائز نہیں بلکہ اسے بھی تحرّی کا حکم ہے اگر اس کا اتباع کیا تحری نہ کی اسکی نماز نہ ہوئی (ردالمحتار) اگر تحرّی کرکے نماز پڑھ رہا تھا اور اثنائے نماز میں اگرچہ سجدہ سہو میں رائے بدل گئی یا غلطی معلوم ہوئی تو فرض ہے کہ فوراً گھوم جائے اور پہلے جو پڑھ چکا ہے اس میں خرابی نہ آئیگی اسی طرح اگر چاروں رکعتیں چار جہات میں پڑھیں جائز ہے اور اگر فوراً نہ پھرا یہاں تک کہ ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کا وقفہ ہوا نماز نہ ہوئی (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** نابینا غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھ رہا تھا کوئی بینا آیا اس نے اسے سیدھا کرکے اُس کی اقتدا کی تو اگر کوئی شخص وہاں ایسا تھا جس سے قبلہ کا حال نابینا دریافت کرسکتا تھا مگر نہ پوچھا دونوں کی نمازیں نہ ہوئیں اور اگر کوئی ایسا نہ تھا تو نابینا کی ہوگئی اور مقتدی کی نہ ہوئی (خانیہ ہندیہ غنیہ ردالمحتار) **مسئلہ** تحرّی کرکے غیر قبلہ کو نماز پڑھ رہا تھا بعد کو اُسے اپنی رائے کی غلطی معلوم ہوئی اور قبلہ کی طرف پھر گیا تو جس دوسرے شخص کو اُس کی پہلی حالت معلوم ہو اگر یہ بھی اُسی قسم کا ہے کہ اس نے بھی پہلے وہی تحرّی کی تھی اور اب اُس کو بھی غلطی معلوم ہوئی تو اس کی اقتدا کرسکتا ہے ورنہ نہیں (ردالمحتار) **مسئلہ** اگر امام تحرّی کرکے ٹھیک جہت میں پہلے ہی سے پڑھ رہا ہے تو اگرچہ مقتدی تحرّی کرنے والوں میں نہ ہو اس کی اقتدا کرسکتا ہے (درمختار) **مسئلہ** اگر امام و مقتدی ایک ہی جہت کو تحرّی کرکے نماز پڑھ رہے تھے اور امام نے نماز پوری کرلی اور سلام پھیر دیا اب مسبوق و لاحق کی رائے بدل گئی تو مسبوق گھوم جائے اور لاحق سرے سے پڑھے (درمختار)

**مسئلہ** اگر پہلے ایک طرف کو رائے ہوئی اور نماز شروع کی پھر دوسری طرف کو رائے پلٹی پلٹ گیا پھر تیسری یا چوتھی بار وہی رائے ہوئی جو پہلی مرتبہ تھی تو اسی طرف پھر جائے سرے سے پڑھنے کی حاجت نہیں (درمختار) **مسئلہ** تحرّی کر کے ایک رکعت پڑھی دوسری میں رائے بدل گئی اب یاد آیا کہ پہلی رکعت کا ایک سجدہ رہ گیا تھا تو سرے سے نماز پڑھے (درمختار) **مسئلہ** اندھیری رات ہے چند شخصوں نے جماعت سے تحرّی کر کے مختلف جہتوں میں نماز پڑھی مگر اثنائے نماز میں یہ معلوم نہ ہوا کہ اس کی جہت امام کی جہت کے خلاف ہے نہ مقتدی امام سے آگے ہے نماز ہو گئی اور اگر بعد نماز معلوم ہوا کہ امام کے خلاف اسکی جہت تھی کچھ حرج نہیں اور اگر امام کے آگے ہونا معلوم ہوا نماز میں یا بعد کو تو نماز نہ ہوئی (درمختار، ردالمحتار) **مسئلہ** مصلّی نے قبلہ سے بلا عذر قصداً سینہ پھیر دیا اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی طرف ہو گیا نماز فاسد ہو گئی اور اگر بلا قصد پھر گیا اور بقدر تین تسبیح کے وقفہ نہ ہوا تو ہو گئی (منیہ، بحر) **مسئلہ** اگر صرف مونھ قبلہ سے پھیرا تو اس پر واجب ہے کہ فوراً قبلہ کی طرف مونھ کر لے اور نماز نہ جائیگی مگر بلا عذر مکروہ ہے (منیہ، بحر) **چوتھی شرط وقت ہے** اس کے مسائل اوپر مستقل باب میں بیان ہوئے **پانچویں شرط نیّت ہے** اللہ عزوجل فرماتا ہے وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ انہیں تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی عبادت کریں اُسی کے لئے دین کو خالص رکھتے ہوئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَلِکُلِّ امْرِیٍٔ مَا نَوٰی اعمال کا مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہ ہے جو اُس نے نیت کی اس حدیث کو بخاری و مسلم اور دیگر محدثین نے امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا **مسئلہ** نیّت دل کے پکّے ارادہ کو کہتے ہیں محض جاننا نیت نہیں تاوقتیکہ ارادہ نہ ہو (تنویر الابصار) **مسئلہ** نیت میں زبان کا اعتبار نہیں یعنی اگر دل میں مثلاً ظہر کا قصد کیا اور زبان سے لفظ عصر نکلا ظہر کی نماز ہو گئی (درمختار، ردالمحتار) **مسئلہ** نیت کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اگر کوئی پوچھے کونسی نماز پڑھتا ہے تو فوراً بلا تامل بتا دے اگر

حالت ایسی ہے کہ سوچ کر بتائے گا تو نماز نہ ہوگی (درمختار) **مسئلہ** زبان سے کہہ لینا مستحب ہے اور اس میں کچھ عربی کی تخصیص نہیں فارسی وغیرہ میں بھی ہو سکتی ہے اور تلفظ میں ماضی کا صیغہ ہو مثلاً نَوَیْتُ یا نیت کی میں نے (درمختار) **مسئلہ** احوط یہ ہے کہ اللہ اکبر کہتے وقت نیت حاضر ہو (منیہ) **مسئلہ** تکبیر سے پہلے نیت کی اور شروع نماز اور نیت کے درمیان کوئی امر اجنبی مثلاً کھانا پینا کلام وغیرہ وہ امور جو نماز سے غیر متعلق ہیں فاصل نہ ہوں نماز ہو جائیگی اگرچہ تحریمہ کے وقت نیت حاضر نہ ہو (درمختار) **مسئلہ** وضو سے پیشتر نیت کی تو وضو کرنا فاصل اجنبی نہیں نماز ہو جائیگی یونہیں وضو کے بعد نیت کی اس کے بعد نماز کے لئے چلنا پایا گیا نماز ہو جائیگی اور یہ چلنا فاصل اجنبی نہیں (غنیہ) **مسئلہ** اگر شروع کے بعد نیت پائی گئی اُس کا اعتبار نہیں یہاں تک کہ اگر تحریمہ میں اللہ کہنے کے بعد اکبر سے پہلے نیت کی نماز نہ ہوگی (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** اصح یہ ہے کہ نفل و سُنّت و تراویح میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے مگر احتیاط یہ ہے کہ تراویح میں تراویح یا سنّت وقت یا قیام اللیل کی نیت کرے اور باقی سُنّتوں میں سُنّت یا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی متابعت کی نیت کرے اس لیے کہ بعض مشائخ ان میں مطلق نیت کرنا کافی قرار دیتے ہیں (منیہ) **مسئلہ** نفل نماز کے لیے مطلق نماز کی نیت کافی ہے اگرچہ نفل نیت میں نہ ہو (درمختار) **مسئلہ** فرض نماز میں نیت فرض بھی ضروری ہے مطلق نماز یا نفل وغیرہ کی نیت کافی نہیں اگر فرضیت جانتا ہی نہ ہو مثلاً پانچوں وقت نماز پڑھتا ہے مگر ان کی فرضیت علم میں نہیں نماز نہ ہوگی اور اس پر ان تمام نمازوں کی قضا فرض ہے مگر جب امام کے پیچھے ہو اور یہ نیت کرے کہ امام جو نماز پڑھتا ہے وہی میں بھی پڑھتا ہوں تو یہ نماز ہو جائے گی اور اگر جانتا ہو مگر فرض کو غیر فرض سے متمیز نہ کیا تو دو صورتیں ہیں۔ اگر سب میں فرض ہی کی نیت کرتا ہے تو نماز ہو جائے گی۔ مگر جن فرضوں سے پیشتر سُنّتیں ہیں اگر سُنّتیں پڑھ چکا ہے تو امامت نہیں کر سکتا کہ سُنّتیں بہ نیت فرض پڑھنے سے اُس کا فرض ساقط ہو چکا مثلاً ظہر کے پیشتر چار رکعت

سُنتیں بہ نیت فرض پڑھیں تو اب فرض نماز میں امامت نہیں کر سکتا کہ یہ فرض پڑھ چکا دوسری صُورت یہ کہ نیت فرض کسی میں نہ کی تو نماز فرض ادا نہ ہوئی (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** فرض میں یہ بھی ضرور ہے کہ اُس خاص نماز مثلاً ظہر یا عصر کی نیت کرے یا مثلاً آج کی ظہر یا فرض وقت کی نیت وقت میں کریں مگر جمعہ میں فرض وقت کی نیت کافی نہیں خصوصیت جمعہ کی نیت ضروری ہے (تنویرالابصار) **مسئلہ** اگر وقت نماز ختم ہو چکا اور اس لئے فرض وقت کی نیت کی تو فرض نہ ہوئے خواہ وقت کا جاتا رہنا اس کے علم میں ہو یا نہیں (ردالمحتار) **مسئلہ** نماز فرض میں یہ نیت کہ آج کے فرض پڑھتا ہوں کافی نہیں جبکہ کسی نماز کو معین نہ کیا مثلاً آج کی ظہر یا آج کی عشا (ردالمحتار) **مسئلہ** اولیٰ یہ ہے کہ یہ نیت کرے کہ آج فلاں نماز کہ اگرچہ وقت خارج ہو گیا ہو نماز ہو جائیگی خصوصاً اس کے لئے جسے وقت خارج ہونے میں شک ہو (درمختار عالمگیری) **مسئلہ** اگر کسی نے اس دن کو دوسرا دن گمان کر لیا مثلاً وہ دن پیر کا ہے اور اس نے اُسے منگل کی ظہر کی نیت کی بعد کو معلوم ہوا کہ پیر تھا نماز ہو جائیگی (غنیہ) یعنی جبکہ آج کا دن نیت میں ہو کہ اس تعیین کے بعد پیر یا منگل کی تخصیص بیکار ہے اور اُس میں غلطی مضر نہیں ہاں اگر صرف دن کے نام ہی سے نیت کی اور آج کے دن کا قصد نہ کیا مثلاً منگل کی ظہر پڑھتا ہوں تو نماز نہ ہو گی اگرچہ وہ دن منگل ہی کا ہو کہ منگل بہت ہیں (افادات رضویہ) **مسئلہ** نیت میں تعداد رکعات کی ضرورت نہیں البتہ افضل ہے تو اگر تعداد رکعات میں خطا واقع ہوئی مثلاً تین رکعتیں ظہر یا چار رکعتیں مغرب کی نیت کی تو نماز ہو جائیگی (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** فرض قضا ہو گئے ہوں تو ان میں تعیین یوم اور تعیین نماز ضروری ہے مثلاً فلاں دن کی فلاں نماز مطلقاً ظہر وغیرہ یا مطلقاً نماز قضا نیت میں ہونا کافی نہیں (درمختار) **مسئلہ** اگر اس کے ذمہ ایک ہی نماز قضا ہو تو دن معیّن کرنے کی حاجت نہیں (مثلاً میرے ذمہ فلاں نماز ہے کافی ہے (ردالمحتار) **مسئلہ** اگر کسی کے ذمہ بہت سی نمازیں ہیں اور دن تاریخ بھی یاد نہ ہو تو اس

کے لئے آسان طریقہ نیت کا یہ ہے کہ سب میں پہلی یا سب میں پچھلی فلاں نماز جو میرے ذمہ ہے (درمختار) **مسئلہ** کسی کے ذمہ اتوار کی نماز تھی مگر اس کو گمان ہوا کہ ہفتہ کی ہے اور اس کی نیت سے نماز پڑھی بعد کو معلوم ہوا کہ اتوار کی تھی ادا نہ ہوئی (غنیہ) **مسئلہ** قضا یا ادا کی نیت کی کچھ حاجت نہیں اگر قضا بہ نیت ادا پڑھی یا ادا بہ نیت قضا تو نماز ہوگئی۔ یعنی مثلاً وقت ظہر باقی ہے اور اس نے گمان کیا کہ جاتا رہا اور اس دن کی نماز ظہر بہ نیت قضا پڑھی یا وقت جاتا رہا اور اس نے گمان کیا کہ باقی ہے اور بہ نیت ادا پڑھی ہوگئی اور اگر یوں نہ کیا بلکہ وقت باقی ہے اور اُس نے ظہر کی قضا پڑھی مگر اُس دن کے ظہر کی نیت نہ کی تو نہ ہوئی یوہیں اس کے ذمہ کسی دن کی نماز ظہر تھی اور بہ نیت ادا پڑھی نہ ہوئی (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** مقتدی کو اقتدا کی نیت بھی ضروری ہے اور امام کو نیت امامت مقتدی کی نماز صحیح ہونے کے لئے ضروری نہیں یہاں تک کہ اگر امام نے یہ قصد کر لیا کہ میں فلاں کا امام نہیں ہوں اور اُس نے اُس کی اقتدا کی نماز ہوگئی مگر امام نے امامت کی نیت نہ کی تو ثواب جماعت نہ پائے گا اور ثواب جماعت حاصل ہونے کے لئے مقتدی کی شرکت سے پیشتر نیت کر لینا ضروری نہیں بلکہ وقت شرکت بھی نیت کر سکتا ہے (عالمگیری درمختار) **مسئلہ** ایک صورت میں امام کو نیت امامت بالاتفاق ضروری ہے کہ مقتدی عورت ہو اور وہ کسی مرد کے محاذی کھڑی ہو جائے اور وہ نماز نماز جنازہ نہ ہو تو اس صورت میں اگر امام نے امامت زناں کی نیت نہ کی تو اس عورت کی نماز نہ ہوئی (درمختار) اور امام کی یہ نیت شروع نماز کے وقت درکار ہے بعد کو اگر نیت کر بھی لے صحت اقتدائے زن کے لیے کافی نہیں (ردالمحتار) **مسئلہ** جنازہ میں تو مطلقاً خواہ مرد کے محاذی ہو یا نہ ہو امامت زناں کی نیت بالاجماع ضروری نہیں اور صحیح یہ ہے کہ جمعہ و عیدین میں بھی حاجت نہیں باقی نمازوں میں اگر محاذی مرد کے نہ ہوئی تو عورت کی نماز ہو جائیگی اگرچہ امام نے امامت زناں کی نیت نہ کی ہو (درمختار) **مسئلہ**

مقتدی نے اگر صرف نماز امام یا فرض امام کی نیت کی اور اقتدا کا قصد نہ کیا نماز نہ ہوئی (عالمگیری) **مسئلہ** مقتدی نے بہ نیت اقتدا یہ نیت کی کہ جو نماز امام کی وہی نماز میری تو جائز ہے (عالمگیری) **مسئلہ** مقتدی نے یہ نیت کی کہ وہ نماز شروع کرتا ہوں جو اس امام کی نماز ہے اگر امام نماز شروع کر چکا ہے جب تو ظاہر کہ اس کی نیت سے نماز صحیح ہے اور اگر امام نے اب تک نماز شروع نہ کی تو دو صورتیں ہیں اگر مقتدی کے علم میں ہو کہ امام نے ابھی نماز شروع نہ کی تو بعد شروع وہی نیت کافی ہے اور اگر اس کے گمان میں ہے کہ شروع کر لی ہے اور واقع میں شروع نہ کی ہو تو وہ نیت کافی نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** مقتدی نے نیت اقتدا کی مگر فرضوں میں تعیین فرض نہ کی تو فرض ادا نہ ہوا (غنیہ) یعنی جب تک یہ نیت نہ ہو کہ نماز امام میں اس کا مقتدی ہوتا ہوں **مسئلہ** جمعہ میں بہ نیت اقتدا نماز امام کی نیت کی ظہر یا جمعہ کی نیت نہ کی نماز ہو گئی خواہ امام نے جمعہ پڑھا ہو یا ظہر اور اگر بہ نیت اقتدا ظہر کی نیت کی اور امام کی نماز جمعہ تھی تو نہ جمعہ ہوا نہ ظہر (عالمگیری) **مسئلہ** مقتدی نے امام کو قعدہ میں پایا اور یہ معلوم نہ ہو کہ قعدہ اولیٰ ہے یا اخیرہ اور اس نیت سے اقتدا کی کہ اگر یہ قعدہ اولیٰ ہے تو میں نے اقتدا کی ورنہ نہیں تو اگرچہ قعدہ اولیٰ ہو اقتدا صحیح نہ ہوئی اور اگر با ایں نیت اقتدا کی کہ قعدہ اولیٰ ہے تو میں نے فرض میں اقتدا کی ورنہ نفل میں تو اس اقتدا سے فرض ادا نہ ہوگا اگرچہ قعدہ اولیٰ ہو (عالمگیری) **مسئلہ** یوہیں اگر امام کو نماز میں پایا اور یہ نہیں معلوم کہ عشا پڑھتا ہے یا تراویح اور یوں اقتدا کی کہ اگر فرض ہے تو اقتدا کی تراویح ہے تو نہیں تو عشا ہو خواہ تراویح اقتدا صحیح نہ ہوئی (عالمگیری) اس کو چاہیئے کہ فرض کی نیت کرے کہ اگر فرض کی جماعت تھی تو فرض ورنہ نفل ہو جائیں گے (درمختار) **مسئلہ** امام جس وقت جائے امامت پہ گیا اس وقت مقتدی نے نیت اقتدا کر لی اگر بوقت تکبیر نیت حاضر نہ ہو اقتدا صحیح ہے بشرطیکہ اس درمیان میں کوئی عمل منافی نماز نہ پایا گیا ہو (غنیہ) **مسئلہ** نیت اقتدا میں یہ علم ضرور نہیں کہ امام کون ہے زید ہے یا عمرو اگر یہ نیت کی کہ اس امام کے

پیچھے اور اس کے علم میں وہ زید ہے بعد کو معلوم ہوا کہ عمرو ہے اقتدا صحیح ہے اور اگر اس شخص کی نیت نہ کی بلکہ یہ کہ زید کی اقتدا کرتا ہوں بعد کو معلوم ہوا کہ عمرو ہے تو صحیح نہیں (عالمگیری غنیہ) **مسئلہ** جماعت کثیر ہو تو مقتدی کو چاہیے کہ نیت اقتدا میں امام کی تعیین نہ کرے یوہیں جنازہ میں یہ نیت نہ کرے کہ فلاں میت کی نماز (عالمگیری) **مسئلہ** نماز جنازہ کی یہ نیت ہے نماز اللہ کے لیے اور دعا اس میت کے لیے (درمختار) **مسئلہ** مقتدی کو شبہ ہو کہ میت مرد ہے یا عورت تو یہ کہہ لے کہ امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہوں جس پر امام نماز پڑھتا ہے (درمختار) **مسئلہ** اگر مرد کی نیت کی بعد کو عورت ہونا معلوم ہوا یا بالعکس جائز نہ ہوئی بشرطیکہ جنازہ حاضر کی طرف اشارہ نہ ہو یوہیں اگر زید کی نیت کی بعد کو اس کا عمرو ہونا معلوم ہوا صحیح نہیں اور اگر یوں نیت کی کہ اس جنازہ کی اور اس کے علم میں وہ زید ہے بعد کو معلوم ہوا کہ عمرو ہے تو ہو گئی (درمختار ردالمحتار) یوہیں اگر اس کے علم میں وہ مرد ہے بعد کو عورت ہونا معلوم ہوا یا بالعکس تو نماز ہو جائے گی جب کہ اس میت پر نماز نیت میں ہے (ردالمحتار) **مسئلہ** چند جنازے ایک ساتھ پڑھے تو ان کی تعداد معلوم ہونا ضروری نہیں اور اگر اس نے تعداد معین کر لی اور اس سے زائد تھے تو کسی جنازہ کی نہ ہوئی (درمختار) یعنی جبکہ نیت میں اشارہ نہ ہو صرف اتنا ہو کہ دس میتوں کی نماز اور وہ تھے گیارہ تو کسی پر نہ ہوئی۔ اور اگر نیت میں اشارہ تھا۔ مثلاً ان دس میتوں پر نماز اور وہ ہوں بیس تو سب کی ہو گئی۔ یہ احکام امام نماز جنازہ کے ہیں۔ اور مقتدی کے بھی اگر اس نے یہ نیت نہ کی کہ جن پر امام پڑھتا ہے ان کے جنازہ کی نماز کہ اس صورت میں اگر اس نے ان کو دس سمجھا اور وہ ہیں زیادہ تو اس کی نماز بھی سب پر ہو جائے گی۔ (ردالمحتار) **مسئلہ** نماز واجب میں واجب کی نیت کرے اور اسے معین بھی کرے مثلاً نماز عید الفطر۔ عید الضحیٰ۔ نذر۔ نماز بعد طواف یا نفل جس کو قصداً فاسد کیا ہو کہ اس کی قضا بھی واجب ہو جاتی ہے یوہیں سجدہ تلاوت میں نیت تعیین ضرور

ہے مگر جبکہ نماز میں فوراً کیا جائے اور سجدۂ شکر اگرچہ نفل ہے مگر اس میں بھی نیت تعیین درکار ہے یعنی یہ نیت کہ شکر کا سجدہ کرتا ہوں اور سجدہ سہو کو درمختار میں لکھا کہ اس میں نیت تعیین ضروری نہیں مگر نہر الفائق میں ضروری سمجھی اور یہی ظاہر تر ہے (ردالمحتار) اور نذریں متعدد ہوں تو ان میں بھی ہر ایک کی الگ تعیین درکار ہے اور وتر میں فقط وتر کی نیت کافی ہے اگرچہ اس کے ساتھ نیت وجوب نہ ہو ہاں نیت واجب اولیٰ ہے البتہ اگر نیت عدم وجوب ہے تو کافی نہیں (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** یہ نیت کہ مونھ میرا قبلہ کی طرف ہے شرط نہیں ہاں یہ ضرور ہے کہ قبلہ سے اعراض کی نیت نہ ہو (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** نماز بہ نیت فرض شروع کی پھر درمیان نماز میں یہ گمان کیا کہ نفل ہے اور بہ نیت نفل نماز پوری کی تو فرض ادا ہوئے اور اگر بہ نیت نفل شروع کی اور درمیان میں فرض کا گمان کیا اور اسی گمان کے ساتھ پوری کی تو نفل ہوئی (عالمگیری) **مسئلہ** ایک نماز شروع کرنے کے بعد دوسرے کی نیت کی تو اگر تکبیر جدید کے ساتھ ہے تو پہلی جاتی رہی اور دوسری شروع ہوگئی ورنہ وہی پہلی ہے خواہ دونوں فرض ہوں یا پہلی فرض دوسری نفل یا پہلی نفل دوسری فرض۔ (عالمگیری غنیہ) یہ اُس وقت میں ہے کہ دوبارہ نیت زبان سے نہ کرے ورنہ پہلی بہرحال جاتی رہی (ہندیہ) **مسئلہ** ظہر کی ایک رکعت کے بعد پھر بہ نیت اُسی ظہر کے تکبیر کہی تو یہ وہی نماز ہے اور پہلی رکعت بھی شمار ہوگی لہٰذا اگر قعدۂ اخیرہ کیا تو ہوگئی ورنہ نہیں ہاں اگر زبان سے بھی نیت کا لفظ کہا تو پہلی نماز جاتی رہی اور وہ رکعت شمار میں نہیں (علمگیری غنیہ) **مسئلہ** اگر دل میں نماز توڑنے کی نیت کی مگر زبان سے کچھ نہ کہا تو وہ بدستور نماز میں ہے (درمختار) جب تک کوئی فعل قاطع نماز نہ کرے **مسئلہ** دو نمازوں کی ایک ساتھ نیت کی اس میں چند صورتیں ہیں۔ ان[1] میں ایک فرض عین ہے دوسری جنازہ تو فرض کی نیت ہوئی اور[2] دونوں فرض عین ہیں تو ایک اگر وقتی ہے اور دوسری کا وقت نہیں آیا تو وقتی ہوئی اور ایک[3] وقتی ہے دوسری قضا اور

وقت میں وسعت نہیں جب بھی وقتی ہوئی اور وقت میں وسعت ہے تو کوئی نہ ہوئی اور
دونوں قضا ہوں تو صاحب ترتیب کے لیے پہلی ہوئی اور صاحب ترتیب نہیں تو
دونوں باطل اور ایک فرض دوسری نفل تو فرض ہوئے اور دونوں نفل ہیں تو دونوں
ہوئیں اور ایک نفل دوسری نماز جنازہ تو نفل کی نیت رہی (در مختار ردالمحتار علیہ) **مسئلہ**
نماز خالصاً للہ شروع کی پھر معاذ اللہ ریا کی آمیزش ہوگئی تو شروع کا اعتبار کیا جائیگا (در مختار
عالمگیری) **مسئلہ** پورا ریا یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے ہے اس وجہ سے پڑھ لی ورنہ پڑھتا
ہی نہیں اور اگر یہ صورت ہے کہ تنہائی میں پڑھتا تو مگر اچھی نہ پڑھتا اور لوگوں کے سامنے
خوبی کے ساتھ پڑھتا ہے تو اس کو اصل نماز کا ثواب ملے گا اور اس خوبی کا ثواب نہیں
(ردالمحتار عالمگیری) اور ریا کا استحقاق عذاب بہرحال ہے **مسئلہ** نماز خلوص کے ساتھ پڑھ
رہا تھا لوگوں کو دیکھ کر یہ خیال ہوا کہ ریا کی مداخلت ہو جائے گی یا شروع کرنا چاہتا تھا کہ
ریا کی مداخلت کا اندیشہ ہوا تو اس کی وجہ ترک نہ کرے نماز پڑھے اور استغفار کرے
(در مختار ردالمحتار) **چھٹی شرط تکبیر تحریمہ** اللہ عزوجل فرماتا ہے وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ
فَصَلّٰى اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی اور احادیث اس بارے میں بہت ہیں کہ حضور
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ اکبر سے نماز شروع فرماتے **مسئلہ** نماز جنازہ میں تکبیر
تحریمہ رکن ہے باقی نمازوں میں شرط (در مختار) **مسئلہ** غیر نماز جنازہ میں اگر کوئی نجاست لیے
ہوئے تحریمہ باندھے اور اللہ اکبر ختم کرنے سے پیشتر پھینک دے نماز منعقد ہو جائے گی
یوہیں بروقت ابتدائے تحریمہ ستر کھلا ہوا تھا یا قبلہ سے منحرف تھا یا آفتاب خط نصف النہار
پر تھا اور تکبیر سے فارغ ہونے سے پہلے عمل قلیل کے ساتھ ستر چھپالیا یا قبلہ کو مونھ کر لیا یا نصف النہار
سے آفتاب ڈھل گیا نماز منعقد ہو جائیگی۔ یوہیں معاذ اللہ بے وضو شخص دریا میں گر پڑا اور
اعضائے وضو پر پانی بہنے سے پیشتر تکبیر تحریمہ شروع کی مگر ختم سے پہلے اعضا دُھل گئے
نماز منعقد ہوگئی (ردالمحتار) **مسئلہ** فرض کی تحریمہ پر نفل نماز کی بنا کر سکتا ہے مثلاً

عشا کی چاروں رکعتیں پوری کر کے بے سلام پھیرے سنتوں کے لیے کھڑا ہو گیا لیکن قصداً ایسا کرنا مکروہ و منع ہے اور قصداً نہ ہو تو حرج نہیں مثلاً ظہر کی چار رکعت پڑھ کر قعدۂ اخیرہ کر چکا تھا اب خیال ہوا کہ دو ہی پڑھیں اٹھ کھڑا ہوا اور پانچویں رکعت کا سجدہ بھی کر لیا اب معلوم ہوا کہ چار ہو چکی تھیں تو یہ رکعت نفل ہوئی اب ایک اور پڑھ لے کہ دو رکعتیں ہو جائیں تو یہ بنا بقصد نہ ہوئی لہذا اس میں کوئی کراہت نہیں (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** ایک نفل پر دوسری نفل کی بنا کر سکتا ہے اور ایک فرض کی دوسرے فرض یا نفل پر بنا نہیں ہو سکتی (درمختار)

# نماز پڑھنے کا طریقہ

**حدیث ۱**- بخاری و مسلم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ ایک شخص مسجد میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد کی ایک جانب میں تشریف فرما تھے انہوں نے نماز پڑھی پھر خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا فرمایا وعلیک السلام جاؤ نماز پڑھو کہ تمہاری نماز نہ ہوئی وہ گئے اور نماز پڑھی پھر حاضر ہو کر سلام عرض کیا فرمایا وعلیک السلام جاؤ نماز پڑھو کہ تمہاری نماز نہ ہوئی تیسری بار یا اس کے بعد عرض کی یا رسول اللہ مجھے تعلیم فرمائیے ارشاد فرمایا جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو کامل وضو کرو پھر قبلہ کی طرف منھ کر کے اللہ اکبر کہو پھر قرآن پڑھو جتنا میسر آئے پھر رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع میں تمہیں اطمینان ہو پھر اٹھو یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان ہو جائے پھر اٹھو یہاں تک کہ بیٹھنے میں اطمینان ہو پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان ہو جائے پھر اٹھو اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اسی طرح پوری نماز میں کرو **حدیث ۲**- صحیح مسلم شریف میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ اکبر سے نماز شروع کرتے اور الحمد للہ

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سے قرأت اور جب رکوع کرتے سر کو نہ اُٹھائے ہوتے نہ جھکائے بلکہ متوسط حالت میں رکھتے اور جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو سجدہ کو نہ جاتے تاوقتیکہ سیدھے کھڑے نہ ہولیں اور سجدہ سے اُٹھ کر سجدہ نہ کرتے تاوقتیکہ سیدھے نہ بیٹھ لیں اور ہر دو رکعت پر التحیات پڑھتے اور بایاں پاؤں بچھاتے اور دہنا کھڑا رکھتے اور شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرماتے اور درندوں کی طرح کلائیاں بچھانے سے منع فرماتے (یعنی سجدے میں مردوں کو) اور سلام کے ساتھ نماز ختم کرتے **حدیث ۳**۔ صحیح بخاری شریف میں سہل بن سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی کہ لوگوں کو حکم کیا جاتا کہ نماز میں مرد داہنا ہاتھ بائیں کلائی پر رکھے **حدیث ۴** امام احمد ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نے ہم کو نماز پڑھائی اور پچھلی صف میں ایک شخص تھا جس نے نماز میں کچھ کمی کی جب سلام پھیرا تو اسے پکارا اے فلاں تو اللہ سے نہیں ڈرتا کیا تو نہیں دیکھتا کہ کیسے نماز پڑھتا ہے تم یہ گمان کرتے ہو گے کہ جو تم کرتے ہو اس میں سے کچھ مجھ پر پوشیدہ رہ جاتا ہو گا خدا کی قسم پیچھے[1] سے ویسا ہی دیکھتا ہوں جیسا سامنے سے **حدیث ۵ و ۶** ابوداؤد نے روایت کی کہ ابیّ بن کعب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے بیان کیا گیا کہ سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ نے دو مقام پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سکتہ فرمانا یاد کیا ایک اس وقت جب تکبیر تحریمہ کہتے دوسرا جب غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ پڑھ کر فارغ ہوتے ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی تصدیق کی۔ ترمذی و ابن ماجہ و دارمی نے بھی اس کے مثل روایت کی۔ اس حدیث سے آمین کا آہستہ کہنا ثابت ہوتا ہے **حدیث ۷** امام بخاری ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب امام غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہے تو آمین کہو کہ جس کا قول ملائکہ کے قول کے موافق ہوا اسکے

---

[1] اس حدیث شریف سے نہایت واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے کے لیے کسی چیز کا سامنے ہونا درکار نہیں کہ کوئی شے ادراک کے لیے حجاب نہیں ۱۲

اگلے گناہ بخش دئیے جائیں گے **حدیث ۸** - صحیح مسلم میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب تم نماز پڑھو تو صفیں سیدھی کرلو تو پھر تم میں سے جو کوئی امامت کرے وہ جب تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہے تو تم آمین کہو اللہ تمہاری دُعا قبول فرمائیگا اور جب وہ اللہ اکبر کہے اور رکوع میں جائے تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو کہ امام تم سے پہلے رکوع کرے گا اور تم سے پہلے اٹھے گا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو یہ اس کا بدلہ ہو گیا اور جب وہ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے تم اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہو اللہ تمہاری سُنے گا **حدیث ۹ و ۱۰** - ابو ہریرہ و قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی صحیح مسلم میں ہے جب امام قراءت کرے تو تم چپ رہو اس حدیث اور اس کے پہلے جو حدیث ہے دونوں سے ثابت ہوتا ہے کہ آمین آہستہ کہی جائے کہ اگر زور سے کہنا ہوتا تو امام کے آمین کہنے کا پتا اور موقع بتانے کی کیا حاجت ہوتی کہ جب وہ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہے تو آمین کہو اور اس سے بہت صریح ترمذی کی روایت شعبہ سے ہے وہ علقمہ سے وہ ابی وائل سے روایت کرتے ہیں فَقَالَ اٰمِیْنَ وَخَفَضَ بِھَا صَوْتَہٗ آمین کہی اور اس میں آواز پست کی نیز ابو ہریرہ و قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ امام کے پیچھے مقتدی قرأت نہ کریں بلکہ چپ رہیں اور یہی قرآن عظیم کا بھی ارشاد ہے کہ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ جب قرآن پڑھا جائے تو سُنو اور چُپ رہو اس اُمید پر کہ رحم کیے جاؤ **حدیث ۱۱** - ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام تو اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے جب تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب قراءت کرے تم چپ رہو **حدیث ۱۲** - ابو داؤد و ترمذی علقمہ سے راوی کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کیا تمہیں وہ

نماز نہ پڑھاؤں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز تھی۔ پھر نماز پڑھی اور ہاتھ نہ اُٹھائے مگر پہلی بار یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت اور ایک روایت میں یوں ہے کہ پہلی مرتبہ ہاتھ اُٹھاتے پھر نہیں ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے **حدیث ۱۳** دارقطنی و ابن عدی کی روایت اُنہیں سے ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی تو ان حضرات نے ہاتھ نہ اُٹھائے مگر نماز شروع کرتے وقت **حدیث ۱۴**۔ مسلم و احمد جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ کیا بات ہے کہ تمہیں ہاتھ اُٹھاتے دیکھتا ہوں جیسے چنچل گھوڑے کی دُمیں نماز میں سکون کے ساتھ رہو **حدیث ۱۵**۔ ابوداؤد اور امام احمد نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ سُنت سے ہے کہ نماز میں ہاتھ ناف کے نیچے رکھے جائیں ان امور کے متعلق اور بکثرت احادیث و آثار موجود ہیں تبرکاً چند حدیثیں ذکر کیں کہ یہ مقصود نہیں کہ افعال نماز احادیث سے ثابت کیے جائیں کہ ہم نہ اس کے اہل نہ اس کی ضرورت کہ ائمۂ کرام نے یہ مرحلے طے فرما دیے ہمیں تو ان کے ارشادات بس ہیں کہ وہ ارکان شریعت ہیں وہ وہی فرماتے ہیں جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد سے ماخوذ ہے **نماز پڑھنے کا طریقہ** یہ ہے کہ باوضو قبلہ رو دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار اُنگل کا فاصلہ کر کے کھڑا ہو اور دونوں ہاتھ کان تک لے جائے کہ انگوٹھے کان کی لو سے چھو جائیں اور انگلیاں نہ ملی ہوئی رکھے نہ خوب کھولے ہوئے بلکہ اپنی حالت پر ہوں اور ہتھیلیاں قبلہ کو ہوں نیت کر کے اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے یوں کہ دہنی ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر اور انگوٹھا اور چھنگلیا کلائی کے اغل بغل اور ثنا پڑھے

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

پھر تعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم پڑھے پھر تسمیہ یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے پھر الحمد پڑھے اور ختم پر آمین آہستہ کہے اس کے بعد کوئی سورت یا تین آیتیں پڑھے یا ایک آیت کہ تین کی برابر ہو۔ اب اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑے اس طرح کہ ہتھیلیاں گھٹنے پر ہوں اور انگلیاں خوب پھیلی ہوں نہ یوں کہ سب انگلیاں ایک طرف ہوں اور نہ یوں کہ چار انگلیاں ایک طرف ایک طرف فقط انگوٹھا اور پیٹھ بچھی ہو اور سر پیٹھ کے برابر ہو اونچا نیچا نہ ہو اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہے پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے اور منفرد ہو تو اس کے بعد اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہے پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا سجدہ میں جائے یوں کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھے نہ یوں کہ صرف پیشانی چھو جائے اور ناک کی نوک لگ جائے بلکہ پیشانی اور ناک کی ہڈی جمائے اور بازوؤں کو کروٹوں اور پیٹ کو رانوں اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کے پیٹ قبلہ رو جمے ہوں اور ہتھیلیاں بچھی ہوں اور انگلیاں قبلہ کو ہوں اور کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے پھر سر اٹھائے پھر ہاتھ اور داہنا قدم کھڑا کر کے اسکی انگلیاں قبلہ رخ کرے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں قبلہ کو ہوں پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا سجدے کو جائے اور اسی طرح سجدہ کرے پھر سر اٹھائے پھر ہاتھ کو گھٹنے پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑا ہو جائے اب صرف بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر قرأت شروع کر دے پھر اسی طرح رکوع اور سجدہ کر کے داہنا قدم کھڑا کر کے بایاں قدم بچھا کر بیٹھ جائے اور اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ[1] اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ

[1] تمام تحیتیں اور نمازیں اور پاکیزگیاں اللہ کے لئے ہیں سلام حضور پر اے نبی اللہ کی رحمت اور برکتیں ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بندہ اور رسول ہیں ۱۲

(درد المختار) **مسئلہ** مقتدی نے لفظ اللہ امام کے ساتھ کہا مگر اکبر کو امام سے پہلے ختم کر چکا نماز نہ ہوئی (درمختار) **مسئلہ** امام کو رکوع میں پایا اور اللہ اکبر کھڑے ہو کر کہا مگر اس تکبیر سے تکبیر رکوع کی نیت کی نماز شروع ہو گئی اور یہ نیت لغو ہے (درمختار) **مسئلہ** امام سے پہلے تکبیر تحریمہ کہی اگر اقتدا کی نیت ہے نماز میں نہ آیا ورنہ شروع ہو گئی مگر امام کی نماز میں شرکت نہ ہوئی بلکہ اپنی الگ (عالمگیری) **مسئلہ** امام کی تکبیر کا حال معلوم نہیں کہ کب کہی تو اگر غالب گمان ہے کہ امام سے پہلے کہی نہ ہوئی اور اگر غالب گمان ہے کہ امام سے پہلے نہیں کہی تو ہو گئی اور اگر کسی طرف غالب گمان نہ ہو تو احتیاط یہ ہے کہ قطع کرے اور پھر سے تحریمہ باندھے (درمختار ردالمختار) **مسئلہ** جو شخص تکبیر کے تلفظ پر قادر نہ ہو مثلاً گونگا ہو یا کسی اور وجہ سے زبان بند ہو اس پر تلفظ واجب نہیں دل میں ارادہ کافی ہے (درمختار) **مسئلہ** اگر بطور تعجب اللہ اکبر کہا یا مؤذن کے جواب میں کہا اور اسی تکبیر سے نماز شروع کر دی نماز نہ ہوئی (درمختار) **مسئلہ** اللہ اکبر کی جگہ کوئی اور لفظ جو خاص تعظیم الٰہی کے الفاظ ہوں مثلاً اَللّٰہُ اَجَلُّ یا اَللّٰہُ اَعْظَمُ یا اَللّٰہُ کَبِیْرٌ یا اَللّٰہُ الْاَکْبَرُ یا اَللّٰہُ الْکَبِیْرُ یا اَلرَّحْمٰنُ اَکْبَرُ یا اَللّٰہُ اِلٰہٌ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا سُبْحَانَ اللّٰہِ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا لَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ یا تَبَارَکَ اللّٰہُ وغیرہا الفاظ تعظیمی کہے تو ان سے بھی ابتدا ہو جائے گی مگر یہ تبدیل مکروہ تحریمی ہے اور اگر دعا یا طلب حاجت کے لفظ ہوں مثلاً اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ وغیرہا الفاظ دعا کہے تو نماز منعقد نہ ہوئی یوہیں اگر صرف اکبر یا اجل کہا اس کے ساتھ لفظ اَللّٰہُ نہ ملایا جب بھی نہ ہوئی یوہیں اگر اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ یا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ یا اِنَّا لِلّٰہِ یا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یا مَاشَاءَ اللّٰہُ کَانَ یا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہا تو منعقد نہ ہوئی اور اگر صرف اللہ کہا یا یا اللہ یا اَللّٰھُمَّ کہا ہو جائے گی (عالمگیری درمختار ردالمختار) **مسئلہ** لفظ اَللّٰہُ کو آللہ یا اَکْبَرُ کو آکْبَرُ یا اَکْبَارْ کہا نماز نہ ہوگی بلکہ اگر ان کے معانی فاسدہ سمجھ کر قصداً کہے تو کافر ہے (درمختار) **مسئلہ** پہلی رکعت کا رکوع مل گیا تو تکبیر اولیٰ کی فضیلت پا گیا (عالمگیری) **قیام** کمی کی جانب اس کی حد یہ ہے کہ ہاتھ پھیلائے

تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں اور پورا قیام یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** قیام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر تک قرأت ہے یعنی بقدر قرأت فرض قیام فرض اور بقدر واجب واجب اور بقدر سنّت سُنّت (درمختار) یہ حکم پہلی رکعت کے سوا اور رکعتوں کا ہے رکعت اُولیٰ میں قیام فرض میں مقدار تکبیر تحریمہ بھی شامل ہو گی اور قیام مسنون میں مقدار ثنا و تعوّذ و تسمیہ بھی (رضا) **مسئلہ** قیام و قرأت کا واجب و سنّت ہونا باین معنی ہے کہ اس کے ترک پر ترک واجب و سنّت کا حکم دیا جائیگا ورنہ بجالانے میں جتنی دیر تک قیام کیا اور جو کچھ قرأت کی سب فرض ہی ہے فرض کا ثواب ملیگا (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** فرض و وتر و عیدین و سُنّت فجر میں قیام فرض ہے کہ بلا عذر صحیح بیٹھ کر یہ نمازیں پڑھے گا نہ ہوں گی (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** ایک پاؤں پر کھڑا ہونا یعنی دوسرے کو زمین سے اٹھا لینا مکروہ تحریمی ہے اور اگر عذر کی وجہ سے ایسا کیا تو حرج نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** اگر قیام پر قادر ہے مگر سجدہ نہیں کر سکتا تو اسے بہتر یہ ہے کہ بیٹھ کر اشارے سے پڑھے اور کھڑے ہو کر بھی پڑھ سکتا ہے (درمختار) **مسئلہ** جو شخص سجدہ تو کر سکتا ہے مگر سجدہ کرنے سے زخم بہتا ہے جب بھی اسے بیٹھ کر اشارے سے پڑھنا مُستحب ہے اور کھڑے ہو کر اشارے سے پڑھنا بھی جائز ہے (درمختار) **مسئلہ** جس شخص کو کھڑے ہونے سے قطرہ آتا ہے یا زخم بہتا ہے اور بیٹھنے سے نہیں تو اسے فرض ہے کہ بیٹھ کر پڑھے اگر اور طور پر اس کی روک نہ کر سکے یونہیں کھڑے ہونے سے چوتھائی ستر کُھل جائیگا یا قرأت بالکل نہ کر سکے گا تو بیٹھ کر پڑھے اور اگر کھڑے ہو کر بھی کچھ پڑھ سکتا ہے تو فرض ہے کہ جتنی پر قادر ہو کھڑے ہو کر پڑھے باقی بیٹھ کر (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** اگر اتنا کمزور ہے کہ مسجد میں جماعت کے لیے جانے کے بعد کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکے گا اور گھر میں پڑھے تو کھڑا ہو کر پڑھ سکتا ہے تو گھر میں پڑھے جماعت میسّر ہو تو جماعت سے ورنہ تنہا (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** کھڑے ہونے سے محض کچھ تکلیف ہونا عذر نہیں بلکہ قیام اس وقت ساقط ہو گا کہ کھڑا نہ ہو سکے یا سجدہ نہ کر سکے یا

کھڑے ہونے یا سجدہ کرنے میں زخم بہتا ہے یا کھڑے ہونے میں قطرہ آتا ہے یا چوتھائی ستر کھلتا ہے یا قراءت سے مجبور محض ہو جاتا ہے یوہیں کھڑا ہو سکتا ہے مگر اس سے مرض میں زیادتی ہوتی ہے یا دیر میں اچھا ہوگا یا ناقابل برداشت تکلیف ہوگی تو بیٹھ کر پڑھے (غنیہ) **مسئلہ** اگر عصا یا خادم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے (غنیہ) **مسئلہ** اگر کچھ دیر بھی کھڑا ہو سکتا ہے اگرچہ اتنا ہی کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہہ لے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر اتنا کہہ لے پھر بیٹھ جائے (غنیہ) **تنبیہ ضروری** آج کل عموماً یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ جہاں ذرا بخار آیا یا خفیف سی تکلیف ہوئی بیٹھ کر نماز شروع کر دی حالانکہ وہی لوگ اسی حالت میں دس دس پندرہ پندرہ منٹ بلکہ اس سے بھی زیادہ کھڑے ہو کر ادھر ادھر کی باتیں کر لیا کرتے ہیں۔ ان کو چاہیے کہ ان مسائل سے متنبہ ہوں اور جتنی نمازیں باوجود قدرت قیام بیٹھ کر پڑھی ہوں ان کا اعادہ فرض ہے یوہیں اگر ویسے کھڑا نہ ہو سکتا تھا مگر عصا یا دیوار یا آدمی کے سہارے کھڑا ہونا ممکن تھا تو نمازیں بھی نہ ہوئیں ان کا پھیرنا فرض اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے **مسئلہ** کشتی پر سوار ہے اور وہ چل رہی ہے تو بیٹھ کر اس پر نماز پڑھ سکتا ہے (غنیہ) یعنی جبکہ چکر آنے کا گمان غالب ہو اور کنارے پر اتر نہ سکتا ہو **(۳) قراءت**۔ قراءت اس کا نام ہے کہ تمام حروف مخارج سے ادا کیے جائیں کہ ہر حرف غیر سے صحیح طور پر ممتاز ہو جائے اور آہستہ پڑھنے میں بھی اتنا ضرور ہے کہ خود سنے اگر حروف کی تصحیح تو کی مگر اس قدر آہستہ کہ خود نہ سنا اور کوئی مانع مثلاً شور و غل یا ثقل سماعت نہیں تو نماز نہ ہوئی (عالمگیری) **مسئلہ** یوہیں جس جگہ کچھ پڑھنا یا کہنا مقرر کیا گیا ہے اس سے یہی مقصد ہے کہ کم سے کم اتنا خود سن سکے مثلاً طلاق دینے آزاد کرنے جانور ذبح کرنے میں (عالمگیری) **مسئلہ** مطلقاً ایک آیت پڑھنا فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر و نوافل کی ہر رکعت میں امام و منفرد پر فرض ہے اور مقتدی

کو کسی نماز میں قراءت جائز نہیں نہ فاتحہ نہ آیت نہ آہستہ کی نماز میں نہ جہر کی میں امام کی قراءت مقتدی کے لیے بھی کافی ہے (عامہ کتب) **مسئلہ** فرض کی کسی رکعت میں قراءت نہ کی یا فقط ایک میں کی نماز فاسد ہو گئی (عالمگیری) **مسئلہ** چھوٹی آیت جس میں دو یا دو سے زائد کلمات ہوں پڑھ لینے سے فرض ادا ہو جائیگا اور اگر ایک ہی حرف کی آیت ہو جیسے صٓ نٓ قٓ کہ بعض قراءتوں میں ان کو آیت مانا ہے تو اس کے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہو گا اگرچہ اس کی تکرار کرے (عالمگیری رد المحتار) رہی ایک کلمہ کی آیت مُدْهَآمَّتٰنِ اس میں اختلاف ہے اور بچنے میں احتیاط[1] **مسئلہ** سورتوں کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایک پوری آیت ہے مگر صرف اس کے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہو گا (در مختار) قراءت شاذہ سے فرض ادا نہ ہوگا یوہیں بجائے قراءت آیت کی ہجے کی نماز نہ ہو گی (در مختار) **رکوع** اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے کو پہنچ جائیں۔ یہ رکوع کا ادنیٰ درجہ ہے (در مختار وغیرہ) اور پورا یہ کہ پیٹھ سیدھی بچھا دے **مسئلہ** کوزہ پشت کہ اُس کا کُب حد رکوع کو پہنچ گیا ہو رکوع کے لیے سر سے اشارہ کرے (عالمگیری) **سجود** حدیث میں ہے سب سے زیادہ قرب بندہ کو خدا سے اس حالت میں ہے کہ سجدہ میں ہو لہٰذا دُعا زیادہ کرو اس حدیث کو مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کیا۔ پیشانی کا زمین پر جمنا سجدہ کی حقیقت ہے اور پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ لگنا شرط تو اگر کسی نے اس طرح سجدہ

---

[1] امام اسبیجانی نے شرح جامع صغیر و شرح مختصر امام طحاوی اور امام علاؤ الدین نے تحفۃ الفقہاء اور امام ملک العلما نے بدائع میں اس سے جواز پر جزم فرمایا اور خلاف کا اصلاً نام نہ لیا اور یہی اظہر من حیث الدلیل ہے اور ظہیریہ و سراج وہاج و فتح القدیر و شرح المجمع لابن ملک و در مختار میں عدم جواز کو اصح کہا محقق صاحب فتح و دیگر شراح ہدایہ نے جو اس کی دلیل ذکر کی محقق صاحب بحر نے اس پر اعتراض کیا بہر حال احتیاط اولے ہے خصوصاً جب کہ مرجحین نے اسے تصریحاً اصح بتایا اللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

گیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے نماز نہ ہوئی بلکہ اگر صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی جب بھی نہ ہوئی اس مسئلہ سے بہت لوگ غافل ہیں (درمختار، فتاوی رضویہ) **مسئلہ** اگر کسی عذر کے سبب پیشانی زمین پر نہیں لگا سکتا تو صرف ناک سے سجدہ کرے پھر بھی فقط ناک کی نوک لگنا کافی نہیں بلکہ ناک کی ہڈی زمین پر لگنا ضرور ہے (عالمگیری ردالمحتار) **مسئلہ** رخسارہ یا ٹھوڑی زمین پر لگانے سے سجدہ نہ ہوگا خواہ عذر کے سبب ہو یا بلا عذر اگر عذر ہو تو اشارہ کا حکم ہے (عالمگیری) **مسئلہ** ہر رکعت میں دوبار سجدہ فرض ہے **مسئلہ** کسی نرم چیز مثلاً گھاس روئی قالین وغیرہا پر سجدہ کیا تو اگر پیشانی جم گئی یعنی اتنی دبی کہ اب دبانے سے نہ دبے تو جائز ہے ورنہ نہیں (عالمگیری) بعض جگہ جاڑوں میں مسجد میں پیال بچھاتے ہیں ان لوگوں کو سجدہ کرنے میں اس کا لحاظ بہت ضروری ہے کہ اگر پیشانی خوب نہ دبی تو نماز ہی نہ ہوئی اور ناک ہڈی تک نہ دبی تو مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوئی کمانی دار گدّے پر سجدے میں پیشانی خوب نہیں دبتی لہذا نماز نہ ہوگی ریل کے بعض درجوں میں بعض گاڑیوں میں اسی قسم کے گدّے ہوتے ہیں اس گدّے سے اتر کر نماز پڑھنی چاہئے **مسئلہ** دوپہیا گاڑی یکہ وغیرہ پر سجدہ کیا تو اگر اس کا جوا بیل اور گھوڑے پر ہے سجدہ نہ ہوا اور زمین پر رکھا ہے تو ہو گیا (عالمگیری) بہلی کا کھٹولا اگر بالوں سے بُنا ہوا ہو تو اتنا سخت بُنا ہو کہ سر ٹھہر جائے دبانے سے اب نہ دبے ورنہ نہ ہوگی **مسئلہ** جوار باجرہ وغیرہ چھوٹے دانوں پر جن پر پیشانی نہ جمے سجدہ نہ ہوگا البتہ اگر بوری وغیرہ میں خوب کس کر بھر دیے گئے کہ پیشانی جمنے سے مانع نہ ہوں تو ہوجائیگا (عالمگیری) **مسئلہ** اگر کسی عذر مثلاً ازدحام کی وجہ سے اپنی ران پر سجدہ کیا جائز ہے اور بلا عذر باطل اور گھٹنے پر عذر و بلا عذر کسی حالت میں نہیں ہوسکتا (درمختار - عالمگیری) **مسئلہ** ازدحام کی وجہ سے دوسرے کی پیٹھ پر سجدہ کیا اور وہ اس نماز میں اس کا شریک ہے تو جائز ہے ورنہ ناجائز خواہ وہ نماز ہی میں نہ ہو یا نماز میں تو ہے

مگر اس کا شریک نہ ہو یعنی دونوں اپنی اپنی پڑھتے ہوں (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ** ہتھیلی یا آستین یا عمامہ کے پیچ یا کسی اور کپڑے پر جسے پہنے ہوئے ہے سجدہ کیا اور نیچے کی جگہ ناپاک ہے تو سجدہ نہ ہوا ہاں ان سب صورتوں میں جب کہ پھر پاک جگہ پر سجدہ کر لیا تو ہو گیا (منیہ در مختار) **مسئلہ** عمامہ کے پیچ پر سجدہ کیا اگر ماتھا خوب جم گیا سجدہ ہو گیا اور ماتھا نہ جما بلکہ فقط چھو گیا کہ دبانے سے دبے گا یا سر کا کوئی حصہ لگا تو نہ ہوا (در مختار) **مسئلہ** ایسی جگہ سجدہ ہوا کہ قدم کی بہ نسبت بارہ اُنگل سے زیادہ اونچی ہے سجدہ نہ ہوا ورنہ ہو گیا (در مختار) **مسئلہ** کسی چھوٹے پتھر پر سجدہ کیا اگر زیادہ حصہ پیشانی کا لگ گیا ہو گا ورنہ نہیں (عالمگیری) **قعدۂ اخیرہ** نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری التحیات یعنی رَسُوْلُہٗ تک پڑھ لی جائے فرض ہے **مسئلہ** چار رکعت پڑھنے کے بعد بیٹھا پھر یہ گمان کر کے کہ تین ہی ہوئیں کھڑا ہو گیا پھر یاد کر کے کہ چار ہو چکیں بیٹھ کر پھر سلام پھیر دیا اگر دونوں کا بیٹھنا مجموعۃً بقدر تشہد ہو گیا فرض ادا ہو گیا ورنہ نہیں (در مختار) **مسئلہ** پورا قعدہ اخیرہ سوتے میں گذر گیا بعد بیداری بقدر تشہد بیٹھنا فرض ہے ورنہ نماز نہ ہو گی۔ یوہیں قیام، قرأت، رکوع، سجدہ میں اوّل سے آخر تک سوتا ہی رہا تو بعد بیداری ان کا اعادہ فرض ہے ورنہ نماز نہ ہو گی اور سجدہ سہو بھی کرے لوگ اس سے غافل ہیں خصوصاً تراویح میں خصوصاً گرمیوں میں (منیہ رد المحتار) **مسئلہ** پوری رکعت سوتے میں پڑھ لی تو نماز فاسد ہو گئی (رد المحتار) **مسئلہ** چار رکعت والے فرض ہیں چوتھی رکعت کے بعد قعدہ نہ کیا تو جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اور پانچویں کا سجدہ کر لیا یا فجر میں دوسری پر نہیں بیٹھا اور تیسری کا سجدہ کر لیا یا مغرب میں تیسری پر نہ بیٹھا اور چوتھی کا سجدہ کر لیا تو ان سب صورتوں میں فرض باطل ہو گئے۔ مغرب کے سوا اور نمازوں میں ایک رکعت اور ملا لے (غنیہ) **مسئلہ** بقدر تشہد

بیٹھنے کے بعد یاد آیا کہ سجدہ تلاوت یا نماز کا کوئی سجدہ کرنا ہے اور کر لیا تو فرض ہے کہ سجدہ کے بعد پھر بقدر تشہد بیٹھے وہ پہلا قعدہ جاتا رہا قعدہ نہ کرے گا تو نماز نہ ہو گی (منیہ) **مسئلہ** سجدۂ سہو کرنے سے پہلا قعدہ باطل نہ ہوا مگر تشہد واجب ہے یعنی اگر سجدہ سہو کر کے سلام پھیر دیا تو فرض ادا ہو گیا مگر گنہگار ہوا اعادہ واجب ہے (ردالمحتار)

**خروج بصنعہ** یعنی قعدہ اخیرہ کے بعد سلام و کلام وغیرہ کوئی ایسا فعل جو منافی نماز ہو بقصد کرنا مگر سلام کے علاوہ کوئی دوسرا منافی قصداً پایا گیا تو نماز واجب الاعادہ ہوئی اور بلا قصد کوئی منافی پایا گیا تو نماز باطل مثلاً بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد تیمم والا پانی پر قادر ہوا یا موزہ پر مسح کیے ہوئے تھا اور مدت پوری ہو گئی یا عمل قلیل کے ساتھ موزہ اُتار دیا یا بالکل بے پڑھا تھا اور کوئی آیت بے کسی کے پڑھائے محض سننے سے یاد ہو گئی یا ننگا تھا اب پاک کپڑا بقدر ستر کسی نے لا کر دیدیا جس سے نماز ہو سکے یعنی بقدر مانع اس میں نجاست نہ ہو یا ہو تو اس کے پاس کوئی چیز ایسی ہے جس سے پاک کر سکے یا یہ بھی نہیں مگر اُس کپڑے کی چوتھائی یا زیادہ پاک ہے یا اشارہ سے پڑھ رہا ہے اب رکوع و سجود پر قادر ہو گیا یا صاحب ترتیب کو یاد آیا کہ اس سے پہلے کی نماز نہیں پڑھی ہے اگر وہ صاحب ترتیب امام ہے تو مقتدی کی بھی گئی یا امام کو حدث ہوا اور اُمّی کو خلیفہ کیا۔ اور تشہد کے بعد خلیفہ کیا تو نماز ہو گئی یا نماز فجر میں آفتاب طلوع کر آیا یا نماز جمعہ میں عصر کا وقت آ گیا یا عیدین میں نصف النہار شرعی ہو گیا یا پٹی پر مسح کیے ہوئے تھا اور زخم اچھا ہو کر وہ گر گئی۔ یا صاحب عذر تھا اب عذر جاتا رہا یعنی اس وقت سے وہ حدث موقوف ہوا یہاں تک کہ اس کے بعد کا دوسرا وقت پورا خالی رہا یا نجس کپڑے میں نماز پڑھ رہا تھا اور اسے کوئی چیز مل گئی جس سے طہارت ہو سکتی ہے یا قضا پڑھ رہا تھا اور وقت مکروہ آ گیا یا باندی سر کھولے نماز پڑھ رہی تھی اور آزاد ہو گئی اور فوراً سر نہ ڈھانکا ان سب صورتوں میں نماز باطل ہو گئی (عامہ کتب) **مسئلہ** مقتدی اُمّی تھا اور امام قاری اور نماز میں اُسے

کوئی آیت یاد آ گئی تو نماز باطل نہ ہو گی (درمختار) **مسئلہ** قیام ورکوع وسجود وقعدہ اخیرہ میں ترتیب فرض ہے اگر قیام سے پہلے رکوع کر لیا پھر قیام کیا تو وہ رکوع جاتا رہا اگر بعد قیام پھر رکوع کریگا نماز ہو جائیگی ورنہ نہیں۔ یوہیں رکوع سے پہلے سجدہ کرنے کے بعد اگر رکوع پھر سجدہ کر لیا ہو جائے گی ورنہ نہیں (ردالمحتار) **مسئلہ** جو چیزیں فرض ہیں اُن میں امام کی متابعت مقتدی پر فرض ہے یعنی ان میں کا کوئی فعل امام سے پیشتر ادا کر چکا اور امام کے ساتھ یا امام کے ادا کرنے کے بعد ادا نہ کیا تو نماز نہ ہو گی مثلاً امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کر لیا اور امام رکوع یا سجدہ میں ابھی آیا بھی نہ تھا کہ اس نے سر اٹھا لیا تو اگر امام کیساتھ یا بعد کو ادا کر لیا ہو گئی ورنہ نہیں (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** مقتدی کے لیے یہ بھی فرض ہے کہ امام کی نماز کو اپنے خیال میں صحیح تصور کرتا ہو اور اگر اپنے نزدیک امام کی نماز باطل سمجھتا ہے تو اس کی نہ ہوئی اگرچہ امام کی نماز صحیح ہو (درمختار) **واجبات نماز** تکبیر تحریمہ[۱] میں لفظ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ہونا الحمد[۲] پڑھنا یعنی اس کی ساتوں آیتیں کہ ہر ایک آیت مستقل واجب ہے[۳] ان میں ایک آیت بلکہ ایک لفظ کا ترک بھی ترک واجب ہے سورت[۹] ملانا یعنی ایک چھوٹی سورت جیسے اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ یا تین چھوٹی آیتیں جیسے ثُمَّ نَظَرَ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَکْبَرَ یا ایک یا دو آیتیں تین چھوٹی کے برابر پڑھنا نماز[۱۰] فرض میں دو پہلی رکعتوں میں قرأت واجب ہے الحمد[۱۱] اور اس کے ساتھ سورت ملانا فرض کی دو پہلی رکعتوں میں اور نفل و وتر کی ہر رکعت میں واجب ہے الحمد[۱۲] کا سورت سے پہلے ہونا ہر[۱۳] رکعت میں سورت سے پہلے ایک ہی بار الحمد پڑھنا الحمد[۱۴] و سورت کے درمیان کسی اجنبی کا فاصل نہ ہونا آمین تابع الحمد ہے اور بسم اللہ تابع سورت یہ اجنبی نہیں قرأت[۱۵] کے بعد متصلاً رکوع کرنا ایک[۱۶] سجدہ کے بعد دوسرا سجدہ ہونا کہ دونوں کے درمیان کوئی رکن فاصل نہ ہو۔ تعدیل[۱۷] ارکان یعنی رکوع و سجود و قومہ و جلسہ میں کم از کم ایک بار سبحٰن اللہ کہنے کی قدر ٹھہرنا یوہیں قومہ[۲۰] یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا جلسہ[۲۱] یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔ قعدۂ[۲۲] اولیٰ اگرچہ نماز نفل ہو

اور[۲۳] فرض و وتر و سنن رواتب میں قعدۂ اولی میں تشہد پر کچھ نہ بڑھانا[۲۴] دونوں[۲۵] قعدوں میں پورا تشہد پڑھنا یونہیں جتنے قعدے کرنے پڑیں سب میں پورا تشہد واجب ہے ایک لفظ بھی چھوڑیگا ترک واجب ہوگا اور[۲۶] لفظ[۲۷] اَلسَّلَام دوبار اور لفظ عَلَیْکُم واجب نہیں اور[۲۸] وتر میں دُعائے قنوت پڑھنا اور[۲۹] تکبیر قنوت اور[۳۰] عیدین کی چھؤں تکبیریں اور[۳۵ تا ۳۳] عیدین[۳۶] میں دوسری رکعت کی تکبیر رکوع اور[۳۷] اس تکبیر کے لیئے لفظ اللّٰہ اکبر ہونا اور[۳۸] جہری نمازمیں امام کو جہر سے قرات کرنا اور[۳۹] غیر جہری میں آہستہ ہروا[۴۰] جب وفرض کا اسکی جگہ پر ہونا رکوع[۴۱] کا ہر رکعت میں ایک ہی بار ہونا اور[۴۲] سجدہ کا دو ہی بار ہونا دوسری[۴۳] سے پہلے قعدۂ نہ کرنا اور چار[۴۴] رکعت والی میں تیسری پر قعدہ نہ ہونا آیت[۴۵] سجدہ پڑھی ہو تو سجدۂ تلاوت کرنا سہو[۴۶] ہوا ہو تو سجدۂ سہو کرنا دو[۴۷] فرض یا دو واجب یا واجب فرض کے درمیان تین تسبیح کی قدر وقفہ نہ ہونا امام[۴۸] جب قراءت کرے بلند آواز سے ہو خواہ آہستہ اسوقت مقتدی کا چپ رہنا سوا[۴۹] قراءت کے تمام واجبات میں امام کی متابعت کرنا **مسئلہ** کسی قعدہ میں تشہد کا کوئی حصہ بھول جائے تو سجدۂ سہو واجب ہے (درمختار) **مسئلہ** آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ میں سہواً تین آیت یا زیادہ کی تاخیر ہوئی تو سجدۂ سہو کرے (غنیہ) **مسئلہ** سورت پہلے پڑھی اُس کے بعد الحمد یا الحمد و سورت کے درمیان دیر تک یعنی تین بار سبحان اللّٰہ کہنے کی قدر چپکا رہا سجدۂ سہو واجب ہے (درمختار) **مسئلہ** الحمد کا ایک لفظ بھی رہ گیا تو سجدۂ سہو کرے (درمختار) **مسئلہ** جو چیزیں واجب ہیں مقتدی پر واجب ہے کہ امام کے ساتھ انہیں ادا کرے بشرطیکہ کسی واجب کا تعارض نہ پڑے اور تعارض ہو تو اسے فوت نہ کرے بلکہ اُس کو ادا کرکے متابعت کرے مثلاً امام تشہد پڑھ کر کھڑا ہوگیا اور مقتدی نے ابھی پورا نہیں پڑھا تو مقتدی کو واجب ہے کہ پورا کرکے کھڑا ہو اور سُنّت میں متابعت سُنّت ہے بشرطیکہ تعارض نہ ہو اور تعارض ہو تو اس کو ترک کرے اور امام کی متابعت کرے مثلاً رکوع یا سجدہ میں اس نے تین بار تسبیح نہ کہی تھی کہ امام نے

سر اُٹھالیا تو یہ بھی اُٹھائے (ردالمحتار) **مسئلہ** ایک سجدہ کسی رکعت کا بھول گیا تو جب یاد آئے کرلے اگرچہ سلام کے بعد بشرطیکہ کوئی فعل منافی نہ صادر ہوا ہو۔ اور سجدہ سہو کرے (درمختار) **مسئلہ** ایک رکعت میں تین سجدے کیے یا دو رکوع یا قعدہ اُولیٰ بھول گیا تو سجدۂ سہو کرے (درمختار) **مسئلہ** الفاظ تشہد[1] سے اُن کے معانی کا قصد اور انشاء ضروری ہے گویا اللہ عزّ وجل کے لیے تحیت کرتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے اوپر اور اولیاء اللہ پر سلام بھیجتا ہے نہ یہ کہ واقعۂ معراج کی حکایت مدِّ نظر ہو (عالمگیری درمختار) **مسئلہ** فرض و وتر و سنن رواتب کے قعدہ اُولیٰ میں اگر تشہد کے بعد اتنا کہہ لیا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ یا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا تو اگر سہواً ہو سجدہ سہو کرے عمداً ہو تو اعادہ واجب ہے (درمختار) **مسئلہ** مقتدی قعدۂ اُولیٰ میں امام سے پہلے تشہد پڑھ چکا تو سکوت کرے درود و دُعا کچھ نہ پڑھے اور مسبوق کو چاہیئے کہ قعدہ اخیرہ میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھے کہ امام کے سلام کے وقت فارغ ہو اور سلام سے پیشتر فارغ ہو گیا تو کلمہ شہادت کی تکرار کرے (درمختار) **سنن نماز** تحریمہ[1] کے لیے ہاتھ اٹھانا اور ہاتھوں[2] کی انگلیاں اپنے حال پر چھوڑنا یعنی نہ بالکل ملائے نہ بہ تکلف کشادہ رکھے بلکہ اپنے حال پر چھوڑ دے۔ ہتھیلیوں[3] اور انگلیوں کے پیٹ کا قبلہ رُو ہونا۔ بوقت[4] تکبیر سر نہ جھکانا تکبیر[5] سے پہلے ہاتھ اُٹھانا یونہیں[6] تکبیر قنوت و تکبیرات[7] عیدین میں کانوں تک ہاتھ لے جانے کے بعد تکبیر کہے اور ان کے علاوہ کسی جگہ نماز میں ہاتھ اُٹھانا سُنت نہیں **مسئلہ** اگر تکبیر کہہ لی اور ہاتھ نہ اُٹھایا تو اب نہ اُٹھائے اور اللہ اکبر پورا کہنے سے پیشتر یاد آگیا تو اُٹھائے اور اگر موضع مسنون تک ممکن نہ ہو تو جہاں تک ہو سکے اُٹھائے (عالمگیری) **مسئلہ** عورت کے لیئے سُنت یہ ہے کہ مونڈھوں تک ہاتھ اُٹھائے (ردالمحتار) **مسئلہ**

---

[1] جب کلمات تشہد انشائے تحیت وسلام ہوئے نہ محض حکایت واقعہ شب معراج تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ندا کرنا جسے وہابیہ بدعت و شرک کہتے ہیں ایسا جائز ثابت ہوا کہ نماز میں واجب ہے ۱۲ منہ حفظہ ربہ

کوئی شخص ایک ہاتھ اُٹھا سکتا ہے تو ایک ہی اٹھائے اور اگر ہاتھ موضع مسنون سے زیادہ کرے جب ہی اٹھتا ہے تو اٹھائے (عالمگیری) امام کا بلند آواز سے اللہ اکبر اور سمع اللہ لمن حمدہ اور سلام کہنا جس قدر بلند آواز کی حاجت ہو اور بلا حاجت بہت زیادہ بلند آواز کرنا مکروہ ہے **مسئلہ** امام کو تکبیر تحریمہ اور تکبیرات انتقال سب میں جہر مسنون ہے (رد المحتار) **مسئلہ** اگر امام کی تکبیر کی آواز تمام مقتدیوں کو نہیں پہنچتی تو بہتر ہے کہ کوئی مقتدی بھی بلند آواز سے تکبیر کہے کہ نماز شروع ہونے اور انتقالات کا حال سب کو معلوم ہو جائے اور بلا ضرورت مکروہ و بدعت ہے (رد المحتار) **مسئلہ** تکبیر تحریمہ سے اگر تحریمہ مقصود نہ ہو بلکہ محض اعلان مقصود ہو تو نماز ہی نہ ہوگی یوں ہونا چاہیئے کہ نفس تکبیر سے تحریمہ مقصود ہو اور جہر سے اعلان یوہیں آواز پہنچانے والے کو قصد کرنا چاہیے اگر اس نے فقط آواز پہنچانے کا قصد کیا تو نہ اس کی نماز ہو نہ اس کی جو اس کی آواز پر تحریمہ باندھے اور علاوہ تکبیر تحریمہ کے اور تکبیرات یا سمع اللہ لمن حمدہ یا ربنا ولک الحمد میں اگر محض اعلان کا قصد ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی البتہ مکروہ ہوگی کہ ترک سنت ہے (رد المحتار) **مسئلہ** مکبّر کو چاہیئے کہ اس جگہ سے تکبیر کہے جہاں سے لوگوں کو اس کی حاجت ہے پہلی یا دوسری صف میں جہاں تک امام کی آواز بلا تکلف پہنچتی ہے یہاں سے تکبیر کہنے کا کیا فائدہ نیز یہ بہت ضروری ہے کہ امام کی آواز کے ساتھ تکبیر کہے امام کے کہہ لینے کے بعد تکبیر کہنے سے لوگوں کو دھوکا لگے گا۔ نیز یہ کہ اگر مکبّر نے تکبیر میں مد کیا تو امام کی تکبیر کہہ لینے کے بعد تکبیر ختم ہونے کا انتظار نہ کریں بلکہ تشہد وغیرہ پڑھنا شروع کر دیں یہاں تک کہ اگر امام تکبیر کہنے کے بعد اس کے انتظار میں تین بار سبحن اللہ کہنے کے برابر خاموش رہا اس کے بعد تشہد شروع کیا ترک واجب ہوا نماز واجب الاعادہ ہے **مسئلہ** مقتدی و منفرد کو جہر کی حاجت نہیں صرف اتنا ضروری ہے کہ خود سنیں (درمختار بحر) بعد تکبیر فوراً ہاتھ باندھ لینا یوں کہ مرد ناف کے نیچے دہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی کلائی کے جوڑ پر رکھے چھنگلیا اور انگوٹھا کلائی کے

اغل بغل رکھے اور باقی انگلیوں کو بائیں کلائی کی پشت پر بچھائے اور عورت و خنثیٰ بائیں ہتھیلی سینہ پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کی پشت پر دہنی ہتھیلی رکھے (غنیہ وغیرہ) بعض لوگ تکبیر کے بعد ہاتھ سیدھے لٹکا لیتے ہیں پھر باندھتے ہیں یہ نہ چاہیئے بلکہ ناف کے نیچے لاکر باندھ لے **مسئلہ** بیٹھے یا لیٹے نماز پڑھے جب بھی یوہیں ہاتھ باندھے (ردالمحتار) **مسئلہ** جس قیام میں ذکر مسنون ہو اس میں ہاتھ باندھنا سنّت ہے تو ثنا اور دُعائے قنوت پڑھتے وقت اور جنازہ میں تکبیر تحریمہ کے بعد چوتھی تکبیر تک ہاتھ باندھے اور رکوع سے کھڑے ہونے اور تکبیرات عیدین میں ہاتھ نہ باندھے (ردالمحتار) ثنا[18] و تعوذ[17] و تسمیہ[16] و آمین[19] کہنا اور ان[20] سب کا آہستہ ہونا پہلے[18] ثنا پڑھے پھر[19] تعوذ پھر تسمیہ[20] اور ہر[21] ایک کے بعد دوسرے کو فوراً پڑھے وقفہ نہ کرے تحریمہ کے بعد فوراً ثنا پڑھے اور ثنا میں وَجَلَّ ثَنَاءُكَ غیر جنازہ میں نہ پڑھے اور دیگر اذکار جو احادیث میں وارد ہیں وہ سب نفل کے لیے ہیں **مسئلہ** امام نے بالجہر قرارت شروع کر دی تو مقتدی ثنا نہ پڑھے اگرچہ بوجہ دُور ہونے یا بہرے ہونے کے امام کی آواز نہ سُنتا ہو جیسے جمعہ و عیدین میں پچھلی صف کے مقتدی کہ بوجہ دُور ہونے کے قرارت نہیں سُنتے (عالمگیری غنیہ) امام آہستہ پڑھتا ہو تو پڑھ لے (ردالمحتار) **مسئلہ** امام کو رکوع یا پہلے سجدہ میں پایا تو اگر غالب گمان ہے کہ ثنا پڑھ کر پالے گا تو پڑھے اور قعدہ یا دوسرے سجدہ میں پایا تو بہتر یہ ہے کہ بغیر ثنا پڑھے شامل ہو جائے (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** نماز میں اعوذ باللہ قرارت کے تابع ہیں اور مقتدی پر قرارت نہیں لہٰذا تعوذ و تسمیہ بھی اُن کے لیے مسنون نہیں ہاں جس مقتدی کی کوئی رکعت جاتی رہی ہو تو جب وہ اپنی باقی رکعت پڑھے اُس وقت ان دونوں کو پڑھے (درمختار) **مسئلہ** تعوذ صرف پہلی رکعت میں ہے اور تسمیہ ہر رکعت کے اوّل میں مسنون ہے فاتحہ کے بعد اگر اوّل سورت شروع کی تو سورت پڑھتے وقت بسم اللہ پڑھنا مستحسن ہے قرارت خواہ

سرّی ہو یا جہری مگر بسم اللہ بہر حال آہستہ پڑھی جائے (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** اگر ثنا و تعوذ و تسمیہ پڑھنا بھول گیا اور قراءت شروع کر دی تو اعادہ نہ کرے کہ ان کا محل ہی فوت ہو گیا یوہیں اگر ثنا پڑھنا بھول گیا اور تعوذ شروع کر دیا تو ثنا کا اعادہ نہیں (ردالمحتار) **مسئلہ** مسبوق شروع میں ثنا نہ پڑھ سکا تو جب اپنی باقی رکعت پڑھنا شروع کرے اس وقت پڑھ لے (غنیہ) **مسئلہ** فرائض میں نیت کے بعد تکبیر سے پہلے یا بعد اِنّی وجہت الخ نہ پڑھے اور پڑھے تو اس کے آخر میں وانا اول المسلمین کی جگہ وانا من المسلمین کہے (غنیہ) **مسئلہ** عیدین میں تکبیر تحریمہ ہی کے بعد ثنا کہہ لے اور ثنا پڑھتے وقت ہاتھ باندھ لے اور اعوذ باللہ چوتھی تکبیر کے بعد کہے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** آمین کو تین طرح پڑھ سکتے ہیں مد کہ الف کو کھینچکر پڑھیں اور قصر کہ الف کو دراز نہ کریں اور امالہ کہ مد کی صورت میں الف کو یا کی طرف مائل کریں (درمختار) **مسئلہ** اگر مد کے ساتھ میم کو تشدید[۵] پڑھی یا[۶] آیا کو گرا دیا تو بھی نماز ہو جائے گی مگر خلاف سنت ہے اور اگر مد کیساتھ میم تشدید پڑھی اور یا کو حذف کر دیا یا قصر کے ساتھ تشدید[۷] یا حذف[۸] یا ہو تو ان تینوں صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی (درمختار) **مسئلہ** امام کی آواز اس کو نہ پہنچی مگر اسکے برابر والے دوسرے مقتدی نے آمین کہی اور اس نے آمین کی آواز سن لی اگرچہ اس نے آہستہ کہی ہے تو یہ بھی آمین کہے غرض یہ کہ امام کا وَلَا الضَّآلِّیْن کہنا معلوم ہو تو آمین کہنا سنت ہو جائیگا امام کی آواز سنے یا کسی مقتدی کے آمین کہنے سے معلوم ہوا ہو (درمختار) **مسئلہ** سرّی نماز میں امام نے آمین کہی اور یہ اس کے قریب تھا کہ امام کی آواز سن لی تو یہ بھی کہے (درمختار) اور رکوع[۲۳] میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہنا اور گھٹنوں[۲۴] کو ہاتھ سے پکڑنا۔ اور انگلیاں[۲۶] خوب کھلی رکھنا یہ حکم مردوں کے لیئے ہے اور[۲۷] عورتوں کے لیئے سنت گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا اور انگلیاں[۲۸] کشادہ نہ کرنا ہے آج کل اکثر مرد رکوع میں محض ہاتھ رکھ دیتے

---

۵ آمّین ۶ آمِن ۷ آمّن ۸ آمّین ۹ آمّن ۱۲

اور انگلیاں ملا کر رکھتے ہیں یہ خلاف سنت ہے حالت[۲۹] رکوع میں ٹانگیں سیدھی ہونا
اکثر لوگ کمان کی طرح ٹیڑھی کر لیتے ہیں یہ مکروہ ہے رکوع[۳۰] کے لیے اللہ اکبر کہنا **مسئلہ**
اگر ظ ادا نہ کر سکے تو سبحٰن ربی العظیم کی جگہ سبحٰن ربّی الکریم کہے (ردالمحتار) **مسئلہ** بہتر یہ ہے
اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع کو جائے یعنی جب رکوع کے لیے جھکنا شروع کرے تو اللہ اکبر
شروع کرے اور ختم رکوع پر تکبیر ختم کرے (عالمگیری) اس مسافت کے پورا کرنے لیے اللہ
کے لام کو بڑھائے اکبر کی ب وغیرہ کسی حرف کو نہ بڑھائے **مسئلہ** ہر تکبیر میں اللہ اکبر کی ر
کو جزم پڑھے (عالمگیری) **مسئلہ** آخر سورت میں اگر اللہ عزوجل کی ثنا ہو تو افضل یہ کہ قرأت
کو تکبیر سے وصل کرے جیسے وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ و اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
ث کو کسرہ پڑھے اور اگر آخر میں کوئی لفظ ایسا ہے جس کا اسم جلالت کے ساتھ ملانا ناپسند
ہو تو فصل بہتر ہے یعنی ختم قرأت پر ٹھہرے پھر اللہ اکبر کہے جیسے اِنَّ شَانِئَكَ
هُوَ الْاَبْتَرُ میں وقف و فصل کرے پھر رکوع کے لئے اللہ اکبر کہے اور اگر دونوں نہ
ہوں تو فصل و وصل دونوں یکساں ہیں (ردالمحتار، فتاوی رضویہ) **مسئلہ** کسی آنے والے
کی وجہ سے رکوع یا قرأت میں طول دینا مکروہ تحریمی ہے جبکہ اسے پہچانتا ہو یعنی اس
کی خاطر ملحوظ ہو اور نہ پہچانتا ہو تو طویل کرنا افضل ہے کہ نیکی پر اعانت ہے مگر اس قدر
طول نہ دے کہ مقتدی گھبرا جائیں (ردالمحتار) **مسئلہ** مقتدی نے ابھی تین بار تسبیح نہ کہی
تھی کہ امام نے رکوع یا سجدہ سے سر اٹھا لیا تو مقتدی پر امام کی متابعت واجب ہے
اور مقتدی نے امام سے پہلے سر اٹھا لیا تو مقتدی پر لوٹنا واجب ہے نہ لوٹے گا تو کراہت
تحریم کا مرتکب ہو گا گنہگار ہو گا (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** رکوع[۳۱] میں پیٹھ خوب بچھی
رکھے یہاں تک کہ اگر پانی کا پیالہ اس کی پیٹھ پر رکھ دیا جائے تو ٹھہر جائے (فتح القدیر)
**مسئلہ** رکوع میں سر نہ جھکائے نہ اونچا ہو بلکہ پیٹھ کے برابر ہو (ہدایہ) حدیث میں
ہے اس شخص کی نماز ناکافی ہے (یعنی کامل نہیں) جو رکوع و سجود میں پیٹھ سیدھی

نہیں کرتا یہ حدیث ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی نے ابومسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم رکوع و سجود کو پورا کرو کہ خدا کی قسم میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں اس حدیث کو بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا **مسئلہ**[۳۳] عورت رکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے بلکہ محض ہاتھ رکھ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کر دے (عالمگیری) **مسئلہ** تین بار تسبیح ادنیٰ درجہ ہے کہ اس سے کم میں سنت ادا نہ ہوگی اور تین بار سے زیادہ کہے تو افضل ہے مگر ختم طاق عدد پہ ہو ہاں اگر یہ امام ہے اور مقتدی گھبراتے ہوں تو زیادہ نہ کرے (فتح القدیر) حلیہ میں عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ تعالٰی عنہ وغیرہ سے ہے کہ امام کے لیے تسبیحات پانچ بار کہنا مستحب ہے حدیث میں ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب کوئی رکوع کرے اور تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہے تو اس کا رکوع تمام ہو گیا اور یہ ادنیٰ درجہ ہے اور جب سجدہ کرے اور تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے تو سجدہ پورا ہو گیا اور یہ ادنیٰ درجہ ہے اس کو ابوداؤد اور ترمذی و ابن ماجہ نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا **مسئلہ**[۳۴] رکوع سے جب اٹھے تو ہاتھ نہ باندھے لٹکا ہوا چھوڑ دے (عالمگیری) **مسئلہ**[۳۵] سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کی ہ کو ساکن پڑھے اس پر حرکت ظاہر نہ کرے نہ دال کو بڑھائے (عالمگیری) رکوع[۳۶] سے اٹھنے میں امام کے لیے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا اور مقتدی[۳۷] کے لئے اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہنا اور منفرد[۳۸] کو دونوں کہنا سنت ہے **مسئلہ** رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ سے بھی سنت ادا ہو جاتی ہے مگر واو ہونا بہتر ہے اور اَللّٰھُمَّ ہونا اس سے بہتر اور سب میں بہتر یہ کہ دونوں ہوں[۱] (درمختار) حضور

---

[۱] یعنی اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ ۔

اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جب امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے تو اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہو کہ جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہوا اس کے اگلے گناہ کی مغفرت ہو جائیگی اس حدیث کو بخاری و مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا **مسئلہ** منفرد سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتا ہوا رکوع سے اُٹھے اور سیدھا کھڑا ہو کر اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہے (درمختار) سجدہ[39] کے لیے اور سجدہ[40] سے اٹھنے کے لیے اللہ اکبر کہنا اور سجدہ[41] میں کم از کم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا اور سجدہ[42] میں ہاتھ زمین پر رکھنا **مسئلہ** سجدہ[43] میں جائے تو زمین پر پہلے گھٹنے[44] رکھے پھر ہاتھ پھر ناک[45] پھر پیشانی[46] اور جب سجدہ سے اُٹھے تو اس کا عکس کرے یعنی پہلے[47] پیشانی اٹھائے پھر[48] ناک پھر ہاتھ[49] پھر گھٹنے[50] (عالمگیری) رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب سجدہ کو جاتے تو پہلے گھٹنے رکھتے پھر ہاتھ اور جب اُٹھتے تو پہلے ہاتھ اُٹھاتے پھر گھٹنے اصحاب سُنن اربعہ اور دارمی نے اس حدیث کو وائل بن حجر رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت کیا **مسئلہ** مرد کے لئے سجدہ میں سُنّت یہ ہے کہ بازو[51] کروٹوں سے جدا ہوں اور پیٹ[52] رانوں سے اور کلائیاں[53] زمین پر نہ بچھائے مگر جب صف میں ہو تو بازو کروٹوں سے جدا نہ ہوں گے (ہدایہ عالمگیری۔ درمختار) حدیث میں ہے جس کو بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سجدہ میں اعتدال کرے اور کتے[54] کی طرح کلائیاں نہ بچھائے اور صحیح مسلم میں براء بن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں جب تو سجدہ کرے تو ہتھیلی کو زمین پر رکھ دے اور کہنیاں اُٹھالے ابوداؤد نے اُمّ المومنین میمونہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی کہ جب حضور سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ کروٹوں سے دور رکھتے یہاں تک کہ ہاتھوں کے نیچے سے اگر بکری کا بچہ گزرنا چاہتا تو گذر جاتا اور مسلم کی روایت بھی اسی کے مثل ہے۔ دوسری روایت بخاری و مسلم کی عبداللہ بن مالک ابن بحینہ سے یوں ہے کہ ہاتھوں کو کشادہ رکھتے یہاں تک کہ بغل مبارک کی سپیدی ظاہر ہوتی **مسئلہ** عورت سمٹ کر سجدہ کرے یعنی بازو[55] کروٹوں سے ملادے اور پیٹ[56] ران سے اور ران

پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ** دونوں گھٹنے ایک ساتھ زمین پر رکھے اور کسی عذر سے ایک ساتھ نہ رکھ سکتا ہو تو پہلے داہنا رکھے پھر بایاں (ردالمحتار) **مسئلہ** اگر کوئی کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کرے تو حرج نہیں اور جو کپڑا پہنے ہوئے ہے اس کا کونا بچھا کر سجدہ کیا یا ہاتھوں پر سجدہ کیا تو اگر عذر نہیں ہے تو مکروہ ہے اور اگر وہاں کنکریاں ہیں یا زمین سخت گرم یا سخت سرد ہے تو مکروہ نہیں اور وہاں دھول ہو اور عمامہ کو گرد سے بچانے کے لیے پہنے ہوئے کپڑے پر سجدہ کیا تو حرج نہیں اور چہرے کو خاک سے بچانے کے لیے کیا تو مکروہ ہے (درمختار) **مسئلہ** اچکن وغیرہ بچھا کر نماز پڑھے تو اس کا اوپر کا حصہ پاؤں کے نیچے رکھے اور دامن پر سجدہ کرے (درمختار) **مسئلہ** سجدہ میں ایک پاؤں اٹھا ہوا رکھنا مکروہ و ممنوع ہے (درمختار) دونوں[60] سجدوں کے درمیان مثل تشہد کے بیٹھنا یعنی بایاں قدم بچھانا اور داہنا کھڑا رکھنا اور ہاتھوں[61] کا رانوں پر رکھنا سجدوں[62] میں انگلیاں قبلہ رو ہونا ہاتھوں[63] کی انگلیاں ملی ہوئی ہونا **مسئلہ** سجدہ میں دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کے پیٹ[64] زمین پر لگنا سنت ہے اور ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا واجب اور دسوں کا قبلہ رو ہونا سنت (فتاویٰ رضویہ) **مسئلہ** جب دونوں سجدے کرلے تو دوسری رکعت کے لیے پنجوں[65] کے بل گھٹنوں[66] پر ہاتھ رکھ کر اٹھے یہ سنت ہے ہاں کمزوری وغیرہ عذر کے سبب اگر زمین پر ہاتھ رکھ کر اٹھا جب بھی حرج نہیں (درمختار ردالمحتار) اب دوسری رکعت میں ثنا و تعوذ نہ پڑھے۔ دوسری رکعت کے سجدوں سے فارغ ہونے کے بعد بایاں[67] پاؤں بچھا کر دونوں[68] سرین اس پر رکھ کر بیٹھنا اور دہنا[69] قدم کھڑا رکھنا اور دہنے[70] پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ کرنا یہ مرد کے لیے ہے اور عورت[71] دونوں پاؤں داہنی جانب نکال دے اور بائیں[72] سرین پر بیٹھے اور دہنا[73] ہاتھ دہنی ران پر رکھنا اور بایاں[74] بائیں پر اور[75] انگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑنا کہ نہ کھلی ہوئی ہوں نہ ملی ہوئی اور انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہونا گھٹنے پکڑنا نہ چاہیے شہادت[76] پر اشارہ کرنا

یوں کہ چھنگلیا اور اس کے پاس والی کو بند کرلے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کا حلقہ باندھے اور لا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے اور اِلّا پر رکھ دے اور سب انگلیاں سیدھی کرلے حدیث میں ہے جس کو ابوداؤد و نسائی نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دُعا کرتے (تشہد میں کلمۂ شہادت پر پہنچتے) تو انگلی سے اشارہ کرتے اور حرکت نہ دیتے نیز ترمذی و نسائی و بیہقی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ ایک شخص کو دو انگلیوں سے اشارہ کرتے دیکھا فرمایا توحید کر توحید کر (ایک انگلی سے اشارہ کر) **مسئلہ** قعدۂ اولیٰ کے بعد تیسری رکعت کے لیے اُٹھے تو زمین پر ہاتھ رکھ کر نہ اُٹھے بلکہ گھٹنوں پر زور دے کر ہاں اگر عذر ہے تو حرج نہیں (غنیہ) **مسئلہ** نماز فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں افضل سورہ فاتحہ پڑھنا ہے اور سبحٰن اللہ کہنا بھی جائز ہے اور بقدر تین تسبیح کے چُپکا کھڑا رہا تو بھی نماز ہو جائے گی مگر سکوت نہ چاہیے (درمختار) **مسئلہ** دوسرے قعدہ میں بھی اسی طرح بیٹھے جیسے پہلے میں بیٹھا تھا اور تشہد بھی پڑھے (درمختار) بعد تشہد دوسرے قعدہ میں درود شریف پڑھنا اور افضل وہ درود ہے جو پہلے مذکور ہوا **مسئلہ** درود شریف میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسمائے طیبہ کے ساتھ لفظ سیدنا کہنا بہتر ہے (درمختار، ردالمحتار) درود شریف پڑھنے کے فضائل میں احادیث بکثرت وارد ہیں تبرکاً بعض ذکر کی جاتی ہیں **حدیث ۱** ۔ صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے اللہ تعالےٰ اس پر دس بار درود نازل فرمائے گا **حدیث ۲** ۔ نسائی کی روایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے کہ فرماتے ہیں جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے اللہ عزوجل اس پر دس درودیں نازل فرمائے گا اور اس کی دس خطائیں محو فرمائے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا **حدیث ۳** ۔ امام احمد عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما

سے راوی فرماتے ہیں جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایک بار درود بھیجے اللہ عزوجل اور فرشتے اس پر ستر بار درود بھیجتے ہیں **حدیث ۴** - درمختار میں بروایت اصبہانی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے اور وہ قبول ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اُس کے اسّی برس کے گناہ مُعاف فرما دیگا **حدیث ۵** - ترمذی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیامت کے دن مجھ سے سب میں زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجا ہے **حدیث ۶** - نسائی ودارمی انہیں سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ کے کچھ فارغ فرشتے ہیں جو زمین میں سیر کرتے رہتے ہیں میری اُمت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں **حدیث ۷** - ترمذی میں انھیں سے ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی ناک خاک میں ملے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود نہ بھیجے اور اس کی ناک خاک میں ملے جس کو رمضان کا مہینہ آیا اور اُس کی مغفرت سے پہلے چلا گیا اور اس کی ناک خاک میں ملے جس نے ماں باپ دونوں یا ایک کو اُن کے بڑھاپے میں پایا اور انھوں نے اس کو جنت میں داخل نہ کیا (یعنی ان کی خدمت واطاعت نہ کی کہ جنّت کا مستحق ہو جاتا) **حدیث ۸** - ترمذی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور فرماتے ہیں پورا بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود نہ بھیجے **حدیث ۹** - نسائی ودارمی نے روایت کی کہ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضور تشریف لائے اور بشاشت چہرہ اقدس پر نمایاں تھی فرمایا میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا آپ کا رب فرماتا ہے کہ آپ راضی نہیں کہ آپ کی اُمّت میں جو کوئی آپ پر درود بھیجے میں اس پر دس بار درود بھیجوں گا اور آپ کی اُمت میں جو کوئی آپ پر سلام بھیجے میں اس پر دس بار سلام بھیجوں گا - **حدیث ۱۰** - ترمذی شریف میں ہے ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کی

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بکثرت دعا مانگتا ہوں تو اس میں سے حضور پر درود کے لیے کتنا وقت مقرر کروں فرمایا جو تم چاہو عرض کی چوتھائی فرمایا جو تم چاہو۔ اور اگر زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتری ہے میں نے عرض کی نصف فرمایا جو تم چاہو اور زیادہ کرو تو تمہارے لیے بھلائی ہے میں نے عرض کی دو تہائی فرمایا جو تم چاہو اگر زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتری ہے میں نے عرض کی تو کل درود ہی کے لیے مقرر کروں فرمایا ایسا ہے تو تمہارے کاموں کی کفایت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔

**حدیث ۱۱**۔ امام احمد رویفع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں جو درود پڑھے اور یہ کہے اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ[1] اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی **حدیث ۱۲**۔ ترمذی نے روایت کی کہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق ہے چڑھ نہیں سکتی جب تک نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے **مسئلہ** عمر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے اور ہر جلسۂ ذکر میں درود شریف واجب خواہ خود نام اقدس لے یا دوسرے سے سنے اور اگر مجلس میں سو بار ذکر آئے تو ہر بار درود شریف پڑھنا چاہیے اگر نام اقدس لیا یا سنا اور درود شریف اس وقت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وقت میں اس کے بدلے کا پڑھ لے (درمختار وغیرہ)

**مسئلہ** گاہک کو سودا دکھاتے وقت تاجر کا اس غرض سے درود شریف پڑھنا یا سبحٰن اللہ کہنا کہ اس چیز کی عمدگی خریدار پر ظاہر کرے ناجائز ہے۔ یوہیں کسی بڑے کو دیکھ کر درود شریف پڑھنا اس نیت سے کہ لوگوں کو اس کے آنے کی خبر ہو جائے اس کی تعظیم کو اٹھیں اور جگہ چھوڑ دیں ناجائز ہے (درمختار ردالمحتار)

**مسئلہ** جہاں تک بھی ممکن ہو درود شریف پڑھنا مستحب ہے اور خصوصیت

---

[1] اے اللہ تو اپنے محبوب کو قیامت کے دن ایسی جگہ میں اُتار جو تیرے نزدیک مقرب ہے ۱۲

کے ساتھ ان جگہوں میں روزِ جمعہ شبِ جمعہ۔ صبح وشام مسجد میں جاتے مسجد سے نکلتے
وقت بوقت زیارت روضہ اطہر۔ صفا ومروہ پر خطبہ میں۔ جوابِ اذان کے بعد بوقت
اقامت دعا کے اول آخر بیچ میں۔ دعائے قنوت کے بعد حج میں لبیک سے فارغ
ہونے کے بعد اجتماع وفراق کے وقت۔ وضو کرتے وقت جب کوئی چیز بھول جائے
اس وقت وعظ کہنے اور پڑھنے اور پڑھانے کے وقت خصوصاً حدیث شریف پڑھنے
کے اول آخر۔ سوال وفتوے لکھتے وقت تصنیف کے وقت نکاح اور منگنی اور جب
کوئی بڑا کام کرنا ہو۔ نام اقدس لکھے تو درود ضرور لکھے کہ بعض علماء کے نزدیک
اس وقت درود شریف لکھنا واجب ہے (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** اکثر لوگ آجکل
درود شریف کے بدلے صلعم۔ عم۔ ص۔ ؏ لکھتے ہیں یہ ناجائز وسخت حرام ہے۔ یوہیں
رضی اللہ تعالٰی عنہ کی رض۔ رحمۃ اللہ تعالٰی کی جگہ رح لکھتے ہیں یہ بھی نہ
چاہیے جن کے نام محمد۔ احمد۔ علی۔ حسن۔ حسین وغیرہ ہوتے ہیں ان ناموں
پر ص۔ عم بناتے ہیں یہ بھی ممنوع ہے کہ اس جگہ تو یہ شخص مراد ہے اس پر
درود کا اشارہ کیا معنی (طحطاوی وغیرہ) **مسئلہ** قعدہ اخیرہ کے علاوہ فرض نماز
میں درود شریف پڑھنا نہیں اور نوافل کے قعدہ اولیٰ میں بھی مسنون ہے (درمختار)
درود کے بعد دعا پڑھنا **مسئلہ** دعا عربی زبان میں پڑھے، غیر عربی میں مکروہ ہے (درمختار)
**مسئلہ** اپنے اور اپنے والدین واساتذہ کے لیے جب کہ مسلمان ہوں اور تمام مومنین
ومومنات کے لئے دعا مانگے خاص اپنے ہی لیے نہ مانگے (درمختار۔ ردالمحتار۔ عالمگیری)
**مسئلہ** ماں باپ اور اساتذہ کے لئے مغفرت کی دعا حرام ہے جب کہ کافر ہوں اور
مرگئے ہوں تو دعاء مغفرت کو فقہاء نے کفر تک لکھا ہے ہاں اگر زندہ ہوں تو ان کے
لیے ہدایت وتوفیق کی دعا کرے (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** محالات عادیہ ومحالات
شرعیہ کی دعا حرام ہے (درمختار) **مسئلہ** وہ دعائیں کہ قرآن وحدیث میں

ہیں اُن کے ساتھ دُعا کرے مگر ادعیہ قرآنیہ بہ نیت قرآن اس موقع پر پڑھنا جائز نہیں بلکہ قیام کے علاوہ نماز میں کسی جگہ قرآن پڑھنے کی اجازت نہیں (ردالمحتار) **مسئلہ** نماز میں ایسی دعائیں جائز نہیں جن میں ایسے الفاظ ہوں جو آدمی ایک دوسرے سے کہا کرتا ہے مثلاً اَللّٰھُمَّ زَوِّجْنِیْ (عالمگیری) **مسئلہ** مناسب یہ ہے کہ نماز میں جو دعا یاد ہو وہ پڑھے اور غیر نماز میں بہتر یہ ہے کہ جو دُعا کرے وہ حفظ سے نہ ہو بلکہ وہ جو قلب میں حاضر ہو (ردالمحتار) **مسئلہ** مستحب ہے کہ آخر نماز میں بعد اذکار یہ دُعا پڑھے رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ؕ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ[1] (عالمگیری) مقتدی کے تمام انتقالات امام کے ساتھ ساتھ ہونا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ دوبار کہنا پہلے دہنی طرف پھر بائیں طرف۔ **مسئلہ** دہنی طرف سلام میں موںھ اتنا پھیرے کہ دہنا رخسار دکھائی دے اور بائیں میں بایاں (عالمگیری) **مسئلہ** عَلَیْکُمُ السَّلَامُ کہنا مکروہ ہے یوہیں آخر میں وَبَرَکَاتُہٗ ملانا بھی نہ چاہیے (درمختار) **مسئلہ** سُنّت یہ ہے کہ امام دونوں سلام بلند آواز سے کہے مگر دوسرا بہ نسبت پہلے کے کم آواز سے ہو (درمختار) **مسئلہ** اگر پہلے بائیں طرف سلام پھیر دیا تو جب تک کلام نہ کیا ہو دوسرا داہنی طرف پھیرلے پھر بائیں طرف سلام کے اعادہ کی حاجت نہیں۔ اور اگر پہلے میں کسی طرف موںھ پھیرا تو دوسرے میں بائیں طرف موںھ کرے اور اگر بائیں طرف سلام پھیرنا بھول گیا تو جب تک قبلہ کو پیٹھ نہ ہو یا کلام نہ کیا ہو کہہ لے (درمختار عالمگیری ردالمحتار) **مسئلہ** امام نے جب سلام پھیرا تو وہ مقتدی بھی سلام پھیر دے جس کی کوئی

---

[1] اے پروردگار تو مجھ کو اور میری ذریت کو نماز قائم کرنے والا بنا اور اے رب تو میری دُعا قبول فرما اے رب تو میری اور میرے والدین اور ایمان والوں کی قیامت کے دن مغفرت فرما ۱۲

رکعت نہ گئی ہو البتہ اگر اس نے تشہد پورا نہ کیا تھا کہ امام نے سلام پھیر دیا تو امام کا ساتھ نہ دے بلکہ واجب ہے کہ تشہد پورا کر کے سلام پھیرے (درمختار) **مسئلہ** امام کے سلام پھیر دینے سے مقتدی نماز سے باہر نہ ہوا جب تک یہ خود بھی سلام نہ پھیرے یہاں تک کہ اگر اس نے امام کے سلام کے بعد اور اپنے سلام کے پیشتر قہقہہ لگایا وضو جاتا رہے گا (درمختار) **مسئلہ** مقتدی کو امام سے پہلے سلام پھیرنا جائز نہیں مگر بضرورت مثلاً خوفِ حدث ہو یا اندیشہ ہو کہ آفتاب طلوع کر آئے گا یا جمعہ یا عیدین میں وقت ختم ہو جائیگا (ردالمحتار) **مسئلہ** پہلی بار لفظ سلام کہتے ہی امام نماز سے باہر ہو گیا اگرچہ علیکم نہ کہا ہو اس وقت اگر کوئی شریک جماعت ہوا تو اقتدا صحیح نہ ہوئی ہاں اگر سلام کے بعد سجدہ سہو کیا تو اقتدا صحیح ہو گئی (ردالمحتار) **مسئلہ** امام داہنے سلام میں خطاب سے ان مقتدیوں کی نیت کرے جو داہنی طرف ہیں اور بائیں سے بائیں طرف والوں کی مگر عورت کی نیت نہ کرے اگرچہ شریک جماعت ہوں نیز دونوں سلاموں میں کراماً کاتبین اور ان ملئکہ کی نیت کرے جن کو اللہ عزوجل نے حفاظت کے لیے مقرر کیا اور نیت میں کوئی عدد معین نہ کرے (درمختار) **مسئلہ** مقتدی بھی ہر طرف کے سلام میں اس طرف والے مقتدیوں اور ملئکہ کی نیت کرے نیز جس طرف امام ہو اس طرف کے سلام میں امام کی نیت بھی کرے اور امام اس کے محاذی ہو تو دونوں سلاموں میں امام کی بھی نیت کرے اور منفرد صرف ان فرشتوں ہی کی نیت کرے (درمختار) **مسئلہ** سلام کے بعد سنت یہ ہے کہ امام داہنے یا بائیں کو انحراف کرے اور داہنی طرف افضل ہے اور مقتدیوں کی طرف بھی مونھ کر کے بیٹھ سکتا ہے جب کہ کوئی مقتدی اس کے سامنے نماز میں نہ ہو اگرچہ وہ کسی پچھلی صف میں نماز پڑھتا ہو (حلیہ وغیرہ) **مسئلہ** منفرد بغیر انحراف اگر وہیں دعا مانگے تو جائز ہے (عالمگیری) **مسئلہ** ظہر مغرب عشا کے بعد مختصر دعاؤں پر اکتفا کر کے سنت

پڑھے زیادہ طویل دُعاؤں میں مشغول نہ ہو (عالمگیری) **مسئلہ** فجر و عصر کے بعد اختیار ہے جس قدر اذکار و اوراد و ادعیہ پڑھنا چاہے پڑھے مگر مقتدی اگر امام کے ساتھ مشغول بہ دعا ہوں اور ختم کے منتظر ہوں تو امام اس قدر دُعا طویل نہ کرے کہ گھبرا جائیں (فتاوی رضویہ) **مسئلہ** سنتیں وہیں نہ پڑھے بلکہ داہنے بائیں آگے پیچھے ہٹ کر پڑھے یا گھر جاکر پڑھے (عالمگیری درمختار) **مسئلہ** جن فرضوں کے بعد سنتیں ہیں ان میں بعد فرض کلام نہ کرنا چاہیے اگرچہ سنتیں ہو جائیں گی مگر ثواب کم ہوگا، اور سنتوں میں تاخیر بھی مکروہ ہے یوہیں بڑے بڑے وظائف و اوراد کی بھی اجازت نہیں۔ (غنیہ ردالمحتار) **مسئلہ** افضل یہ ہے کہ نماز فجر کے بعد بلندی آفتاب تک وہیں بیٹھا رہے (عالمگیری)

## مستحبات

حالت قیام میں موضع سجدہ کی طرف نظر کرنا۔ رکوع میں پشت قدم کی طرف سجدہ میں ناک کی طرف قعدہ میں گود کی طرف پہلے سلام میں داہنے شانہ کی طرف دوسرے میں بائیں کی طرف جماہی آئے تو مونھ بند کیے رہنا اور نہ رُکے تو دانت ہونٹ کے نیچے دبائے اور اس سے بھی نہ رُکے تو قیام میں دہنے ہاتھ کی پشت سے مونھ ڈھانک لے اور غیر قیام میں بائیں کی پشت سے یا دونوں میں آستین سے اور بلا ضرورت ہاتھ یا کپڑے سے مونھ ڈھانکنا مکروہ ہے۔ جماہی روکنے کا مجرب طریقہ یہ ہے کہ دل میں خیال کرے کہ انبیاء علیہم السلام کو جماہی نہیں آتی تھی مرد کے لیے تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کپڑے سے باہر نکالنا عورت کے لیے کپڑے کے اندر بہتر ہے جہاں تک ممکن ہو کھانسی دفع کرنا جب مکبر حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہے تو امام و مقتدی سب کا کھڑا ہو جانا جب مکبر قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کہہ لے تو نماز شروع کر سکتا ہے مگر بہتر یہ ہے کہ اقامت پوری ہونے پر شروع کرے دونوں پنجوں کے قیام میں چار اُنگل کا فاصلہ ہونا مقتدی و امام کے ساتھ شروع کرنا سجدہ زمین پر بلا حائل ہونا ۔

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جس نے سورۃ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں یعنی نماز کامل نہیں چنانچہ دوسری روایت صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے فَہِیَ خِدَاجٌ وہ نماز ناقص ہے یہ حکم اس کے لیے ہے جو امام ہو یا تنہا پڑھتا ہو۔ اور مقتدی کو خود پڑھنا نہیں بلکہ امام کی قرأت اس کی قرأت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو امام کے پیچھے ہو تو امام کی قرأت اس کی قرأت ہے اس حدیث کو امام محمد اور ترمذی وحاکم نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور اسی کے مثل امام احمد نے اپنی مسند میں روایت کی امام ذہبی نے فرمایا کہ یہ حدیث بخاری ومسلم کی شرط پر صحیح ہے **حدیث ۴ تا ۶** امام ابوجعفر شرح معانی الآثار میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر وزید بن ثابت وجابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سوال ہوا ان سب حضرات نے فرمایا امام کے پیچھے کسی نماز میں قرأت نہ کر **حدیث ۷** ۔ امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے موطا میں روایت کی کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے امام کے پیچھے قرأت کے بارے میں سوال ہوا فرمایا خاموش رہ کہ نماز میں شغل ہے اور امام کی قرأت تجھے کافی ہے **حدیث ۸** ۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں دوست رکھتا ہوں کہ جو امام کے پیچھے قرأت کرے اُس کے مونھ میں انگارا ہو **حدیث ۹** ۔ امیرالمومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو امام کے پیچھے قرأت کرتا ہے کاش اُس کے مونھ میں پتھر ہو **حدیث ۱۰** ۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا جس نے امام کے پیچھے قرأت کی اس نے فطرت سے خطا کی **احکام فقہیہ** یہ تو معلوم ہو چکا ہے کہ قرأت میں اتنی آواز درکار ہے کہ اگر کوئی مانع مثلاً ثقل سماعت شوروغل نہ ہو تو خود سن سکے اگر اتنی آواز بھی نہ ہو تو نماز نہ ہوگی اسی طرح جن معاملات میں نطق کو دخل ہے سب میں اتنی آواز ضروری ہے۔ مثلاً جانور ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہنا۔ طلاق، عتاق

استثنا۔ آیت سجدہ پڑھنے پر سجدہ تلاوت واجب ہونا **مسئلہ** فجر و مغرب و عشا کی دو پہلی میں اور جمعہ و عیدین و تراویح اور وتر رمضان کی سب میں امام پر جہر واجب ہے اور مغرب کی تیسری اور عشا کی تیسری چوتھی یا ظہر و عصر کی تمام رکعتوں میں آہستہ پڑھنا واجب ہے (در مختار وغیرہ) **مسئلہ** جہر کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے لوگ یعنی وہ کہ صف اول میں ہیں سن سکیں یہ ادنے درجہ ہے اور اعلے کے لیے کوئی حد مقرر نہیں اور آہستہ یہ کہ خود سن سکے (عامۂ کتب) **مسئلہ** اس طرح پڑھنا کہ فقط دو ایک آدمی جو اس کے قریب ہیں سن سکیں جہر نہیں بلکہ آہستہ ہے (در مختار) **مسئلہ** حاجت سے زیادہ اس قدر بلند آواز سے پڑھنا کہ اپنے یا دوسرے کے لیے باعث تکلیف ہو مکروہ ہے (رد المحتار) **مسئلہ** آہستہ پڑھ رہا تھا کہ دوسرا شخص شامل ہو گیا تو جو باقی ہے اسے جہر سے پڑھے اور جو پڑھ چکا ہے اس کا اعادہ نہیں (رد المحتار) **مسئلہ** ایک بڑی آیت جیسے آیت الکرسی یا آیت مداینہ اگر ایک رکعت میں اس میں کا بعض پڑھا اور دوسری میں بعض تو جائز ہے جبکہ ہر رکعت میں جتنا پڑھا بقدر تین آیت کے ہو۔ (عالمگیری) **مسئلہ** دن کے نوافل میں آہستہ پڑھنا واجب ہے اور رات کے نوافل میں اختیار ہے اگر تنہا پڑھے اور جماعت سے رات کے نفل پڑھے تو جہر واجب ہے (در مختار) **مسئلہ** جہری نمازوں میں منفرد کو اختیار ہے اور افضل جہر ہے جب کہ ادا پڑھے اور جب قضا ہے تو آہستہ پڑھنا واجب ہے (در مختار) **مسئلہ** جہری کی قضا اگرچہ دن میں ہو امام پر جہر واجب ہے اور سری کی قضا میں آہستہ پڑھنا واجب ہے اگرچہ رات میں ادا کرے (عالمگیری در مختار) **مسئلہ** چار رکعتی فرض کی پہلی دونوں رکعتوں میں سورت بھول گیا تو پچھلی رکعتوں میں پڑھنا واجب ہے اور ایک میں بھول گیا ہے تو تیسری یا چوتھی میں پڑھے اور مغرب کی پہلی دونوں میں بھول گیا تو تیسری میں پڑھے اور ایک رکعت کی قراءت سورت جاتی رہی اور ان سب

صورتوں میں فاتحہ کے ساتھ پڑھے جہری نماز ہو تو فاتحہ و سورت جہراً پڑھے ورنہ آہستہ
اور سب صورتوں میں سجدہ سہو کرے اور قصداً چھوڑی تو اعادہ کرے (درمختار ردالمحتار)
مسئلہ سورت ملانا بھول گیا رکوع میں یاد آیا تو کھڑا ہو جائے اور سورت ملائے
پھر رکوع کرے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے اگر دوبارہ رکوع نہ کرے گا تو نماز نہ ہو
گی (درمختار) مسئلہ فرض کی پہلی رکعتوں میں فاتحہ بھول گیا تو پچھلی رکعتوں میں اس کی
قضا نہیں اور رکوع سے پیشتر یاد آیا تو فاتحہ پڑھ کر پھر سورت پڑھے یوہیں اگر رکوع میں
یاد آیا تو قیام کی طرف عود کرے اور فاتحہ و سورت پڑھے پھر رکوع کرے اگر دوبارہ رکوع
نہ کریگا نماز نہ ہوگی (درمختار ردالمحتار) مسئلہ ایک آیت کا حفظ کرنا ہر مسلمان مکلّف پر
پر فرض عین ہے اور پورے قرآن مجید کا حفظ کرنا فرض کفایہ اور سورۂ فاتحہ اور ایک
دوسری چھوٹی سورت یا اس کی مثل مثلاً تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت کا حفظ واجب
عین ہے (درمختار) مسئلہ بقدر ضرورت مسائل فقہ کا جاننا فرض عین ہے اور حاجت سے
زائد سیکھنا حفظ جمیع قرآن سے افضل ہے (ردالمحتار) مسئلہ سفر میں اگر امن و
قرار ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر و ظہر میں سُورۂ بروج یا اس کی مثل سورتیں پڑھے اور عصر و
عشا میں اس سے چھوٹی اور مغرب میں قصار مفصّل کی چھوٹی سورتیں اور جلدی ہو تو ہر
نماز میں جو چاہے پڑھے (عالمگیری) مسئلہ اضطراری حالت میں مثلاً وقت جاتے رہنے
یا دشمن یا چور کا خوف ہو تو بقدر حال پڑھے خواہ سفر میں ہو یا حضر میں یہاں تک کہ اگر
واجبات کی مراعات نہیں کرسکتا تو اس کی بھی اجازت ہے مثلاً فجر کا وقت اتنا تنگ
ہے کہ صرف ایک ایک آیت پڑھ سکتا ہے تو یہی کرے (درمختار ردالمحتار) مگر بعد
بلندی آفتاب اس نماز کا اعادہ کرے مسئلہ سُنت فجر میں جماعت جانے کا
خوف ہو تو صرف واجبات پر اقتصار کرے ثنا و تعوذ کو ترک کرے اور رکوع و سجود میں
ایک ایک بار تسبیح پر اکتفا کرے (ردالمحتار) مسئلہ حضر میں جبکہ وقت تنگ نہ ہو تو

سنت یہ ہے کہ فجر و ظہر میں طوال مفصل پڑھے اور عصر وعشا میں اوساط مفصل اور مغرب میں قصار مفصل اور ان سب صورتوں میں امام و منفرد دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ (درمختار وغیرہ) **فائدہ** حجرات سے آخر تک قرآن مجید کی سورتوں کو مفصل کہتے ہیں اس کے یہ تین حصے ہیں سورہ حجرات سے بروج تک طوال مفصل اور بروج سے لم یکن تک اوساط مفصل اور لم یکن سے آخر تک قصار مفصل **مسئلہ** عصر کی نماز وقت مکروہ میں ادا کرے جب بھی صواب یہ ہے کہ قرارت مسنونہ کو پورا کرے جبکہ وقت میں تنگی نہ ہو۔ (عالمگیری) **مسئلہ** وتر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی دوسری میں قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی ہے لہذا کبھی تبرکاً انہیں پڑھے (عالمگیری) اور کبھی پہلی رکعت میں سورہ اعلیٰ کی جگہ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا **مسئلہ** قرارت مسنونہ پر زیادت نہ کرے جبکہ مقتدیوں پر گراں ہو اور شاق نہ ہو تو زیادت قلیلہ میں حرج نہیں (ردالمحتار) **مسئلہ** فرضوں میں ٹھہر ٹھہر کر قرارت کرے اور تراویح میں متوسط انداز پر اور رات کے نوافل میں جلد پڑھنے کی اجازت ہے مگر ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آسکے یعنی کم از کم مد کا جو درجہ قاریوں نے رکھا ہے اس کو ادا کرے ورنہ حرام ہے اس لیے کہ ترتیل سے قرآن پڑھنے کا حکم ہے (درمختار ردالمحتار) آجکل کے اکثر حفاظ اس طرح پڑھتے ہیں کہ مد کا ادا ہونا تو بڑی بات ہے یعلمون تعلمون کے سوا کسی لفظ کا پتہ بھی نہیں چلتا نہ تصحیح حروف ہوتی بلکہ جلدی میں لفظ کے لفظ کھا جاتے ہیں اور اس پر تفاخر ہوتا ہے کہ فلاں اس قدر جلد پڑھتا ہے حالانکہ اس طرح قرآن مجید پڑھنا سخت حرام ہے **مسئلہ** ساتوں قرائتیں جائز ہیں مگر اولی یہ ہے کہ عوام جس سے ناآشنا ہوں وہ نہ پڑھے کہ اس میں اُن کے دین کا تحفظ ہے جیسے ہمارے یہاں قرأت امام عاصم بروایت حفص رائج ہے لہذا یہی پڑھے (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** فجر کی پہلی رکعت کو بہ نسبت دوسری کے دراز کرنا مسنون ہے اور اس کی مقدار یہ رکھی

گئی ہے کہ پہلی میں دو تہائی دوسری میں ایک تہائی (عالمگیری) **مسئلہ** اگر فجر کی پہلی رکعت میں طول فاحش کیا مثلاً پہلی میں چالیس آیتیں دوسری میں تین تو بھی مضائقہ نہیں مگر بہتر نہیں (ردالمحتار) **مسئلہ** بہتر یہ ہے کہ اور نمازوں میں بھی پہلی رکعت کی قرأت دوسری سے قدرے زیادہ ہو یہی حکم جمعہ و عیدین کا بھی ہے (عالمگیری) **مسئلہ** سنن و نوافل میں دونوں رکعتوں میں برابر کی سورتیں پڑھے (منیہ) **مسئلہ** دوسری رکعت کی قرأت پہلی سے طویل کرنا مکروہ ہے بلکہ بیّن فرق معلوم ہوتا ہو اور اس کی مقدار یہ ہے کہ اگر دونوں سورتوں کی آئتیں برابر ہوں تو تین آیت کی زیادتی سے کراہت ہے اور چھوٹی بڑی ہوں تو آیتوں کی تعداد کا اعتبار نہیں بلکہ حروف کلمات کا اعتبار ہے اگر کلمات و حروف میں بہت تفاوت ہو کراہت ہے اگرچہ آئتیں گنتی میں برابر ہوں مثلاً پہلی میں الم نشرح پڑھی اور دوسری میں لم یکن تو کراہت ہے اگرچہ دونوں میں آٹھ آٹھ آئتیں ہیں (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** جمعہ و عیدین کی پہلی رکعت میں سبح اسم اور دوسری میں ھل اتٰک پڑھنا سنت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہے یہ اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** سورتوں کا معیّن کر لینا کہ اس نماز میں ہمیشہ وہی سورت پڑھا کرے مکروہ ہے مگر جو سورتیں احادیث میں وارد ہیں ان کو کبھی کبھی پڑھ لینا مستحب ہے مگر مداومت نہ کرے کہ کوئی واجب نہ گمان کر لے (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** فرض نماز میں آیت ترغیب (جس میں ثواب کا بیان ہے) و ترہیب (جس میں عذاب کا ذکر ہے) پڑھے تو مقتدی و امام اس کے ملنے اور اس سے بچنے کی دعا نہ کریں نوافل یا جماعت کا بھی یہی حکم ہے ہاں نفل تنہا پڑھتا ہو تو دعا کر سکتا ہے (درمختار۔ ردالمحتار) **مسئلہ** دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت کی تکرار مکروہ تنزیہی ہے جب کہ کوئی مجبوری نہ ہو اور مجبوری ہو تو بالکل کراہت نہیں مثلاً پہلی رکعت میں پوری قل اعوذ برب الناس پڑھی تو اب دوسری میں بھی یہی پڑھے یا دوسری میں بلا قصد وہی پہلی

سورت شروع کردی یا دوسری سورت یاد نہیں آتی تو وہی پہلی پڑھے (ردالمحتار) مسئلہ نوافل کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت کو مکرر پڑھنا یا ایک رکعت میں اسی سورت کو بار بار پڑھنا بلاکراہت جائز ہے (غنیہ) مسئلہ ایک رکعت میں پورا قرآن مجید ختم کرلیا تو دوسری میں فاتحہ کے بعد الٓمٓ سے شروع کرے (عالمگیری) مسئلہ فرائض کی پہلی رکعت میں چند آیتیں پڑھیں اور دوسری میں دوسری جگہ سے چند آیتیں پڑھیں اگرچہ اسی سورت کی ہوں تو اگر درمیان میں دو یا زیادہ آیتیں رہ گئیں تو حرج نہیں مگر بلاضرورت ایسا نہ کرے اور اگر ایک ہی رکعت میں چند آیتیں پڑھیں پھر کچھ چھوڑ کر دوسری جگہ سے پڑھا تو مکروہ ہے اور بھول کر ایسا ہوا تو لوٹے اور چھوٹی ہوئی آیتیں پڑھے (ردالمحتار) مسئلہ پہلی رکعت میں کسی سورت کا آخر پڑھا اور دوسری میں کوئی چھوٹی سورت مثلاً پہلی میں امن الرسول اور دوسری میں قل ھو اللہ تو حرج نہیں (عالمگیری) مسئلہ فرض کی ایک رکعت میں دو سورت نہ پڑھے اور منفرد پڑھ لے تو حرج بھی نہیں بشرطیکہ ان دونوں سورتوں میں فاصلہ نہ ہو اور اگر بیچ میں ایک یا چند سورتیں چھوڑ دیں تو مکروہ ہے (ردالمحتار) مسئلہ پہلی رکعت میں کوئی سورت پڑھی اور دوسری میں ایک چھوٹی سورت درمیان سے چھوڑ کر پڑھی تو مکروہ ہے اور اگر وہ درمیان کی سورت بڑی ہے کہ اس کو پڑھے تو دوسری کی قرات پہلی سے طویل ہو جائے گی تو حرج نہیں جیسے والتین کے بعد انا انزلنا پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور اذا جاء کے بعد قل ھو اللہ پڑھنا نہ چاہیئے (درمختار وغیرہ) مسئلہ قرآن مجید الٹا پڑھنا کہ دوسری رکعت میں پہلی والی سے اوپر کی سورت پڑھے یہ مکروہ تحریمی ہے مثلاً پہلی میں قل یا ایہا الکفرون پڑھی اور دوسری میں الم تر کیف (درمختار) اس کے لئے سخت وعید آئی ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو قرآن الٹ کر پڑھتا ہے کیا خوف نہیں کرتا کہ اللہ اس کا دل الٹ دے اور بھول کر ہو تو نہ گناہ نہ سجدۂ سہو مسئلہ بچوں کی آسانی کے لئے پارہ عم خلاف ترتیب

قرآن مجید پڑھنا جائز ہے (ردالمحتار) **مسئلہ** بھول کر دوسری رکعت میں اوپر کی سورت شروع کر دی یا ایک چھوٹی سورت کا فاصلہ ہو گیا پھر یاد آیا تو جو شروع کر چکا ہے اسی کو پورا کرے اگرچہ ابھی ایک ہی حرف پڑھا ہو مثلاً پہلی میں قل یا ایہا الکفرون پڑھی اور دوسری میں الم ترکیف یا تبت شروع کر دی اب یاد آنے پر اسی کو ختم کرے چھوڑ کر اذا جاء پڑھنے کی اجازت نہیں (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** بہ نسبت ایک بڑی آیت کے تین چھوٹی آیتوں کا پڑھنا بہتر ہے اور جز وسورت اور پوری سورت میں افضل وہ ہے جس میں زیادہ آیتیں ہوں (درمختار) **مسئلہ** رکوع کے لیے تکبیر کہی مگر ابھی رکوع میں نہ گیا تھا یعنی گھٹنوں تک ہاتھ پہنچنے کے قابل نہ جھکا تھا کہ اور زیادہ پڑھنے کا ارادہ ہوا تو پڑھ سکتا ہے کچھ حرج نہیں (عالمگیری) **مسائل قراءت بیرون نماز** **مسئلہ** قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے افضل ہے کہ یہ پڑھنا بھی ہے اور دیکھنا اور ہاتھ سے اس کا چھونا بھی یہ سب عبادت ہیں **مسئلہ** مستحب یہ ہے کہ باوضو قبلہ رو اچھے کپڑے پہن کر تلاوت کرے اور شروع تلاوت میں اعوذ پڑھنا واجب ہے اور ابتدائے سورت میں بسم اللہ سنت ورنہ مستحب اور اگر جو آیت پڑھنا چاہتا ہے اس کی ابتدا میں ضمیر مولیٰ تعالیٰ کی طرف راجع ہے جیسے ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ تو اس صورت میں اعوذ کے بعد بسم اللہ پڑھنے کا استحباب مؤکد ہے۔ درمیان میں کوئی دنیوی کام کرے تو اعوذ باللہ بسم اللہ پھر پڑھ لے اور دینی کام کیا مثلاً سلام یا اذان کا جواب دیا یا سبحان اللہ اور کلمہ طیبہ وغیرہ اذکار پڑھے اعوذ باللہ پھر پڑھنا اس کے ذمے نہیں (غنیہ وغیرہ) **مسئلہ** سورۂ برات سے اگر تلاوت شروع کی تو اعوذ باللہ بسم اللہ کہہ لے اور جو اس کے پہلے سے تلاوت شروع کی اور سورت برات آگئی تو تسمیہ پڑھنے کی حاجت نہیں (غنیہ) اور اس کی ابتدا میں نیا تعوذ جو آجکل کے حافظوں نے نکالا ہے بے اصل ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ سورۂ توبہ ابتداءً بھی پڑھے جب بھی بسم اللہ نہ پڑھے یہ محض غلط ہے **مسئلہ**

گرمیوں میں صبح کو قرآن مجید ختم کرنا بہتر ہے اور جاڑوں میں اوّل شب کو کہ حدیث میں ہے جس نے شروع دن میں قرآن ختم کیا شام تک فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور جس میں ابتدائے شب میں ختم کیا صبح تک استغفار کرتے ہیں اس حدیث کو دارمی نے سعد بن وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کیا تو گرمیوں میں چونکہ دن بڑا ہوتا ہے تو صبح کے ختم کرنے میں استغفار ملائکہ زیادہ ہو گی اور جاڑوں میں راتیں بڑی ہوتی ہیں تو شروع رات میں ختم کرنے سے استغفار زیادہ ہو گی (غنیہ) **مسئلہ** تین دن سے کم میں قرآن کا ختم خلاف اولیٰ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تین رات سے کم میں قرآن پڑھا اُس نے سمجھا نہیں اس حدیث کو ابوداؤد وترمذی ونسائی نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا **مسئلہ** جب ختم ہو تو تین بار قل ہو اللہ احد پڑھنا بہتر ہے اگرچہ تراویح میں ہو البتہ اگر فرض نماز میں ختم کرے تو ایک بار سے زیادہ نہ پڑھے (غنیہ وغیرہ) **مسئلہ** لیٹ کر قرآن پڑھنے میں حرج نہیں جبکہ پاؤں سمٹے ہوں اور مونھ کھلا ہو یوہیں چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت جائز ہے جب کہ دل نہ بٹے ورنہ مکروہ ہے (غنیہ) **مسئلہ** غسل خانہ اور مواضع نجاست میں قرآن مجید پڑھنا ناجائز ہے (غنیہ) **مسئلہ** جب بلند آواز سے قرآن پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر سُننا فرض ہے جب کہ وہ مجمع بغرض سُننے کے حاضر ہو ورنہ ایک کا سُننا کافی ہے اگرچہ اور اپنے کام میں ہوں (غنیہ فتاویٰ رضویہ) **مسئلہ** مجمع میں سب لوگ بلند آواز سے پڑھیں یہ حرام ہے اکثر تیجوں میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں یہ حرام ہے اگر چند شخص پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** بازاروں میں اور جہاں لوگ کام میں مشغول ہوں بلند آواز سے پڑھنا ناجائز ہے لوگ نہ سُنیں گے تو گناہ پڑھنے والے پر ہے اگر کام میں مشغول ہونے سے پہلے اس نے پڑھنا شروع کر دیا ہو اور اگر وہ

جگہ کام کرنے کے لیے مقرر نہ ہو تو اگر پہلے پڑھنا اس نے شروع کیا اور لوگ نہیں سنتے تو لوگوں پر گناہ اور اگر کام شروع کرنے کے بعد اس نے پڑھنا شروع کیا تو اس پر گناہ (غنیہ) **مسئلہ** جہاں کوئی شخص علم دین پڑھا رہا ہے یا طالب علم علم دین کی تکرار کرتے یا مطالعہ دیکھتے ہوں وہاں بھی بلند آواز سے پڑھنا منع ہے (غنیہ) **مسئلہ** قرآن مجید سننا تلاوت کرنے اور نفل پڑھنے سے افضل ہے (غنیہ) **مسئلہ** تلاوت کرنے میں کوئی شخص معظم دینی بادشاہ اسلام یا عالم دین یا پیر یا استاذ یا باپ آجائے تو تلاوت کرنے والا اس کی تعظیم کو کھڑا ہو سکتا ہے (غنیہ) **مسئلہ** عورت کو عورت سے قرآن مجید پڑھنا غیر محرم نابینا سے پڑھنے سے بہتر ہے کہ اگرچہ وہ اسے دیکھتا نہیں مگر آواز تو سنتا ہے اور عورت کی آواز بھی عورت ہے یعنی غیر محرم کو بلا ضرورت سنانے کی اجازت نہیں (غنیہ) **مسئلہ** قرآن پڑھ کر بھلا دینا گناہ ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری امت کے ثواب مجھ پر پیش کیے گئے یہاں تک کہ تنکا جو مسجد سے آدمی نکال دیتا ہے اور میری امت کے گناہ مجھ پر پیش ہوئے تو اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ آدمی کو سورت یا آیت دی گئی اور اس نے بھلا دیا اس حدیث کو ابوداؤد و ترمذی نے روایت کیا دوسری روایت میں ہے جو قرآن مجید پڑھ کر بھول جائے قیامت کے دن کوڑھی ہو کر آئے گا اس حدیث کو ابوداؤد و دارمی و نسائی نے روایت اور قرآن مجید میں ہے کہ اندھا ہو کر اٹھے گا **مسئلہ** جو شخص غلط پڑھتا ہو تو سننے والے پر واجب ہے کہ بتا دے بشرطیکہ بتانے کی وجہ سے کینہ وحسد پیدا نہ ہو (غنیہ) اسی طرح اگر کسی کا مصحف شریف اپنے پاس عاریت ہے اگر اس میں کتابت کی غلطی دیکھے بتا دینا واجب ہے **مسئلہ** قرآن مجید نہایت باریک قلم سے لکھ کر چھوٹا کر دینا جیسا آج کل تعویذی قرآن چھپتے ہیں مکروہ ہے کہ اس میں تحقیر کی صورت ہے (غنیہ) بلکہ حمائل بھی نہ چاہیے۔ **مسئلہ** قرآن مجید بلند آواز سے پڑھنا افضل ہے جبکہ کسی نمازی یا مریض یا سوتے کو ایذا نہ

پہنچے (غنیہ) **مسئلہ** دیواروں اور محرابوں پر قرآن مجید لکھنا اچھا نہیں اور مصحف شریف کو مطلا کرنے میں حرج نہیں (غنیہ) بلکہ بہ نیت تعظیم مستحب ہے۔

# قراءت میں غلطی ہونے کا بیان

اس باب میں قاعدۂ کلیہ یہ ہے کہ اگر ایسی غلطی ہوئی جس سے معنی بگڑ گئے نماز فاسد ہوگئی ورنہ نہیں **مسئلہ** اعرابی غلطیاں اگر ایسی ہوں جن سے معنی نہ بگڑتے ہوں تو مفسد نہیں مثلاً لَاتَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ نَعْبَدُ اور اگر اتنا تغیر ہو کہ اس کا اعتقاد اور قصداً پڑھنا کفر ہو تو احوط یہ ہے کہ اعادہ کرے عَصٰی اٰدَمُ رَبَّہٗ میں میم کو زبر اور بے کو پیش پڑھ دیا اور اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَآءُ میں جلالت کو رفع اور العلماء کو زبر پڑھا اور فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِیْنَ میں ذال کو زبر پڑھا اِیَّاکَ نَعْبُدُ میں کاف کو زیر پڑھا اور اَلْمُصَوِّرُ کے واو کو زبر پڑھا (ردالمحتار، عالمگیری) **مسئلہ** تشدید کو مخفف پڑھا جیسے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ میں سے تشدید نہ پڑھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ میں ب تشدید نہ پڑھی قُتِّلُوْا تَقْتِیْلًا میں ت پر تشدید نہ پڑھی نماز ہوگئی (عالمگیری۔ ردالمحتار) **مسئلہ** مخفف کو مشدد پڑھا جیسے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ کَذَبَ عَلَی اللّٰہِ میں ذال کو تشدید کے ساتھ پڑھا یا ترک ادغام کیا جیسے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ میں لام ظاہر کیا نماز ہوجائیگی (عالمگیری ردالمحتار) **مسئلہ** حرف زیادہ کرنے سے اگر معنی نہ بگڑیں نماز فاسد نہ ہوگی جیسے وَانْھٰی عَنِ الْمُنْکَرِ میں ہ کے بعد ی زیادہ کی ھُمُ الَّذِیْنَ میں میم کو جزم کرکے الف ظاہر کیا اور اگر معنی فاسد ہوجائیں جیسے زَرَابِیُّ کو زَرَابِیْب مثانی کو مثانین پڑھا تو نماز فاسد ہوجائیگی (عالمگیری) **مسئلہ** کسی حرف کو دوسرے کلمہ کے ساتھ وصل کر دینے سے نماز فاسد نہیں ہوتی جیسے ایاك نعبد یوہیں کلمہ کے بعض حروف کو قطع کرنا بھی مفسد نہیں یوہیں وقف و ابتدا کا بے موقع ہونا بھی مفسد نہیں اگرچہ وقف لازم ہو مثلاً اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ پر وقف کیا پھر پڑھا اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ

یا اَصْحٰبَ النَّارِ پر وقف نہ کیا اور اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ پڑھ دیا اور شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ پر وقف کرکے اِلَّا هُوَ پڑھا ان سب صورتوں میں نماز ہو جائے گی مگر ایسا کرنا بہت قبیح ہے (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ** کوئی کلمہ زیادہ کر دیا تو وہ کلمہ قرآن میں ہے یا نہیں اور بہر صورت معنی کا فساد ہوتا ہے یا نہیں اگر معنی فاسد ہو جائیں گے نماز جاتی رہے گی جیسے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ اور اِنَّمَا نُمْلِیْ لَهُمْ لِیَزْدَادُوْٓا اِثْمًا وَّجَمَالًا اور اگر معنی متغیر نہ ہوں تو فاسد نہ ہوگی اگرچہ قرآن میں اس کا مثل نہ ہو جیسے اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرًا بَصِیْرًا اور فِیْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّتُفَّاحٌ وَّرُمَّانٌ (عالمگیری وغیرہ)۔ **مسئلہ** کسی کلمہ کو چھوڑ گیا اور معنی فاسد نہ ہوئے جیسے جَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا میں دوسرے سَیِّئَةٌ کو نہ پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوئی اور اگر اس کی وجہ سے معنی فاسد ہوں جیسے فَمَا لَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ میں لا نہ پڑھا جائے تو نماز فاسد ہو گئی (ردالمحتار) **مسئلہ** کوئی حرف کم کر دیا اور معنی فاسد ہوں جیسے خَلَقْنَا بلا خ کے اور جَعَلْنَا بغیر ج کے تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر معنی فاسد نہ ہوں مثلاً بروجہ ترخیم شرائط کے ساتھ حذف کیا جیسے یَا مَالِكُ میں یَا مَالُ پڑھا تو فاسد نہ ہوگی یوہیں تَعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا میں تَعَالَ پڑھا ہو جائے گی (عالمگیری ردالمحتار) **مسئلہ** ایک لفظ کے بدلے میں دوسرا لفظ پڑھا اگر معنی فاسد نہ ہوں نماز ہو جائے گی جیسے عَلِیْمٌ کی جگہ حَکِیْمٌ اور اگر معنی فاسد ہوں نماز نہ ہوگی جیسے وَعْدًا عَلَیْنَا اِنَّا كُنَّا میں فٰعِلِیْنَ کی جگہ غٰفِلِیْنَ پڑھا اگر نسب میں غلطی کی اور منسوب الیہ قرآن میں نہیں ہے نماز فاسد ہوگئی جیسے مَرْیَمُ ابْنَةُ عَیْلَانَ پڑھا اور قرآن میں ہے تو فاسد نہ ہوئی جیسے مَرْیَمُ ابْنَةُ لُقْمَانَ (عالمگیری) حروف کی تقدیم و تاخیر میں بھی اگر معنی فاسد ہوں نماز فاسد ہے ورنہ نہیں جیسے قَسْوَرَةٍ کو قَوْسَرَةٍ پڑھا عَصْفٍ کی جگہ عَفْصٍ پڑھا فاسد ہوگئی اور اِنْفَجَرَتْ کو اِنْفَرَجَتْ پڑھا تو نہیں یہی حکم کلمہ کی تقدیم تاخیر کا ہے جیسے لَهُمْ فِیْهَا زَفِیْرٌ وَّشَهِیْقٌ میں شَهِیْقٌ کو زَفِیْرٌ پر مقدم کیا فاسد نہ ہوئی

اور اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ وَ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ پڑھا فاسد ہوگئی (عالمگیری) **مسئلہ** ایک آیت کو دوسری کی جگہ پڑھا اگر پورا وقف کر چکا ہے تو نماز فاسد نہ ہوئی جیسے وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ پر وقف کر کے اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ پڑھا۔ یا اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ پر وقف کیا پھر پڑھا اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ نماز ہوگئی اور اگر وقف نہ کیا تو معنی متغیر ہونے کی صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی جیسے یہی مثال ورنہ نہیں جیسے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ کی جگہ فَلَهُمْ جَزَآءَ اِۨ الْحُسْنٰى پڑھا نماز ہوگئی (عالمگیری) **مسئلہ** کسی کلمہ کو مکرر پڑھا تو معنی فاسد ہونے میں نماز فاسد ہوگی جیسے رَبِّ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ مٰلِكِ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ جب کہ بقصد اضافت پڑھا یعنی رب کا رب مالک کا مالک اور اگر بقصد تصحیح مخارج مکرر کیا یا بغیر قصد زبان سے مکرر ہو گیا یا کچھ بھی قصد نہ کیا تو ان سب صورتوں میں نماز فاسد نہ ہوگی (ردالمحتار) **مسئلہ** ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھنا اگر اس وجہ سے ہے کہ اس کی زبان سے وہ حرف ادا نہیں ہوتا تو مجبور ہے اس پر کوشش کرنا ضروری ہے اگر لاپرواہی سے ہے جیسے آجکل کے اکثر حفاظ و علما کہ ادا کرنے پر قادر ہیں مگر بے خیالی میں تبدیل حرف کر دیتے ہیں تو اگر معنی فاسد ہوں نماز نہ ہوئی اس قسم کی جتنی نمازیں پڑھی ہوں ان کی قضا لازم اس کی تفصیل باب الامامۃ میں مذکور ہوگی **مسئلہ** ط ت۔ س ث ص۔ ذ ز ظ۔ ا ء ع۔ ہ ح۔ ض ذ ظ۔ ان حرفوں میں صحیح طور پر امتیاز رکھیں ورنہ معنی فاسد ہونے کی صورت میں نماز نہ ہوگی اور بعض تو س ش۔ ز ج۔ ق ک۔ میں بھی فرق نہیں کرتے **مسئلہ** مد۔ غنہ۔ اظہار اخفا۔ امالہ بے موقع پڑھا یا جہاں پڑھنا ہے نہ پڑھا تو نماز ہو جائے گی (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ** لحن کے ساتھ قرآن پڑھنا حرام ہے اور سننا بھی حرام مگر مد و لین[1] میں لحن ہوا تو نماز فاسد نہ ہوگی (عالمگیری) اگر فاحش نہ ہو کہ تان کی حد تک پہنچ جائے **مسئلہ** اللہ عزوجل کے لیے مؤنث

[1] واو ی الف ساکن اور ماقبل کی حرکت موافق ہو تو اس کو مد و لین کہتے ہیں یعنی و کے پہلے پیش اور ی کے پہلے زیر الف کے پہلے زبر ۱۲

کے صیغے یا ضمیر ذکر کرنے سے نماز جاتی رہتی ہے۔

# اِمامت کا بیان

**حدیث ۱** - ابوداؤد ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کے اچھے لوگ اذان کہیں اور قرّا امامت کریں (کہ اس زمانہ میں جو زیادہ قرآن پڑھا ہوتا وہی علم میں زیادہ ہوتا) **حدیث ۲** - صحیح مسلم کی روایت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ فرمایا امامت کا زیادہ مستحق اقرء ہے یعنی قرآن زیادہ پڑھا ہوا **حدیث ۳** - ابوالشیخ کی روایت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے کہ فرمایا امام و مؤذن کو ان سب کے برابر ثواب ہے جنہوں نے اُن کے ساتھ پڑھی ہے **حدیث ۴** - ابو داؤد و ترمذی روایت کرتے ہیں کہ ابو عطیہ عقیلی کہتے ہیں کہ مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے یہاں آیا کرتے تھے ایک دن نماز کا وقت آگیا ہم نے کہا آگے بڑھیے نماز پڑھایئے فرمایا اپنے میں سے کسی کو آگے کرو کہ نماز پڑھائے اور بتادوں گا کہ کیوں نہیں پڑھاتا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے ہیں جو کسی قوم کی ملاقات کو جائے تو اُن کی امامت نہ کرے اور یہ چاہیے کہ انہیں میں کا کوئی امامت کرے **حدیث ۵** - ترمذی ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نے فرمایا کہ تین شخصوں کی نماز کانوں سے متجاوز نہیں ہوتی بھاگا ہوا غلام یہاں تک کہ واپس آئے اور جو عورت اس حالت میں رات گذارے کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہے اور کسی گروہ کا امام کہ وہ لوگ اس کی امامت سے کراہیت کرتے ہوں (یعنی کسی شرعی قباحت کی وجہ سے) **حدیث ۶** - ابن ماجہ کی روایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یوں ہے کہ تین شخصوں کی نماز سر کے ایک بالشت بھی اوپر نہیں جاتی ایک وہ شخص کہ قوم کی امامت کرے اور وہ لوگ اس کو بُرا جانتے ہوں اور وہ عورت جس نے اس حالت میں رات گذاری کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہے اور وہ مسلمان بھائی باہم

جو ایک دوسرے کو کسی دنیاوی وجہ سے چھوڑے ہوں **حدیث ۷** ۔ ابوداؤد وابن ماجہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی جو شخص قوم کے آگے یعنی امام ہو اور وہ لوگ اس سے کراہت کرتے ہوں اور وہ شخص کہ نماز کو پیٹھ دے کر آئے یعنی نماز فوت ہونے کے بعد پڑھے اور وہ شخص جس نے آزاد کو غلام بنایا **حدیث ۸** ۔ امام احمد وابن ماجہ سلامہ بنت الحر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیامت کی علامات سے ہے کہ باہم اہلِ مسجد امامت ایک دوسرے پر ڈالیں گے کسی کو امام نہیں پائیں گے کہ ان کو نماز پڑھا دے (یعنی کسی میں امامت کی صلاحیت نہ ہوگی) **حدیث ۹** ۔ بخاری کے علاوہ صحاح ستہ میں عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی کے گھر یا اس کی سلطنت میں امامت نہ کی جائے نہ اس کی مسند پر بیٹھا جائے مگر اس کی اجازت سے **حدیث ۱۰** ۔ بخاری ومسلم وغیرہما ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی اوروں کو نماز پڑھائے تو تخفیف کرے کہ ان میں بیمار اور کمزور اور بوڑھا ہوتا ہے اور جب اپنی پڑھے تو جس قدر چاہے طول دے **حدیث ۱۱** ۔ امام بخاری ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں کہ میں نماز میں داخل ہوتا ہوں اور طویل کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں کہ بچہ کے رونے کی آواز سنتا ہوں لہٰذا نماز میں اختصار کر دیتا ہوں کہ جانتا ہوں کہ اُس کے رونے سے اس کی ماں کو غم لاحق ہوتا ہے

**حدیث ۱۲** ۔ صحیح مسلم میں ہے انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی جب پڑھ چکے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے لوگو میں تمہارا امام ہوں رکوع و سجود و قیام اور نماز سے پھرنے میں مجھ پر سبقت نہ کرو کہ میں تم کو آگے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں **حدیث ۱۳** ۔ امام مالک کی روایت انہیں سے اس طرح ہے کہ فرمایا جو امام سے پہلے اپنا سر اٹھاتا اور جھکاتا ہے اُس کی پیشانی کے بال

شیطان کے ہاتھ میں ہیں حدیث ۱۴۔ بخاری و مسلم وغیرہما ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں کیا جو شخص امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے اس سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا سر کر دے۔ بعض محدثین سے منقول ہے کہ امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ حدیث لینے کے لیے ایک بڑے مشہور شخص کے پاس دمشق میں گئے اور ان کے پاس بہت کچھ پڑھا مگر وہ پردہ ڈال کر پڑھاتے مدتوں تک ان کے پاس بہت کچھ پڑھا مگر ان کا مونھ نہ دیکھا جب زمانہ دراز گذرا اور انہوں نے دیکھا کہ ان کو حدیث کی بہت خواہش ہے تو ایک روز پردہ ہٹا دیا دیکھتے کیا ہیں کہ ان کا مونھ گدھے کا سا ہے انہوں نے کہا صاحبزادے امام پر سبقت کرنے سے ڈرو کہ یہ حدیث جب مجھ کو پہنچی میں نے اسے مستبعد جانا اور میں نے امام پر قصداً سبقت کی تو میرا مونھ ایسا ہو گیا جو تم دیکھ رہے ہو **حدیث ۱۵**۔ ابوداؤد ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں کہ تین باتیں کسی کو حلال نہیں۔ جو کسی قوم کی امامت کرے تو ایسا نہ کرے کہ خالص اپنے لیے دعا کرے انہیں چھوڑ دے ایسا کیا تو ان کی خیانت کی اور کسی کے گھر کے اندر بغیر اجازت نظر نہ کرے اور ایسا کیا تو ان کی خیانت کی اور پاخانہ پیشاب روک کر نماز نہ پڑھے بلکہ ہلکا ہو لے یعنی فارغ ہو لے **احکام فقہیہ** امامت کبریٰ کا بیان حصہ عقائد میں مذکور ہوا۔ اس باب میں امامت صغریٰ یعنی امامت نماز کے مسائل بیان کیے جائیں گے امامت کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے کی نماز کا اس کی نماز کے ساتھ وابستہ ہونا۔

## شرائطِ امامت

**مسئلہ** مرد غیر معذور کے امام کے لئے چھ شرطیں ہیں اسلام۔ بلوغ۔ عاقل ہونا۔ مرد ہونا۔ قراءت۔ معذور نہ ہونا **مسئلہ** عورتوں کے امام کے لیے مرد ہونا شرط نہیں عورت بھی امام ہو سکتی ہے اگرچہ مکروہ ہے (عامہ کتب) **مسئلہ** نابالغوں کے امام کے

لیے بالغ ہونا شرط نہیں بلکہ نابالغ بھی نابالغوں کی امامت کرسکتا ہے اگر سمجھدار ہو (ردالمحتار) **مسئلہ** معذور اپنے مثل یا اپنے سے زائد عذر والے کی امامت کرسکتا ہے کم عذر والے کی امامت نہیں کرسکتا اور اگر امام و مقتدی دونوں کو دو قسم کے عذر ہوں مثلاً ایک کو ریاح کا مرض ہے دوسرے کو قطرہ آنے کا تو ایک دوسرے کی امامت نہیں کرسکتا (عالمگیری، ردالمحتار) **مسئلہ** طاہر معذور کی اقتدا نہیں کرسکتا جبکہ حالت وضو میں حدث پایا گیا یا بعد وضو وقت کے اندر طاری ہوا اگرچہ نماز کے بعد اور اگر نہ وضو کے وقت حدث تھا نہ ختم وقت تک اس نے عود کیا تو یہ نماز جو اس نے انقطاع پر پڑھی اس میں تندرست اس کی اقتدا کرسکتا ہے (درمختار) **مسئلہ** معذور اپنے مثل معذور کی اقتدا کرسکتا ہے ایک عذر والا دو عذر والے کی اقتدا نہیں کرسکتا نہ ایک عذر والا دوسرے عذر والے کی اور دو عذر والا ایک عذر والے کی اقتدا کرسکتا ہے جبکہ وہ ایک عذر اسی کے دو میں سے ہو (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** معذور نے اپنے مثل دوسرے معذور اور صحیح کی امامت کی تو صحیح کی نہ ہوگی اوروں کی ہو جائے گی (درمختار) **مسئلہ** وہ بد مذہب جس کی بد مذہبی حد کفر کو پہنچ گئی ہو جیسے رافضی اگرچہ صرف صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت یا صحبت سے انکار کرتا ہو یا شیخین رضی اللہ تعالے عنہما کی شان اقدس میں تبرا کہتا ہو۔ قدری جہمی مشبہ اور وہ جو قرآن کو مخلوق بتاتا ہے اور وہ جو شفاعت یا دیدار الٰہی یا عذاب قبر یا کراماً کاتبین کا انکار کرتا ہے ان کے پیچھے نماز نہیں ہوسکتی (عالمگیری۔ غنیہ) اس سے سخت تر حکم وہابیہ زمانہ کا ہے کہ اللہ عزوجل و نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرتے یا توہین کرنیوالوں کو اپنا پیشوا یا کم از کم مسلمان ہی جانتے ہیں **مسئلہ** جس بد مذہب کی بد مذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو جیسے تفضیلیہ اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے (عالمگیری) اقتدا کی تیرہ[۱۳] شرطیں ہیں۔ نیت[۱] اقتدا اور اس نیت اقتدا کا تحریمہ کے ساتھ ہونا یا تحریمہ پر مقدم ہونا بشرطیکہ صورت تقدم میں کوئی اجنبی نیت و تحریمہ میں فاصل نہ ہو امام[۲] و مقتدی دونوں کا ایک مکان میں

ہونا دونوں کی نماز ایک ہو یا امام کی نماز نماز مقتدی کو متضمن ہو امام کی نماز مذہب مقتدی پر صحیح ہونا اور امام و مقتدی دونوں کا اسے صحیح سمجھنا عورت کا محاذی نہ ہونا ان شروط کے ساتھ جو مذکور ہوں گی مقتدی کا امام سے مقدم نہ ہونا۔ امام کے انتقالات کا علم ہونا امام کا مقیم یا مسافر ہونا معلوم ہو ارکان کی ادا میں شریک ہونا ارکان کی ادا میں مقتدی امام کے مثل ہو یا پیدل نے سوار کی اقتدا کی یا مقتدی و امام دونوں دو سواریوں پر ہیں ان تینوں صورتوں میں اقتدا نہیں ہوتی کہ دونوں کے مکان مختلف ہیں۔ اور اگر دونوں ایک سواری پر سوار ہوں تو پیچھے والا اگلے کی اقتدا کر سکتا ہے کہ مکان ایک ہے (ردالمحتار) **مسئلہ** امام و مقتدی کے درمیان اتنا چوڑا راستہ ہو جس میں بیل گاڑی جا سکے تو اقتدا نہیں ہو سکتی یوہیں اگر بیچ میں نہر ہو جس میں کشتی یا بجرا چل سکے تو اقتدا صحیح نہیں اگرچہ وہ نہر بیچ مسجد میں ہو اور اگر بہت تنگ نہر ہو جس میں بجرا بھی نہ تیر سکے تو اقتدا صحیح ہے (درمختار) **مسئلہ** بیچ میں حوض دہ در دہ ہے تو اقتدا نہیں ہو سکتی مگر جب کہ حوض کے گرد صفیں برابر متصل ہوں اور اگر چھوٹا حوض ہے تو اقتدا صحیح ہے (ردالمحتار) **مسئلہ** بیچ میں چوڑا راستہ ہے مگر اس راستہ میں صف قائم ہو گئی مثلاً کم سے کم تین شخص کھڑے ہو گئے تو ان کے پیچھے دوسرے لوگ امام کی اقتدا کر سکتے ہیں بشرطیکہ ہر دو صف اور صف اول و امام کے درمیان بیل گاڑی نہ جا سکے یعنی اگر راستہ زیادہ چوڑا ہو کہ ایک سے زیادہ صفیں اس میں ہو سکتی ہیں تو اتنی ہو لیں کہ

---

لہ یہ حقیقۃً صحت اقتدا کی شرط نہیں بلکہ حکم صحت اقتدا کے لیے شرط ہے ولہذا بعد نماز اگر حال معلوم ہو جائے نماز صحیح ہو گئی ۱۲

دو صفوں کے درمیان بیل گاڑی نہ جا سکے۔ یوہیں اگر راستہ لنبا ہو یعنی مثلاً ہمارے ملکوں میں پورب پچھم ہو تو بھی ہر دو صفوں میں اور امام ومقتدی میں وہی شرط ہے (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** نہر پر پل ہے اور اس پر صفیں متصل ہوں تو امام اگرچہ نہر کے اس طرف ہے اس طرف والا اس کی اقتدا کر سکتا ہے **مسئلہ** میدان میں جماعت قائم ہوئی مگر امام و مقتدی کے درمیان اتنی جگہ خالی ہے کہ اس میں دو صفیں قائم ہو سکتی ہیں تو اقتدا صحیح نہیں۔ بڑی مسجد مثلاً مسجد قدس کا بھی یہی حکم ہے۔ (درمختار) **مسئلہ** بڑا مکان میدان کے حکم میں ہے اور اس مکان کو بڑا کہیں گے جو چالیس ہاتھ ہو (ردالمحتار) **مسئلہ** مسجد عیدگاہ میں کتنا ہی فاصلہ امام و مقتدی میں ہو مانع اقتدا نہیں اگرچہ بیچ میں دو یا زیادہ صفوں کی گنجائش ہو (عالمگیری) **مسئلہ** میدان میں جماعت قائم ہوئی پہلی دو صفوں نے ابھی اللہ اکبر نہ کہا تھا کہ تیسری صف نے امام کے بعد تحریمہ باندھ لیا اقتدا صحیح ہو گئی (ردالمحتار) **مسئلہ** میدان میں جماعت ہوئی اور صفوں کے درمیان بقدر حوض دہ در دہ کے خالی چھوڑا کہ اس میں کوئی کھڑا نہ ہو تو اگر اس خالی جگہ کے آس پاس یعنی دہنے بائیں صفیں متصل ہیں تو اس جگہ کے بعد والے کی اقتدا صحیح ہے ورنہ نہیں اور وہ دہ در دہ سے کم جگہ خالی بچی ہے تو پیچھے والے کی اقتدا صحیح ہے (ردالمحتار) **مسئلہ** دو کشتیاں باہم باندھی ہوں ایک پر امام ہے دوسری پر مقتدی تو اقتدا صحیح ہے اور جدا ہوں تو نہیں اور اگر کشتی کنارے پر رکی ہوئی ہے اور امام کشتی پر ہے اور مقتدی خشکی میں تو اگر درمیان میں راستہ ہو یا بڑی نہر کے برابر فاصلہ ہو تو اقتدا صحیح نہیں ورنہ ہے (درمختار ردالمحتار) یعنی جب امام اترنے پر قادر نہ ہو اس لیے کہ جو شخص کشتی سے اتر کر خشکی میں پڑھ سکتا ہے اس کی کشتی پر نماز ہو گی ہی نہیں ہاں اگر کشتی زمین پر بیٹھ گئی

تو اس پر بہر حال نماز صحیح ہے کہ اب وہ تخت کے حکم میں ہے **مسئلہ** جو مسجد بہت بڑی نہ ہو اس میں امام اگرچہ محراب میں ہو مقتدی منتہائے مسجد میں اس کی اقتدا کر سکتا ہے (عالمگیری) **مسئلہ** امام و مقتدی کے درمیان کوئی چیز حائل ہو تو اگر امام کے انتقالات مشتبہ نہ ہوں مثلاً اس کی یا مکبر کی آواز سنتا ہو یا اس کے یا اس کے مقتدیوں کے انتقالات دیکھتا ہے تو حرج نہیں اگرچہ اس کے لیے امام تک پہنچنے کا راستہ نہ ہو مثلاً دروازہ میں جالیاں ہیں امام کو دیکھ رہا ہے مگر کھلا نہیں ہے کہ جانا چاہے تو جا سکے (درمختار) **مسئلہ** امام و مقتدی کے درمیان منبر حائل ہونا مانع اقتدا نہیں جبکہ امام کا حال مشتبہ نہ ہو (ردالمحتار) **مسئلہ** جس مکان کی چھت مسجد سے بالکل متصل ہو کہ بیچ میں راستہ نہ ہو تو اس چھت پر سے اقتدا ہو سکتی ہے اور اگر راستہ کا فاصلہ ہو تو نہیں (ردالمحتار) **مسئلہ** مسجد کے متصل کوئی دالان ہے اس میں مقتدی اقتدا کر سکتا ہے جبکہ امام کا حال مخفی نہ ہو (ردالمحتار) **مسئلہ** مسجد سے باہر چبوترہ ہے اور امام مسجد میں ہے مقتدی اس چبوترے پر اقتدا کر سکتا ہے جبکہ صفیں متصل ہوں (عالمگیری) **مسئلہ** وقت نماز میں تو یہی معلوم تھا کہ امام کی نماز صحیح ہے بعد کو معلوم ہوا کہ صحیح نہ تھی مثلاً مسح موزہ کی مدت گزر چکی تھی یا بھول کر بے وضو نماز پڑھائی تو مقتدی کی نماز بھی نہ ہوئی (ردالمحتار) **مسئلہ** امام کی نماز خود اس کے گمان میں صحیح ہے اور مقتدی کے گمان میں صحیح نہ ہو جب بھی اقتدا صحیح نہ ہوئی مثلاً شافعی المذہب امام کے بدن سے خون نکل کر بہ گیا جس سے حنفیہ کے نزدیک وضو ٹوٹتا ہے اور بغیر وضو کیے امامت کی حنفی اس کی اقتدا نہیں کر سکتا اگر کرے گا نماز باطل ہوگی اور اگر امام کی نماز خود اس کے طور پر صحیح نہ ہو مگر مقتدی کے طور پہ صحیح ہو تو اس کی اقتدا صحیح ہے جبکہ امام کو اپنی نماز کا فساد معلوم نہ ہو مثلاً شافعی امام نے عورت یا عضو تناسل چھونے کے بعد بغیر وضو کیے بھول کر امامت کی حنفی اس کی اقتدا کر سکتا ہے اگرچہ اس کو معلوم ہو کہ اس سے ایسا واقع ہوا تھا اور اس نے وضو نہ کیا (ردالمحتار) **مسئلہ** شافعی یا دوسرے مقلد کی

اس وقت اقتدا کر سکتے ہیں جب وہ مسائل طہارت و نماز میں ہمارے فرائض مذہب کی رعایت کرتا ہو یا معلوم ہو کہ اس نماز میں رعایت کی ہے یعنی اس کی طہارت ایسی نہ ہو کہ حنفیہ کے طور پر غیر طاہر کہا جائے نہ نماز اس قسم کی ہو کہ ہم اُسے فاسد کہیں پھر بھی حنفی کو حنفی کی اقتدا افضل ہے اور اگر معلوم نہ ہو کہ ہمارے مذہب کی رعایت کرتا ہے نہ یہ کہ اس نماز میں رعایت کی ہے تو جائز ہے مگر مکروہ اور اگر معلوم ہو کہ اس نماز میں رعایت نہیں کی ہے تو باطل محض ہے (عالمگیری غنیہ ردالمحتار) **مسئلہ** عورت کا مرد کے برابر کھڑا ہونا اس وقت مرد کے لئے مانع اقتدا ہے جب کہ کوئی چیز ایک ہاتھ اونچی حائل نہ ہو نہ مرد کے قد برابر بلندی پر عورت کھڑی ہو (درمختار عالمگیری) **مسئلہ** ایک عورت مرد کے برابر کھڑی ہو تو تین مردوں کی نماز جاتی رہے گی دو داہنے بائیں اور ایک پیچھے والے کی اور دو عورتیں ہوں تو چار مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی دو داہنے بائیں دو پیچھے اور تین ہوں تو دو داہنے بائیں اور پیچھے کی ہر صف سے تین تین شخص کی اور اگر عورتوں کی پوری صف ہو تو پیچھے جتنی صفیں ہیں ان سب کی نماز نہ ہو گی (ردالمحتار) **مسئلہ** مسجد میں بالاخانہ ہے اس پر عورتوں نے امام مسجد کی اقتدا کی اور بالاخانے کے نیچے مردوں نے اسی کی اقتدا کی اگرچہ مرد عورتوں سے پیچھے ہوں نماز فاسد نہ ہو گی اور عورتوں کی صف نیچے ہو اور مرد بالاخانہ پر تو ان میں جتنے مرد عورتوں کی صف سے پیچھے ہوں گے ان کی نماز فاسد ہو جائیگی (عالمگیری ردالمحتار) **مسئلہ** ایک ہی صف میں ایک طرف مرد کھڑے ہوئے دوسری طرف عورتیں تو صرف ایک مرد کی نماز نہیں ہو گی جو درمیان میں ہے باقیوں کی ہو جائے گی (عالمگیری) **مسئلہ** اس وجہ سے کہ مقتدی کے پاؤں امام سے بڑے ہیں اس کی انگلیوں سے اُس کی اُنگلیاں آگے ہیں۔ مگر ایڑیاں برابر ہوں تو نماز ہو جائے گی (ردالمحتار) **مسئلہ** سب سے زیادہ مستحق امامت وہ شخص ہے جو نماز و طہارت کے احکام کو سب سے زیادہ جانتا ہو۔ اگرچہ باقی علوم میں پوری دستگاہ نہ رکھتا ہو بشرطیکہ

اتنا قرآن یاد ہو کہ بطور مسنون پڑھے اور صحیح پڑھتا ہو یعنی حروف مخارج سے ادا کرسکتا ہو اور مذہب کی کچھ خرابی نہ رکھتا ہو اور فواحش سے بچتا ہو اس کے بعد وہ شخص جو (تجوید) قراءت کا زیادہ علم رکھتا ہو اور اس کے موافق ادا کرتا ہو۔ اگر کئی شخص ان باتوں میں برابر ہوں تو وہ کہ زیادہ ورع رکھتا ہو یعنی حرام تو حرام شبہات سے بھی بچتا ہو اس میں بھی برابر ہوں تو زیادہ عمر والا یعنی جس کو زیادہ زمانہ اسلام میں گزرا اس میں بھی برابر ہوں تو جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں اس میں بھی برابر ہوں تو زیادہ وجاہت والا یعنی تہجد گذار کہ تہجد کی کثرت سے آدمی کا چہرہ زیادہ خوبصورت ہو جاتا ہے پھر زیادہ خوبصورت پھر زیادہ حسب والا پھر وہ کہ باعتبار نسب کے زیادہ شریف ہو پھر زیادہ مالدار پھر زیادہ عزت والا پھر وہ جس کے کپڑے زیادہ ستھرے ہوں غرض چند شخص برابر کے ہوں تو ان میں جو شرعی ترجیح رکھتا ہو زیادہ حق دار ہے اور اگر ترجیح نہ ہو تو قرعہ ڈالا جائے جس کے نام کا قرعہ نکلے وہ امامت کرے یا ان میں سے جماعت جس کو منتخب کرے وہ امام ہو اور جماعت میں اختلاف ہو تو جس طرف زیادہ لوگ ہوں وہ امام ہو اور اگر جماعت نے غیر اولے کو امام بنا دیا تو بُرا کیا مگر گنہ گار نہ ہوئے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** امام معیّن ہی امامت کا حقدار ہے اگرچہ حاضرین میں کوئی اس سے زیادہ علم اور زیادہ تجوید والا ہو (درمختار) یعنی جب کہ وہ امام جامع شرائط امامت ہو ورنہ وہ امامت کا اہل ہی نہیں بہتر ہونا درکنار **مسئلہ** کسی کے مکان میں جماعت قائم ہوئی اور صاحب خانہ میں اگر شرائط امامت پائے جائیں تو وہی امامت کے لیے اولے ہے اگرچہ اور کوئی اس سے علم وغیرہ میں بہتر ہو ہاں افضل یہ ہے کہ صاحب خانہ ان میں سے بوجہ فضیلت علم کسی کو مقدم کرے کہ اس میں اس کا اعزاز ہے اور اگر وہ مہمان خود ہی آگے بڑھ گیا تو بھی نماز ہو جائے گی (عالمگیری ردالمحتار) **مسئلہ** کرایہ کا مکان ہے اس میں مالک

مکان اور کرایہ دار اور مہمان تینوں موجود ہیں تو کرایہ دار احق ہے وہی اجازت دے گا اور اُسی سے اجازت لی جائے گی یہی حکم اس کا ہے کہ مکان میں بطور عاریت رہتا ہو کہ یہی احق ہے (عالمگیری) **مسئلہ** سلطان وامیر و قاضی کسی کے گھر مجتمع ہوئے تو احق سلطان ہے پھر امیر پھر قاضی پھر صاحب خانہ (ردالمحتار) **مسئلہ** کسی شخص کی امامت سے لوگ کسی وجہ شرعی سے ناراض ہوں تو اس کا امام بننا مکروہ تحریمی ہے اور اگر ناراضی کسی وجہ شرعی سے نہ ہو تو کراہت نہیں بلکہ اگر وہی احق ہو تو اسی کو امام ہونا چاہیے (درمختار) **مسئلہ** کوئی شخص صالح امامت ہے اور اپنے محلہ کی امامت نہیں کرتا اور وہ ماہ رمضان میں دوسرے محلہ والوں کی امامت کرتا ہے اُسے چاہیے کہ عشا کا وقت آنے سے پہلے چلا جائے وقت ہو جانے کے بعد جانا مکروہ ہے (عالمگیری) **مسئلہ** امام کو چاہیے کہ جماعت کی رعایت کرے اور قدر مسنون سے زیادہ طویل قرأت نہ کرے کہ یہ مکروہ ہے (عالمگیری) **مسئلہ** بدمذہب کہ جس کی بدمذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو، اور فاسق معلن جیسے شرابی۔ جواری۔ زناکار۔ سودخوار۔ چغل خور وغیرہم جو کبیرہ گناہ بالاعلان کرتے ہیں ان کو امام بنانا گناہ اور ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ (درمختار ردالمحتار وغیرہما) **مسئلہ** غلام۔ دہقانی۔ اندھے۔ ولدالزنا۔ امرد۔ کوڑھی فالج کی بیماری والے برص والے کی جس کا برص ظاہر ہو سفیہ (یعنی بیوقوف کہ تصرفات مثلاً بیع وشرا میں دھوکے کھاتا ہو) کی امامت مکروہ تنزیہی ہے اور کراہیت اس وقت ہے کہ اس جماعت میں اور کوئی ان سے بہتر نہ ہو اور اگر یہی مستحق امامت ہیں تو کراہت نہیں اور اندھے کی امامت میں تو بہت خفیف کراہت ہے (درمختار غنیہ) **مسئلہ** جس کو کم سوجھتا ہے وہ بھی اندھے کے حکم میں ہے (درمختار) **مسئلہ** فاسق کی اقتدا نہ کی جائے مگر صرف جمعہ میں کہ اس میں مجبوری ہے باقی نمازوں میں دوسری مسجد میں چلا جائے اور جمعہ اگر شہر میں چند جگہ ہوتا ہو تو اس میں بھی اقتدا نہ کی جائے دوسری مسجد میں جاکر پڑھیں

(غنیہ ردالمحتار فتح القدیر) **مسئلہ** عورت خنثیٰ۔ نابالغ لڑکے کی اقتدا مرد بالغ کسی نماز میں نہیں کرسکتا یہاں تک کہ نماز جنازہ وتراویح و نوافل میں اور مرد بالغ ان سب کا امام ہوسکتا ہے مگر عورت بھی اس کی مقتدی ہو تو امامت عورت کی نیت کرے سوا جمعہ وعیدین کے کہ ان میں اگرچہ امام نے امامت عورت کی نیت نہ کی اقتدا کرسکتی ہے اور عورت و خنثیٰ عورت کے امام ہوسکتے ہیں مگر عورت کو مطلقاً امام ہونا مکروہ تحریمی ہے فرائض ہوں یا نوافل پھر بھی اگر عورت عورتوں کی امامت کرے تو امام آگے نہ ہو بلکہ بیچ میں کھڑی ہو اور آگے ہوگی جب بھی نماز فاسد نہ ہوگی اور خنثیٰ کے لیے یہ شرط ہے کہ صف سے آگے ہو ورنہ نماز ہوگی ہی نہیں خنثیٰ خنثیٰ کا بھی امام نہیں ہوسکتا (ردالمحتار وغیرہ) **مسئلہ** نماز جنازہ صرف عورتوں نے پڑھی کہ عورت ہی امام اور عورتیں ہی مقتدی تو اس جماعت میں کراہت نہیں (عالمگیری۔ درمختار) بلکہ اگر عورت نماز جنازہ میں مردوں کی امامت کرے گی جب بھی نماز جنازہ ہوجائیگی اگرچہ مردوں کی نماز نہ ہوگی **مسئلہ** مجنون غیر حالت افاقہ میں امام نہیں ہوسکتا اور جب ہوش میں ہو اور معلوم بھی ہو تو ہوسکتا ہے یوہیں جس کو نشہ ہے اس کی امامت صحیح نہیں اور معتوہ (مدہوش) اپنے مثل کے لیے امام ہوسکتا ہے اوروں کے لیے نہیں (درمختار ردالمحتار عالمگیری) **مسئلہ** جس کو کچھ قرآن یاد ہو اگرچہ ایک ہی آیت وہ اُمّی کی (یعنی اس کو جس کو کوئی آیت یاد نہیں) اقتدا نہیں کرسکتا اور اُمّی اُمّی کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ جس کو کچھ آیتیں یاد ہیں مگر حروف صحیح ادا نہیں کرتا جس کی وجہ سے معنی فاسد ہوجاتے ہیں وہ بھی اُمّی کے مثل ہے (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** اُمّی گونگے کی اقتدا نہیں کرسکتا۔ گونگا اُمّی کی کرسکتا ہے اور اگر اُمّی صحیح طور پر تحریمہ بھی باندھ نہیں سکتا تو گونگے کی اقتدا کرسکتا ہے (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** اُمّی نے اُمّی اور قاری کی (یعنی اس کی کہ بقدر فرض قرآن صحیح پڑھ سکتا ہے) امامت کی تو کسی کی نماز نہ ہوگی اگرچہ

قاری درمیان نماز میں شریک ہوا ہو یوہیں اگر قاری نے اُمی کو خلیفہ بنایا ہو اگرچہ تشہد میں (ردالمحتار وغیرہ) **مسئلہ** اُمی پر واجب ہے کہ رات دن کوشش کرے یہاں تک کہ بقدر فرض قرآن مجید یاد کرلے ورنہ عنداللہ تعالےٰ معذور نہیں۔ (عالمگیری) **مسئلہ** جس سے حرف صحیح ادا نہیں ہوتے اس پر واجب ہے کہ تصحیح حروف میں رات دن پوری کوشش کرے اور اگر صحیح خواں کی اقتدا کر سکتا ہو تو جہاں تک ممکن ہو اس کی اقتدا کرے یا وہ آیتیں پڑھے جس کے حروف صحیح ادا کرسکتا ہو اور یہ دونوں صورتیں ناممکن ہوں تو زمانہ کوشش میں اُس کی اپنی نماز ہو جائے گی اور اپنی مثل دوسرے کی امامت بھی کرسکتا ہے یعنی اُس کی کہ وہ بھی اسی حرف کو صحیح نہ پڑھتا ہو جس کو یہ اور اگر اس سے جو حرف ادا نہیں ہوتا دوسرا اس کو ادا کرلیتا ہے مگر کوئی دوسرا حرف اس سے ادا نہیں ہوتا تو ایک دوسرے کی امامت نہیں کرسکتا اور اگر کوشش بھی نہیں کرتا تو اس کی خود بھی نہیں ہوتی دوسرے کی اس کے پیچھے کیا ہوگی آج کل عام لوگ اس میں مبتلا ہیں کہ غلط پڑھتے اور کوشش نہیں کرتے ان کی نمازیں خود باطل ہیں امامت درکنار ہکلا جس سے حرف مکرر ادا ہوتے ہیں اس کا بھی یہی حکم ہے یعنی اگر صاف پڑھنے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے تو اس کے پیچھے پڑھنا لازم ہے ورنہ اس کی اپنی ہو جائیگی اور اپنے مثل یا اپنے[1] سے کمتر کی امامت بھی کرسکتا ہے (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** قاری نماز پڑھ رہا تھا اُمی آیا اور شریک نہ ہوا اپنی الگ پڑھی تو اس کی نماز نہ ہوئی (**مسئلہ**) قاری کوئی دوسری نماز پڑھ رہا ہے تو اُمی کو جائز ہے کہ اپنی پڑھ لے اور انتظار نہ کرے (عالمگیری) **مسئلہ** اُمی مسجد میں نماز پڑھ رہا ہے اور قاری مسجد کے دروازے پر ہے یا مسجد کے پڑوس میں تو اُمی کی نماز ہو جائے گی (عالمگیری) **مسئلہ** جس

---

[1] یعنی جو اس سے زیادہ ہکلاتا ہو ۱۲

کا ستر کھلا ہوا ہے وہ ستر چھپانے والے کا امام نہیں ہو سکتا ستر کھلے ہوؤں کا امام ہو سکتا ہے اور اگر بعض مقتدی اس قسم کے ہیں بعض ویسے تو ستر چھپانے والوں کی نماز نہ ہوگی کھلے ہوؤں کی ہو جائے گی اور جن کے پاس ستر کے لائق کپڑے نہ ہوں اُن کے لیئے افضل یہ ہے کہ تنہا تنہا بیٹھ کر اشارے سے دُور دُور پڑھیں جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے اور اگر جماعت سے پڑھیں تو امام بیچ میں ہو آگے نہ ہو (در مختار عالمگیری) ستر کھلے ہوئے سے مراد یہ ہے کہ جس کے پاس کپڑا ہی نہیں کہ چھپائے ہوتے ہوئے نہ چھپایا تو نہ اس کی ہو نہ اس کے پیچھے کسی اور کی جیسا کہ شروط الصلوۃ میں بیان ہوا **مسئلہ** جو رکوع و سجود سے عاجز ہے یعنی وہ کہ کھڑے یا بیٹھے رکوع و سجود کی جگہ اشارہ کرتا ہو اس کے پیچھے اس کی نماز نہ ہوگی جو رکوع و سجود پر قادر ہے اگر بیٹھ کر رکوع و سجود کر سکتا ہو تو اس کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی ہو جائیگی (درمختار ردالمحتار وغیرہما) **مسئلہ** فرض نماز نفل پڑھنے والے کے پیچھے اور ایک فرض والے کی دوسرے فرض پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہو سکتی خواہ دونوں کے فرض دو نام کے ہوں مثلاً ایک ظہر پڑھتا ہو دوسرا عصر یا صفت میں جُدا ہوں مثلاً ایک آج کی ظہر پڑھتا ہو دوسرا کل کی اور اگر دونوں کی ایک ہی دن کے ایک ہی وقت کی قضا ہوگئی ہے تو ایک دوسرے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے یوہیں اگر امام نے عصر کی نماز غروب سے پہلے شروع کی دو رکعتیں پڑھیں کہ آفتاب غروب ہوگیا اب دوسرا شخص جس کی اسی دن کی نماز عصر جاتی رہی پچھلی رکعتوں میں اس کی اقتدا کر سکتا ہے البتہ اگر یہ مقتدی مسافر تھا تو اس کی اقتدا نہیں کر سکتا مگر غروب سے پہلے نیت اقامت کر لی ہو تو کر سکتا ہے۔ (درمختار ردالمحتار عالمگیری) **مسئلہ** دو شخصوں نے باہم یوں نماز پڑھی کہ ہر ایک نے امامت کی نیت کی نماز ہوگئی اور اگر ہر ایک نے اقتدا کی نیت کی تو دونوں کی نہ ہوئی (عالمگیری) **مسئلہ** جس نے کسی نماز کی منت مانی اس نماز کو نہ فرض پڑھنے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے نہ نفل والے

کے نہ اُس کے پیچھے کہ منت کی نماز پڑھتا ہے ہاں اگر ایک کی نذر ماننے کے بعد دوسرے نے
یوں نذر کی کہ اس نماز کی منت مانتا ہوں جو فلاں نے مانی ہے تو ایک دوسرے کے
پیچھے پڑھ سکتا ہے (درمختار عالمگیری) **مسئلہ** ایک شخص نے نفل پڑھنے کی قسم کھائی
منت والا منت کی نماز اس کے پیچھے نہیں پڑھ سکتا اور یہ قسم کھانے والا فرض اور
نفل اور نذر اور دوسرے قسم کھانے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے (درمختار عالمگیری) **مسئلہ**
دو شخص نفل ایک ساتھ پڑھ رہے تھے اور فاسد کر دی تو ایک دوسرے کے پیچھے پڑھ سکتا
ہے اور تنہا تنہا پڑھ رہے تھے اور فاسد کر دیں تو اقتدا نہیں ہو سکتی (درمختار)
**مسئلہ** لاحق نہ مسبوق کی اقتدا کر سکتا ہے نہ لاحق کی یوہیں مسبوق نہ لاحق کی نہ مسبوق
کی نہ ان دونوں کی کوئی دوسرا شخص اِقتدا کر سکتا ہے (درمختار ردالمحتار)
**مسئلہ** جن نمازوں میں قصر ہے وقت گزر جانے کے بعد ان میں مسافر مقیم کی اقتدا
نہیں کر سکتا خواہ مقیم نے وقت ختم ہونے پر شروع کی ہو یا وقت میں شروع
کی اور نماز پوری ہونے سے پہلے وقت ختم ہو گیا البتہ اگر مسافر نے مقیم کے پیچھے تحریمہ
باندھ لیا اور بعد تحریمہ وقت ختم ہو گیا تو اقتدا صحیح ہے (درمختار) **مسئلہ** محل اقامت
یعنی شہر یا گاؤں میں جو شخص چار رکعت والی نماز پڑھائے اور دو پر سلام پھیر دے تو
ضرور ہے کہ مقتدی کو اس کا مقیم یا مسافر ہونا معلوم ہوا خواہ مقتدی خود مقیم ہو یا مسافر
اگر امام نے نہ نماز سے پہلے اپنا مسافر ہونا بتایا نہ بعد کو اور چلا گیا نہ اس کا حال اور طرح
معلوم ہوا تو مقتدی اپنی پھر پڑھیں ہاں اگر جنگل میں یا منزل پر دو پڑھ کر چلا گیا تو ان
کی نماز ہو جائیگی یہی سمجھا جائے گا کہ مسافر تھا (خانیہ بحر) **مسئلہ** جہاں بوجہ شرط
مفقود ہونے کے اقتدا صحیح نہ ہو تو وہ نماز سرے سے شروع ہی نہ ہو گی اور اگر بوجہ
مختلف نماز ہونے کے اقتدا صحیح نہ ہو تو اس کے نفل ہو جائیں گے مگر اس نفل کے توڑ
دینے سے قضا واجب نہ ہو گی (درمختار) **مسئلہ** جس نے وضو کیا ہے تیمم والے کی اور پاؤں دھونیوالا

موزہ پر مسح کرنے والے کی اور اعضائے وضو کا دھونے والا پٹی پر مسح کرنے والے کی اقتدا کر سکتا ہے (عالمگیری) **مسئلہ** کھڑا ہو کر نماز پڑھنے والا بیٹھنے والے اور کوزہ پشت کی اقتدا کر سکتا ہے اگرچہ اس کا کب حد رکوع کو پہنچا ہو۔ جس کے پاؤں میں ایسا لنگ ہے کہ پورا پاؤں زمین پر نہیں جمتا اوروں کی امامت کر سکتا ہے مگر دوسرا شخص اولی ہے (عالمگیری) **مسئلہ** نفل پڑھنے والا فرض پڑھنے والے کی اقتدا کر سکتا ہے اگرچہ مفترض پچھلی رکعتوں میں قراءت نہ کرے (عالمگیری) **مسئلہ** متنفل نے مفترض کی اقتدا کی پھر نماز فاسد کر دی پھر اسی نماز میں اس فوت شدہ کی قضا کی نیت سے اقتدا کی صحیح ہے (عالمگیری) **مسئلہ** اشارے سے پڑھنے والا اپنے مثل کی اقتدا کر سکتا ہے مگر جب کہ امام لیٹ کر اشارہ سے پڑھتا ہو اور مقتدی کھڑے یا بیٹھے تو نہیں (درمختار) **مسئلہ** جن نے امامت کی اقتدا کی صحیح ہے اگر انسانی صورت میں ظاہر ہوا (درمختار رد المحتار) **مسئلہ** امام نے اگر بلا طہارت نماز پڑھائی یا کوئی اور شرط یا رکن نہ پایا گیا جس سے اس کی امامت صحیح نہ ہو تو اس پر لازم ہے کہ اس امر کی مقتدیوں کو خبر دے جہاں تک بھی ممکن ہو خواہ خود کہے یا کہلا بھیجے یا خط کے ذریعہ سے اور مقتدی اپنی اپنی نماز کا اعادہ کریں (درمختار) **مسئلہ** امام نے اپنا کافر ہونا بتایا تو پیشتر کے بارے میں اس کا قول نہیں مانا جائے گا اور جو نمازیں اس کے پیچھے پڑھیں ان کا اعادہ نہیں، ہاں اب وہ بے شک مرتد ہو گیا (درمختار) مگر جب کہ یہ کہے کہ اب تک کافر تھا اور اب مسلمان ہوا **مسئلہ** پانی نہ ملنے کے سبب امام نے تیمم کیا تھا اور مقتدی نے وضو کیا اور اثنائے نماز میں مقتدی نے پانی دیکھا امام کی نماز صحیح ہو گئی اور مقتدی کی باطل (درمختار) جب کہ اس کے گمان میں ہو کہ امام نے بھی پانی پر اطلاع پائی بہت کتابوں میں یہ حکم مطلق ہے اور ظاہر تر یہ تقیید واللہ اعلم بالصواب ؀

---

# جماعت کا بیان

حدیث ۱ - بخاری و مسلم و مالک و ترمذی و نسائی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں نماز جماعت تنہا پڑھنے سے ستائیس
درجہ بڑھ کر ہے حدیث ۲ - مسلم و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ نے روایت کی کہ عبداللہ
بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ہم نے اپنے کو اس حالت میں دیکھا کہ نماز سے پیچھے
نہیں رہتا مگر کھلا منافق یا بیمار۔ اور بیمار کی یہ حالت ہوتی کہ دو شخصوں کے درمیان
میں چلا کر نماز کو لاتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے ہم کو سنن الہدیٰ کی تعلیم فرمائی اور جس مسجد میں اذان ہوتی ہے اس
میں نماز پڑھنا سنن الہدیٰ ہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جسے یہ اچھا
معلوم ہو کہ کل خدا سے مسلمان ہونے کی حالت میں ملے تو پانچوں نمازوں پر
محافظت کرے جب ان کی اذان کہی جائے کہ اللہ تعالےٰ نے تمہارے نبی کے لئے
سنن الہدیٰ مشروع فرمائی اور یہ سنن الہدیٰ سے ہے اور اگر تم نے اپنے گھروں میں
پڑھ لی جیسے یہ پیچھے رہ جانے والا اپنے گھر میں پڑھ لیا کرتا ہے تو تم نے اپنے نبی کی
سنت چھوڑ دی اور اپنے نبی کی سنت کو چھوڑو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے اور ابوداؤد
کی روایت میں ہے کافر ہو جاؤ گے اور جو شخص اچھی طرح طہارت کرے پھر مسجد کو جائے
تو جو قدم چلتا ہے ہر قدم کے بدلے اللہ تعالیٰ نیکی لکھتا ہے اور درجہ بلند کرتا ہے اور
گناہ مٹا دیتا ہے حدیث ۳ - نسائی و ابن خزیمہ اپنی صحیح میں عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم جس نے کامل وضو کیا پھر نماز فرض کے
لیے چلا اور امام کے ساتھ پڑھی اس کے گناہ بخش دئے جائیں گے حدیث ۴ -
طبرانی ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں اگر یہ نماز جماعت

ف - نماز جماعت کے فضائل اور ترک جماعت سے اجتناب

سے پیچھے رہ جانے والا جانتا کہ اس جانے والے کے لیے کیا ہے تو گھسٹتا ہوا حاضر ہوتا۔
حدیث ۵ و ۶ ترمذی انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو اللہ کے لئے چالیس دن جماعت پڑھے اور تکبیرِ اُولیٰ پائے اس کے لیے دو آزادیاں لکھ دی جائیں گی ایک نار سے دوسری نفاق سے ابن ماجہ کی روایت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور فرماتے ہیں جو شخص چالیس راتیں مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھے کہ عشا کی تکبیرہ اُولیٰ فوت نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ سے آزادی لکھ دیگا حدیث ۷ ترمذی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور ایک روایت میں ہے میں نے اپنے رب کو نہایت جمال کے ساتھ تجلی فرماتے ہوئے دیکھا اس نے فرمایا اے محمد میں نے عرض کی لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ اس نے فرمایا تجھے معلوم ہے ملاءِ اعلیٰ (یعنی ملائکہ مقربین) کس امر میں بحث کرتے ہیں میں نے عرض کی نہیں جانتا اُس نے اپنا دست قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا یہاں تک کہ اس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں پائی تو جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے میں نے جان لیا اور ایک روایت میں ہے جو کچھ مشرق و مغرب کے درمیان ہے جان لیا فرمایا اے محمد جانتے ہو ملاءِ اعلیٰ کس چیز میں بحث کرتے ہیں میں نے عرض کی ہاں درجات و کفارات اور جماعتوں کی طرف چلنے اور سخت سردی میں پورا وضو کرنے اور نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں - اور جس نے ان پر محافظت کی خیر کے ساتھ زندہ رہے گا اور خیر کے ساتھ مرے گا اور اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا جیسے اس دن کہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا اس نے فرمایا اے محمد میں نے عرض کی لبیک وسعدیک فرمایا جب نماز پڑھو تو یہ کہہ لو اَللّٰھُمَّ اِنِّی[1]

[1] اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اچھے کام کروں اور بُری باتوں سے باز رہوں اور مساکین سے محبت رکھوں اور جب تو اپنے بندوں پر فتنہ کرنا چاہے تو مجھے اس کے قبل اٹھا لے ۱۲

اَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ فَاِذَا اَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ ۔ فرمایا اور درجات یہ ہیں سلام عام کرنا اور کھانا کھلانا اور رات میں نماز پڑھنا جب لوگ سوتے ہوں حدیث ۸ و ۹ امام احمد و ترمذی نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں روایت کی ہے کہ ایک دن صبح کی نماز کو تشریف لانے میں دیر ہوئی یہاں تک کہ قریب تھا کہ ہم آفتاب دیکھنے لگیں کہ جلدی کرتے ہوئے تشریف لائے اقامت ہوئی اور مختصر نماز پڑھی سلام پھیر کر بلند آواز سے فرمایا سب اپنی اپنی جگہ رہو میں تمہیں خبر دونگا کہ کس چیز نے صبح کی نماز میں آنے سے روکا میں رات میں اُٹھا وضو کیا اور جو مقدر تھا نماز پڑھی پھر میں نماز میں اُونگھا (اس کے بعد اُسی کے مثل واقعات بیان فرمائے اور اس روایت میں یہ ہے) اُس کے دست قدرت رکھنے سے ان کی خنکی میں نے اپنے سینہ میں پائی تو مجھ پر ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا کفارات کیا ہیں میں نے عرض کی جماعت کی طرف چلنا اور مسجدوں میں نمازوں کے بعد بیٹھنا اور سختیوں کے وقت کامل وضو کرنا اس کے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حق ہے اسے پڑھو اور سیکھو ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے اور میں نے محمد بن اسمٰعیل یعنی بخاری سے اس حدیث کے متعلق سوال کیا تو جواب دیا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور اسی کے مثل دارمی و ترمذی نے عبدالرحمٰن عائش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حدیث ۱۰ ابوداؤد و نسائی و حاکم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو اچھی طرح وضو کرکے مسجد کو جائے اور لوگوں کو اس حالت میں پائے کہ نماز پڑھ چکے تو اللہ تعالیٰ اسے بھی جماعت سے پڑھنے والوں کے مثل ثواب دے گا اور ان کے ثواب سے کچھ کم نہ ہوگا حاکم نے کہا یہ حدیث مسلم کی

شرط پر صحیح ہے **حدیث ۱۱**- امام احمد و ابوداؤد و نسائی و حاکم اور ابن خزیمہ و ابن حبان اپنی صحیح میں ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ ایک دن صبح کی نماز پڑھ کر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آیا فلاں حاضر ہے لوگوں نے عرض کی نہیں فرمایا فلاں حاضر ہے لوگوں نے عرض کی نہیں فرمایا یہ دونوں نمازیں منافقین پر بہت گراں ہیں اگر جانتے کہ ان میں کیا (ثواب) ہے تو گھٹنوں کے بل گھسٹتے آتے اور بیشک پہلی صف فرشتوں کی صف کے مثل ہے اور اگر تم جانتے کہ اس کی فضیلت کیا ہے تو اس کی طرف سبقت کرتے مرد کی ایک مرد کے ساتھ نماز بہ نسبت تنہا کے زیادہ پاکیزہ ہے اور دو کے ساتھ بہ نسبت ایک کے زیادہ اچھی اور جتنے زیادہ ہوں اللہ عزوجل کے نزدیک زیادہ محبوب ہیں - یحییٰ بن معین اور ذہلی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے **حدیث ۱۲**- صحیح مسلم میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم جس نے باجماعت عشا کی نماز پڑھی گویا آدھی رات قیام کیا اور جس نے فجر کی نماز باجماعت پڑھی گویا پوری رات قیام کیا اسی کے مثل ابوداؤد و ترمذی و ابن خزیمہ نے روایت کی **حدیث ۱۳**- بخاری و مسلم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منافقین پر سب سے زیادہ گراں نماز عشا و فجر ہے اور جانتے کہ اس میں کیا ہے تو گھسٹتے ہوئے آتے اور بیشک میں نے قصد کیا کہ نماز قائم کرنے کا حکم دوں پھر کسی کو امر فرماؤں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں اپنے ہمراہ کچھ لوگوں کو جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھے ہوں اُن کے پاس لے کر جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھر اُن پر آگ سے جلا دوں امام احمد نے انھیں سے روایت کی کہ فرماتے ہیں اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو نماز عشا قائم کرتا اور جوانوں کو حکم دیتا کہ جو کچھ گھروں میں ہے آگ سے جلا دیں - **حدیث ۱۴**-

امام مالک نے ابو بکر بن سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کی نماز میں سلیمٰن بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہیں دیکھا بازار تشریف لے گئے راستہ میں سلیمٰن کا گھر تھا اُن کی ماں شفا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ صبح کی نماز میں میں نے سلیمٰن کو نہیں پایا انہوں نے کہا رات میں نماز پڑھتے رہے پھر نیند آگئی فرمایا کہ صبح کی نماز جماعت سے پڑھوں یہ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ رات میں قیام کروں حدیث ۱۵- ابوداؤد و ابن ماجہ و ابن حبان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس نے اذان سنی اور آنے سے کوئی عذر مانع نہیں اس کی وہ نماز مقبول نہیں لوگوں نے عرض کی عذر کیا ہے فرمایا خوف یا مرض اور ایک روایت ابن حبان و حاکم کی انہیں سے ہے جو اذان سُنے اور بلا عذر حاضر نہ ہو اس کی نماز ہی نہیں حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے حدیث ۱۶- احمد و ابوداؤد و نسائی و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی گاؤں یا بادیہ میں تین شخص ہوں اور نماز قائم کی گئی مگر اُن پر شیطان مسلط ہو گیا تو جماعت کو لازم جانو کہ بھیڑیا اسی بکری کو کھاتا ہے جو ریوڑ سے دُور ہو حدیث ۱۷ تا ۲۰- ابوداؤد و نسائی نے روایت کی کہ عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی یا رسول اللہ مدینہ میں موذی جانور بکثرت ہیں اور میں نابینا ہوں تو کیا مجھے رخصت ہے کہ گھر پر پڑھ لوں فرمایا حیّ علی الصلوٰۃ حیّ علی الفلاح سُنتے ہو عرض کی ہاں فرمایا تو حاضر ہو[1] اسی کے مثل مسلم نے ابوہریرہ سے اور طبرانی نے کبیر میں ابو امامہ سے اور احمد و ابو یعلیٰ اور طبرانی نے اوسط میں اور ابن حبان نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی حدیث ۲۱- ابوداؤد و ترمذی ابو

[1] نابینا کہ اٹکل نہ رکھتا ہو نہ کوئی لیجانیوالا ہو خصوصاً درندوں کا خوف ہو تو اسے ضرور رخصت ہے مگر حضور نے انہیں افضل پر عمل کرنے کی ہدایت فرمائی کہ اور لوگ سبق لیں جو بلا عذر گھر پر پڑھ لیتے ہیں ۱۲

خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ ایک صاحب مسجد میں حاضر ہوئے اس وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تھے فرمایا ہے کوئی کہ اس پر صدقہ کرے (یعنی اس کے ساتھ نماز پڑھ لے کہ اسے جماعت کا ثواب مل جائے) ایک صاحب (یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ان کے ساتھ نماز پڑھی **حدیث ۲۲** - ابن ماجہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں دو اور دو سے زیادہ جماعت ہے **حدیث ۲۳** - بخاری و مسلم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور فرماتے ہیں اگر لوگ جانتے کہ اذان اور صف اوّل میں کیا ہے پھر بغیر قرعہ ڈالے نہ پاتے تو اس پر قرعہ اندازی کرتے **حدیث ۲۴** - امام احمد و طبرانی ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں کہ اللہ اور اس کے فرشتے صف اوّل پر درود بھیجتے ہیں لوگوں نے عرض کی اور دوسری صف پر فرمایا اللہ اور فرشتے صف اول پر درود بھیجتے ہیں لوگوں نے عرض کی فرمایا اور دوسری پر اور فرمایا صفوں کو برابر کرو اور مونڈھوں کو مقابل کرو، اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور کشادگیوں کو بند کرو کہ شیطان بھیڑ کے بچے کی طرح تمہارے درمیان داخل ہو جاتا ہے **حدیث ۲۵** - بخاری کے علاوہ دیگر صحاح ستہ میں مروی نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری صفیں تیر کی طرح سیدھی کرتے یہاں تک کہ خیال فرمایا کہ اب ہم سمجھ لیے پھر ایک دن تشریف لائے اور کھڑے ہوئے اور قریب تھا کہ تکبیر کہیں کہ ایک شخص کا سینہ جماعت سے نکلا دیکھا فرمایا اے اللہ کے بندو صفیں برابر کرو یا تمہارے اندر اللہ تعالیٰ اختلاف ڈال دے گا بخاری نے بھی اس حدیث کے جز اخیر کو روایت کیا **حدیث ۲۶** - بخاری و مسلم و ابن ماجہ وغیرہم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی فرماتے ہیں صفیں برابر کرو کہ صفیں برابر کرنا تمام نماز سے ہے **حدیث ۲۷** - امام احمد و ابوداؤد و نسائی و ابن خزیمہ و حاکم ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور فرماتے ہیں جو صف کو ملائے گا اللہ تعالیٰ اسے ملائے گا

ف صف اول کے فضائل اور صفوں کو سیدھا کر کے اور خوب مل کر کھڑا ہونا

اور جو صف کو قطع کریگا اللہ تعالیٰ اُسے قطع کریگا حاکم نے کہا بر شرط مسلم یہ حدیث صحیح ہے
**حدیث ۲۸**۔ مسلم و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ
حضور فرماتے ہیں کیوں نہیں اس طرح صف باندھتے ہو جیسے ملئکہ اپنے رب کے حضور باندھتے
ہیں عرض کی یا رسول اللہ کس طرح ملئکہ اپنے رب کے حضور صف باندھتے ہیں فرمایا اگلی صفیں
پوری کرتے ہیں اور صف میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں **حدیث ۲۹**۔ امام احمد و ابن ماجہ و ابن خزیمہ
و ابن حبان و حاکم ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی حضور فرماتے ہیں اللہ
اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر درود بھیجتے ہیں جو صفیں باندھتے ہیں حاکم نے کہا یہ حدیث بر
شرط مسلم صحیح ہے **حدیث ۳۰**۔ ابن ماجہ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی
کہ فرماتے ہیں جو کشادگی کو بند کرے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرمائیگا اور طبرانی کی روایت
میں اتنا اور بھی ہے کہ اس کے لیے جنت میں اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ایک گھر بنائیگا
**حدیث ۳۱**۔ سنن ابوداؤد و نسائی و صحیح ابن خزیمہ میں براء بن عازب رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صف کے ایک
کنارے سے دوسرے کنارے تک جاتے اور ہمارے مونڈھے یا سینے پر ہاتھ پھیرتے
اور فرماتے مختلف کھڑے نہ ہو کہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے **حدیث ۳۲ تا ۳۴**
طبرانی ابن عمر سے اور ابوداؤد براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی کہ فرماتے
ہیں اس قدم سے بڑھ کر کسی قدم کا ثواب نہیں جو اس لیے چلا کہ صف میں کشادگی
کو بند کرے اور بزاز باسناد حسن ابو جحیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی کہ جو صف
کی کشادگی بند کرے اس کی مغفرت ہو جائے گی **حدیث ۳۵**۔ ابوداؤد و ابن ماجہ
باسناد حسن ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ فرماتے ہیں اللہ اور
اس کے فرشتے صف کے داہنے والوں پر دُرود بھیجتے ہیں **حدیث ۳۶**۔ طبرانی کبیر
میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں جو مسجد کی بائیں

جانب کو اس لیے آباد کرے کہ اُدھر لوگ کم ہیں اُسے دُونا ثواب ہے **حدیث ۳۷** مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کی سب صفوں میں بہتر پہلی صف ہے اور سب میں کم تر پچھلی اور عورتوں کی سب صفوں میں بہتر پچھلی ہے اور کمتر پہلی **حدیث ۳۸-۳۹** ابوداؤد و ابن ماجہ و ابن حبان ام المومنین صدیقہ سے اور مسلم و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیشہ صف اول سے لوگ پیچھے ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت سے مؤخر کرکے نار میں ڈال دے گا **حدیث ۴۰**۔ ابوداؤد انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی فرماتے ہیں صف مقدم کو پورا کرو پھر اس کو جو اس کے بعد ہو اگر کچھ کمی ہو تو پچھلی میں ہو۔ **حدیث ۴۱**۔ ابوداؤد عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم عورت کا دالان میں نماز پڑھنا صحن میں پڑھنے سے بہتر ہے اور کوٹھڑی میں دالان سے بہتر ہے **حدیث ۴۲**۔ ترمذی ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہر آنکھ زنا کرنے والی ہے (یعنی جو اجنبی کی طرف نظر کرے) اور بے شک عورت عطر لگا کر مجلس میں جائے تو ایسی اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے ابوداؤد و نسائی میں بھی اسی کی مثل ہے **حدیث ۴۳**۔ صحیح مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں تم میں سے عقلمند لوگ میرے قریب ہوں پھر وہ جو ان کے قریب ہوں (اسے تین بار فرمایا) اور بازاروں کی چیخ پکار سے بچو۔

**احکام فقہیہ** عاقل بالغ حر قادر پر جماعت واجب ہے بلا عذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار اور مستحق سزا ہے اور کئی بار ترک کرے تو فاسق مردود الشہادۃ اور اس کو سخت سزا دی جائیگی اگر پڑوسیوں نے سکوت کیا تو وہ بھی گنہگار ہوئے (درمختار)

ف جماعت کے مسائل

ردالمحتار غنیہ) **مسئلہ** جمعہ و عیدین میں جماعت شرط ہے اور تراویح میں سُنّت کفایہ کہ محلہ کے سب لوگوں نے ترک کی تو سب نے بُرا کیا اور کچھ لوگوں نے قائم کرلی تو باقیوں کے سر سے جماعت ساقط ہوگئی اور رمضان کے وتر میں مستحب ہے نوافل اور علاوہ رمضان کے وتر میں اگر تداعی کے طور پر ہو تو مکروہ ہے۔ تداعی کے یہ معنی ہیں کہ تین سے زیادہ مقتدی ہوں سورج گہن میں جماعت سُنّت ہے اور چاند گہن میں تداعی کے ساتھ مکروہ ہے (درمختار ردالمحتار علمگیری) **مسئلہ** جماعت میں مشغول ہونا کہ اُس کی کوئی رکعت فوت نہ ہو وضو میں تین تین بار اعضا دھونے سے بہتر ہے اور تین تین بار اعضا دھونا تکبیرۂ اُولی پانے سے بہتر یعنی اگر وضو میں تین تین بار اعضا دھوتا ہے تو رکعت جاتی رہے گی تو افضل یہ ہے کہ تین تین بار نہ دھوئے اور رکعت نہ جانے دے اور اگر جانتا ہے کہ رکعت تو مل جائے گی مگر تکبیرۂ اُولی نہ ملے گی تو تین تین بار دھوئے (صغیری) **مسئلہ** مسجد محلہ میں جس کے لئے امام مقرر ہو امام محلہ نے اذان و اقامت کے ساتھ بطریق مسنون جماعت پڑھ لی ہو تو اذان و اقامت کے ساتھ ہیأت اولی پر دوبارہ جماعت قائم کرنا مکروہ ہے اور اگر بے اذان جماعت ثانیہ ہوئی تو حرج نہیں جب کہ محراب سے ہٹ کر ہو اور اگر پہلی جماعت بغیر اذان کے ہوئی یا آہستہ اذان ہوئی یا غیروں نے جماعت قائم کی تو پھر جماعت قائم کی جائے اور یہ جماعت جماعت ثانیہ نہ ہوگی۔ ہیأت بدلنے کے لیے امام کا محراب سے دہنے یا بائیں ہٹ کر کھڑا ہونا کافی ہے شارع عام کی مسجد جس میں لوگ جوق جوق آتے اور پڑھ کر چلے جاتے ہیں یعنی اس کے نمازی مقرر نہ ہوں اس میں اگرچہ اذان و اقامت کے ساتھ جماعت ثانیہ قائم کی جائے کوئی حرج نہیں بلکہ یہی افضل ہے کہ جو گروہ آئے نئی اذان و اقامت سے جماعت کرے۔ یوہیں اسٹیشن و سرائے کی مسجدیں (درمختار ردالمحتار وغیرہما) **مسئلہ** جس کی جماعت جاتی رہی اس پر

یہ واجب نہیں کہ دوسری مسجد میں جماعت تلاش کر کے پڑھے ہاں مستحب ہے البتہ جس کی مسجد حرم شریف کی جماعت فوت ہوئی اس پر مستحب بھی نہیں کہ دوسری جگہ تلاش کرے (درمختار) **مسئلہ** مریض جسے مسجد تک جانے میں مشقت ہو۔ اپاہج جس کا پاؤں کٹ گیا ہو جس پر فالج گرا ہو اتنا بوڑھا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہو۔ اندھا اگرچہ اندھے کے لیے کوئی ایسا ہو جو ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہنچا دے سخت بارش اور شدید کیچڑ کا حائل ہونا سخت سردی سخت تاریکی آندھی مال یا کھانے کے تلف ہونے کا اندیشہ قرضخواہ کا خوف ہے اور یہ تنگ دست ہے ظالم کا خوف پاخانہ پیشاب ریاح کی حاجت شدید ہے کھانا حاضر ہے اور نفس کو اس کی خواہش ہو قافلے چلے جانے کا اندیشہ ہے مریض کی تیمارداری کہ جماعت کے لیے جانے سے اس کو تکلیف ہو گی اور گھبرائیگا یہ سب ترک جماعت کے لیے عذر ہیں (درمختار) **مسئلہ** عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں دن کی نماز ہو یا رات کی جمعہ ہو یا عیدین خواہ وہ جوان ہوں یا بڑھیاں یونہیں وعظ کی مجالس میں بھی جانا ناجائز ہے (درمختار) **مسئلہ** جس گھر میں عورتیں ہی عورتیں ہوں اس میں مرد کو اُن کی امامت ناجائز ہے ہاں اگر اُن عورتوں میں اس کی نسبی محارم ہوں یا بی بی یا وہاں کوئی مرد بھی ہو تو ناجائز نہیں (درمختار) **مسئلہ** اکیلا مقتدی مرد اگرچہ لڑکا ہو امام کے برابر دہنی جانب کھڑا ہو بائیں طرف یا پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے دو مقتدی ہوں تو پیچھے کھڑے ہوں۔ برابر کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے دو سے زائد کا امام کی برابر کھڑا ہونا مکروہ تحریمی (درمختار) **مسئلہ** دو مقتدی ہیں ایک مرد اور ایک لڑکا تو دونوں پیچھے کھڑے ہوں۔ اگر اکیلی عورت مقتدی ہے تو پیچھے کھڑی ہو زیادہ عورتیں ہوں جب بھی یہی حکم ہے دو مقتدی ہوں ایک مرد ایک عورت تو مرد برابر کھڑا ہو اور عورت پیچھے دو مرد ہوں ایک عورت تو مرد امام کے پیچھے کھڑے ہوں اور عورت ان کے پیچھے (عالمگیری بحر)

ترک جماعت کے اعذار

مقتدی کہاں کھڑا ہو

مسئلہ ایک شخص امام کے برابر کھڑا ہوا اور پیچھے صف ہے تو مکروہ ہے (درمختار) مسئلہ امام کی برابر کھڑے ہونے کے یہ معنی ہیں کہ مقتدی کا قدم امام سے آگے نہ ہو یعنی اس کے پاؤں کا گٹّا اُس کے گٹّے سے آگے نہ ہو سر کے آگے پیچھے ہونیکا کچھ اعتبار نہیں تو اگر امام کی برابر کھڑا ہوا اور چونکہ مقتدی امام سے دراز قد ہے لہٰذا سجدے میں مقتدی کا سر امام سے آگے ہوتا ہے مگر پاؤں کا گٹّا گٹّے سے آگے نہ ہو تو حرج نہیں۔ یوہیں اگر مقتدی کے پاؤں بڑے ہوں کہ انگلیاں امام سے آگے ہیں جب بھی حرج نہیں جبکہ گٹّا آگے نہ ہو (درمختار) مسئلہ اشارے سے نماز پڑھتا ہو تو قدم کی محاذات معتبر نہیں بلکہ شرط یہ ہے کہ اس کا سر امام کے سر سے آگے نہ ہو اگرچہ مقتدی کا قدم امام سے آگے ہو خواہ امام رکوع سجود سے پڑھتا ہو یا اشارے سے بیٹھکر یا لیٹ کر قبلہ کی طرف پاؤں پھیلاکر اور اگر امام کروٹ پر لیٹ کر اشارے سے پڑھتا ہو تو سر کی محاذات نہیں لی جائیگی بلکہ شرط یہ ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے لیٹا ہو (ردالمحتار) مسئلہ مقتدی اگر ایک قدم پر کھڑا ہے تو محاذات میں اسی قدم کا اعتبار ہے اور دونوں پر کھڑا ہو اگر ایک برابر ہے اور ایک پیچھے تو صحیح ہے اور ایک برابر ہے اور ایک آگے تو نماز صحیح نہ ہونا چاہیے (ردالمحتار) مسئلہ ایک شخص امام کی برابر کھڑا تھا پھر ایک اور آیا تو امام آگے بڑھ جائے اور وہ آنے والا اس مقتدی کی برابر کھڑا ہو جائے یا وہ مقتدی پیچھے ہٹ جائے خود یا آنے والے نے اس کو کھینچا خواہ تکبیر کے بعد یا پہلے یہ سب صورتیں جائز ہیں جو ہو سکے کرے اور سب ممکن ہیں تو اختیار ہے مگر مقتدی جبکہ ایک ہو تو اس کا پیچھے ہٹنا افضل ہے اور دو ہوں تو امام کا آگے بڑھنا اگر مقتدی کے کہنے سے امام آگے بڑھا یا مقتدی پیچھے ہٹا اس نیت سے کہ یہ کہتا ہے اس کی مانوں تو نماز فاسد ہو جائے گی اور حکم شرع بجالانے کے لیے ہو تو کچھ حرج نہیں (درمختار وغیرہ) مسئلہ مرد اور بچّے اور خنثیٰ اور عورتیں جمع ہوں تو صفوں کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے مردوں کی صف ہو پھر بچّوں کی پھر

خنثیٰ کی پھر عورتوں کی اور بچہ تنہا ہو تو مردوں کی صف میں داخل ہو جائے (درمختار)
**مسئلہ** صفیں ملکر کھڑی ہوں کہ بیچ میں کشادگی نہ رہ جائے اور سب کے مونڈھے برابر ہوں (درمختار) **مسئلہ** امام کو چاہیے کہ وسط میں کھڑا ہو اگر داہنی یا بائیں جانب کھڑا ہوا تو خلاف سنت کیا (عالمگیری) **مسئلہ** مردوں کی صف کہ امام سے قریب ہے دوسری سے افضل ہے اور دوسری تیسری سے وعلیٰ ہذا القیاس (عالمگیری) مقتدی کے لیے افضل جگہ یہ ہے کہ امام سے قریب ہو اور دونوں طرف برابر ہوں تو داہنی طرف افضل ہے (عالمگیری) **مسئلہ** صف مقدم کا افضل ہونا غیر جنازہ میں ہے اور جنازہ میں آخر صف افضل ہے (درمختار) **مسئلہ** امام کو ستونوں کے درمیان کھڑا ہونا مکروہ ہے (درمختار) **مسئلہ** پہلی صف میں جگہ ہو اور پچھلی صف بھر گئی ہو تو اس کو چیر کر جائے اور خالی جگہ میں کھڑا ہو اُسکے لئے حدیث میں فرمایا کہ جو صف میں کشادگی دیکھ کر اُسے بند کر دے اس کی مغفرت ہو جائیگی (عالمگیری) اور یہ وہاں ہے جہاں فتنہ و فساد کا احتمال نہ ہو **مسئلہ** صحن میں جگہ ہوتے ہوئے بالاخانہ پر اقتدا کرنا مکروہ ہے یوہیں صف میں جگہ ہوتے ہوئے صف کے پیچھے کھڑا ہونا ممنوع ہے (درمختار) **مسئلہ** عورت اگر مرد کے محاذی ہو تو مرد کی نماز جاتی رہے گی۔ اس لئے چند شرطیں ہیں (۱) عورت مشتہاۃ ہو یعنی اس قابل ہو کہ اس سے جماع ہو سکے اگرچہ نابالغہ ہو اور مشتہاۃ میں سن کا اعتبار نہیں نو برس کی ہو یا اس سے کچھ کم کی جبکہ اُس کا جثہ اس قابل ہو اور اگر اس قابل نہیں تو نماز فاسد نہ ہوگی اگرچہ نماز پڑھنا جانتی ہو۔ بڑھیا بھی اس مسئلے میں مشتہاۃ ہے وہ عورت اگر اس کی زوجہ ہو یا محارم میں ہو جب بھی نماز فاسد ہو جائے گی (۲) کوئی چیز اُنگلی برابر موٹی اور ایک ہاتھ اونچی حائل نہ ہو نہ دونوں کے درمیان اتنی جگہ خالی ہو کہ ایک مرد کھڑا ہو سکے نہ عورت اتنی بلندی پر ہو کہ مرد کا کوئی عضو اُس کے کسی عضو سے محاذی ہو (۳) رکوع سجود والی نماز میں یہ محاذات واقع ہو۔ اگر نماز جنازہ میں محاذات ہوئی تو

نماز فاسد نہ ہوگی (۴) وہ نماز دونوں میں تحریمۃً مشترک ہو یعنی عورت نے اس کی اقتدا کی ہو یا دونوں نے کسی امام کی اگرچہ شروع سے شرکت نہ ہو تو اگر دونوں اپنی اپنی پڑھتے ہوں تو فاسد نہ ہوگی، مکروہ ہوگی (۵) ادا میں مشترک ہو کہ اس میں مرد اُس کا امام ہو یا ان دونوں کا کوئی دوسرا امام ہو جس کے پیچھے ادا کر رہے ہیں حقیقۃً یا حکماً مثلاً دونوں لاحق ہوں کہ بعد فراغ امام اگرچہ امام کے پیچھے نہیں مگر حکماً امام کے پیچھے ہی ہیں اور مسبوق امام کے پیچھے نہ حقیقۃً ہے نہ حکماً بلکہ وہ منفرد ہے (۶) دونوں ایک ہی جہت کو متوجہ ہوں اگر جہت بدل جائے جیسے تاریک شب میں کہ پتہ نہ چلتا ہو ایک طرف امام کا مونھ ہے اور دوسری طرف مقتدی کا یا کعبہ معظمہ میں پڑھی اور جہت بدلی ہو تو نماز ہو جائے گی (۷) عورت عاقلہ ہو۔ مجنونہ کی محاذات میں نماز فاسد نہ ہوگی (۸) امام نے امامت زناں کی نیت کر لی ہو اگرچہ شروع کرتے وقت عورتیں شریک نہ ہوں اور اگر امامت زناں کی نیت نہ ہو تو عورت ہی کی فاسد ہوگی مرد کی نہیں (۹) اتنی دیر تک محاذات رہے کہ ایک کامل رکن ادا ہو جائے یعنی بقدر تین تسبیح کے (۱۰) دونوں نماز پڑھنا جانتے ہوں (۱۱) مرد عاقل بالغ ہو (درمختار ردالمحتار عالمگیری وغیرہا)

**مسئلہ** مرد کے لئے شروع کرنے کے بعد عورت آکر برابر کھڑی ہو گئی اور اس نے امامت عورت کی نیت بھی کر لی مگر شریک ہوتے ہی پیچھے ہٹنے کو اشارہ کیا مگر نہ ہٹی تو عورت کی نماز جاتی رہے گی مرد کی نہیں یوہیں اگر مقتدی کے برابر کھڑی ہوئی اور اشارہ کر دیا اور نہ ہٹی تو عورت ہی کی نماز فاسد ہوگی (ردالمحتار) **مسئلہ** خنثیٰ مشکل کی محاذات مفسد نماز نہیں (عالمگیری)

**مسئلہ** مرد خوبصورت مشتہی کا مرد کے برابر کھڑا ہونا مفسد نماز نہیں (ردالمحتار)

**مسئلہ** مقتدی کی چار قسمیں ہیں مدرک۔ لاحق۔ مسبوق۔ لاحق مسبوق۔ مدرک اسے کہتے ہیں جس نے اوّل رکعت سے تشہد تک امام کے ساتھ

مقتدی کی اقسام اور احکام

پڑھی اگرچہ پہلی رکعت میں امام کے ساتھ رکوع ہی میں شریک ہوا ہو۔ لاحق وہ کہ امام کے ساتھ پہلی رکعت میں اقتدا کی مگر بعد اقتدا اُس کی کل رکعتیں یا بعض فوت ہو گئیں خواہ عذر سے فوت ہوں جیسے غفلت یا بھیڑ کی وجہ سے رکوع سجود کرنے نہ پایا نماز میں اسے حدث ہو گیا یا مقیم نے مسافر کے پیچھے اقتدا کی یا نماز خوف میں پہلے گروہ کو جو رکعت امام کے ساتھ نہ ملی خواہ بلا عذر فوت ہوں جیسے امام سے پہلے رکوع سجود کر لیا پھر اُس کا اعادہ بھی نہ کیا تو امام کی دوسری رکعت اس کی پہلی رکعت ہو گی اور تیسری دوسری اور چوتھی تیسری اور آخر میں ایک رکعت پڑھنی ہو گی۔ مسبوق وہ ہے کہ امام کی بعض رکعتیں پڑھنے کے بعد شامل ہوا اور آخر تک شامل رہا۔ لاحق مسبوق وہ ہے جس کی رکعتیں شروع کی نہ ملیں پھر شامل ہونے کے بعد لاحق ہو گیا **مسئلہ** لاحق مدرک کے حکم میں ہے کہ جب اپنی فوت شدہ پڑھے گا تو اس میں نہ قرات کریگا نہ سہو سے سجدہ سہو کرے گا اور اگر مسافر تھا تو نماز میں نیت اقامت سے اس کا فرض متغیر نہ ہو گا کہ دو سے چار ہو جائے اور اپنی فوت شدہ کو پہلے پڑھے گا یہ نہ ہو گا کہ امام کے ساتھ پڑھے پھر جب امام فارغ ہو جائے تو اپنی پڑھے مثلاً اس کو حدث ہوا اور وضو کر کے آیا تو امام کو قعدہ اخیرہ میں پایا تو یہ قعدہ میں شریک نہ ہو گا بلکہ جہاں سے باقی ہے وہاں سے پڑھنا شروع کرے اس کے بعد اگر امام کو پالے تو ساتھ ہو جائے۔ اور اگر ایسا نہ کیا بلکہ ساتھ ہو لیا پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد فوت شدہ پڑھی تو ہو گئی مگر گنہگار ہوا (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** تیسری رکعت میں سو گیا اور چوتھی میں جاگا تو اُسے حکم ہے کہ پہلے تیسری بلا قرات پڑھے پھر اگر امام کو چوتھی میں پائے تو ساتھ ہو لے ورنہ اُسے بھی بلا قرات تنہا پڑھے اور ایسا نہ کیا بلکہ چوتھی امام کے ساتھ پڑھ لی پھر بعد میں تیسری پڑھی تو ہو گئی اور گنہگار ہوا (ردالمحتار) **مسئلہ** مسبوق کے احکام ان امور میں لاحق کے خلاف ہیں کہ پہلے امام کے ساتھ ہو لے پھر امام کے سلام

پھیرنے کے بعد اپنی فوت شدہ پڑھے اور اپنی فوت شدہ میں قرأت کریگا اور اس میں سہو ہو تو سجدہ سہو کرے گا اور نیت اقامت سے فرض متغیر ہوگا (ردالمحتار) **مسئلہ** مسبوق اپنی فوت شدہ کی ادا میں منفرد ہے کہ پہلے ثنا نہ پڑھی تھی اس وجہ سے کہ امام بلند آواز سے قرأت کر رہا تھا یا امام رکوع میں تھا اور یہ ثنا پڑھتا تو اسے رکوع نہ ملتا یا امام قعدہ میں تھا غرض کسی وجہ سے پڑھی نہ تھی تو اب پڑھے اور قرأت سے پہلے تعوذ پڑھے (علمگیری۔ ردالمحتار) **مسئلہ** مسبوق نے اپنی فوت شدہ پڑھ کر امام کی متابعت کی تو نماز فاسد ہو گئی (درمختار) **مسئلہ** مسبوق نے امام کو قعدہ میں پایا تو تکبیر تحریمہ سیدھے کھڑے ہونے کی حالت میں کرے پھر دوسری تکبیر کہتا ہوا قعدہ میں جائے (علمگیری) رکوع و سجود میں پائے جب بھی یوہیں کرے اگر پہلی تکبیر کہتا ہوا جھکا اور حد رکوع تک پہنچ گیا تو سب صورتوں میں نماز نہ ہوگی **مسئلہ** مسبوق نے جب امام کے فارغ ہونے کے بعد جب اپنی شروع کی تو حق قرأت میں یہ رکعت اوّل رکعت قرار دی جائے گی اور حق تشہد میں پہلی نہیں بلکہ دوسری تیسری چوتھی جو شمار میں آئے مثلاً تین یا چار رکعت والی نماز میں ایک اسے ملی تو حق تشہد میں یہ جو پڑھتا ہے دوسری ہے لہٰذا ایک رکعت فاتحہ و سورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرے اور اگر واجب یعنی فاتحہ یا سورت ملانا ترک کیا تو اگر عمداً ہے اعادہ واجب ہے اور سہواً ہو تو سجدۂ سہو پھر اس کے بعد والی میں بھی فاتحہ کے ساتھ سورت ملائے اور اس میں نہ بیٹھے پھر اس کے بعد والی میں فاتحہ پڑھ کر رکوع کر دے اور تشہد وغیرہ پڑھ کر ختم کر دے دو ملی ہیں دو جاتی رہیں تو ان دونوں میں قرأت کرے ایک میں بھی فرض قرأت ترک کیا نماز نہ ہوئی (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** چار باتوں میں مسبوق مقتدی کے حکم میں ہے اس کی اقتدا نہیں کی جا سکتی مگر امام اسے اپنا خلیفہ بنا سکتا ہے مگر خلیفہ ہونے کے بعد سلام نہ پھیرے گا اس کے لیے دوسرے کو

خلیفہ بنائے گا یا بالاجماع تکبیرات تشریق کہے گا اگر نئے سرے سے نماز پڑھنے اور اس نماز کے قطع کرنے کی نیت سے تکبیر کہے تو نماز قطع ہو جائے گی بخلاف منفرد کے کہ اس کی نماز نہ قطع نہ ہوگی اپنی فوت شدہ پڑھنے کے لیے کھڑا ہو گیا اور امام کو سجدہ سہو کرنا ہے اگرچہ اُس کی اقتدا کے پہلے ترک واجب ہوا ہو تو اُسے حکم ہے کہ لوٹ آئے اگر اپنی رکعت کا سجدہ نہ کر چکا ہو۔ اور نہ لوٹا تو آخر میں یہ دو سجدۂ سہو کرے (درمختار) **مسئلہ** مسبوق کو چاہئے کہ امام کے سلام پھیرتے ہی فوراً کھڑا نہ ہو جائے بلکہ اتنی دیر صبر کرے کہ معلوم ہو جائے کہ امام کو سجدہ سہو نہیں کرنا ہے مگر جبکہ وقت میں تنگی ہو (درمختار) **مسئلہ** امام کے سلام پھیرنے سے پہلے مسبوق کھڑا ہو گیا تو اگر امام کے بقدر تشہد بیٹھنے سے پہلے کھڑا ہو گیا تو جو کچھ اس سے پہلے ادا کر چکا اُس کا شمار نہیں مثلاً امام کے قدر تشہد بیٹھنے سے پہلے یہ قرأت سے فارغ ہو گیا تو یہ قرأت کافی نہیں اور نماز نہ ہوئی اور بعد میں بھی بقدر ضرورت پڑھ لیا تو ہو جائیگی اور اگر امام کے بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد اور سلام سے پہلے کھڑا ہو گیا تو جو ارکان ادا کر چکا اُن کا اعتبار ہوگا مگر بغیر ضرورت سلام سے پہلے کھڑا ہونا مکروہ تحریمی ہے پھر اگر امام کے سلام سے پہلے فوت شدہ ادا کر لی اور سلام میں امام کا شریک ہو گیا تو بھی صحیح ہو جائے گی اور قعدہ اور تشہد میں متابعت کریگا تو فاسد ہو جائیگا (درمختار) **مسئلہ** امام کے سلام سے پہلے مسبوق کسی عذر کی وجہ سے کھڑا ہو گیا مثلاً سلام کے انتظار میں خوف حدث ہو یا فجر و جمعہ و عیدین کے وقت ختم ہو جانے کا اندیشہ ہے یا وہ مسبوق معذور ہے اور وقت نماز ختم ہو جائیگا گمان ہے یا موزہ پر مسح کیا ہے اور مسح کی مدت پوری ہو جائیگی تو ان سب صورتوں میں کراہت نہیں (درمختار) **مسئلہ** اگر امام سے نماز کا کوئی سجدہ رہ گیا اور مسبوق کے کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا تو اس میں مسبوق کو امام کی متابعت فرض ہے اگر نہ لوٹا تو اسکی نماز ہی نہ ہوئی اور اگر اس صورت میں رکعت پوری کر کے مسبوق نے سجدہ بھی کر لیا ہے تو مطلقاً نماز نہ ہوگی اگرچہ امام کی متابعت کرے امام کو سجدۂ سہو یا تلاوت کرنا ہے اور اس نے اپنی رکعت کا سجدہ کر لیا تو اگر متابعت کریگا فاسد ہو جائیگی ورنہ نہیں (درمختار) **مسئلہ** مسبوق نے امام کے ساتھ قصداً سلام پھیرا یہ خیال کر کے کہ مجھے بھی امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیے نماز فاسد ہو گئی اور بھول کر سلام

پھیرا تو سجدہ سہو لازم ہے اور اگر بالکل ساتھ ساتھ پھیرا تو نہیں (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** بھول کر امام کیساتھ سلام پھیر دیا پھر گمان کر کے کہ نماز فاسد ہوگئی نئے سرے سے پڑھنے کی نیت سے اللہ اکبر کہا تو اب فاسد ہوگئی (عالمگیری) **مسئلہ** امام قعدہ اخیرہ کے بعد بھول کر پانچویں رکعت کیلئے اُٹھا اگر مسبوق امام کی قصداً متابعت کرے نماز جاتی رہے گی اور اگر امام نے قعدہ اخیرہ نہ کیا تھا تو جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہ کریگا فاسد نہ ہوگی (درمختار) **مسئلہ** امام نے سجدہ سہو کیا مسبوق نے اس کی متابعت کی جیسا کہ اسے حکم ہے پھر معلوم ہوا کہ امام پر سجدہ سہو نہ تھا مسبوق کی نماز فاسد ہوگئی (درمختار) **مسئلہ** دو مسبوقوں نے ایک ہی رکعت میں امام کی اقتدا کی پھر جب اپنی پڑھنے لگے تو ایک کو اپنی رکعتیں یاد نہ رہیں دوسرے کو دیکھ دیکھ کر جتنی اُس نے پڑھی اس نے بھی پڑھی اگر اُس کی اقتدا کی نیت نہ کی ہوگئی (درمختار) **مسئلہ** لاحق مسبوق کا یہ حکم ہے کہ جن رکعتوں میں لاحق ہے ان کو امام کی ترتیب سے پڑھے اور ان میں لاحق کے احکام جاری ہونگے ان کے بعد امام کے فارغ ہونے کے بعد جن میں مسبوق ہے وہ پڑھے اور ان میں مسبوق کے احکام جاری ہوں گے مثلاً چار رکعت والی نماز کی دوسری رکعت میں ملا پھر دو رکعتوں میں سوتا رہ گیا تو پہلے یہ رکعتیں جن میں سوتا رہا بغیر قرأت ادا کرے صرف اتنی دیر خاموش کھڑا رہے جتنی دیر میں سورۃ فاتحہ پڑھی جاتی ہے پھر امام کے ساتھ جو کچھ مل جائے اُس میں متابعت کرے پھر وہ فوت شدہ مع قرأت پڑھے (درمختار) **مسئلہ** دو رکعتوں میں سوتا رہا اور ایک میں شک ہے کہ امام کے ساتھ پڑھی ہے یا نہیں تو اس کو آخر نماز میں پڑھے (عالمگیری) **مسئلہ** قعدہ اولیٰ میں امام تشہد پڑھ کر کھڑا ہوگیا اور بعض مقتدی تشہد پڑھنا بھول گئے وہ بھی امام کے ساتھ کھڑے ہوگئے تو جس نے تشہد نہیں پڑھا تھا وہ بیٹھ جائے اور تشہد پڑھ کر امام کی متابعت کرے اگرچہ رکعت فوت ہو جائے (عالمگیری) **مسئلہ** رکوع یا سجدہ سے امام کے پہلے مقتدی نے سر اٹھا لیا تو اسے لوٹنا واجب ہے اور یہ دو رکوع دو سجدے نہیں ہونگے (عالمگیری) **مسئلہ** امام نے طویل سجدہ کیا مقتدی نے سر اٹھایا اور یہ خیال کیا کہ امام دوسرے سجدہ میں ہے اس نے بھی اسکے ساتھ سجدہ کیا تو اگر سجدہ اولیٰ کی نیت کی یا کچھ نیت نہ کی یا ثانیہ اور متابعت کی نیت کی تو اولیٰ ہوا اور اگر صرف ثانیہ کی نیت

کی تو ثانیہ ہوا پھر اگر وہ اسی سجدے میں تھا کہ امام نے بھی سجدہ کیا اور مشارکت ہوگئی تو جائز ہے اور امام کے دوسرا سجدہ کرنے سے پہلے اگر اس نے سر اٹھالیا تو جائز نہ ہوا اور اس پر اس سجدہ کا اعادہ ضروری ہے اگر اعادہ نہ کریگا نماز فاسد ہوجائے گی (عالمگیری) **مسئلہ** مقتدی نے سجدہ میں طول کیا یہاں تک کہ امام پہلے سجدہ سے سر اٹھا کر دوسرے میں گیا اب مقتدی نے سر اٹھایا اور یہ گمان کیا کہ امام ابھی پہلے ہی سجدے میں ہے اور سجدہ کیا تو یہ دوسرا سجدہ ہوگا اگرچہ صرف پہلے ہی سجدہ کی نیت کی ہو (عالمگیری) **مسئلہ** پانچ چیزیں وہ ہیں کہ امام چھوڑ دے تو مقتدی بھی نہ کرے اور امام کا ساتھ دے۔ تکبیراتِ عیدین، قعدۂ اولیٰ، سجدۂ تلاوت، سجدۂ سہو، قنوت جبکہ رکوع فوت ہونے کا اندیشہ ہو اور نہ قنوت پڑھ کر رکوع کرے (عالمگیری صغیری) مگر قعدۂ اولیٰ نہ کیا اور ابھی سیدھا کھڑا نہ ہوا تو مقتدی ابھی اس کے ترک میں متابعت امام کی نہ کرے بلکہ اسے بتائے تاکہ وہ واپس آئے اگر واپس آگیا فبہا اور اگر سیدھا کھڑا ہوگیا تو اب نہ بتائے کہ نماز جاتی رہے گی بلکہ خود بھی قعدہ چھوڑ دے اور کھڑا ہوجائے **مسئلہ** چار چیزیں وہ ہیں کہ امام کرے تو مقتدی اس کا ساتھ نہ دیں نماز میں کوئی زائد سجدہ کیا، تکبیراتِ عیدین میں اقوال صحابہ پر زیادتی کی، جنازہ میں پانچ تکبیریں کہیں، پانچویں رکعت کے لئے بھول کر کھڑا ہوگیا پھر اگر اس صورت میں اگر قعدۂ اخیرہ کرچکا ہے تو مقتدی بھی اس کا ساتھ دے اس کے ساتھ سلام پھیرے اور اسکے ساتھ سجدہ سہو کرے اور اگر پانچویں کا سجدہ کرلیا تو مقتدی تنہا سلام پھیر دے اور اگر قعدۂ اخیرہ نہیں کیا تھا اور پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا تو سب کی نماز فاسد ہوگئی اگرچہ مقتدی نے تشہد پڑھ کر سلام پھیر لیا ہو۔ (عالمگیری) **مسئلہ** نو چیزیں ہیں کہ امام اگر نہ کرے تو مقتدی اس کی پیروی نہ کرے بلکہ بجالائے تکبیر تحریمہ میں ہاتھ اٹھانا، ثنا پڑھنا جب کہ امام فاتحہ میں ہو اور آہستہ پڑھتا ہو، رکوع، سجود کی تکبیرات و تسبیحات، تسمیع، تشہد پڑھنا، سلام پھیرنا، تکبیراتِ تشریق (عالمگیری صغیری) **مسئلہ** مقتدی نے سب رکعتوں میں امام سے پہلے رکوع سجود کرلیا تو ایک رکعت بعد کو بغیر قراءت پڑھے (عالمگیری) **مسئلہ** امام سے پہلے سجدہ کیا مگر اس کے سر اٹھانے سے پہلے امام بھی سجدہ میں پہنچ گیا تو سجدہ

ہوگیا مگر مقتدی کو ایسا کرنا حرام ہے (عالمگیری) **مسئلہ** امام اور مقتدیوں میں اختلاف ہوا، مقتدی کہتے ہیں تین پڑھیں امام کہتا ہے چار پڑھیں تو اگر امام کو یقین ہو اعادہ نہ کرے ورنہ کرے اور اگر مقتدیوں میں باہم اختلاف ہوا تو امام جس طرف ہے اُس کا قول لیا جائیگا۔ ایک شخص کو تین رکعتوں کا یقین ہے اور ایک کو چار کا اور باقی مقتدیوں اور امام کو شک ہے، تو ان لوگوں پر کچھ نہیں اور جسے کمی کا یقین ہے اعادہ کرے اور امام کو تین رکعتوں کا یقین ہے اور ایک شخص کو پوری ہونے کا یقین ہے تو امام و قوم اعادہ کریں اور اس یقین کرنے والے پر اعادہ نہیں۔ ایک شخص کو کمی کا یقین ہے اور امام و جماعت کو شک ہے تو اگر وقت باقی ہے اعادہ کریں ورنہ ان کے ذمہ کچھ نہیں۔ ہاں اگر دو عادل یقین کے ساتھ کہتے ہوں تو بہر حال اعادہ ہے (عالمگیری)

# نماز میں بے وضو ہونے کا بیان

ابوداؤد ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب کوئی نماز میں بے وضو ہو جائے تو ناک پکڑ لے اور چلا جائے ابن ماجہ و دارقطنی کی روایت انہیں سے ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کو قے آئے یا نکسیر چھوٹے یا مذی نکلے تو چلا جائے اور وضو کر کے اسی پر بنا کرے بشرطیکہ کلام نہ کیا ہو اور بہت سے صحابہ کرام مثلاً صدیق اکبر و فاروق اعظم و مولیٰ علی و عبد اللہ بن عمر و سلمان فارسی اور تابعین عظام مثلاً علقمہ و طاؤس و سالم بن عبد اللہ و سعید بن جبیر و شعبی و ابراہیم نخعی و عطا و مکحول و سعید بن المسیب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا یہی قول ہے **احکام فقہیہ** نماز میں جس کا وضو جاتا رہے اگرچہ قعدۂ اخیرہ میں تشہد کے بعد سلام سے پہلے تو وضو کر کے جہاں سے باقی ہے وہیں سے پڑھ سکتا ہے اس کو بنا کہتے ہیں مگر افضل یہ ہے کہ سرے سے پڑھے اسے استیناف کہتے ہیں اس حکم میں عورت مرد کا ایک ہی حکم ہے (عامہ کتب) **مسئلہ** جس رکن میں حدث واقع ہوا اُس کا اعادہ کرے (عالمگیری) **مسئلہ** بنا کے لیے تیرہ ۱۳ شرطیں ہیں۔ اگر ان میں ایک شرط بھی معدوم ہو بنا جائز نہیں

[۱] حدث موجب وضو ہو۔ [۲] اس کا وجود نادر نہ ہو۔ [۳] وہ حدث سماوی ہو یعنی نہ وہ بندہ کے اختیار سے ہو نہ اس کا سبب [۴] وہ حدث اس کے بدن سے ہو۔ [۵] اس حدث کے ساتھ کوئی رکن ادا نہ کیا ہو [۶] نہ بغیر عذر بقدر ادائے رکن ٹھہرا ہو [۷] نہ چلنے میں رکن ادا کیا ہو۔ [۸] کوئی فعل منافی نماز جس کی اسے اجازت نہ تھی نہ کیا ہو۔ [۹] کوئی ایسا فعل کیا ہو جس کی اجازت تھی تو بغیر ضرورت بقدر منافی زائد نہ کیا ہو۔ [۱۰] اس حدث سماوی کے بعد حدث سابق ظاہر نہ ہوا ہو۔ [۱۱] حدث کے بعد صاحب ترتیب کو قضا نہ یاد آئی ہو۔ [۱۲] مقتدی ہو تو امام کے فارغ ہونے سے پہلے دوسری جگہ ادا نہ کی ہو۔ [۱۳] امام تھا تو ایسے کو خلیفہ نہ بنایا ہو جو لائق امامت نہیں (درمختار، عالمگیری) ان شرائط کی تفریعات **مسئلہ** نماز میں موجب غسل پایا گیا۔ مثلاً تفکر وغیرہ سے انزال ہو گیا تو بنا نہیں ہو سکتی سرے سے پڑھنا ضروری ہے (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ** اگر وہ حدث نادر الوجود ہو جیسے قہقہہ و بیہوشی و جنون تو بنا نہیں کر سکتا (عالمگیری) **مسئلہ** اگر وہ حدث سماوی نہ ہو خواہ اس مصلّی کی طرف سے ہو کہ قصداً اس نے اپنا وضو توڑ دیا (مثلاً مونھ بھر قے کر دی یا پھوڑا دبا دی کہ اس سے مواد بہا یا گھٹنے میں پھوڑا تھی اور سجدہ میں گھٹنوں پر زور دیا کہ بہی) خواہ دوسرے کی طرف سے ہو مثلاً کسی نے اس کے سر پر پتھر مارا کہ خون نکل کر بہ گیا یا کسی نے اس کی پھڑیا دبا دی اور خون بہ گیا یا چھت سے اس پر کوئی پتھر گرا اور اس کے بدن سے خون بہا وہ پتھر خود بخود گرا یا کسی کے چلنے سے تو ان سب صورتوں میں سرے سے پڑھے بنا نہیں کر سکتا۔ یوہیں اگر درخت سے پھل گرا جس سے یہ زخمی ہو گیا اور خون بہا یا پاؤں میں کانٹا چبھا یا سجدہ میں پیشانی میں چبھا اور خون بہا یا بھڑ نے نے کاٹا اور خون بہا تو بنا نہیں ہو سکتی (عالمگیری، ردالمحتار) **مسئلہ** بلا اختیار مونھ بھر قے ہوئی تو بنا کر سکتا ہے اور قصداً کی تو بنا نہیں کر سکتا۔ نماز میں سو گیا اور حدث واقع ہوا اور دیر کے بعد بیدار ہوا تو بنا کر سکتا ہے اور بیداری میں توقف کیا تو نماز فاسد ہو گئی، چھینک یا کھانسی سے ہوا خارج ہو گئی یا قطرہ آگیا تو بنا نہیں کر سکتا (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ** کسی نے اس کے بدن پر نجاست ڈال دی یا کسی طرح اس کا کپڑا یا بدن ایک درم سے زیادہ نجس ہو گیا تو اسے پاک کرنے کے بعد بنا نہیں کر سکتا اور اگر اسی حدث کے سبب نجس ہوا تو بنا کر سکتا ہے اور اگر خارج و حدث دونوں سے ہے تو بنا نہیں ہو سکتی (عالمگیری)

**مسئلہ** کپڑا ناپاک ہوگیا۔ دوسرا پاک کپڑا موجود ہے کہ فوراً بدل سکتا ہے تو اگر فوراً بدل لیا ہو گئی اور دوسرا کپڑا نہیں کہ بدلے یا اُسی حالت میں ایک رکن ادا کیا یا وقفہ کیا نماز فاسد ہوگئی (عالمگیری) **مسئلہ** رکوع یا سجدہ میں حدث ہوا اور بہ نیت ادائے رکن سر اُٹھایا یعنی رکوع سے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور سجدہ سے اللہ اکبر کہتے ہوئے اُٹھا یا وضو کے لیے جاتے یا واپسی میں قرأت کی نماز فاسد ہوگئی بنا نہیں کرسکتا سبحٰن اللہ یا لا الٰہ الا اللہ کہا تو بنا میں حرج نہیں (عالمگیری ردالمحتار) **مسئلہ** حدث سماوی کے بعد قصداً حدث کیا تو اب بنا نہیں ہوسکتی (ردالمحتار عالمگیری) **مسئلہ** حدث ہوا اور بقدر وضو پانی موجود ہے اُسے چھوڑ کر دُور جگہ گیا بنا نہیں کرسکتا یوہیں بعد حدث کلام کیا یا کھایا پیا تو بنا نہیں ہوسکتی (عالمگیری ردالمحتار) **مسئلہ** وضو کے لیے کوئیں سے پانی بھرنا پڑا تو بنا ہو سکتی ہے اور بلا ضرورت ہو تو نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** وضو کرنے میں ستر کھل گیا یا بضرورت ستر کھولا مثلاً عورت نے وضو کے لئے کلائی کھولی تو نماز فاسد نہ ہوگی اور بلا ضرورت ستر کھولا تو نماز فاسد ہوگئی مثلاً عورت نے وضو کے لیے ایک ساتھ دونوں کلائیاں کھولدیں تو نماز ہوگئی (عالمگیری) **مسئلہ** کوآں نزدیک ہے مگر پانی بھرنا پڑیگا اور رکھا ہوا پانی دُور ہے تو اگر پانی بھر کر وضو کیا تو سرے سے پڑھے (عالمگیری) **مسئلہ** نماز میں حدث ہوا اور اس کا گھر حوض کی بہ نسبت قریب ہے اور گھر میں پانی موجود ہے مگر حوض پہ وضو کیلئے گیا اور حوض و مکان میں دو صف سے کم فاصلہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوئی اور زیادہ فاصلہ ہو تو فاسد ہوگئی اور اگر گھر میں پانی ہونا یاد نہ رہا اور اسکی عادت بھی حوض سے وضو کی ہے تو بنا کرسکتا ہے (عالمگیری) **مسئلہ** حدث کے بعد وضو کیلئے گھر گیا دروازہ بند پایا اسے کھولا اور وضو کیا اگر چور کا خوف ہو تو واپسی میں بند کردے ورنہ کھلا چھوڑ دے (عالمگیری) **مسئلہ** وضو کرنے میں سنن و مستحبات کے ساتھ وضو کرے البتہ اگر تین تین بار کی جگہ چار چار بار دھویا تو سرے سے پڑھیں گے (عالمگیری) **مسئلہ** حوض میں جو جگہ زیادہ نزدیک ہو وہاں وضو کرے بلا عذر اسے چھوڑ کر دوسری جگہ دو صف سے زائد ہٹا نماز فاسد ہوگئی اور وہاں بھیڑ تھی تو فاسد نہ ہوئی (عالمگیری) **مسئلہ** اگر وضو میں مسح بھول گیا تو جب تک نماز میں کھڑا نہ ہوا جاکر مسح کر آئے اور نماز

میں کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا تو سرے سے پڑھے اور اگر وہاں کپڑا بھول آیا تھا اور جاکر اُٹھالیا تو سرے سے پڑھے (عالمگیری) **مسئلہ** مسجد میں پانی ہے اُس سے وضو کرکے ایک ہاتھ سے برتن نماز کی جگہ اُٹھالایا تو بنا کرسکتا ہے دونوں ہاتھ سے اُٹھایا تو نہیں یوہیں برتن سے لوٹے میں پانی لے کر ایک ہاتھ سے اُٹھایا تو بنا کرسکتا ہے دونوں ہاتھ سے اٹھایا تو نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** موزہ پر مسح کیا تھا نماز میں حدث ہوا وضو کے لیے گیا اثنائے وضو میں مسح کی مدت ختم ہوگئی یا تیمم سے نماز پڑھ رہا تھا اور حدث ہوا اور پانی پایا یا پٹی پر مسح کیا تھا حدث کے بعد زخم اچھا ہوکر پٹی کھل گئی تو ان سب صورتوں میں بنا نہیں کرسکتا (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ** بے وضو ہوجانے کا گمان کرکے مسجد سے نکل گیا اب معلوم ہوا کہ وضو نہ گیا تھا تو سرے سے پڑھے اور مسجد سے باہر نہ ہوا تھا تو باقی پڑھ لے (ہدایہ) عورت کو ایسا گمان ہوا تو مصلے سے ہٹتے ہی نماز فاسد ہوگئی (عالمگیری) **مسئلہ** اگر یہ گمان ہوا کہ بے وضو شروع ہی کی تھی یا موزے پر مسح کیا تھا اور گمان ہوا کہ مدت ختم ہوگئی یا صاحب ترتیب ظہر کی نماز میں تھا اور گمان ہوا کہ فجر کی نہیں پڑھی یا تیمم کیا تھا اور سراب پر نظر پڑی اور اُسے پانی گمان کیا یا کپڑے پر رنگ دیکھا اور نجاست گمان کیا ان سب صورتوں میں نماز چھوڑنے کے خیال سے ہٹا ہی تھا کہ معلوم ہوا گمان غلط ہے تو نماز فاسد ہوگئی (عالمگیری) **مسئلہ** رکوع یا سجدہ میں حدث ہوا اگر ادا کے ارادہ سے سر اُٹھایا نماز باطل ہوگئی۔ اس پر بنا نہیں کرسکتا (درمختار)

# خلیفہ کرنے کا بیان

**مسئلہ** نماز میں امام کو حدث ہوا تو ان شرائط کے ساتھ جو اوپر مذکور ہوئیں، دوسرے کو خلیفہ کرسکتا ہے (اس کو استخلاف کہتے ہیں) اگرچہ وہ نماز نمازِ جنازہ ہو (درمختار) **مسئلہ** جس موقع پر بنا جائز ہے وہاں استخلاف صحیح ہے اور جہاں بنا صحیح نہیں وہاں استخلاف بھی صحیح نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** جو شخص اس محدث کا امام ہوسکتا ہے وہ خلیفہ بھی ہوسکتا ہے

اور جو امام نہیں بن سکتا وہ خلیفہ بھی نہیں ہو سکتا (عالمگیری) **مسئلہ** جب امام کو حدث ہو جائے تو ناک بند کر کے (کہ لوگ نکسیر گمان کریں) پیٹھ جھکا کر پیچھے ہٹے اور اشارے سے کسی کو خلیفہ بنائے خلیفہ بنانے میں بات نہ کرے (عالمگیری رد المحتار) **مسئلہ** میدان میں نماز ہو رہی ہے تو جب تک صفوں سے باہر نہ گیا خلیفہ بنا سکتا ہے اور مسجد میں ہے تو جب تک مسجد سے باہر نہ ہوا استخلاف ہو سکتا ہے (عالمگیری) **مسئلہ** مسجد کے باہر تک برابر صفیں ہیں امام نے مسجد میں سے کسی کو خلیفہ نہ بنایا بلکہ باہر والے کو خلیفہ بنایا یہ استخلاف صحیح نہ ہوا قوم اور امام سب کی نمازیں گئیں اور آگے بڑھ گیا تو اُس وقت تک خلیفہ بنا سکتا ہے کہ سُترہ یا موضع سجود سے متجاوز نہ ہوا ہو (درمختار عالمگیری) **مسئلہ** مکان اور چھوٹی عیدگاہ مسجد کے حکم میں ہیں بڑی مسجد اور بڑا مکان اور بڑی عیدگاہ میدان کے حکم میں ہیں (رد المحتار) **مسئلہ** امام نے کسی کو خلیفہ نہ کیا بلکہ قوم نے بنا دیا، یا خود ہی امام کی جگہ پر نیت امامت کر کے کھڑا ہو گیا تو یہ خلیفہ امام ہو گیا اور محض امام کی جگہ پر چلے جانے سے امام نہ ہو گا جب تک نیت امامت نہ کرے (رد المحتار) **مسئلہ** مسجد و میدان میں خلیفہ بنانے کے لئے جو حد مقرر کی گئی ہے اُس سے ابھی متجاوز نہ ہوا نہ خود کوئی خلیفہ بنا نہ جماعت نے کسی کو بنایا تو امام کی امامت قائم ہے یہاں تک کہ اس وقت بھی اگر اس کی اقتدا کوئی شخص کرلے تو ہو سکتی ہے (رد المحتار) **مسئلہ** امام کو حدث ہوا پچھلی صف میں سے کسی کو خلیفہ کر کے مسجد سے باہر ہو گیا اگر خلیفہ نے فوراً ہی امامت کی نیت کر لی تو جتنے مقتدی اس خلیفہ سے آگے ہیں سب کی نمازیں فاسد ہو گئیں۔ اس صف میں جو داہنے بائیں ہیں یا اس صف سے پیچھے ان کی اور امام اوّل کی فاسد نہ ہوئی اور اگر خلیفہ نے یہ نیت کی کہ امام کی جگہ پہنچ کر امام ہو جاؤں گا اور امام کی جگہ پہنچنے سے پہلے امام باہر ہو گیا تو سب کی نمازیں فاسد ہو گئیں (عالمگیری رد المحتار) **مسئلہ** امام کے لیے اولےٰ یہ ہے کہ مسبوق کو خلیفہ نہ بنائے بلکہ کسی اور کو اور جو مسبوق ہی کو خلیفہ بنائے تو اُسے چاہیے کہ قبول نہ کرے اور قبول کر لیا تو ہو گیا (عالمگیری) **مسئلہ** مسبوق کو خلیفہ بنا ہی دیا تو جہاں سے

امام نے ختم کیا ہے مسبوق وہیں سے شروع کرے رہا یہ کہ مسبوق کو کیا معلوم کہ کیا باقی ہے لہٰذا امام اسے اشارے سے بتادے مثلاً ایک رکعت باقی ہے تو ایک اُنگلی سے اشارہ کرے دو ہوں تو دو سے رکوع کرنا ہو تو گھٹنے پر ہاتھ رکھ دے، سجدہ کے لئے پیشانی پر، قرأت کے لئے مونھ پر سجدۂ تلاوت کے لئے پیشانی و زبان پر سجدہ سہو کے لئے سینہ پر رکھے اور مسبوق کو معلوم ہو تو اشارے کی کوئی حاجت نہیں (درمختار، عالمگیری) **مسئلہ** چار رکعت والی نماز میں ایک شخص نے اقتدا کی پھر امام کو حدث ہوا اور اُسے خلیفہ بنایا اور اُسے معلوم نہیں کہ امام نے کتنی پڑھی ہے اور کیا باقی ہے تو یہ چار رکعت پڑھے اور ہر رکعت پر قعدہ کرے (عالمگیری) **مسئلہ** مسبوق کو خلیفہ کیا تو امام کی نماز پوری کرنے کے بعد سلام پھیرنے کے لیے کسی مدرک کو مقدم کردے کہ وہ سلام پھیرے (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ** چار یا تین رکعت والی میں اُس مسبوق کو خلیفہ کیا جس کو دو رکعتیں نہ ملی تھیں تو اس خلیفہ پر دو قعدے فرض ہیں ایک امام کا قعدہ اخیرہ اور ایک اس کا اور اگر امام نے اشارہ کر دیا کہ پہلی رکعتوں میں قرأت نہ کی تھی چار رکعت والی نماز میں چاروں میں اس پر قرأت فرض ہے (عالمگیری) **مسئلہ** مسبوق نے امام کی نماز پوری کرنے کے بعد قہقہہ لگایا یا قصداً حدث کیا یا کلام کیا یا مسجد سے باہر ہو گیا تو خود اس کی نماز جاتی رہی اور قوم کی ہو گئی رہا امام اوّل وہ اگر ارکان نماز سے فارغ ہو گیا ہے تو اس کی بھی ہو گئی ورنہ گئی (عالمگیری) **مسئلہ** لاحق کو خلیفہ بنایا تو اُسے حکم ہے کہ جماعت کی طرف اشارہ کرے کہ اپنے حال پر سب لوگ رہیں یہاں تک کہ جو اُس کے ذمہ ہے اُسے پورا کر کے نماز امام کی تکمیل کرے اور اگر پہلے امام کی نماز پوری کر دی تو جب سلام کا موقعہ آئے کسی کو سلام پھیرنے کے لیے خلیفہ بنائے اور خود اپنی پوری کرے (عالمگیری) **مسئلہ** امام نے ایک کو خلیفہ بنایا اور اُس خلیفہ نے دوسرے کو خلیفہ کر دیا تو اگر امام کے مسجد کے باہر ہونے اور خلیفہ کے امام کی جگہ پر پہنچنے سے پہلے یہ ہوا تو جائز ہے ورنہ نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** تنہا نماز پڑھ رہا تھا حدث واقع ہوا اور ابھی مسجد سے باہر نہ ہوا کہ کسی نے اس کی اقتدا کی تو یہ مقتدی خلیفہ ہو گیا (عالمگیری) **مسئلہ** مسافروں نے مسافر کی اقتدا

کی اور امام کو حدث ہوا اُس نے مقیم کو خلیفہ کیا مسافروں پر چار رکعتیں پوری کرنا لازم نہیں اور خلیفہ کو چاہیے کہ کسی مسافر کو مقدم کر دے کہ وہ سلام پھیرے اور مقتدیوں میں اور بھی مقیم تھے تو وہ تنہا تنہا دو دو رکعت بلا قراءت پڑھیں۔ اب اگر اس خلیفہ کی اقتدا کریں گے تو ان سب کی نماز باطل ہو گی (ردالمحتار) **مسئلہ** امام کو جنون ہو گیا یا بے ہوشی طاری ہوئی یا قہقہہ لگایا یا کوئی موجب غسل پایا گیا، مثلاً سو گیا اور احتلام ہوا یا تفکر کرنے یا شہوت کے ساتھ نظر کرنے یا چھونے سے منی نکلی تو ان سب صورتوں میں نماز فاسد ہو گئی سرے سے پڑھے (درمختار) **مسئلہ** اگر شدت سے پاخانہ پیشاب معلوم ہوا کہ نماز پوری نہیں کر سکتا تو استخلاف جائز نہیں۔ یوہیں اگر پیٹ میں درد شدید ہوا کہ کھڑا نہیں رہ سکتا تو بیٹھ کر پڑھے استخلاف جائز نہیں (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** اگر شرم یا رعب کی وجہ سے قراءت سے عاجز ہے تو استخلاف جائز ہے اور بالکل نسیان ہو گیا تو ناجائز (درمختار) **مسئلہ** امام کو حدث ہوا اور کسی کو خلیفہ بنایا اور خلیفہ نے ابھی نماز پوری نہیں کی ہے کہ امام وضو سے فارغ ہو گیا تو اس پر واجب ہے کہ واپس آئے یعنی اتنا قریب ہو جائے کہ اقتدا ہو سکے اور خلیفہ پوری کر چکا ہے تو اسے اختیار ہے کہ وہیں پوری کرے یا موضع اقتدا میں آئے یوہیں منفرد کو اختیار ہے اور مقتدی کو حدث ہو تو واجب ہے کہ واپس آئے (درمختار) **مسئلہ** نماز میں امام کا انتقال ہو گیا اگرچہ قعدہ اخیرہ میں تو مقتدیوں کی نماز باطل ہو گئی سرے سے پڑھنا ضروری ہے

# نماز فاسد کرنے والی چیزوں کا بیان

صحیح مسلم میں معاویہ بن الحکم سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں نماز میں آدمیوں کا کوئی کلام درست نہیں وہ تو نہیں مگر تسبیح و تکبیر و قراءت قرآن صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نماز میں ہوتے اور ہم حضور کو سلام کیا کرتے اور حضور جواب دیتے جب نجاشی کے یہاں سے ہم واپس ہوئے سلام عرض کیا جواب نہ دیا عرض کی یا رسول اللہ ہم سلام کرتے تھے اور حضور جواب دیتے تھے (اب کیا بات ہے کہ جواب

نہ علا) فرمایا نماز میں مشغولی ہے اور ابوداؤد کی روایت میں ہے فرمایا کہ اللہ عزّوجل اپنا حکم جو چاہتا ہے ظاہر فرماتا ہے اور جو ظاہر فرمایا ہے اُس میں سے یہ ہے کہ نماز میں کلام نہ کرو اس کے بعد سلام کا جواب دیا اور فرمایا نماز قرات قرآن اور ذکر خدا کے لیے ہے تو جب نماز میں ہو تمہاری یہی شان ہونی چاہیے۔ امام احمد و ابوداؤد و ترمذی و نسائی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں وہ سیاہ چیزیں سانپ اور بچھو کو نماز میں قتل کرو **احکام فقہیہ** کلام مفسد نماز ہے عمداً ہو یا خطاءً یا سہواً سوتے میں ہو یا بیداری میں اپنی خوشی سے کلام کیا یا کسی نے کلام کرنے پر مجبور کیا یا اُس کو یہ معلوم نہ تھا کہ کلام کرنے سے نماز جاتی رہتی ہے۔ خطا کے معنی یہ ہیں کہ قرات وغیرہ اذکار نماز کہنا چاہتا تھا غلطی سے کوئی بات زبان سے نکل گئی اور سہو کے یہ معنی ہیں کہ اسے اپنا نماز میں ہونا یاد نہ رہا (درمختار) **مسئلہ** کلام میں قلیل و کثیر کا فرق نہیں اور یہ بھی فرق نہیں کہ وہ کلام اصلاح نماز کے لیے ہو یا نہیں مثلاً امام کو بیٹھنا تھا کھڑا ہو گیا مقتدی نے بتانے کو کہا کہ بیٹھ جایا ہوں کہا نماز جاتی رہی (درمختار عالمگیری) **مسئلہ** قصداً کلام سے اُسی وقت نماز فاسد ہو گی جب بقدر تشہد بیٹھ چکا ہے تو نماز پوری ہو گئی البتہ مکروہ تحریمی ہوئی (درمختار) **مسئلہ** کلام وہی مفسد ہے جس میں اتنی آواز ہو کہ کم از کم وہ خود سُن سکے اور اگر کوئی مانع نہ ہو اور اگر اتنی آواز بھی نہ ہو بلکہ صرف تصحیح حروف ہو تو نماز فاسد نہ ہو گی (عالمگیری) **مسئلہ** نماز پوری ہونے سے پہلے بھول کر سلام پھیر دیا تو حرج نہیں اور قصداً پھیرا تو نماز جاتی رہی (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** کسی شخص کو سلام کیا عمداً ہو یا سہواً نماز فاسد ہو گئی اگرچہ بھول کر السلام کہا تھا کہ یاد آیا کہ سلام کرنا نہ چاہیے اور سکوت کیا (عالمگیری) **مسئلہ** مسبوق نے یہ خیال کر کے کہ امام کیساتھ سلام پھیرنا چاہیے سلام پھیر دیا نماز فاسد ہو گئی (عالمگیری) **مسئلہ** عشا کی نماز میں یہ خیال کر کے کہ تراویح ہے دو رکعت پر سلام پھیر دیا۔ ظہر کو جمعہ تصوّر کر کے دو رکعت پر سلام پھیرا یا مقیم نے اپنے کو مسافر خیال کر کے دو رکعت پر سلام پھیرا نماز فاسد ہو گئی اس پر بنا بھی جائز نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** دوسری رکعت کو چوتھی سمجھ کر سلام پھیر دیا پھر یاد آیا تو نماز پوری کر کے سجدہ سہو کر لے (عالمگیری) **مسئلہ** زبان سے سلام کا جواب دینا بھی نماز کو فاسد کرتا ہے اور

ہاتھ کے اشارے سے دیا تو مکروہ ہوئی، سلام کی نیت سے مصافحہ کرنا بھی نماز کو فاسد کردیتا ہے (درمختار عالمگیری) **مسئلہ** مصلی سے کوئی چیز مانگی یا کوئی بات پوچھی اُس نے سر یا ہاتھ سے ہاں یا نہیں کا اشارہ کیا نماز فاسد نہ ہوئی البتہ مکروہ ہوئی (عالمگیری) **مسئلہ** کسی کو چھینک آئی اُس کے جواب میں نمازی نے یَرْحَمُكَ اللّٰه کہا نماز فاسد ہوگئی اور خود اسی کو چھینک آئی اور اپنے کو مخاطب کرکے یَرْحَمُكَ اللّٰه کہا تو نماز فاسد نہ ہوئی اور کسی اور کو چھینک آئی اس مصلی نے اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہا نماز نہ گئی۔ اور جواب کی نیت سے کہا تو جاتی رہی (عالمگیری) **مسئلہ** نماز میں چھینک آئی کسی دوسرے نے یَرْحَمُكَ اللّٰه کہا اور اس نے جواب میں کہا آمین نماز فاسد ہوگئی (عالمگیری) **مسئلہ** چھینک آئے تو سکوت کرے اور الحمد للہ کہہ لیا تو بھی نماز میں حرج نہیں اور اگر اس وقت حمد نہ کی تو فارغ ہوکر کہے (عالمگیری) **مسئلہ** خوشی کی خبر سن کر جواب میں الحمد للہ کہا نماز فاسد ہوگئی اور اگر جواب کی نیت سے نہ کہا بلکہ یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ نماز میں ہے تو فاسد نہ ہوئی۔ یوہیں کوئی چیز تعجب خیز سن کر بقصد جواب سُبحان اللہ یا لا الٰہ الا اللہ یا اللہ اکبر کہا نماز فاسد ہوگئی ورنہ نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** کسی نے آنے کی اجازت چاہی اس نے یہ ظاہر کرنے کو کہ نماز میں ہے زور سے الحمد للہ یا اللہ اکبر یا سبحان اللہ پڑھا نماز فاسد نہ ہوئی (غنیہ) **مسئلہ** بُری خبر سن کر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہا یا الفاظ قرآن سے کسی کو جواب دیا نماز فاسد ہوگئی مثلاً کسی نے پوچھا کیا خدا کے سوا دوسرا خدا ہے اُس نے جواب دیا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یا پوچھا تیرے کیا کیا مال ہیں اس نے جواب میں کہا اَلْخَيْلُ وَالْبِغَالُ وَالْحَمِيْرُ یا پوچھا کہاں سے آئے کہا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ یوہیں اگر کسی کو الفاظ قرآن سے مخاطب کیا مثلاً اس کا نام یحییٰ ہے اس سے کہا یٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ موسیٰ نام ہے اُس سے کہا وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى نماز فاسد ہوگئی (درمختار) **مسئلہ** اللہ عزوجل کا نام مبارک سُنکر جل جلالہ کہا یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک سُنکر درود پڑھا یا امام کی قرأت سُنکر صَدَقَ اللّٰهُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهٗ کہا تو ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہی جب کہ بقصد جواب کہا ہو اور اگر جواب میں نہ کہا تو حرج نہیں یوہیں اگر اذان کا جواب دیا نماز فاسد ہوجائیگی (درمختار

ردالمحتار) **مسئلہ** شیطان کا ذکر سن کر اُس پر لعنت بھیجی نماز جاتی رہی، دفع وسوسہ کیلئے لاحول پڑھی اگر امور دنیا کے لیے ہے نماز فاسد ہو جائے گی اور امور آخرت کے لئے تو نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** چاند کو دیکھ کر رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہ کہا یا بخار وغیرہ کی وجہ سے کچھ قرآن پڑھ کر دم کیا نماز فاسد ہو گئی بیمار نے اُٹھتے بیٹھتے تکلیف اور درد پر بسم اللہ کہی تو نماز فاسد نہ ہوئی (عالمگیری) **مسئلہ** کوئی عبارت بوزن شعر کہ قرآن مجید میں بترتیب پائی جاتی ہے بہ نیت شعر پڑھی نماز فاسد ہو گئی، جیسے وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا۔ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا اور اگر نماز میں شعر موزون کیا مگر زبان سے کچھ نہ کہا تو اگرچہ نماز فاسد نہ ہوئی مگر گنہگار ہوا (عالمگیری) **مسئلہ** نماز میں زبان پر نعم یا آرے یا ہاں جاری ہو گیا اگر یہ لفظ کہنے کا عادی ہے فاسد ہو گئی ورنہ نہیں (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** مصلّی نے اپنے امام کے سوا دوسرے کو لقمہ دیا نماز جاتی رہی جس کو لقمہ دیا ہے وہ نماز میں ہو یا نہ ہو مقتدی ہو یا منفرد یا کسی اور کا امام (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** اگر لقمہ دینے کی نیت سے نہیں پڑھا بلکہ تلاوت کی نیت سے تو حرج نہیں (درمختار) **مسئلہ** اپنے مقتدی کے سوا دوسرے کا لقمہ لینا بھی مفسد نماز ہے۔ البتہ اگر اُس کے بتاتے وقت آپ خود یاد آ گیا اُس کے بتانے سے نہیں یعنی اگر وہ نہ بتاتا جب بھی اسے یاد آ جاتا اُس کے بتانے کو دخل نہیں تو اُس کا پڑھنا مفسد نہیں (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** اپنے امام کو لقمہ دینا اور امام کا لقمہ لینا مفسد نہیں ہاں اگر مقتدی نے دوسرے سے سن کر جو نماز میں اس کا شریک نہیں ہے لقمہ دیا اور امام نے لے لیا تو سب کی نماز گئی اور امام نے نہ لیا تو صرف اس مقتدی کی گئی (درمختار) **مسئلہ** لقمہ دینے والا قرأت کی نیت نہ کرے بلکہ لقمہ دینے کی نیت سے وہ الفاظ کہے (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ** فوراً ہی لقمہ دینا مکروہ ہے تھوڑا توقف چاہیے کہ شاید امام خود نکال لے مگر جبکہ اُس کی عادت اسے معلوم ہو کہ رُکتا ہے تو بعض ایسے حروف نکلتے ہیں جن سے نماز فاسد ہو جاتی ہے تو فوراً بتائے یونہی امام کو مکروہ ہے کہ مقتدیوں کو لقمہ دینے پر مجبور کرے بلکہ کسی دوسری سورت کی طرف منتقل ہو جائے یا دوسری آیت شروع کر دے بشرطیکہ اس کا وصل مفسد نماز نہ ہو اور اگر بقدر حاجت پڑھ چکا ہے تو رکوع کر دے مجبور کرنے کے یہ معنی ہیں کہ بار بار پڑھے یا ساکت کھڑا رہے (عالمگیری ردالمحتار)

مگر وہ غلطی اگر ایسی ہے جس میں فسادِ معنی تھا تو اصلاحِ نماز کے لیے اس کا اعادہ لازم تھا اور یاد نہیں آتا تو مقتدی کو آپ ہی مجبور کرے گا اور وہ بھی نہ بتا سکیں تو گئی **مسئلہ** لقمہ دینے والے کے لیے بالغ ہونا شرط نہیں مراہق بھی لقمہ دے سکتا ہے (عالمگیری) بشرطیکہ نماز جانتا ہو اور نماز میں ہو **مسئلہ** ایسی دُعا جس کا سوال بندے سے نہیں کیا جا سکتا جائز ہے مثلاً اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ اور جس کا سوال بندوں سے کیا جا سکتا ہے مفسدِ نماز ہے مثلاً اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْنِیْ اَللّٰھُمَّ زَوِّجْنِیْ **مسئلہ** آہ۔ اوہ۔ اُف۔ تف یہ الفاظ درد یا مصیبت کی وجہ سے نکلے یا آواز سے رویا اور حرف پیدا ہوئے ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہی اور اگر رونے میں صرف آنسو نکلے آواز و حروف نہیں نکلے تو حرج نہیں (عالمگیری درمختار) **مسئلہ** مریض کی زبان سے بے اختیار آہ نکلی یا اوہ نکلی نماز فاسد نہ ہوئی یوہیں چھینک کھانسی۔ جماہی ڈکار میں جتنے حروف مجبورانہ نکلتے ہیں مُعاف ہیں (درمختار) **مسئلہ** جنّت دوزخ کی یاد میں اگر یہ الفاظ کہے تو نماز فاسد نہ ہوئی (درمختار) **مسئلہ** امام کا پڑھنا پسند آیا۔ اس پر رونے لگا اور آرے، نعم، ہاں زبان سے نکلا کوئی حرج نہیں کہ یہ خشوع کے باعث ہے اور اگر خوش گلوئی کے سبب کہا تو نماز جاتی رہی (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** اگر پھونکنے میں آواز پیدا نہ ہو تو وہ مثل سانس کے ہے کہ مفسد نہیں مگر قصداً کرنا مکروہ ہے اور اگر دو حرف پیدا ہوں جیسے اف، تف تو مفسد ہے (غنیہ) **مسئلہ** کھنکارنے میں جب دو حرف ظاہر ہوں جیسے اح مفسدِ نماز ہے جب کہ نہ عذر ہو نہ کوئی صحیح غرض اگر عذر سے ہو مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا کسی صحیح غرض کے لئے مثلاً آواز صاف کرنے کے لیے یا امام سے غلطی ہو گئی ہے اس لئے کھنکارتا ہے کہ درست کر لے یا اس لئے کھنکارتا ہے کہ دوسرے شخص کو اس کا نماز میں ہونا معلوم ہو تو ان صورتوں میں نماز فاسد نہیں ہوتی (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** نماز میں مصحف شریف سے دیکھ کر قرآن پڑھنا مطلقاً مفسدِ نماز ہے یوہیں اگر محراب وغیرہ میں لکھا ہو اُسے دیکھ کر پڑھنا بھی مفسدِ نماز ہے ہاں اگر یاد پر پڑھتا ہو مصحف یا محراب پر فقط نظر ہے تو حرج نہیں (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** کسی کاغذ پر قرآن مجید لکھا ہوا دیکھا اور اسے سمجھا نماز میں نقصان نہ آیا یوہیں اگر فقہ کی کتاب دیکھی اور سمجھی نماز فاسد نہ ہوئی خواہ سمجھنے کے

لیے اُسے دیکھا یا نہیں ہاں اگر قصداً دیکھا اور بقصد سمجھا تو مکروہ ہے اور بلا قصد ہوا تو مکروہ بھی نہیں (عالمگیری درمختار) **مسئلہ** یہی حکم ہر تحریر کا ہے اور جب غیر دینی ہو تو کراہت زیادہ **مسئلہ** صرف توریت و انجیل کو نماز میں پڑھا تو نماز نہ ہوئی، قرآن پڑھنا جانتا ہو یا نہیں (عالمگیری) اور اگر بقدر حاجت قرآن شریف پڑھ لیا اور کچھ آیات توریت و انجیل کی جن میں ذکرِ الٰہی ہے پڑھیں تو حرج نہیں مگر نہ چاہیے **مسئلہ** عمل کثیر کہ نہ اعمال نماز سے ہو نہ نماز کی اصلاح کے لیے کیا گیا ہو نماز فاسد کر دیتا ہے عمل قلیل مفسد نہیں جس کام کے کرنے والے کو دُور سے دیکھ کر نماز میں نہ ہونے کا شک نہ رہے بلکہ گمان غالب ہو کہ نماز میں نہیں تو عمل کثیر ہے اور اگر دُور سے دیکھنے والے کو شبہ و شک ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں تو عمل قلیل ہے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** کرتا یا پاجامہ پہنا یا تہبند باندھا نماز جاتی رہی (منیہ) **مسئلہ** ناپاک جگہ پر بغیر حائل کے سجدہ کیا نماز فاسد ہو گئی۔ اگرچہ اُس سجدہ کو پاک جگہ اعادہ کرے (درمختار) یونہی گھٹنے یا ہاتھ سجدہ میں ناپاک جگہ پر رکھے نماز فاسد ہو گئی (ردالمحتار) **مسئلہ** ستر کھولے ہوئے یا بقدر مانع نجاست کیساتھ پورا رکن ادا کرنا یا تین تسبیح کا وقت گزر جانا مفسد نماز ہے۔ یوہیں بھیڑ کی وجہ سے اتنی دیر تک عورتوں کی صف میں پڑ گیا یا امام سے آگے ہو گیا نماز جاتی رہی (درمختار وغیرہ) اور قصداً ستر کھولنا مطلقاً مفسد نماز ہے اگرچہ معاً ڈھانک لے اس میں وقفہ کی بھی حاجت نہیں **مسئلہ** دو کپڑے ملا کر سیے ہوں ان میں استر ناپاک ہے اور ابرا پاک تو ابرے کی طرف بھی نماز نہیں ہو سکتی جب کہ نجاست بقدر مانع مواضع سجود میں ہو اور سلے نہ ہوں تو ابرے پر جائز ہے جب کہ اتنا باریک نہ ہو کہ استر چمکتا ہو (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** نجس زمین پر چونہ مٹی خوب بچھا دیا اب اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں اور اگر معمولی طرح سے خاک چھڑک دی ہے کہ نجاست کی بو آتی ہے تو ناجائز ہے جب کہ مواضع سجود پر نجاست ہو (منیہ) **مسئلہ** نماز کے اندر کھانا پینا مطلقاً نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ قصداً ہو یا بھول کر، تھوڑا ہو یا زیادہ یہاں تک کہ اگر تل بغیر چبائے نگل لیا یا کوئی قطرہ اُس کے مونھ میں گرا اور اس نے نگل لیا نماز جاتی رہی (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** دانتوں کے اندر کھانے کی کوئی چیز رہ گئی تھی اس کو نگل گیا اگر چنے سے کم ہے نماز

فاسد نہ ہوئی مکروہ ہوئی اور چنے برابر ہے تو فاسد ہوگئی۔ دانتوں سے خون نکلا اگر تھوک غالب ہے تو نگلنے سے فاسد نہ ہوگی ورنہ ہو جائے گی (درمختار عالمگیری) غلبہ کی علامت یہ ہے کہ حلق سے خون کا مزہ محسوس ہو نماز توڑنے میں مزے کا اعتبار ہے اور وضو توڑنے میں رنگ کا **مسئلہ** نماز سے پیشتر کوئی چیز میٹھی کھائی تھی۔ اُس کے اجزا نگل لیے تھے صرف لعاب دہن میں کچھ مٹھاس کا اثر رہ گیا اُس کے نگلنے سے نماز فاسد نہ ہوگی۔ مونھ میں شکر وغیرہ ہو کہ گھل کر حلق میں پہنچتی ہے نماز فاسد ہوگئی۔ گوند مونھ میں ہے اگر چبایا اور بعض اجزا حلق سے اُتر گئے نماز جاتی رہی (عالمگیری)

**مسئلہ** سینہ کو قبلہ سے پھیرنا مفسد نماز ہے جب کہ کوئی عذر نہ ہو یعنی اتنا پھیرے کہ سینہ خاص جہت کعبہ سے پینتالیس درجے ہٹ جائے اور اگر عذر سے ہو تو مفسد نہیں مثلاً حدث کا گمان ہوا اور مونھ پھیرا ہی تھا کہ گمان کی غلطی ظاہر ہوئی تو مسجد سے اگر خارج نہ ہوا ہو نماز فاسد نہ ہوگی (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** قبلہ کی طرف ایک صف کی قدر چلا پھر ایک رکن کی قدر ٹھہر گیا پھر چلا پھر ٹھہرا اگرچہ متعدد بار ہو جب تک مکان نہ بدلے نماز فاسد نہ ہوگی مثلاً مسجد سے باہر ہو جائے یا میدان میں نماز ہو رہی تھی اور یہ شخص صفوف سے متجاوز ہو گیا کہ دونوں صورتیں مکان بدلنے کی ہیں اور ان میں نماز فاسد ہو جائے گی یونہیں اگر ایک دم دو صف کی قدر چلا نماز فاسد ہوگئی۔ (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** صحرا میں اگر اس کے آگے صفیں نہ ہوں بلکہ یہ امام ہو اور موضع سجود سے متجاوز ہوا۔ تو اگر اتنا آگے بڑھا جتنا اس کے اور سب سے قریب والی صف کے درمیان فاصلہ تھا تو فاسد نہ ہوئی اور اس سے زیادہ ہٹا تو فاسد ہوگئی اور اگر منفرد ہے تو موضع سجود کا اعتبار ہے یعنی اتنا ہی فاصلہ آگے پیچھے دائیں بائیں کہ اس سے زیادہ ہٹنے میں نماز جاتی رہے گی (عالمگیری) **مسئلہ** کسی کو چوپایہ نے ایک دم بقدر تین قدم کے کھینچ لیا یا دھکیل دیا تو نماز فاسد ہوگئی (درمختار)

**مسئلہ** ایک نماز سے دوسری کی طرف تکبیر کہہ کر منتقل ہوا پہلی نماز فاسد ہوگئی مثلاً ظہر پڑھ رہا تھا عصر یا نفل کی نیت سے اللہ اکبر کہا ظہر کی نماز جاتی رہی پھر اگر صاحبِ ترتیب ہے اور وقت میں گنجائش ہے تو عصر کی بھی نہ ہوگی بلکہ دونوں صورتوں میں نفل ہے، ورنہ عصر کی نیت ہے

تو عصر اور نفل کی نیت ہے تو نفل یوہیں اگر تنہا نماز پڑھتا اب اقتدا کی نیت سے اللہ اکبر کہا یا مقتدی تھا اور تنہا پڑھنے کی نیت سے اللہ اکبر کہا تو نماز فاسد ہوگئی یوہیں اگر نماز جنازہ پڑھ رہا تھا اور دوسرا جنازہ لایا گیا دونوں کی نیت سے اللہ اکبر کہا یا دوسرے کی نیت سے تو دوسرے جنازہ کی نماز شروع ہوئی اور پہلے کی فاسد ہوگئی (درمختار) **مسئلہ** عورت نماز پڑھ رہی تھی بچہ نے اس کی چھاتی چوسی اگر دودھ نکل آیا نماز جاتی رہی **مسئلہ** عورت نماز میں تھی مرد نے بوسہ لیا یا شہوت کے ساتھ اس کے بدن کو ہاتھ لگایا نماز جاتی رہی اور مرد نماز میں تھا عورت نے ایسا کیا تو نماز فاسد نہ ہوئی جب تک مرد کو شہوت نہ ہو (درمختار، ردالمحتار) **مسئلہ** داڑھی یا سر میں تیل لگایا یا کنگھا کیا یا سرمہ لگایا نماز جاتی رہی ہاں اگر ہاتھ میں تیل لگا ہوا ہے اس کو سر یا بدن میں کسی جگہ پونچھ دیا تو نماز فاسد نہ ہوئی (منیہ۔ غنیہ) **مسئلہ** کسی آدمی کو نماز پڑھتے میں طمانچہ یا کوڑا مارا نماز جاتی رہی اور جانور پر سوار نماز پڑھ رہا تھا وہ ایک بار ہاتھ یا ایڑی سے ہانکنے میں نماز فاسد نہ ہوگی، تین بار پے درپے کرے گا تو جاتی رہے گی۔ ایک پاؤں سے ایڑ لگائی اگر پے درپے تین بار ہو نماز جاتی رہی ورنہ نہیں اور دونوں پاؤں سے لگائی تو فاسد ہوگئی لیکن اگر آہستہ پاؤں ہلائے کہ دوسرے کو بغور دیکھنے سے پتا چلے تو فاسد نہ ہوئی (منیہ غنیہ) **مسئلہ** گھوڑے کو چابک سے راستہ بتایا اور مارا بھی نماز فاسد ہوگئی نماز پڑھتے میں گھوڑے پر سوار ہوگیا نماز جاتی رہی اور سواری پر نماز پڑھ رہا تھا اتر آیا فاسد نہ ہوئی (منیہ قاضیخان) **مسئلہ** تین کلمے اس طرح لکھنا کہ حروف ظاہر ہوں نماز کو فاسد کرتا ہے اور اگر حرف ظاہر نہ ہوں مثلاً پانی پر یا ہوا میں لکھا تو عبث ہے نماز مکروہ تحریمی ہوئی (غنیہ) **مسئلہ** نماز پڑھنے والے کو اٹھالیا پھر وہیں رکھ دیا اگر قبلہ سے سینہ نہ پھرا فاسد نہ ہوئی اور اگر اس کو اٹھا کر سواری پر رکھ دیا نماز جاتی رہی (عالمگیری) **مسئلہ** موت و جنون و بے ہوشی سے نماز جاتی رہتی ہے اگر وقت میں افاقہ ہوا تو ادا کرے ورنہ قضا بشرطیکہ ایک دن رات سے متجاوز نہ ہو (درمختار، ردالمحتار) **مسئلہ** قصداً وضو توڑا یا کوئی موجب غسل پایا گیا یا کسی رکن کو ترک کیا جب کہ اس نماز میں اس کو ادا نہ کر لیا ہو

یا بلا عذر شرط کو ترک کیا یا مقتدی نے امام سے پہلے رکن ادا کر لیا اور امام کے ساتھ یا بعد میں پھر اُس کو ادا نہ کیا یہاں تک کہ امام کے ساتھ سلام پھیر دیا یا مسبوق نے فوت شدہ رکعت کا سجدہ کر کے امام کے سجدہ سہو میں متابعت کی یا قعدہ اخیرہ کے بعد سجدہ نماز یا سجدۂ تلاوت یاد آیا اور اس کے ادا کرنے کے بعد پھر قعدہ نہ کیا یا کسی رکن کو سوتے میں ادا کیا تھا اُس کا اعادہ نہ کیا ان سب صورتوں میں نماز فاسد ہو گئی (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** سانپ بچھو مارنے سے نماز نہیں جاتی جب کہ نہ تین قدم چلنا پڑے نہ تین ضرب کی حاجت ہو ورنہ جاتی رہے گی مگر مارنے کی اجازت ہے اگرچہ نماز فاسد ہو جائے (عالمگیری غنیہ) **مسئلہ** سانپ بچھو کو نماز میں مارنا اس وقت مباح ہے کہ سامنے سے گزرے اور ایذا دینے کا خوف ہو اور اگر تکلیف پہنچانے کا اندیشہ نہ ہو تو مکروہ ہے (عالمگیری) **مسئلہ** پے درپے تین بال اکھیڑے یا تین جوئیں ماریں یا ایک ہی جوں کو تین بار مارا نماز جاتی رہی اور پے درپے نہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوئی مگر مکروہ ہے (عالمگیری غنیہ) **مسئلہ** موزہ کشادہ ہے اُسے اُتارنے سے نماز فاسد نہ ہو گی اور موزہ پہننے سے نماز جاتی رہے گی (عالمگیری) **مسئلہ** گھوڑے کے مونھ میں لگام دی یا اس پر کاٹھی کسی یا کاٹھی اُتار دی نماز جاتی رہے گی (عالمگیری) **مسئلہ** ایک رکن میں تین بار کھجلانے سے نماز جاتی رہتی ہے یعنی یوں کہ کھجا کر ہاتھ ہٹا لیا پھر کھجایا پھر ہاتھ اٹھایا وعلیٰ ہذا اور اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ حرکت دی تو ایک ہی مرتبہ کھجایا کہا جائے گا (عالمگیری غنیہ) **مسئلہ** تکبیرات انتقال میں اللہ یا اکبر کے الف کو دراز کیا آللہ یا آکبر کہا یا بے کے بعد الف بڑھایا اکبار کہا نماز فاسد ہو جائے گی اور تحریمہ میں ایسا ہوا تو نماز شروع ہی نہ ہوئی (درمختار وغیرہ) قراءت یا اذکار نماز میں ایسی غلطی جس سے معنی فاسد ہو جائیں نماز فاسد کر دیتی ہے اس کے متعلق مفصل بیان گزر چکا **مسئلہ** نمازی کے آگے سے بلکہ موضع سجود[1] سے کسی کا گزرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا خواہ گزرنے والا مرد یا عورت کُتا ہو یا گدھا (عامہ کتب) **مسئلہ** مصلی کے آگے سے گزرنا بہت سخت گناہ ہے حدیث میں فرمایا کہ اس میں جو کچھ گناہ ہے

نمازی کے آگے سے گزرنے کی ممانعت

[1] موضع سجود سے کیا مراد ہے یہ آگے مذکور ہوگا ۱۲ منہ

اگر گذرنے والا جانتا تو چالیس تک کھڑے رہنے کو گذرنے سے بہتر جانتا۔ راوی کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ چالیس دن کہے یا چالیس مہینے یا چالیس برس یہ حدیث صحاح ستہ میں ابی جہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اور بزاز کی روایت میں چالیس برس کی تصریح ہے اور ابن ماجہ کی روایت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی جانتا کہ اپنے بھائی کے سامنے سے نماز میں آڑے ہو کر گذرنے میں کیا ہے تو سو برس کھڑا رہنا اس ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا۔ امام مالک نے روایت کیا کہ کعب احبار فرماتے ہیں نمازی کے سامنے گذرنے والا اگر جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے تو زمین میں دھنس جانے کو گذرنے سے بہتر جانتا۔ امام مالک سے روایت صحیح بخاری وصحیح مسلم میں ہے ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں دیکھا حضور ابطح میں چمڑے کے ایک سرخ قبہ کے اندر تشریف فرما ہیں اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور کے وضو کا پانی لیا اور لوگ جلدی جلدی اُسے لے رہے ہیں جو اس میں سے کچھ پا جاتا اُسے مونھ اور سینہ پر ملتا اور جو نہیں پاتا وہ کسی اور کے ہاتھ سے تری لے لیتا پھر بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک نیزہ نصب کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سرخ دھاریدار جوڑا پہنے تشریف لائے اور نیزہ کی طرف مونھ کر کے دو رکعت نماز پڑھائی اور میں نے آدمیوں اور چوپایوں کو نیزے کے اُس طرف سے گذرتے دیکھا **مسئلہ** میدان اور بڑی مسجد میں مصلّی کے قدم سے موضع سجود تک گذرنا ناجائز ہے۔ موضع سجود سے مراد یہ ہے کہ قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ کی طرف نظر کرے تو جتنی دُور تک نگاہ پھیلے وہ موضع سجود ہے۔ اُس کے درمیان سے گذرنا ناجائز ہے مکان اور چھوٹی مسجد میں قدم سے دیوار قبلہ تک کہیں سے گذرنا جائز نہیں اگر سُترہ نہ ہو (عالمگیری درمختار) **مسئلہ** کوئی شخص بلندی پر پڑھ رہا ہے اُس کے نیچے سے گذرنا بھی جائز نہیں جب کہ گذرنے والے کا کوئی عضو نمازی کے سامنے ہو چھت یا تخت پر نماز پڑھنے والے کے آگے سے گذرنے کا بھی یہی حکم ہے اور اگر ان چیزوں کی اتنی بلندی ہو کہ کسی عضو کا سامنا نہ ہو تو حرج نہیں (درمختار) **مسئلہ** مصلّی کے آگے سے گھوڑے وغیرہ پر سوار ہو کر گذرا۔ اگر

گذرنے والے کا پاؤں وغیرہ نیچے کا بدن مصلّی کے سر کے سامنے ہوا تو ممنوع ہے (ردالمحتار) **مسئلہ** مصلّی کے آگے سُترہ ہو یعنی کوئی ایسی چیز جس سے آڑ ہو جائے تو سُترہ سے بعد سے گذرنے میں کوئی حرج نہیں (عامۂ کتب) **مسئلہ** سُترہ بقدر ایک ہاتھ کے اونچا اور اُنگلی برابر موٹا ہو اور زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ اونچا ہو (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** امام و منفرد جب صحرا میں یا کسی ایسی جگہ نماز پڑھیں جہاں سے لوگوں کے گذرنے کا اندیشہ ہو تو مستحب ہے کہ سُترہ گاڑیں اور سترہ نزدیک ہونا چاہیئے سُترہ بالکل ناک کی سیدھ پر نہ ہو بلکہ داہنے یا بائیں بھوں کی سیدھ پر ہونا افضل ہے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** اگر تصب[لہ] کرنا ناممکن ہو تو وہ چیز لمبی لمبی رکھ دے اور اگر کوئی ایسی چیز بھی نہیں کہ رکھ سکے تو خط کھینچ دے خواہ طول میں ہو یا محراب کی مثل (درمختار عالمگیری) **مسئلہ** اگر سُترہ[لہ] کے لیے کوئی چیز نہیں ہے اور اس کے پاس کتاب یا کپڑا موجود ہے تو اسی کو سامنے رکھ لے (ردالمحتار) **مسئلہ** امام کا سُترہ مقتدی کے لیے سُترہ ہے اس کو جدید سُترہ کی حاجت نہیں تو اگر چھوٹی مسجد میں بھی مقتدی کے آگے سے گذر جائے جب کہ امام کے آگے سے نہ ہو حرج نہیں (ردالمحتار وغیرہ) **مسئلہ** درخت اور جانور اور آدمی وغیرہ کا بھی سُترہ ہو سکتا ہے کہ ان کے بعد گذرنے میں کچھ حرج نہیں (غنیہ) مگر آدمی کو اس حالت میں سُترہ کیا جائے جب اُس کی پیٹھ مصلّی کی طرف ہو کہ مصلّی کی طرف مونھ کرنا منع ہے **مسئلہ** سوار اگر مصلّی کے آگے سے گذرنا چاہتا ہے تو اُس کا حیلہ یہ ہے کہ جانور کو آگے کر لے اور اس طرف سے گذر جائے (عالمگیری) **مسئلہ** دو شخص برابر برابر امام کے آگے سے گذر گئے تو مصلّی سے جو قریب ہے وہ گنہگار ہوا اور دوسرے کے لیے یہی سُترہ ہو گیا (عالمگیری) **مسئلہ** مصلّی کے آگے سے گذرنا چاہتا ہے تو اگر اُس کے پاس کوئی چیز سُترہ کے قابل ہو تو اُسے اُس کے سامنے رکھ کر گذر جائے پھر اُسے اُٹھالے اگر دو شخص گذرنا چاہتے ہیں اور سترہ کو کوئی چیز نہیں تو ایک ان میں سے نمازی کے سامنے بیٹھ کر کے کھڑا ہو جائے اور دوسرا اس کی آڑ پکڑ کر گذر جائے پھر وہ

---

لہ ان دونوں صورتوں سے یہ مقصود نہیں کہ گذرنا جائز ہو جائے گا بلکہ اس لئے ہیں کہ نمازی کا خیال نہ ہٹے ۱۲ منہ لہ اس سے بھی وہی مقصود ہے کہ نمازی کا دل نہ ہٹے ورنہ کتاب یا کپڑا رکھنے سے اس کے آگے سے گذرنا جائز نہ ہوگا ہاں اگر بلندی اتنی ہو جائے جو سترہ کے لئے درکار ہے تو گذرنا بھی جائز ہو جائے گا ۱۲ منہ

دوسرا اس کی پیٹھ کے پیچھے نمازی کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو جائے اور یہ گزر جائے پھر وہ دوسرا جدھر سے اُس وقت آیا اُسی طرف ہٹ جائے (عالمگیری رد المحتار) **مسئلہ** اگر اس کے پاس عصا ہے مگر نصب نہیں کر سکتا تو اُسے کھڑا کر کے مصلّی کے آگے سے گزرنا جائز ہے، جبکہ اس کو اپنے ہاتھ سے چھوڑ کر گرنے سے پہلے گزر جائے **مسئلہ** اگلی صف میں جگہ تھی اُسے خالی چھوڑ کر پیچھے کھڑا ہوا تو آنے والا شخص اس کی گردن پھلانگتا ہوا جا سکتا ہے کہ اس نے اپنی حرمت اپنے آپ کھوئی (درمختار) **مسئلہ** جب آنے جانے والوں کا اندیشہ نہ ہو نہ سامنے راستہ ہو تو سُترہ نہ قائم کرنے میں بھی حرج نہیں، پھر بھی اولیٰ سُترہ قائم کرنا ہے (درمختار) **مسئلہ** نمازی کے سامنے سُترہ نہیں اور کوئی شخص گزرنا چاہتا ہے یا سُترہ ہے مگر وہ شخص مصلّی اور سُترہ کے درمیان سے گزرنا چاہتا ہے تو نمازی کو رخصت ہے کہ اُسے گزرنے سے روکے خواہ سبحان اللہ کہے یا جہر کے ساتھ قرأت کرے یا ہاتھ یا سر یا آنکھ کے اشارے سے منع کرے اس سے زیادہ کی اجازت نہیں مثلاً کپڑا پکڑ کر جھٹکنا یا مارنا بلکہ اگر عمل کثیر ہو گیا تو نماز ہی جاتی رہی (ردالمحتار درمختار) **مسئلہ** تسبیح و اشارہ دونوں کو بلا ضرورت جمع کرنا مکروہ ہے عورت کے سامنے سے گزرے تو تصفیق سے منع کرے یعنی دہنے ہاتھ کی اُنگلیاں بائیں کی پشت پر مارے اور اگر مرد نے تصفیق کی اور عورت نے تسبیح کہی تو بھی فاسد نہ ہوئی مگر خلاف سنت ہوا (درمختار) **مسئلہ** مسجد الحرام شریف میں نماز پڑھتا ہو تو اُس کے آگے طواف کرتے ہوئے لوگ گزر سکتے ہیں (ردالمحتار)

# مکروہات کا بیان

**حدیث ۱** - بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا **حدیث ۲** - شرح سنہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور فرماتے ہیں کمر پر نماز میں ہاتھ رکھنا جہنمیوں[1] کی راحت ہے

[1] یعنی یہ یہودیوں کا فعل ہے کہ وہ جہنمی ہیں ورنہ جہنمیوں کے لئے جہنم میں کیا راحت ہے کذا فسرہ الائمۃ ۱۲ منہ

**حدیث ۳** بخاری و مسلم و ابوداؤد و نسائی روایت کرتے ہیں کہ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز کے اندر اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں سوال کیا فرمایا یہ اُچک لینا ہے کہ بندہ کی نماز میں سے شیطان اُچک لے جاتا ہے **حدیث ۴** امام احمد و ابوداؤد و نسائی و ابن خزیمہ و حاکم بافادہ تصحیح ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم جو بندہ نماز میں ہے اللہ عزّ وجل کی رحمتِ خاصہ اُس کی طرف متوجہ رہتی ہے جب تک اِدھر اُدھر نہ دیکھے جب اُس نے مونھ پھیرا اُس کی رحمت بھی پھر جاتی ہے **حدیث ۵** امام احمد باسناد حسن ابویعلی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں مجھے میرے خلیل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین باتوں سے منع فرمایا مُرغ کی ٹھونگ مارنے اور کتے کی طرح بیٹھنے اور اِدھر اُدھر لومڑی کی طرح دیکھنے سے **حدیث ۶** بزاز نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آدمی نماز کو کھڑا ہوتا ہے اللہ عزّ وجل اپنی خاص رحمت کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور جب اِدھر اُدھر دیکھتا ہے فرماتا ہے اے ابن آدم کس طرف التفات کرتا ہے کیا مجھ سے کوئی بہتر ہے جس کی طرف التفات کرتا ہے پھر جب دوبارہ التفات کرتا ہے ایسا ہی فرماتا ہے پھر جب تیسری بار التفات کرتا ہے اللہ عزّ وجل اپنی اس رحمت خاص کو اس سے پھیر لیتا ہے **حدیث ۷** ترمذی باسناد حسن روایت کرتے ہیں کہ حضور نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے لڑکے نماز میں التفات سے بچ کہ نماز میں التفات ہلاکت ہے **حدیث ۸ تا ۱۲** بخاری و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی فرماتے ہیں کیا حال ہے اُن لوگوں کا جو نماز میں آسمان کی طرف آنکھیں اُٹھاتے ہیں اس سے باز رہیں یا اُن کی نگاہیں اُچک لی جائیں گی اسی مضمون کے قریب قریب ابن عمر و ابوہریرہ و ابوسعید خدری و جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایتیں کتب احادیث میں موجود ہیں **حدیث ۱۳** امام احمد و ابوداؤد و ترمذی بافادہ تحسین و نسائی و ابن ماجہ و ابن حبان و ابن خزیمہ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی تم میں کا نماز کو کھڑا ہو تو کنکری نہ چھوئے
کہ رحمت اس کے مواجہہ میں ہے **حدیث ۱۴** صحاح ستہ میں معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
مروی ہے کہ حضور فرماتے ہیں کنکری نہ چھوا ور اگر تجھے ناچار کرنا ہی ہے تو ایک بار **حدیث ۱۵**
صحیح ابن خزیمہ میں مروی ہے کہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے حضور سے نماز میں کنکری
چھونے کا سوال کیا فرمایا ایک بار اور اگر تو اس سے بچے تو یہ سو اونٹنیوں سیاہ آنکھ والیوں سے بہتر ہے
**حدیث ۱۶ و ۱۷** مسلم ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں کسی
کو جماہی آئے تو جہاں تک ہو سکے روکے شیطان مونھ میں داخل ہو جاتا ہے اور صحیح بخاری کی روایت ابوہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ فرماتے ہیں جب نماز میں کسی کو جماہی آئے تو جہاں تک ہو سکے روکے ھا نہ کہے
کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے شیطان اس سے ہنستا ہے اور ترمذی و ابن ماجہ کی روایت انہیں سے ہے
اس کے بعد فرمایا کہ مونھ پر ہاتھ رکھ دے **حدیث ۱۸ و ۱۹** امام احمد و ابو داؤد و ترمذی و نسائی
و دارمی کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی اچھی طرح
وضو کرکے مسجد کے قصد سے نکلے تو ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں نہ ڈالے کہ وہ نماز میں ہے اور
اسی کے مثل ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے **حدیث ۲۰** صحیح بخاری میں شقیق سے
مروی کہ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ رکوع و سجود پورا نہیں کرتا جب اس نے نماز پڑھ
لی تو بلایا اور کہا تیری نماز نہ ہوئی راوی کہتے ہیں کہ میرا گمان یہ ہے کہ یہ بھی کہا کہ اگر تو مرا تو فطرت محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے غیر پر مرے گا **حدیث ۲۱ تا ۲۴** بخاری تاریخ میں اور ابن خزیمہ وغیرہ خالد بن ولید و عمرو بن
عاص و یزید بن ابی سفیان و شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی کہ حضور نے ایک شخص کو نماز
پڑھتے ملاحظہ فرمایا کہ رکوع تمام نہیں کرتا اور سجدہ میں ٹھونگ مارتا ہے حکم فرمایا کہ پورا رکوع کرے اور
فرمایا یہ اگر اسی حالت میں مرا تو ملت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غیر پر مریگا۔ پھر فرمایا جو رکوع پورا نہیں کرتا اور
سجدہ میں ٹھونگ مارتا ہے اس کی مثال اس بھوکے کی ہے کہ ایک دو کھجوریں کھالیتا ہے جو کچھ کام نہیں
دیتیں **حدیث ۲۵** امام احمد ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سب سے بُرا وہ چور ہے جو اپنی نماز سے چُراتا ہے۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ نماز سے کیسے چُراتا ہے فرمایا کہ رکوع سجود پورا نہیں کرتا **حدیث ۲۶**۔ امام مالک و احمد نعمان بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدود نازل ہونے سے پہلے صحابہ کرام سے فرمایا کہ شرابی اور زانی اور چور کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے سب نے عرض کی اللہ و رسول خوب جانتے ہیں فرمایا یہ بہت بُری باتیں ہیں اور ان میں سزا ہے اور سب میں بُری چوری وہ ہے کہ اپنی نماز سے چُرائے۔ عرض کی یا رسول اللہ نماز سے کیسے چُرائے گا فرمایا یوں کہ رکوع و سجود تمام نہ کرے اسی کی مثل دارمی کی روایت میں بھی ہے **حدیث ۲۷** امام احمد نے طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا کہ اللہ عزوجل بندہ کی اس نماز کی طرف نظر نہیں فرماتا جس میں رکوع و سجود کے درمیان پیٹھ سیدھی نہ کرے **حدیث ۲۸**۔ ابوداؤد و ترمذی باسناد حسن روایت کرتے ہیں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں دروں میں کھڑے ہونے سے بچتے تھے دوسری روایت میں ہے ہم دھکا دے کر ہٹائے جاتے **حدیث ۲۹** ترمذی نے روایت کی کہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں ہمارا ایک غلام افلح نامی جب سجدہ کرتا تو پھونکتا فرمایا اے افلح اپنا مونھ خاک آلود کر **حدیث ۳۰** ابن ماجہ نے امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور فرماتے ہیں جب تو نماز میں ہو تو اُنگلیاں نہ چٹکا بلکہ ایک روایت میں ہے جب مسجد میں انتظار نماز میں ہو اُس وقت اُنگلیاں چٹکانے سے منع فرمایا **حدیث ۳۱** صحاح ستہ میں مروی کہ حضور فرماتے ہیں کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ سات اعضا پر سجدہ کروں اور بال یا کپڑا نہ سمیٹوں **حدیث ۳۲** صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم ہوا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں، مونھ اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پنجے اور یہ حکم ہوا کہ کپڑے اور بال نہ سمیٹوں **حدیث ۳۳** ابوداؤد و نسائی و دارمی عبدالرحمن بن شبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوّے کی طرح ٹھونگ مارنے اور درندے کی طرح پاؤں پھیلانے سے منع فرمایا اور اس سے منع

فرمایا کہ مسجد میں کوئی شخص جگہ مقرر کرلے جیسے اونٹ جگہ مقرر کرلیتا ہے **حدیث ۳۴** ترمذی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی میں اپنے لئے جو پسند کرتا ہوں تمہارے لئے پسند کرتا ہوں اور اپنے لیے جو مکروہ جانتا ہوں تمہارے لئے مکروہ جانتا ہوں۔ دونوں سجدوں کے درمیان اقعانہ کرنا (یعنی اس طرح نہ بیٹھنا کہ سرین زمین پر ہوں اور گھٹنے کھڑے) **حدیث ۳۵** ابوداؤد اور حاکم نے مستدرک میں بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور نے اس سے منع فرمایا کہ مرد صرف پاجامہ پہن کر نماز پڑھے اور چادر نہ اوڑھے **حدیث ۳۶** صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں تم میں کوئی ایک کپڑا پہن کر اسطرح ہرگز نماز نہ پڑھے کہ مونڈھوں پر کچھ نہ ہو **حدیث ۳۷** صحیح بخاری میں انہیں سے مروی فرماتے ہیں جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے یعنی وہی چادر وہی تہبند ہو تو ادھر کا کنارہ ادھر اور ادھر کا ادھر کرلے **حدیث ۳۸** عبدالرزاق نے مصنف میں روائیت کی کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نافع کو دو کپڑے پہننے کو دیے اور یہ اس وقت لڑکے تھے اس کے بعد مسجد میں گئے اور ان کو ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا اس پر فرمایا تمہارے پاس دو کپڑے نہیں کہ اسے پہنتے عرض کی ہاں ہیں۔ فرمایا بتاؤ اگر مکان سے باہر تمہیں بھیجوں تو دونوں پہنوگے عرض کی ہاں فرمایا تو کیا اللہ عزوجل کے دربار کیلئے تزئینت زیادہ مناسب ہے یا آدمیوں کیلئے عرض کی اللہ کیلئے **حدیث ۳۹** امام احمد کی روائیت ہے کہ ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ایک کپڑے میں نماز سنت ہے یعنی جائز ہے کہ ہم حضور کے زمانہ میں ایسا کرتے اور ہم پر اس بارے میں عیب نہ لگایا جاتا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ اسوقت ہے کہ کپڑوں میں کمی ہو اور جو اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہو تو دو کپڑوں میں نماز زیادہ پاکیزہ ہے **حدیث ۴۰** ابوداؤد نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا جو شخص نماز میں تکبر سے تہبند لٹکائے اُسے اللہ کی رحمت حل میں ہے نہ حرم میں **حدیث ۴۱** ابوداؤد نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ ایک صاحب تہبند لٹکائے نماز پڑھ

رہے تھے ارشاد فرمایا جاؤ وضو کرو وہ گئے اور وضو کرکے واپس آئے کسی نے عرض کی یا رسول اللہ کیا ہوا کہ حضور نے وضو کا حکم فرمایا ارشاد فرمایا وہ تہبند لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا اور بیشک اللہ عزوجل اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا جو تہبند لٹکائے ہوئے ہو (یعنی اتنا نیچا کہ پاؤں کے گٹے چھپ جائیں) شیخ محقق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ لمعات میں فرماتے ہیں کہ وضو کا حکم اس لیے دیا کہ انہیں معلوم ہو کہ یہ معصیت ہے کہ سب لوگوں کو بتا دیا تھا کہ وضو گناہوں کا کفارہ ہے اور گناہ کے اسباب کا زائل کرنیوالا **حدیث ۴۲** ابوداؤد ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور نے ارشاد فرمایا جب کوئی نماز پڑھے تو دہنی طرف جوتیاں نہ رکھے اور بائیں طرف بھی نہیں کہ کسی اور کی دہنی جانب ہوں گی مگر اس وقت کہ بائیں جانب کوئی نہ ہو بلکہ جوتیاں دونوں پاؤں کے درمیان رکھے **احکامِ فقہیہ** کپڑے یا داڑھی یا بدن کیساتھ کھیلنا کپڑا سمیٹنا مثلاً سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے اٹھا لینا اگرچہ گرد سے بچانے کے لیے کیا ہو اور اگر بلاوجہ ہو تو اور زیادہ مکروہ کپڑا لٹکانا مثلاً سر یا مونڈھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں یہ سب مکروہ تحریمی ہے (عامۂ کتب) **مسئلہ** اگر کرتے وغیرہ کی آستین میں ہاتھ نہ ڈالے بلکہ پیٹھ کی طرف پھینک دی جب بھی یہی حکم ہے (مستفاد من الدر) **مسئلہ** رومال یا شال یا رضائی یا چادر کے کنارے دونوں مونڈھوں سے لٹکتے ہوں یہ ممنوع و مکروہ تحریمی ہے اور ایک کنارہ دوسرے مونڈھے پر ڈال دیا اور دوسرا لٹک رہا ہے تو حرج نہیں اور اگر ایک ہی مونڈھے پر ڈالا اسطرح کہ ایک کنارہ پیٹھ پر لٹک رہا ہے دوسرا پیٹ پر جیسے عموماً اس زمانہ میں مونڈھوں پر رومال رکھنے کا طریقہ ہے تو یہ بھی مکروہ ہے (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** کوئی آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی یا دامن سمیٹے نماز پڑھنا بھی مکروہ تحریمی ہے خواہ پیشتر سے چڑھی ہو یا نماز میں چڑھائی (درمختار) **مسئلہ** شدت کا پائخانہ پیشاب معلوم ہوتے وقت یا غلبۂ ریاح کے وقت نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ حدیث میں ہے جب جماعت قائم کی جائے اور کسی کو بیت الخلا جانا ہو تو پہلے بیت الخلا کو جائے اس حدیث کو ترمذی نے عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور ابوداؤد و نسائی و مالک

نماز کے ۱۳ مکروہات تحریمی

نے بھی اس کی مثل روایت کی ہے **مسئلہ** نماز شروع کرنے سے پیشتر اگر ان چیزوں کا غلبہ ہو تو وقت میں وسعت ہوتے ہوئے شروع ہی ممنوع و گناہ ہے قضا حاجت مقدم ہے اگرچہ جماعت جاتی رہنے کا اندیشہ ہو اور اگر دیکھتا ہے کہ قضائے حاجت اور وضو کے بعد وقت جاتا رہے گا تو وقت کی رعایت مقدم ہے نماز پڑھ لے اور اگر اثنائے نماز میں یہ حالت پیدا ہو جائے اور وقت میں گنجائش ہو تو توڑ دینا واجب ہے اور اگر اسی طرح پڑھ لی تو گنہگار ہوا۔ (ردالمحتار) **مسئلہ** جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی اور نماز میں جوڑا باندھا تو فاسد ہو گئی **مسئلہ** کنکریاں ہٹانا مکروہ تحریمی ہے مگر جس وقت کہ پورے طور پر بروجہ سنت سجدہ ادا نہ ہوتا ہو تو ایکبار کی اجازت ہے اور بچنا بہتر ہے اور اگر بغیر ہٹائے واجب ادا نہ ہو تو ہٹانا واجب ہے اگرچہ ایکبار سے زیادہ کی حاجت پڑے (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** انگلیاں چٹکانا انگلیوں کی قینچی باندھنا یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا مکروہ تحریمی ہے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** نماز کیلئے جاتے وقت اور نماز کے انتظار میں بھی یہ دونوں چیزیں مکروہ ہیں اور اگر نہ نماز میں ہے نہ توابع نماز میں تو کراہت نہیں جب کہ کسی حاجت کے لیے ہوں (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** کمر پر ہاتھ رکھنا مکروہ تحریمی ہے نماز کے علاوہ بھی کمر پر ہاتھ رکھنا نہ چاہیئے (درمختار) **مسئلہ** ادھر ادھر مونھ پھیر کر دیکھنا مکروہ تحریمی ہے کل چہرہ پھر گیا ہو یا بعض اور اگر مونھ نہ پھیرے صرف کنکھیوں سے ادھر ادھر بلا حاجت دیکھے تو کراہت تنزیہی ہے اور نادراً کسی غرض صحیح سے ہو تو اصلاً حرج نہیں نگاہ آسمان کی طرف اٹھانا بھی مکروہ تحریمی ہے **مسئلہ** تشہد یا سجدوں کے درمیان میں کتے کی طرح بیٹھنا یعنی گھٹنوں کو سینہ سے ملا کر دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر سرین کے بل بیٹھنا۔ مرد کا سجدہ میں کلائیوں کو بچھانا کسی شخص کے مونھ کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے یونہیں دوسرے شخص کو مصلی کی طرف مونھ کرنا بھی ناجائز و گناہ ہے یعنی اگر مصلی کی جانب سے ہو تو کراہت مصلی پر ہے ورنہ اس پر **مسئلہ** اگر مصلی اور اس کے درمیان جس کا مونھ مصلی کی طرف ہے فاصلہ ہو جب بھی کراہت ہے مگر جب کہ کوئی شے درمیان میں حائل ہو کہ قیام میں بھی سامنا نہ ہوتا ہو تو حرج نہیں اور اگر قیام میں ہو اجہ ہو قعود میں

ہو مثلاً دونوں کے درمیان میں ایک شخص مصلی کی طرف پیٹھ کرکے بیٹھ گیا کہ اس صورت میں قعود میں تو مواجہہ نہ ہوگا مگر قیام میں ہوگا تو اب بھی کراہت ہے (ردالمحتار) **مسئلہ** کپڑے[18] میں اسطرح لپٹ جانا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہو مکروہ تحریمی ہے علاوہ نماز کے بھی بے ضرورت اسطرح کپڑے میں لپٹنا نہ چاہیئے اور خطرہ کی جگہ سخت ممنوع ہے **مسئلہ** اعتجار[19] یعنی پگڑی اس طرح باندھنا کہ بیچ سر پر نہ ہو مکروہ تحریمی ہے نماز کے علاوہ بھی اس طرح عمامہ باندھنا مکروہ ہے یونہیں[20] ناک اور مونھ کو چھپانا اور بے ضرورت کھنکار[21] نکالنا یہ سب مکروہ تحریمی ہے (درمختار عالمگیری) **مسئلہ** نماز میں بالقصد جماہی[22] لینا مکروہ تحریمی ہے اور خود آئے تو حرج نہیں مگر روکنا مستحب ہے، اور رُکے سے نہ رُکے تو ہونٹ کو دانتوں سے دبائے اور اس پر بھی نہ رُکے تو دہنا یا بایاں ہاتھ مونھ پر رکھ دے یا آستین سے مونھ چھپا لے قیام میں دہنے ہاتھ سے ڈھانکے اور دوسرے موقع پر بائیں سے (مراقی الفلاح) **فائدہ** انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں اس لیے کہ اس میں شیطانی مداخلت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماہی شیطان کی طرف سے ہے جب تم میں سے کسی کو جماہی آئے تو جہاں تک ممکن ہو روکے اس حدیث کو امام بخاری و مسلم نے صحیحین میں روایت کیا بلکہ بعض روایتوں میں ہے کہ شیطان مونھ میں گھس جاتا ہے بعض میں ہے شیطان دیکھ کر ہنستا ہے۔ علما فرماتے ہیں کہ جو جماہی میں مُونھ کھول دیتا ہے شیطان اس کے مونھ میں تھوک دیتا ہے اور وہ جو قاہ قاہ کی آواز آتی ہے وہ شیطان کا قہقہہ ہے کہ اس کا مونھ بگڑا دیکھ کر ٹھٹھا لگاتا ہے اور وہ جو رطوبت ہے وہ شیطان کا تھوک ہے اسکے روکنے کی بہتر ترکیب یہ ہے کہ جب آتی معلوم ہو تو دل میں خیال کرے کہ انبیا علیہم الصلوۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں فوراً رُک جائے گی (ردالمحتار) **مسئلہ** جس[23] کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہنکر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا ناجائز ہے یونہیں[24] مصلی کے سر پر یعنی چھت میں ہو یا معلق ہو یا محل سجود[25] میں ہو کہ اس پر سجدہ واقع ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ یونہیں[26] مصلی کے آگے یا داہنے[27] یا بائیں تصویر[28] کا ہونا مکروہ تحریمی ہے اور پس[29] پشت ہونا بھی مکروہ ہے اگرچہ ان تینوں صورتوں میں کراہت اسوقت ہے کہ تصویر آگے پیچھے دہنے بائیں معلق ہو یا نصب ہو یا دیوار وغیرہ

میں منقوش ہو اگر فرش میں ہے اور اس پر سجدہ نہیں تو کراہت نہیں۔ اگر تصویر غیر جاندار کی ہے جیسے دریا پہاڑ وغیرہا کی تو اس میں کچھ حرج نہیں (عامۂ کتب) **مسئلہ** اگر تصویر ذلت کی جگہ ہو مثلاً جوتیاں اُتارنے کی جگہ یا اور کسی جگہ فرش پر کہ لوگ اسے روندتے ہوں یا تکیے پر کہ زانو وغیرہ کے نیچے رکھا جاتا ہو تو ایسی تصویر مکان میں ہونے سے کراہت نہیں نہ اس سے نماز میں کراہت آئے جبکہ سجدہ اس پر نہ ہو (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** جس تکیہ میں تصویر ہو اُسے منصوب کرنا پڑا ہوا نہ رکھنا اعزاز تصویر میں داخل ہوگا اور اس طرح ہونا نماز کو بھی مکروہ کردیگا (درمختار) **مسئلہ** اگر ہاتھ میں یا اور کسی جگہ بدن پر تصویر ہو مگر کپڑوں سے چھپی ہو یا انگوٹھی پر چھوٹی تصویر منقوش ہو یا آگے پیچھے دہنے بائیں اوپر نیچے کسی جگہ چھوٹی تصویر ہو یعنی اتنی کہ اسکو زمین پر رکھکر کھڑے ہوکر دیکھیں تو اعضا کی تفصیل نہ دکھائی دے یا پاؤں کے نیچے یا بیٹھنے کی جگہ ہو تو ان سب صورتوں میں نماز مکروہ نہیں (درمختار) **مسئلہ** تصویر سر بریدہ یا جس کا چہرہ مٹا دیا ہو مثلاً کاغذ یا کپڑے یا دیوار پر ہو تو اُس پر روشنائی پھیر دی ہو یا اس کے سر یا چہرے کو کھرچ ڈالا یا دھو ڈالا ہو کراہت نہیں (ردالمحتار) **مسئلہ** اگر تصویر کا سر کاٹا ہو مگر سر اپنی جگہ پر لگا ہوا ہے ہنوز جدا نہ ہوا تو بھی کراہت ہے مثلاً کپڑے پر تصویر تھی اس کی گردن پر سلائی کر دی کہ مثل طوق کے بن گئی (ردالمحتار) **مسئلہ** مٹانے میں صرف چہرے کا مٹانا کراہت سے بچنے کے لئے کافی ہے اگر آنکھ یا بھوں یا ہاتھ پاؤں جدا کر لئے گئے تو اس سے کراہت دفع نہ ہوگی (ردالمحتار) **مسئلہ** تھیلی یا جیب میں تصویر چھپی ہوئی ہو تو نماز میں کراہت نہیں (درمختار) **مسئلہ** تصویر والا کپڑا پہنے ہوئے ہے اور اس پر کوئی دوسرا کپڑا اور پہن لیا کہ تصویر چھپ گئی تو اب نماز مکروہ نہ ہوگی (ردالمحتار) **مسئلہ** یوں تو تصویر جب چھوٹی نہ ہو اور موضع اہانت میں نہ ہو اور اُس پر پردہ نہ ہو۔ تو ہر حالت میں اس کے سبب نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے مگر سب سے بڑھ کر کراہت اس صورت میں ہے جب تصویر مصلی کے آگے قبلہ کو ہو پھر وہ کہ سر کے اوپر ہو اس کے بعد وہ کہ داہنے بائیں دیوار پر ہو پھر وہ کہ پیچھے ہو دیوار یا پردہ پر (ردالمحتار) **مسئلہ** یہ احکام تو نماز کے ہیں رہا تصویروں کا رکھنا اس کی نسبت صحیح حدیث میں ارشاد ہوا کہ جس گھر میں کُتا یا تصویر ہو اس میں رحمت

کے فرشتے نہیں آتے جب کہ توہین کیساتھ نہ ہوں اور نہ اتنی چھوٹی تصویریں ہوں **مسئلہ** روپے اشرفی اور دیگر سکّے کی تصویریں بھی فرشتوں کے داخل ہونے سے مانع ہیں یا نہیں امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نہیں اور ہمارے علمائے کرام کے کلمات سے بھی یہی ظاہر ہے (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** یہ احکام تو تصویر کے رکھنے میں ہیں کہ صورت اہانت وضرورت وغیرہما مستثنےٰ ہیں رہا تصویر بنانا یا بنوانا بہرحال حرام[1] ہے (ردالمحتار) خواہ دستی ہو یا عکسی دونوں کا ایک حکم ہے **مسئلہ** الٹا قرآن[30] مجید پڑھنا، کسی واجب[31] کو ترک کرنا مکروہ تحریمی ہے مثلاً رکوع وسجود میں پیٹھ سیدھی نہ کرنا یوہیں قومہ اور جلسہ میں سیدھے ہونے سے پہلے سجدہ کو چلا جانا، قیام[32] کے علاوہ اور کسی موقعہ پر قرآن مجید پڑھنا یا رکوع[33] میں قرارت ختم کرنا، امام[34] سے پہلے مقتدی کا رکوع وسجود وغیرہ میں جانا یا اس سے پہلے سر اٹھانا **مسئلہ** صرف[35] پاجامہ یا تہبند باندھکر نماز پڑھی اور کرتہ یا چادر موجود ہے تو نماز مکروہ تحریمی ہے اور جو دوسرا کپڑا نہیں تو معافی ہے (علمگیری غنیہ) **مسئلہ** امام[36] کو کسی آنیوالے کی خاطر نماز کا طول دینا مکروہ تحریمی ہے اگر اس کو پہچانتا ہو اور اس کی خاطر مدنظر ہو اور اگر نماز پر اس کی اعانت کے لیے بقدر ایک دو تسبیح کے طول دیا تو کراہت نہیں (علمگیری) جلدی[37] میں صف کے پیچھے ہی سے اللہ اکبر کہہ کر شامل ہو گیا پھر صف میں شامل ہوا یہ مکروہ تحریمی ہے (علمگیری) **مسئلہ** زمین مغصوب[38] یا پرائے کھیت[39] میں جس میں زراعت موجود ہے یا جتے ہوئے کھیت میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے قبر[40] کا سامنے ہونا اور مصلّی وقبر کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو تو مکروہ تحریمی ہے (درمختار علمگیری) **مسئلہ** کفّار[41] کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے کہ وہ شیاطین کی جگہ ہیں اور ظاہر کراہت تحریم (بحر) بلکہ ان میں جانا بھی ممنوع ہے (ردالمحتار) **مسئلہ** الٹا کپڑا پہن کر یا اوڑھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے اور ظاہر تحریم یوہیں[42] انگرکھے کے بند نہ باندھنا اور اچکن وغیرہ کے بٹن نہ لگانا اگر اس کے نیچے کرتا وغیرہ نہیں اور سینہ کھلا رہا تو ظاہر کراہت تحریم ہے اور نیچے کرتہ وغیرہ ہے تو مکروہ تنزیہی یہاں تک تو وہ مکروہات بیان ہوئے جن کا مکروہ تحریمی ہونا کتب معتبرہ میں مذکور ہے بلکہ اسی پر اعتماد کیا ہے اب بعض میں دیگر مکروہات بیان کیے جاتے

[1] اس کے متعلق دیگر احکام ان شاء اللہ تعالیٰ کتاب الحظر میں مذکور ہوں گے ۱۲

ہیں کہ ان میں اکثر کا مکروہ تنزیہی ہونا مصرح ہے اور بعض میں اختلاف ہے مگر راجح تنزیہی ہے۔ سجدہ
یا رکوع میں بلا ضرورت تین تسبیح سے کم کہنا، حدیث میں اسی کو مرغ کی سی ٹھونگ مارنا فرمایا ہاں
تنگی وقت یا ریل چلے جانے کے خوف سے ہو تو حرج نہیں اور اگر مقتدی تین تسبیحیں نہ کہنے پایا تھا کہ
امام نے سر اٹھا لیا تو امام کا ساتھ دے **مسئلہ** کام کاج کے کپڑوں سے نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے
جب کہ اس کے پاس اور کپڑے ہوں ورنہ کراہت نہیں (متون) **مسئلہ** مونھ میں کوئی چیز لیے ہوئے
نماز پڑھنا اور پڑھانا مکروہ ہے جب کہ قراءت سے مانع نہ ہو اور اگر مانع قراءت ہو مثلاً آواز ہی نہ نکلے یا
اس قسم کے الفاظ نکلیں کہ قرآن کے نہ ہوں تو نماز فاسد ہو جائے گی (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** سستی
سے ننگے سر نماز پڑھنا یعنی ٹوپی پہننا بوجھ معلوم ہوتا ہو یا گرمی معلوم ہوتی ہو مکروہ تنزیہی ہے اور اگر
تحقیر نماز مقصود ہے مثلاً نماز کوئی ایسی مہتم بالشان چیز نہیں جس کے لئے ٹوپی، عمامہ پہنا جائے تو یہ
کفر ہے اور خشوع خضوع کے لیے سر برہنہ پڑھی تو مستحب ہے (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** نماز میں
میں ٹوپی گر پڑی تو اٹھا لینا افضل ہے جب کہ عمل کثیر کی حاجت نہ پڑے ورنہ نماز فاسد ہو جائیگی
اور بار بار اٹھانی پڑے تو چھوڑ دے اور نہ اٹھانے سے خضوع مقصود ہو تو نہ اٹھانا افضل ہے (درمختار
ردالمحتار) **مسئلہ** پیشانی سے خاک یا گھاس چھڑانا مکروہ ہے جب کہ ان کی وجہ سے نماز میں تشویش نہ
ہو اور تکبر مقصود ہو تو کراہت تحریمی ہے اور اگر تکلیف دہ ہوں یا خیال بٹتا ہو تو حرج نہیں اور نماز
کے بعد چھڑانے میں تو مطلقاً مضائقہ نہیں بلکہ چاہیے تاکہ ریا نہ آنے پائے (عالمگیری) **مسئلہ** یوہیں
حاجت کے وقت پیشانی سے پسینہ پونچھنا بلکہ ہر وہ عمل قلیل کہ مصلّی کے لئے مفید ہو جائز ہے اور جو
مفید نہ ہو مکروہ ہے (عالمگیری) **مسئلہ** نماز میں ناک سے پانی بہا اس کو پونچھ لینا زمین پر گرنے
سے بہتر ہے اور اگر مسجد میں ہے تو ضرور ہے (عالمگیری) **مسئلہ** نماز میں انگلیوں پر آیتوں اور
سورتوں اور تسبیحات کا گننا مکروہ ہے نماز فرض ہو خواہ نفل اور دل میں شمار رکھنا یا پوروں کو دبانے سے
تعداد محفوظ رکھنا اور سب انگلیاں بطور مسنون اپنی جگہ پر ہوں اس میں کچھ حرج نہیں مگر خلاف اولیٰ ہے
کہ دل دوسری طرف متوجہ ہوگا اور زبان سے گننا مفسد نماز ہے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** نماز کے علاوہ

انگلیوں پر شمار کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ بعض احادیث میں عقد انامل کا حکم ہے اور یہ کہ انگلیوں سے سوال ہوگا اور وہ بولیں گی (ردالمحتار غنیہ) **مسئلہ** تسبیح رکھنے میں حرج نہیں جب کہ ریا کے لیے نہ ہو (ردالمحتار) **مسئلہ** ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا مکروہ ہے (درمختار) **مسئلہ** نماز میں بغیر عذر چار زانو بیٹھنا مکروہ ہے اور عذر ہو تو حرج نہیں اور علاوہ نماز کے اس نشست میں کوئی حرج نہیں (درمختار) **مسئلہ** دامن یا آستین سے اپنے کو ہوا پہنچانا مکروہ ہے (عالمگیری) جب کہ دو ایک بار ہو (مراقی الفلاح) یہ اس قول کی بنا پر کہ ایک رکن میں تین بار حرکت کو مفسد نماز کہا اور پنکھا جھلنا مفسد نماز ہے کہ دور سے دیکھنے والا سمجھے گا کہ نماز میں نہیں (منتقی ذخیرہ، محیط رضوی، طحطاوی علی مراقی الفلاح) **مسئلہ** اسبال یعنی کپڑا حد معتاد سے بافراط دراز رکھنا منع ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز پڑھو، تو لٹکتے کپڑے کو اٹھالو کہ اس میں سے جو شے زمین کو پہنچے گی وہ نار میں ہے اس حدیث کو بخاری نے تاریخ میں اور طبرانی نے کبیر میں ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کیا، دامنوں اور پائنچوں میں اسبال یہ ہے کہ ٹخنوں سے نیچے ہوں اور آستینوں میں انگلیوں سے نیچے اور عمامہ میں یہ کہ بیٹھنے میں دبے **مسئلہ** انگڑائی لینا اور بالقصد کھانسنا، یا کھنکارنا مکروہ ہے اور اگر طبیعت دفع کر رہی ہے تو حرج نہیں اور نماز میں تھوکنا بھی مکروہ ہے (عالمگیری) طحطاوی علی مراقی الفلاح میں انگڑائی کو فرمایا ظاہرا مکروہ تنزیہی ہے **مسئلہ** صف میں منفرد کو کھڑا ہونا مکروہ ہے کہ قیام وقعود وغیرہ افعال لوگوں کے مخالف ادا کریگا۔ یونہیں مقتدی کو صف کے پیچھے تنہا کھڑا ہونا مکروہ ہے جب کہ صف میں جگہ موجود ہو، اور اگر صف میں جگہ نہ ہو تو حرج نہیں اور اگر کسی کو صف میں سے کھینچ لے اور اس کے ساتھ کھڑا ہو تو بہتر ہے مگر یہ خیال رہے کہ جس کو کھینچے وہ اس مسئلہ سے واقف ہو کہ کہیں اس کے کھینچنے سے اپنی نماز نہ توڑ دے (عالمگیری) اور چاہیے یہ کہ کسی کو اشارہ کرے اور اسے یہ چاہیے کہ پیچھے نہ ہٹے اس پر سے کراہت دفع ہوگئی (فتح القدیر) **مسئلہ** فرض کی ایک رکعت میں

کسی آیت کو بار بار پڑھنا حالت اختیار میں مکروہ ہے اور عذر سے ہو تو حرج نہیں۔ یوہیں[18] ایک سورت کو بار بار پڑھنا بھی مکروہ ہے (عالمگیری غنیہ) **مسئلہ**[19] سجدہ کو جاتے وقت گھٹنے سے پہلے ہاتھ رکھنا اور اُٹھتے وقت ہاتھ سے پہلے گھٹنے اٹھانا بلا عذر مکروہ ہے (منیہ) **مسئلہ**[20] رکوع میں سر کو پشت سے اونچا یا نیچا کرنا مکروہ ہے (منیہ) **مسئلہ**[22] بسم اللہ و تعوذ و ثنا اور آمین زور سے کہنا یا اذکار[23] کو ان کی جگہ سے ہٹا کر پڑھنا مکروہ (غنیہ عالمگیری) **مسئلہ** بغیر عذر دیوار پر یا عصا پر ٹیک لگانا مکروہ ہے اور عذر سے ہو تو حرج نہیں بلکہ فرض و واجب و سنت فجر کے قیام میں اس پر ٹیک لگا کر کھڑا ہونا فرض ہے جب کہ بغیر اس کے قیام نہ ہو سکے جیسا کہ بحث قیام میں ذکر ہوا (غنیہ وغیرہ) **مسئلہ**[25] رکوع میں گھٹنوں پر اور سجدوں[26] میں زمین پر ہاتھ نہ رکھنا مکروہ ہے (عالمگیری) **مسئلہ**[27] عمامہ کو سر سے اُتار کر زمین پر رکھ دینا یا زمین[28] سے اُٹھا کر سر پر رکھ لینا مفسد نماز نہیں البتہ مکروہ ہے (عالمگیری) **مسئلہ**[29] آستین کو بچھا کر سجدہ کرنا تاکہ چہرہ پر خاک نہ لگے مکروہ ہے اور براہ تکبر ہو تو کراہت تحریم اور گرمی سے بچنے کے لیئے کپڑے پر سجدہ کیا تو حرج نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** آیت رحمت پر سوال کرنا اور آیت عذاب پر پناہ مانگنا منفرد نفل پڑھنے والے کے لیئے جائز ہے امام[30] و مقتدی کو مکروہ (عالمگیری) اور اگر مقتدیوں پر ثقل کا باعث ہو تو امام کو مکروہ تحریمی **مسئلہ**[31] دہنے بائیں جھومنا مکروہ ہے اور تراوح یعنی کبھی ایک پاؤں پر زور دیا کبھی دوسرے پر یہ سنت ہے (حلیہ) **مسئلہ** اٹھتے[32] وقت آگے پیچھے پاؤں اٹھانا مکروہ ہے اور سجدہ کو جاتے وقت داہنی جانب زور دینا اور اُٹھتے وقت بائیں پر زور دینا مستحب ہے **مسئلہ**[33] نماز میں آنکھ بند رکھنا مکروہ ہے مگر جب کھلی رہنے میں خشوع نہ ہوتا ہو تو بند کرنے میں حرج نہیں بلکہ بہتر ہے (در مختار رد المحتار) **مسئلہ**[34] سجدہ وغیرہ میں قبلہ سے اُنگلیوں کو پھیر دینا مکروہ ہے (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ** جوں یا مچھر جب ایذا پہنچاتے ہوں تو پکڑ کر مار ڈالنے میں حرج نہیں (غنیہ) یعنی جب کہ عمل کثیر کی حاجت نہ ہو **مسئلہ**[35] امام کو تنہا محراب میں کھڑا ہونا

مکروہ ہے اور اگر باہر کھڑا ہوا سجدہ محراب میں کیا یا وہ تنہا نہ ہو بلکہ اُس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی محراب کے اندر ہوں تو حرج نہیں یوہیں اگر مقتدیوں پر مسجد تنگ ہو تو بھی محراب میں کھڑا ہونا مکروہ نہیں (درمختار عالمگیری) **مسئلہ** امام کو دروں میں کھڑا ہونا بھی مکروہ ہے یوہیں امام جماعت اولیٰ کو مسجد کے زاویہ و جانب میں کھڑا ہونا مکروہ اُسے سُنت یہ ہے کہ وسط میں کھڑا ہو اور اسی وسط کا نام محراب ہے خواہ وہاں طاق معروف ہو یا نہ ہو تو اگر وسط چھوڑ کر دوسری جگہ کھڑا ہو اگرچہ اس کے دونوں طرف صف کے برابر برابر حصے ہوں مکروہ ہے (ردالمحتار) **مسئلہ** امام کا تنہا بلند جگہ کھڑا ہونا مکروہ ہے بلندی کی مقدار یہ ہے کہ دیکھنے میں اس کی اونچائی ظاہر ممتاز ہو۔ پھر بلندی اگر قلیل ہو تو کراہت تنزیہ ورنہ ظاہر تحریم امام نیچے ہو اور مقتدی بلند جگہ پر یہ بھی مکروہ و خلاف سُنت ہے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** کعبہ معظمہ اور مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے کہ اس میں ترک تعظیم ہے (عالمگیری) **مسئلہ** مسجد میں کوئی جگہ اپنے لیے خاص کر لینا کہ وہیں نماز پڑھے یہ مکروہ ہے (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ** کوئی شخص کھڑا یا بیٹھا باتیں کر رہا ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنے میں کراہت نہیں جب کہ باتوں سے دل بٹنے کا خوف نہ ہو۔ مصحف شریف اور تلوار کے پیچھے اور سونے والے کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ نہیں (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** تلوار و کمان وغیرہ حمائل کیئے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے جب کہ ان کی حرکت سے دل بٹے ورنہ حرج نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** جلتی آگ نمازی کے آگے ہونا باعث کراہت ہے شمع یا چراغ میں کراہت نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** ہاتھ میں کوئی ایسا مال ہو جس کے روکنے کی ضرورت ہوتی ہے اس کو لیے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے مگر جب ایسی جگہ ہو کہ بغیر اس کے حفاظت ناممکن ہو۔ سامنے پاخانہ وغیرہ نجاست ہونا یا ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ وہ مظنہ نجاست ہو مکروہ ہے (عالمگیری ردالمحتار) **مسئلہ** سجدہ میں ران کو پیٹ سے چپکا دینا یا ہاتھ سے بغیر عذر مکھی پسو اڑانا مکروہ ہے (عالمگیری) مگر عورت سجدہ میں ران پیٹ سے ملا دے گی **مسئلہ** قالین اور بچھونے پر نماز پڑھنے میں حرج نہیں

جب کہ اتنے نرم اور موٹے نہ ہوں کہ سجدہ میں پیشانی نہ ٹھہرے ورنہ نماز نہ ہوگی (غنیہ)
**مسئلہ** ایسی چیز کے سامنے جو دل کو مشغول رکھے نماز مکروہ ہے مثلاً زینت اور لہو ولعب وغیرہ **مسئلہ** نماز کے لیئے دوڑنا مکروہ ہے (ردالمحتار) **مسئلہ** عام راستہ کوڑا ڈالنے کی جگہ مذبح، قبرستان، غسلخانہ، حمام، نالا، مویشی خانہ خصوصاً اونٹ باندھنے کی جگہ، اصطبل، پاخانہ کی چھت اور صحرا میں بلا ستُرہ کے جب کہ خوف ہو کہ آگے سے لوگ گزریں گے ان مواضع میں نماز مکروہ ہے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** مقبرہ میں جو جگہ نماز کے لئے مقرر ہو اور اُس میں قبر نہ ہو تو وہاں نماز میں حرج نہیں۔ اور کراہت اس وقت ہے کہ قبر سامنے ہو اور قبر اور مصلّی کے درمیان کوئی شے ستُرہ کی قدر حائل نہ ہو ورنہ اگر قبر داہنے بائیں یا پیچھے ہو، یا بقدر ستُرہ کے کوئی چیز حائل ہو تو کچھ بھی کراہت نہیں (عالمگیری غنیہ) **مسئلہ** ایک زمین مسلمان کی ہو دوسری کافر کی تو مسلمان کی زمین پر نماز پڑھے اگر کھیتی نہ ہو ورنہ راستہ پر پڑھے، کافر کی زمین پر نہ پڑھے اور اگر زمین میں زراعت ہے مگر اس میں اور مالک زمین میں دوستی ہے کہ اُسے ناگوار نہ ہوگا تو پڑھ سکتا ہے (ردالمحتار) **مسئلہ** سانپ وغیرہ کے مارنے کے لئے جب کہ ایذا کا اندیشہ صحیح ہو یا کوئی جانور بھاگ گیا اس کے پکڑنے کے لئے یا بکریوں پر بھیڑیے کے حملہ کرنے کے خوف سے نماز توڑ دینا جائز ہے۔ یوہیں اپنے یا پرائے ایک درہم کے نقصان کا خوف ہو مثلاً دودھ اُبل جائے گا یا گوشت ترکاری روٹی وغیرہ جل جانے کا خوف ہو یا ایک درہم کی کوئی چیز چور اُچکا لے بھاگا۔ ان صورتوں میں نماز توڑ دینے کی اجازت ہے (درمختار عالمگیری) **مسئلہ** پاخانہ پیشاب معلوم ہوا، یا کپڑے یا بدن میں اتنی نجاست لگی دیکھی کہ مانع نماز نہ ہو یا اس کو کسی اجنبی عورت نے چھو دیا۔ تو نماز توڑ دینا مستحب ہے بشرطیکہ وقت وجماعت نہ فوت ہو، اور پاخانہ پیشاب کی حاجت شدید معلوم ہونے میں تو جماعت کے فوت ہو جانے کا بھی خیال نہ کیا جائے گا البتہ فوت وقت کا لحاظ ہوگا (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** کوئی مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو۔ اسی نمازی کو پکار رہا ہو یا مطلقاً

کسی شخص کو پکارتا ہو یا کوئی ڈوب رہا ہو یا آگ سے جل جائے گا یا اندھا راہگیر کوئیں میں گرا چاہتا ہو ان سب صورتوں میں توڑ دینا واجب ہے جب کہ یہ اس کے بچانے پر قادر ہو (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** ماں باپ دادا دادی وغیرہ اصول کے محض بلانے سے نماز قطع کرنا جائز نہیں البتہ اگر ان کا پکارنا بھی کسی بڑی مصیبت کے لیے ہو جیسے اوپر مذکور ہوا، تو توڑ دے یہ حکم فرض کا ہے اور اگر نفل نماز ہے، اور ان کو معلوم ہے کہ نماز پڑھتا ہے تو ان کے معمولی پکارنے سے نماز نہ توڑے اور اس کا نماز پڑھنا انہیں معلوم نہ ہو اور پکارا تو توڑ دے اور جواب دے اگرچہ معمولی طور سے بلائیں (درمختار ردالمحتار)

# احکام مسجد کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمۡ يَخۡشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰۤئِكَ اَنۡ يَّكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُهۡتَدِيۡنَ مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی اور خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرے بیشک وہ راہ پانے والوں سے ہوں گے **حدیث ا تا ۴** بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مرد کی نماز مسجد میں جماعت کیساتھ گھر میں اور بازار میں پڑھنے سے پچیس درجے زاید ہے اور یہ یوں ہے کہ جب اچھی طرح وضو کرکے مسجد کے لئے نکلا تو جو قدم چلتا ہے اس سے درجہ بلند ہوتا ہے اور گناہ مٹتا ہے اور جب نماز پڑھتا ہے تو ملائکہ برابر اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں جب تک اپنے مصلے پر ہے اور ہمیشہ نماز میں ہے جب تک نماز کا انتظار کر رہا ہے امام احمد و ابویعلے وغیرہ کی روایت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور فرماتے ہیں ہر قدم کے بدلے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب سے گھر سے نکلتا ہے واپسی تک نماز پڑھنے والوں میں لکھا جاتا ہے انھیں روایتوں کے قریب

قریب ابن عمرو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی مروی ہے **حدیث ۵** - نسائی نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور فرماتے ہیں جو اچھی طرح وضو کرکے فرض نماز کو گیا اور مسجد میں نماز پڑھی اُس کی مغفرت ہو جائے گی **حدیث ۶** مسلم وغیرہ نے روایت کی کہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں مسجد نبوی کے گرد کچھ زمینیں خالی ہوئیں، بنی سلمہ نے چاہا کہ مسجد کے قریب آجائیں یہ خبر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنچی تو فرمایا مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم مسجد کے قریب اُٹھ آنا چاہتے ہو، عرض کی یا رسول اللہ ہاں ارادہ تو ہے فرمایا اے بنی سلمہ اپنے گھروں ہی میں رہو تمہارے قدم لکھے جائیں گے دو بار اس کو فرمایا بنی سلمہ کہتے ہیں۔ لہٰذا ہم کو گھر بدلنا پسند نہ آیا **حدیث ۷** ابن ماجہ نے باسناد جید روایت کی کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں انصار کے گھر مسجد سے دُور تھے انہوں نے قریب آنا چاہا اس پر یہ آیت نازل ہوئی وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ جو انہوں نے نیک کام آگے بھیجے وہ اور ان کے نشان قدم ہم لکھتے ہیں **حدیث ۸** بخاری و مسلم نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور فرماتے ہیں سب سے بڑھ کر نماز میں اس کا ثواب ہے جو زیادہ دُور سے چل کر آئے **حدیث ۹** مسلم وغیرہ کی روایت ہے ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ایک انصاری کا گھر مسجد سے سب سے زیادہ دُور تھا اور کوئی نماز ان کی خطا نہ ہوتی ان سے کہا گیا کاش تم کوئی سواری خرید لو کہ اندھیرے اور گرمی میں اس پر سوار ہو کر آؤ جواب دیا میں چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کو جانا اور پھر گھر کو واپس آنا لکھا جائے اس پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے تجھے یہ سب جمع کر کے دیدیا۔ **حدیث ۱۰** بزار و ابو یعلےٰ باسناد حسن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں تکلیف میں پورا وضو کرنا اور مسجد کی طرف چلنا اور ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنا گناہوں کو اچھی طرح دھو دیتا ہے **حدیث ۱۱** طبرانی ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں صبح و شام مسجد کو جانا از قسم جہاد فی سبیل اللہ ہے **حدیث ۱۲** صحیحین وغیرہ میں

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں جو مسجد کو صبح یا شام کو جائے اللہ تعالےٰ اُس کے لیے جنت میں مہمانی تیار کرتا ہے جتنی بار جائے **حدیث ۲۱ تا ۲۳** ابوداؤد و ترمذی بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ابن ماجہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں جو لوگ اندھیریوں میں مساجد کو جانے والے ہیں انہیں قیامت کے دن کامل نور کی خوش خبری سُنا دے اور اسی کے قریب قریب ابودرداء و ابوہریرہ و ابوامامہ و سہل بن سعد ساعدی و ابن عباس و ابن عمر و ابی سعید خدری و زید بن حارثہ و اُم المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی **حدیث ۲۴** ابوداؤد و ابن حبان ابوامامہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں کہ تین شخص اللہ عزوجل کی ضمان میں ہیں اگر زندہ رہیں تو روزی دے اور کفایت کرے مر جائیں تو جنت میں داخل کرے. جو شخص گھر میں داخل ہو اور گھر والوں پر سلام کرے، وہ اللہ کی ضمان میں ہے اور جو مسجد کو جائے اللہ کی ضمان میں ہے اور جو اللہ کی راہ میں نکلا اللہ کی ضمان میں ہے **حدیث ۲۵** طبرانی کبیر میں باسناد جید اور بیہقی باسناد صحیح موقوفاً سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں جس نے گھر میں اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد میں آیا وہ اللہ کا زائر ہے اور جس کی زیارت کی جائے اس پر حق ہے کہ زائر کا اکرام کرے **حدیث ۲۶** ابن ماجہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو گھر سے نماز کو جائے اور یہ دُعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْکَ وَبِحَقِّ مَمْشَایَ ھٰذَا فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا رِیَاءً وَّلَا سُمْعَةً وَّخَرَجْتُ اتِّقَاءَ سَخَطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ فَاَسْئَلُکَ اَنْ تُعِیْذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اس کی طرف اللہ عزوجل اپنے

[1] اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس حق سے کہ تو نے سوال کرنے والوں کا ذمہ کرم پر رکھا ہے اور اپنے چلنے کے حق سے کیونکہ میں تکبّر و فخر کے طور پر گھر سے نہیں نکلا اور نہ دکھانے اور سنانے کے لیے نکلا۔ میں تیری ناراضی سے بچنے اور تیری رضا کے طلب میں نکلا لہذا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جہنم سے مجھے پناہ دے اور میرے گناہوں کو بخشدے تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں ۱۲ منہ

وجہ کریم کے ساتھ متوجہ ہوتا ہے اور ستر ہزار فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں۔

**حدیث ۲۷ تا ۲۹:** صحیح مسلم میں ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں جب کوئی مسجد میں جائے تو کہے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ[1] اور جب نکلے تو کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ[2] اور ابوداؤد کی روایت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے جب حضور مسجد میں جاتے تو یہ کہتے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ[3] فرمایا ہے اسے کہہ لو تو شیطان کہتا ہے مجھ سے تمام دن محفوظ رہا، اور ترمذی کی روایت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے جب مسجد میں حضور داخل ہوتے تو درود پڑھتے اور کہتے رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ[4] اور جب نکلتے تو درود پڑھتے اور کہتے رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ[5] امام احمد اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ جاتے اور نکلتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ کہتے اس کے بعد وہ دعا پڑھتے **حدیث ۳۰ تا ۳۳:** صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں اللہ عزوجل کو سب جگہ سے زیادہ محبوب مسجدیں ہیں، اور سب سے زیادہ مبغوض بازار ہیں اور اسی کے مثل جبیر بن مطعم و عبد اللہ بن عمر و انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے اور بعض روایات میں ہے کہ یہ قول اللہ عزوجل کا ہے **حدیث ۳۴:** بخاری و مسلم وغیرہما انھیں سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں سات شخص ہیں جن پر اللہ عزوجل سایہ کرے گا اس دن کہ اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں۔ امام عادل اور وہ نوجوان جس کی نشو و نما اللہ عزوجل کی عبادت سے ہوئی، اور

---

[1] اے اللہ تو اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے [2] اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں [3] پناہ مانگتا ہوں اللہ عظیم کی اور اس کے وجہ کریم کی اور سلطان قدیم کی شیطان مردود سے [4] اے پروردگار تو میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے [5] اے رب تو میرے گناہ بخش دے اور اپنے فضل کے دروازے میرے لیے کھول دے ۱۲

وہ شخص جس کا دل مسجد کو لگا ہوا ہے اور وہ دو شخص کہ باہم اللہ کے لئے دوستی رکھتے ہیں اسی پر جمع ہوئے اسی پر متفرق ہوئے اور وہ شخص جسے کسی عورت صاحب منصب و جمال نے بلایا اس نے کہہ دیا میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور وہ شخص جس نے کچھ صدقہ کیا اور اسے اتنا چھپایا کہ بائیں کو خبر نہ ہوئی کہ دہنے نے کیا خرچ کیا اور وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور آنکھوں سے آنسو بہے **حدیث ۳۵** ترمذی ابن ماجہ و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم و ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں کہ تم جب کسی کو دیکھو کہ مسجد کا عادی ہے تو اس کے ایمان کے گواہ ہو جاؤ کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے اور حاکم نے کہا صحیح الاسناد ہے **حدیث ۳۶** صحیحین میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں مسجد میں تھوکنا خطا ہے اور اس کا کفارہ زائل کر دینا ہے **حدیث ۳۷** صحیح مسلم میں ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں کہ مجھ پر میری امت کے اعمال اچھے برے سب پیش کئے گئے نیک کاموں میں اذیت کی چیز کا راستہ سے دور کرنا پایا اور برے اعمال میں مسجد میں تھوک کہ زائل نہ کیا گیا ہو **حدیث ۳۸ و ۳۹** ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں، مجھ پر امت کے ثواب پیش کیے گئے یہاں تک کہ تنکا جو مسجد سے کوئی باہر کر دے اور گناہ پیش کئے گئے تو اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ کسی کو آیت یا سورت قرآن دی گئی اور اس نے بھلا دی اور ابن ماجہ کی ایک روایت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور فرماتے ہیں جو مسجد سے اذیت کی چیز نکالے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک گھر جنت میں بنائے گا **حدیث ۴۰ تا ۴۲** ابن ماجہ واثلہ ابن اسقع سے اور طبرانی ان سے اور ابو داؤد ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں مساجد کو بچوں اور پاگلوں اور بیع و شرا اور جھگڑے اور آواز بلند کرنے اور حدود قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ

حدیث ۴۳ ترمذی و دارمی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں جب کسی کو مسجد میں خرید یا فروخت کرتے دیکھو تو کہو خدا تیری تجارت میں نفع نہ دے حدیث ۴۴ بیہقی شعب الایمان میں حسن بصری سے مرسلاً راوی کہ حضور فرماتے ہیں کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مساجد میں دنیا کی باتیں ہوں گی تم ان کے ساتھ نہ بیٹھو کہ ان کو خدا سے کچھ کام نہیں حدیث ۴۵ ابن خزیمہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نے ایک دن مسجد میں قبلہ کی طرف تھوک دیکھا اُسے صاف کیا پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا تم میں اس بات کو کوئی پسند کرتا ہے کہ اس کے سامنے کھڑا ہو کر کوئی شخص اُس کے مونھ کی طرف تھوک دے حدیث ۴۶، ۴۷ ابوداؤد و ابن خزیمہ و ابن حبان ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں جو قبلہ کی جانب تھوکے قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کا تھوک دونوں آنکھوں کے درمیان ہوگا اور امام احمد کی روایت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ فرمایا مسجد میں تھوکنا گناہ ہے حدیث ۴۸ صحیح بخاری شریف میں ہے سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں میں مسجد میں سویا تھا ایک شخص نے مجھ پر کنکری پھینکی دیکھا تو امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں فرمایا جاؤ ان دونوں شخصوں کو میرے پاس لاؤ میں ان دونوں کو حاضر لایا فرمایا تم کس قبیلہ کے ہو یا کہاں کے رہنے والے ہو انھوں نے عرض کی ہم طائف کے رہنے والے ہیں فرمایا اگر تم اہل مدینہ سے ہوتے تو میں تمھیں سزا دیتا (کہ وہاں کے لوگ آداب سے واقف تھے) مسجد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں آواز بلند کرتے ہو۔ احکام فقہیہ مسئلہ قبلہ کی طرف قصداً پاؤں پھیلانا مکروہ ہے سوتے میں ہو یا جاگتے میں۔ یوہیں مصحف شریف اور کتب شرعیہ کی طرف بھی پاؤں پھیلانا مکروہ ہے ہاں اگر کتابیں اونچے پر ہوں کہ پاؤں کی محاذات اُن کی طرف نہ ہو تو حرج نہیں یا بہت دور

ہوں کہ عرفاً کتاب کی طرف پاؤں پھیلانا نہ کہا جائے تو بھی معاف ہے (درمختار) **مسئلہ** نابالغ کا پاؤں قبلہ رُخ کرکے لٹا دیا یہ بھی مکروہ ہے۔ اور کراہت اُس لٹانے والے پر عائد ہوگی (ردالمحتار) **مسئلہ** مسجد کا دروازہ بند کرنا مکروہ ہے البتہ اگر اسباب مسجد جاتے رہنے کا خوف ہو تو علاوہ اوقات نماز بند کرنے کی اجازت ہے (عالمگیری) **مسئلہ** مسجد کی چھت پر وطی و بول و براز حرام ہے یوہیں جنب اور حیض و نفاس والی کو اس پر جانا حرام ہے کہ وہ بھی مسجد کے حکم میں ہے۔ مسجد کی چھت پر بلا ضرورت چڑھنا مکروہ ہے (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** مسجد کو راستہ بنانا یعنی اس میں سے ہوکر گزرنا ناجائز ہے اگر اس کی عادت کرے تو فاسق ہے اگر کوئی اس نیت سے مسجد میں گیا وسط میں پہنچا کہ نادم ہوا تو اس دروازہ سے اس کو نکلنا تھا اس کے سوا دوسرے دروازہ سے نکلے یا وہیں نماز پڑھے پھر نکلے اور وضو نہ ہو تو جس طرف سے آیا واپس جائے (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** مسجد میں نجاست لے کر جانا اگرچہ اس سے مسجد آلودہ نہ ہو یا جس کے بدن پر نجاست لگی اس کو مسجد میں جانا منع ہے (ردالمحتار) **مسئلہ** ناپاک روغن مسجد میں جلانا یا نجس گارا مسجد میں لگانا منع ہے (درمختار) **مسئلہ** مسجد میں کسی برتن کے اندر پیشاب کرنا یا فصد کا خون لینا بھی جائز نہیں (درمختار) **مسئلہ** بچے اور پاگل کو جن سے نجاست کا گمان ہو مسجد میں لے جانا حرام ہے ورنہ مکروہ جو لوگ جوتیاں مسجد کے اندر لے جاتے ہیں ان کو اس کا خیال کرنا چاہیے کہ اگر نجاست لگی ہو تو صاف کر لیں اور جوتا پہنے مسجد میں چلے جانا سوء ادب ہے (ردالمحتار) **مسئلہ** عیدگاہ یا وہ مقام کہ جنازہ کی نماز کے لیے بنایا ہو اقتدا کے مسائل میں مسجد کے حکم میں ہے کہ اگرچہ امام و مقتدی کے درمیان کتنی ہی صفوں کی جگہ فاصل ہو اقتدا صحیح ہے اور باقی احکام مسجد کے اس پر نہیں اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس میں پیشاب پاخانہ جائز ہے بلکہ یہ مطلب کہ جنب اور حیض نفاس والی کو اس میں آنا جائز۔ فنائے مسجد اور مدرسہ و خانقاہ و سرائے اور تالابوں پر جو چبوترہ وغیرہ نماز پڑھنے کے لئے بنا لیا کرتے ہیں

اُن سب کے بھی یہی احکام ہیں جو عیدگاہ کے لیے ہیں (درمختار) **مسئلہ** مسجد کی دیوار میں نقش ونگار اور سونے کا پانی پھیرنا منع نہیں جب کہ بہ نیت تعظیم مسجد ہو مگر دیوار قبلہ میں نقش ونگار مکروہ ہے یہ حکم اس وقت ہے کہ کوئی شخص اپنے مال حلال سے نقش کرے اور مال وقف سے نقش ونگار حرام ہے اگر متولی نے کرایا یا سفیدی کی تو تاوان دے ہاں اگر واقف نے یہ فعل خود بھی کیا یا اُس نے متولی کو اختیار دیا ہو تو مال وقف سے یہ خرچ دیا جائے گا (درمختار) **مسئلہ** مسجد کا مال جمع ہے اور خوف ہے کہ ظالم ضائع کر ڈالیں گے تو ایسی حالت میں نقش ونگار میں صرف کر سکتے ہیں (عالمگیری) **مسئلہ** مسجد کی دیواروں اور محرابوں پر قرآن لکھنا اچھا نہیں کہ اندیشہ ہے وہاں سے گرے اور پاؤں کے نیچے پڑے اسی طرح مکان کی دیواروں پر کہ علت مشترک ہے۔ یوہیں جس بچھونے یا مصلے پر اسمائے الٰہی لکھے ہوئے اُس کا بچھانا یا کسی اور استعمال میں لانا جائز نہیں اور یہ بھی ممنوع ہے کہ اپنی ملک میں سے اُسے جُدا کر دے کہ دوسرے کے استعمال نہ کرنے کا کیا اطمینان لہذا واجب ہے کہ اس کو سب سے اوپر کسی ایسی جگہ رکھیں کہ اس سے اوپر کوئی چیز نہ ہو (عالمگیری) یوہیں بعض دسترخوانوں پر اشعار لکھتے ہیں ان کا بچھانا اور ان پر کھانا ممنوع ہے **مسئلہ** مسجد میں وضو کرنا اور کلی کرنا اور مسجد کی دیواروں یا چٹائیوں پر یا چٹائیوں کے نیچے تھوکنا اور ناک سنکنا ممنوع اور چٹائیوں کے نیچے ڈالنا اوپر ڈالنے سے زیادہ بُرا ہے اور اگر ناک سنکنے یا تھوکنے کی ضرورت ہی پڑ جائے تو کپڑے میں لے لے (عالمگیری) **مسئلہ** مسجد میں کوئی جگہ وضو کے لیے ابتدا ہی سے بانی مسجد نے قبل تمام مسجدیت بنائی ہے جس میں نماز نہیں ہوتی تو وہاں وضو کر سکتا ہے۔ یوہیں طشت وغیرہ کسی برتن میں بھی وضو کر سکتا ہے مگر بشرط کمال احتیاط کہ کوئی چھینٹ مسجد میں نہ پڑے (عالمگیری) بلکہ مسجد کو ہر گھن کی چیز سے بچانا ضروری ہے۔ آج کل اکثر دیکھا جاتا ہے کہ وضو کے بعد مونھ اور ہاتھ سے پانی پونچھ کر مسجد میں جھاڑتے ہیں یہ ناجائز ہے **مسئلہ** کیچڑ سے پاؤں

سنا ہوا ہے اس کو مسجد کی دیوار یا ستون سے پونچھنا ممنوع ہے یوہیں پھیلے ہوئے غبار سے پونچھنا بھی ناجائز ہے اور کوڑا جمع ہے تو اس سے پونچھ سکتے ہیں یوہیں مسجد میں کوئی لکڑی پڑی ہوئی ہے کہ عمارت مسجد میں داخل نہیں اس سے بھی پونچھ سکتے ہیں چٹائی کے بیکار ٹکڑے سے جس پر نماز نہ پڑھتے ہوں پونچھ سکتے ہیں مگر بچنا افضل ہے (عالمگیری صغیری) **مسئلہ** مسجد کا کوڑا جھاڑ کر کسی ایسی جگہ نہ ڈالیں جہاں بے ادبی ہو (درمختار) **مسئلہ** مسجد میں کوآں نہیں کھودا جا سکتا اور اگر قبل مسجد وہ کنواں تھا اور اب مسجد میں آگیا تو باقی رکھا جائیگا (عالمگیری) **مسئلہ** مسجد میں پیڑ لگانے کی اجازت نہیں ہاں مسجد کو اس کی حاجت ہے کہ زمین میں تری ہے ستون باقی نہیں رہتے تو اس تری کو جذب کرنے کے لئے پیڑ لگا سکتے ہیں (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ** قبل تمام مسجدیت مسجد کے اسباب رکھنے کے لیے مسجد میں حجرہ وغیرہ بنا سکتے ہیں (عالمگیری) **مسئلہ** مسجد میں سوال کرنا حرام ہے اور اُس سائل کو دینا بھی منع ہے مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرنا منع ہے حدیث میں ہے جب دیکھو کہ گمی ہوئی چیز مسجد میں تلاش کرتا ہے تو کہو خدا اس کو تیرے پاس واپس نہ کرے کہ مسجدیں اس لیے نہیں بنیں اس حدیث کو مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** مسجد میں شعر پڑھنا ناجائز ہے البتہ اگر وہ شعر حمد و نعت و منقبت و وعظ و حکمت کا ہو تو جائز ہے (درمختار) **مسئلہ** مسجد میں کھانا پینا سونا معتکف اور پردیسی کے سوا کسی کو جائز نہیں لہذا جب کھانے پینے وغیرہ کا ارادہ ہو تو اعتکاف کی نیت کرکے مسجد میں جائے کچھ ذکر و نماز کے بعد اب کھا پی سکتا ہے اور بعضوں نے صرف معتکف کا استثنا کیا اور یہی راجح لہذا غریب الوطن بھی نیت اعتکاف کرے کہ خلاف سے بچے (درمختار صغیری) **مسئلہ** مسجد میں کچا لہسن پیاز کھانا یا کھا کر جانا جائز نہیں جب تک بو باقی ہو کہ فرشتوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو اس بدبودار درخت سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کہ ملائکہ کو اس چیز سے ایذا ہوتی جس سے آدمی کو ہوتی

ہے اس حدیث کو بخاری و مسلم نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا یہی حکم ہر اس چیز کا ہے جس میں بدبو ہو۔ جیسے گندنا، مولی، کچا گوشت، مٹی کا تیل وہ دیا سلائی جس کے رگڑنے میں بو اُڑتی ہے۔ ریاح خارج کرنا وغیرہ وغیرہ جس کو گندہ دہنی کا عارضہ ہو یا کوئی بدبودار زخم ہو یا کوئی دوا بدبودار لگائی ہو تو جب تک بو منقطع نہ ہو۔ اس کو مسجد میں آنے کی ممانعت ہے یونہیں قصاب اور مچھلی بیچنے والے اور کوڑھی اور سفید داغ والے اور اس شخص کو جو لوگوں کو زبان سے ایذا دیتا ہو مسجد سے روکا جائے گا (درمختار، ردالمحتار وغیرہما) **مسئلہ** بیع وشرا وغیرہ ہر عقد مبادلہ مسجد میں منع ہے صرف معتکف کو اجازت ہے جبکہ تجارت کے لیے خرید تا بیچتا نہ ہو بلکہ اپنی اور بال بچوں کی ضرورت سے ہو اور وہ شے مسجد میں نہ لائی گئی (درمختار) **مسئلہ** مباح باتیں بھی مسجد میں کرنے کی اجازت نہیں اور نہ آواز بلند کرنا جائز (درمختار، صغیری) افسوس کہ اس زمانے میں مسجدوں کو لوگوں نے چوپال بنا رکھا ہے یہاں تک کہ بعضوں کو مسجدوں میں گالیاں بکتے دیکھا جاتا ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ **مسئلہ** درزی کو اجازت نہیں کہ مسجد میں بیٹھ کر کپڑے سیے ہاں اگر بچوں کو روکنے اور مسجد کی حفاظت کے لیے بیٹھا تو حرج نہیں یونہیں کاتب کو مسجد میں بیٹھ کر لکھنے کی اجازت نہیں جب کہ اُجرت پر لکھتا ہو اور بغیر اُجرت کے لکھتا ہو تو اجازت ہے جب کہ کتاب کوئی بُری نہ ہو یونہیں معلّم اجیر کو مسجد میں بیٹھ کر تعلیم کی اجازت نہیں اور اجیر نہ ہو تو اجازت ہے (عالمگیری) **مسئلہ** مسجد کا چراغ گھر نہیں لے جا سکتا اور تہائی رات تک چراغ جلا سکتے ہیں اگرچہ جماعت ہو چکی ہو اس سے زیادہ کی اجازت نہیں ہاں اگر واقف نے شرط کر دی ہو یا وہاں تہائی رات سے زیادہ جلانے کی عادت ہو تو جلا سکتے ہیں۔ اگرچہ شب بھر کی ہو (عالمگیری) **مسئلہ** مسجد کے چراغ سے کتب بینی اور درس تدریس تہائی رات تک تو مطلقاً کر سکتا ہے اگرچہ جماعت ہو چکی ہو اور اس کے بعد اجازت نہیں مگر جہاں اس کے بعد تک جلنے کی عادت ہو (عالمگیری) **مسئلہ** چمگادڑ اور کبوتر وغیرہ کے گھونسلے مسجد کی صفائی کے لیے نوچنے میں حرج نہیں (درمختار) **مسئلہ**

یعنی جبکہ ان دونوں کے بدن یا کپڑے میں بو ہو قصاب سے مراد قوم قصاب نہیں بلکہ وہ جو گوشت بیچتا ہو چاہے وہ کسی قوم کا ہو ۱۲

جس نے مسجد بنوائی تو مرمت اور لوٹے چٹائی چراغ بتی وغیرہ کا حق اُسی کو ہے اور اذان و اقامت و امامت کا اہل ہے تو اس کا بھی وہی مستحق ہے ورنہ اس کی رائے سے ہو یوہیں اسکے بعد اس کی اولاد اور کنبے والے غیروں سے اولیٰ ہیں (عالمگیری غنیہ) **مسئلہ** بانی مسجد نے ایک کو امام و مؤذن کیا اور اہل محلہ نے دوسرے کو تو اگر وہ افضل ہے جسے اہل محلہ نے پسند کیا ہے تو وہی بہتر ہے اور اگر برابر ہوں تو جسے بانی نے پسند کیا وہ ہوگا (غنیہ) **مسئلہ** سب مسجدوں سے افضل مسجد حرام شریف ہے پھر مسجد نبوی پھر مسجد قدس پھر مسجد قبا پھر اور جامع مسجدیں پھر مسجد محلہ پھر مسجد شارع (ردالمحتار) **مسئلہ** مسجد محلہ میں نماز پڑھنا اگرچہ جماعت قلیل ہو مسجد جامع سے افضل ہے اگرچہ وہاں بڑی جماعت ہو بلکہ اگر مسجد محلہ میں جماعت نہ ہوئی تو تنہا جائے اور اذان و اقامت کہے نماز پڑھے وہ مسجد جامع کی جماعت سے افضل ہے (صغیری وغیرہ) **مسئلہ** جب چند مسجدیں برابر ہوں تو وہ مسجد اختیار کرے جس کا امام زیادہ علم و صلاح والا ہو (صغیری) اور اگر اس میں برابر ہوں تو جو زیادہ قدیم ہو اور بعضوں نے کہا جو زیادہ قریب ہو اور زیادہ راجح یہی معلوم ہوتا ہے **مسئلہ** مسجد محلہ میں جماعت نہ ملی تو دوسری مسجد میں بجماعت پڑھنا افضل ہے اور جو دوسری مسجد میں بھی جماعت نہ ملے تو محلہ ہی کی مسجد میں اولیٰ ہے اور اگر مسجد محلہ میں تکبیر اُولیٰ یا ایک دو رکعت فوت ہوگئی اور دوسری جگہ مل جائے گی تو اس کے لیے دوسری مسجد میں نہ جائے یوہیں اگر اذان کہی اور جماعت میں سے کوئی نہیں تو مؤذن تنہا پڑھ لے دوسری مسجد میں نہ جائے (صغیری) **مسئلہ** جو ادب مسجد کا ہے وہی مسجد کی چھت کا ہے (غنیہ) **مسئلہ** مسجد محلہ میں امام اگر معاذ اللہ زانی یا سود خوار ہو یا اس میں اور کوئی ایسی خرابی ہو جس کی وجہ سے اس کے پیچھے نماز منع ہو تو مسجد چھوڑ کر دوسری مسجد کو جائے (غنیہ) اور اگر اس سے ہو سکتا ہو تو معزول کر دے **مسئلہ** اذان کے بعد مسجد سے نکلنے کی اجازت نہیں حدیث میں فرمایا کہ اذان کے بعد مسجد سے نہیں نکلتا مگر منافق لیکن وہ شخص کہ کسی کام کے لیے گیا اور واپسی کا ارادہ رکھتا ہے یعنی قبل قیام جماعت یوہیں جو شخص دوسری مسجد جماعت کا منتظم ہو تو اُسے چلا جانا چاہیے (عامۂ کتب) **مسئلہ** اگر اس وقت کی نماز پڑھ چکا ہے تو اذان کے بعد مسجد سے جا سکتا ہے مگر

ظہر و عشا میں اقامت ہو گئی تو نہ جائے نفل کی نیت سے شریک ہو جانے کا حکم ہے (عامہ کتب) اور باقی تین نمازوں میں اگر تکبیر ہوئی اور یہ تنہا پڑھ چکا ہے تو باہر نکل جانا واجب ہے قد تم ھذا الجزء بحمد اللہ سبحنہ و تعالیٰ و صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ و الہ و صحبہ و ابنہ و حزبہ اجمعین و الحمد للہ رب العلمین

## تقریظ امام اہلسنت مجدد مائۃ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ اعلیحضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وکفی سلام علی عبادہ الذین اصطفی لاسیما علی الشارع المصطفی و مقتفیہ فی المشارع اولی الطہارۃ و الصفا فقیر غفرلہ المولی القدیر نے یہ مبارک رسالہ بہار شریعت حصہ سوم تصنیف لطیف اخی فی اللہ ذی المجد والجاہ والطبع السلیم والفکر القویم والفضل والعلی مولنا ابو العلی مولوی حکیم محمد امجد علی قادری برکاتی اعظمی بالمذہب والمشرب والسکنی رزقہ اللہ تعالیٰ فی الدارین الحسنی مطالعہ کیا الحمد للہ مسائل صحیحہ رجیحہ محققہ منقحہ پر مشتمل پایا۔ آجکل ایسی کتاب کی ضرورت تھی کہ عوام بھائی سلیس اردو میں صحیح مسئلے پائیں اور گمراہی و اغلاط کے مصنوع و ملمع زیوروں کی طرف آنکھ نہ اٹھائیں مولیٰ عزوجل مصنف کی عمر و علم و فیض میں برکت دے اور ہر باب میں اس کتاب کے اور حصص کافی و شافی و وافی و صافی تالیف کرنے کی توفیق بخشے اور انہیں اہل سنت میں شائع و معمول اور دنیا و آخرت میں نافع و مقبول فرمائے آمین والحمد للہ رب العلمین و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولنا محمد و آلہ و صحبہ و ابنہ و حزبہ اجمعین آمین ۱۲ شعبان المعظم سنہ ۱۳۳۷ھ ہجریۃ علی صاحبہا و الہ الکرام افضل الصلوۃ و التحیۃ آمین

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

## فہرست مضامین بہار شریعت حصہ سوم

شیخ نیاز احمد ... علمی پرنٹنگ ۳۹۲ پریس لاہور میں چھپوا کر ... سے شائع کی